

E06130

صفحہ	مطر	غلط	صحیح
۹۴	۱	رحم	رحم کی
۱۰۵	۸	جا تا	جانی
۱۱۲	۱۰	مضمیر	مضمیر
۱۱۳	۶	روکا وٹ	روکا وٹ
۱۱۳	۲۴	مع	سا
۱۱۴	۱۲	جرات	جرات
۱۱۵	۶	جبر کر	جبر کر
۱۲۰	۱۵	ایک بعد	ایکے بعد
۱۲۷	۱۸	ت	بہت
۱۲۸	۱۵	نکالنے تھے	نکالتے تھے
۱۳۰	۱۶	بان	بدان
۱۳۰	۱۹	کے	کی
۱۳۹	۱۱	کٹناں	کٹاؤت
۱۴۰	۱۵	مباشرت	مباشرت
۱۴۳	۶	کہ	کی
۱۵۶	۶	خطریگی	خطر کی
۱۵۸	۲	جما	جمع
۱۶۲	۲۰	تصدیعات	دوسرے تصدیعات
۱۶۵	۱۹	کھا نا	کھانے دینا
۱۶۷	۱۴	زور	زور
۱۶۷	۲۴	جھجھکے	جھجھکے
۱۶۷	۲۵	بیٹھتی	بیٹھتی
۱۷۳	۹	مرحم	مرہم
۱۷۶	۱۳	مہینے	مہینوں
۱۷۷	۲	یابستوی	یابھورا یا بستوی
۱۷۹	۲۰	پشکا	قشکا
۱۸۱	۲۱	مکھال ہوگا	پھر مکھال ہوگا

صفحہ	سطر	کلمہ	معنی
۳۵	۱۱	پشم	پشم ہڈی کی جالے
۳۶	۲	پشم	پشم ہڈی کی جالے
۴۵	۲	حالت اصلی	حالت اصلی
۴۵	۱۰	ہوتے	ہوتے
۴۵	۱۱	اثر	اثر
۴۵	۱۶	ہمیشہ	ہمیشہ
۴۵	۱۸	بیقرار رہی	بیقرار رہی
۵۱	۱۸	خطرہ	خطرہ
۵۴	۳	سیدھا	سیدھا
۵۶	۱۰	اندر	اندر
۵۷	۲	رحم کی	رحم کی
۷۰	۳	سر	سر
۷۰	۴	مے	مے
۷۳	۱۶	گذا لے	گذا لے
۷۴	۷	لپٹے	لپٹے
۷۶	۶	رحم	رحم
۷۶	۲۰	انہ	انہ
۷۷	۲	دو خانہ	دو خانہ
۷۷	۳	ذال	ذال
۷۷	۶	جالس	جالس
۷۷	۷	آدھ	آدھ
۷۹	۱۹	رہ کا وقت	رہ کا وقت
۸۰	۷	ایسا	ایسا
۸۰	۱۸	آوے	آوے
۸۰	۱۹	ہوسکے	ہوسکے
۸۲	۴	لاوین	لاوین
۹۵	۹	عفلت	عفلت
۹۲	۵	مضمر	مضمر

صاحب
قلم نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۸	صفحہ	صفحہ
۵	۷	کی	کے
ایضا	۱۱	کے	کی
ایضا	۱۳	کئے ہیں	کی ہی
۷	۴	بعد	بعد
۹	۶	انرتی	انرتی
ایضا	۱۱	سامہذ	سامہذ
۱۰	۱۶	بقس	بقسوں سے
۱۲	۴	نظ	نقط
ایضا	۱۴	ممک	عمق
ایضا	ایضا	گننا	گنتی
۱۴	۲۰	برابر ہی	ہر رکا پیڑ و برابر ہی
۱۵	۹	کے	کی
ایضا	۱۸	لگتا ہی	لگتی ہی
۱۶	۷	پیڑ کے جوف کے اندر بچہ	نمیدہ و تاسوعہ و پیڑ کے گہیرے
۱۶	۵	قطار	قطر
۱۹	۸	مزی	مذی
ایضا	۱۹	-	پہننے و سے
۲۱	۲	کے	کی
۲۱	۱۶	کھا یا	کھا یا
۲۳	۱۱	کا	کی
۲۶	۲	لبتی	لبتی
ایضا	۴	ہی	ہیں
ایضا	۲۱	رہتے	رہتیں
۲۹	۵	چھو کر یاں	چھو کر یوں کو
۳۳	۶	ہو جاتی	ہو جاتا
۳۳	۱۴	سریفی	گرم سریفی
۳۵	۲	بے مقدار	بے مقدار ہو

Rare, Technical and New terms used in the translation of Dr. Conquest's Outlines of Midwifery.

English or Latin terms.

Abdominal pregnancy
 Abortion
 Abscess
 Absorb, to
 Absorbent medicines
 Absorbents
 Accidental uterine hæmorrhage
 Accidental suppression of the }
 menses }
 Acetabulum
 Acetate of Ammonia
 Acetate of Lead
 Acid, n
 Action (of an organ)
 Adhere, to
 Adherent placenta
 Adjuvant. a
 Æstrum venereale
 Affection, n
 After pains, n

شعاع اور اصطلاحی اور نئے بنے ہوئے الفاظ
 جو ڈاکٹر کنکو یسٹ صاحب کی اصول
 فنِ قبلت کی کتاب کے ترجمے میں
 استعمال نئے کئے گئے ہیں

ہندوستانی الفاظ

پیدائش میں حمل ٹھہرنا
 اسقاطِ حمل - پیدائش گزرا - وضعِ حمل
 آبلہ - پھوڑا
 جذب کرنا - کھینچنا
 جاذب ادویہ
 جاذب نالے - جاذب عروق
 اتفاقاً لہو کا بہنا (رخم سے)
 حیض کبھی کبھی بند ہونا
 پیالہ
 آسٹیت آف آمونیا
 آسٹیت آف لیڈ
 تیزاب - ترش ابہ - حامضہ - کھتا
 عمل - قدرت - فعل - کام
 چمٹ جانا - پیوست ہونا
 انول کی پیوستگی - انول کا پیوست ہونا
 مددگار - پشتیبان
 عیش کی رغبت
 صیا - محبت
 دردِ ثانی - آنولی نکالنے کے دردیں

Alternation ; to alternate	با یکدیگر در پی دونا
Almond Oil, n	روغن بادام - بادام کا تیل
Aloes, n	مصبر - ایلوا
Alumen	پیشکڑی
Amenorrhœa	احتباس طمث - غیر حیض - بند حیض
Ammoniated tincture of Guaiacum	امونیتڈ ٹنگتور آف گویکم
Ammonia, n	امونیا
Amnion, n	اندر وار کی جھلی
Anterior mediastinum	جھاتی کے سامنے وار کی کوٹھری
Ankle, n	گھٹنا
Anatomy, n	علم تشریح
Aorta, n	آورٹا
Apex of sacrum	سکھن ہڈی کی انی
Apoplexy	سکتہ
Appetite	بھوک - اشتہا
Appetite, depraved	اشتہا بگڑی ہوئی
Appendages	علاقہ دار اعضا - علاقہ دار آلات - علاقے
Appendages of the uterus	رحم کے علاقہ دار اعضا - رحم کے علاقہ دار آلات
Arch of the Pubis	پشہم ہڈی کی کمان
Arteries	شریان - شراین
Arbor vitæ ; arbor Morgagni	جان کا جھاڑ - مرگانی نامی کا جھاڑ
Areolæ round the nipples	{ پستون کے اطراف ہدین سو حلقے - حلقہ - سیاہی

Arterial Fibres.....	شراین کے ریشہ
Association of organs: v: Sym- pathy.....	شراکت - علاقہ داری - موافقت ..
Astringent medicines.....	قابض ادویہ
Attack to (as disease).....	{ غلبہ کرنا - صدمہ کرنا - حملہ کرنا { لاحق ہونا - مسلط ہونا
Attack of disease.....	نوبت - صدمہ - حملہ - غلبہ
Attendants, female.....	دایان - حاضرین - اصیلان
Auricle.....	دل کا کان - گوش دل - اذن القلب ..
Axis of the Pelvis.....	پیڑ کا خط
Axilla.....	بغل
Bad taste in the mouth.....	منہ کڑوا
Bagfull, as small.....	پوٹلی
Bath.....	حمام
Bandage.....	کساوا - پٹکا - پٹی
Barren.....	بانج
Base of the cranium or skull...	کھوپڑی کی جڑ
Beer.....	بوزہ
Bear up under, to.....	محکم ہونا
Beating (of an artery or the heart).....	طپش - حرکت
Beautiful shaggy covering.....	{ خوشنما کھر کھرا لفافہ
	{ خوشنما کھر کھرا غلاف
Bed, the end of the.....	چارپٹی کی پادبنتی
Bend, to, as the body.....	نہوڑنا

Beneficial.....	مفید - فایده مند.....
Bitter vegetable substances.....	کڑوے ساگ پات - کڑوی جڑی بوٹی ..
Blade.....	پہلڈا.....
Bladder.....	مٹانہ - پھکنا.....
Bleed, to.....	رگ کھولنا - فصد کرنا.....
	(فصد کھولنا - لہو نکالنا.....)
Blister, to.....	بھپولے اٹھانا - اُگن بلاستری مارنا.....
Blunt hook.....	منڈ لی گل - منڈ کل - منڈ اکوڑا.....
Body.....	بدن - آنک - جسم - دھڑ.....
Border, Ridge.....	قور.....
Bosom.....	گود - اغوش - کنار.....
Branch of an artery.....	شاخ - ٹالا.....
Brim of the pelvis.....	پیدڑو کا منہ - پیدڑو کے اوپر کا گھیرا.....
	(پیدڑو کے اوپر کی راہ - پیدڑو کی قور.....)
Breast milk.....	چھانی کا دودھ.....
Breathlessness of a pregnant woman.....	تدفس.....
Breath, to hold the, and strain..	دم روک کر کیلنا ..
Breech.....	چوڑ.....
Breech, cleft of the.....	چوڑ کا کھب.....
Bronchial tube.....	پھیپسے کا نالا.....
Buffy.....	پیلا.....
Caesarean operation, or cutting through the belly and womb of the mother to extract the child.....	پیت اور رحم چیر کر بچہ نکالنا.....
	(عمل قیصوری.....)

Calf of the leg.....	پنڈلی.....
Calomel.....	کا ایمل.....
Calumba.....	کا لمبہ.....
Camphor.....	کا فور.....
Canalis venosus, or Venous canal.....	کا نالس و ونوسس - نہری رگ.....
Canalis arteriosus, or Arterial canal.....	کا نالس آرٹریوسس - نہری شریان.....
Capsular ligament.....	پھوکل رباط پھوکل بند پتی.....
Capsulæ renales, or coverings of the kidneys.....	پہوکل پتی - پھوکل پی.....
Cardialgia, or heart burn.....	گردن کے ڈھکنے.....
Cartilage, or gristle.....	سینہ جلنا.....
Carunculæ myrtiformes, or Myrtle shaped fleshy bodies.....	غضروف - کرتی - چپنی کی ہڈی.....
Catheter.....	ولایتی مہندی کی سی چنت.....
Catheter, introducing the.....	ولایتی مہندی کے سے کنگرے.....
Cause of disease.....	قاسا تیر - پرپی - قاناتیر.....
Cavity (of abdomen, pelvis &c.).....	قاساتیر کرنا - پرپی لگانا.....
Cava vein, or large hollow vein.....	علت - سبب.....
Cellular or maternal half of placenta.....	جوف.....
Cellular tissue.....	کاوارگ - پھوکل رگ - وینا کاوا.....
Cephalotomia, or opening of the head.....	مادری یعنی خانہ دار پڑت انول کا.....
Cessation of pain.....	خانہ دار مادہ.....
Chaly beate waters, or Iron waters.....	سر پھوڑ نا - مغز پھوڑ نا.....
	درد ٹھہرنا.....
	آهن آلودہ جہرے کا پانی.....

Cheek.....	کھ
Cheerful disposition.....	خرم طبع
Chemistry.....	علم کیمیا
Cherayta.....	چرایتا
Child, headling.....	سرا یعنی سر سے پیدا ہوا سو بچہ
Child at the breast.....	شیر خوار
Child, footling.....	پایل
Child born of a woman who has menstruated during pregnancy.....	پاک پند
Chlorosis or green sickness....	سبز بیماری
Chorion.....	بائروار کی جھلی
Circulation (of the blood)....	سوران - نران - دور
Circulation, to equalise the....	لہو کے بہنے کو اعتدال پر لانا
Citric acid.....	ایمو کا نمک
Classification of Labours.....	جچکیوں کا تفصیل نامہ (تقسیم جچکیوں کی)
Cleft of the breech.....	چوڑے کا کھب
Clinical or bedside medicine, } to study..... }	بیمار خانوں میں طبابت کا عمل دیکھنا
Clinical or bedside Surgery ...	بیمار خانوں میں جراحی کا عمل دیکھنا
Clitoris, a part of the female } organ..... }	تثنا - تثنا - دانہ
Coagulable lymph.....	کوآگبل لمف - منجمد مادہ - منجمد رس
Coarse.....	گندا

Coagulate, to.....	منجمد هونا.....
Coffee grounds, or sediment...	قهوے کی مٹی.....
Coition.....	{ مباشرت - مجامعت همبستر هونا جمع کرنا.....
Cold, a.....	سردی - زکام.....
Cold lotion, to apply.....	خنکی دینا.....
College: v: school.....	مکتب - مدرسه.....
Common sense.....	ذاتی عقل - عقل حیوانی - حس مشترک.....
Compressible.....	دبندھار.....
Compound, a.....	م مرکب.....
Commissure.....	گوٹ.....
Comatose, to be.....	مرک سونا.....
Concave.....	مقعر - جوف دار - کھم دار.....
Condensed cellular tissue.....	منجمد خانہ دار مادہ.....
Confection of Senna.....	سنا مکھی کارب.....
Contraction; v: spasm, cramps.....	پکڑ - سمتاو - اکڑ - انکڑات.....
Contraction of the uterus or } womb..... }	رحم کی پکڑ - رحم کا سمتاو - رحم کا سکڑنا
Contract to, as a muscle.....	سکڑنا.....
Contraction of muscles.....	{ عضلات کی کشش - عضلات کا سمتاو مچھلایون کا سمتاو.....
Contents of the womb.... }	رحم کا مضمون - رحم کی اندر کی
Constipation, or binding of the } bowels..... }	{ چیزیں - رحم کی اشیاء اندرونی پیٹ کا قبض.....

Constrictor muscle.....	سمتاو مچھلی - سمتاو عضلہ
Consequence ; termination.....	نتیجہ
Convalescence.....	افاقہ - ضعف بیماری کا
Convex.....	قبة نما - محدب
Convulsions, puerperal.....	جھپکی کا تشنج - تشنج
	کھینچاٹ - جذبی
Coronal suture, or suture of } the crown..... }	تاج سا سیون - درز اکیلی
Corpus spongiosum, or Spongy } body..... }	اسپنج سا مادہ
Corpora cavernosa, or Caver- } nous bodies..... }	خانہ دار مائے
Corpora lutea, or yellow } bodies..... }	پیلیہ نکتے
Cotyloid cavity, or cup like } cavity of the hip joint..... }	پیالہ - آستابلیم
Course (of a disease).....	دور - منزل - مدت - انتہا
Crack to, or to split.....	ٹوکنہا
Cramps.....	اکڑات
Craniotomy, or opening the } head..... }	مغز پھوڑنا - سر پھوڑنا
Craniotomy forceps.....	مغز کش چمٹا - دانت دار
	نکالنے ہا را چمٹا - سر پھوڑنے کا چمٹا
Cream of tartar; supertartar } potassæ..... }	انگور کا نمک
Cribriform membrane, or } sieve like membrane..... }	چھلنی دار پردہ - چھلنی سا پردہ ..
Cribriform hymen or sieve like } maidenhood..... }	چھلنی سا بکر کا پردہ
Crista or crest.....	کلفی
Croton oil.....	جمال گوٹھے کا تیل
Crotchet, a curved instrument } with a sharp hook..... }	اکوڑا - نوکدار گل - تیز نوکدار اکوڑا ..

Cup, to.....	کھورو لگانا - سنگی لگانا
Cupped, as blood drawn.....	پيالہ نما چونک
Curable stage.....	{ شفا پذير منزل - شفا پذير حالت
Cure.....	{ شفا پذير درجہ
Decoction.....	علاج - معالجه
Deformed pelvis.....	جوشانده
Desire to stool or urinate.....	بمذول پيژو
Despondency.....	حاجت
Determination of blood.....	مايوسي
Detention of Placenta.....	لهو جمع هو نا
Diameter, long.....	انول کا قيد
Diameter, transverse.....	لنبي قطر
Diameter, perpendicular.....	آزي قطر
Diameter of the Pelvis.....	کھڑي قطر
Diameter of the Pelvis, oblique.....	پيژو کي قطر
Diagnosis.....	پيژو کي ترجهي قطر
Diaphragm.....	تشخيص
Dictate of nature.....	{ ديا فرغا - ديا فراغہ - پردہ
Dietetic management.....	{ چھاتي کا پردہ
Diet, light.....	اللہ تعالیٰ کا قول - طبيعت کا فيصلہ
Difficult, protracted, tedious, lingering, perplexing, instrumental, perilous, impracticable labour.....	غذا کي سربراهي کرنا - برهيز کرنا
	مہک غذا
	{ مشکل - طول - ڈھیل - مہکتی
	{ دراز - کٹھن - ضروری ہتھیاری
	{ خطرناک - غیہ مکین - حصک

Difficult labour.....	مشکل جچکي
Digestible diet.....	{ هضميت آور خوراک - جلد هضم هو تي سو غذا ..
Dimension.....	عرصه - بيمائش
Distend, to, as the belly &c....	پهوگنا - پڊت پهوگنا
Distention.....	تناوت - پهوگاوت
Distorted Pelvis.....	بنگا پڊٽو
Disturbed sleep.....	نڀند ارچاٽ هونا - اچٽي نڀند
Diseased condition.....	مريض حالت - بيماري کي حالت
Disease.....	مرض - بيماري - عارضه
Distilled Water.....	{ بهڊڪي سے ٽپڪايا هوا پاني - مٽڙيا .. ٽپڪايا هوا پاني ..
Dorsum or back of ileum.....	{ پهرے کي هڏي کي پڊتھه .. پهرا هڏي کي پڊتھه ..
Dose.....	خوراک
Doubtful evidences or signs....	مشڪوک دلائل - مشڪوک علامتين
Dropsy.....	استسقا
Ductus venosus or venous duct..	ڏکٽس وينوسس
During life.....	زيست کے وقت کو
Duration of labour....	جچکي کا عرصه
Dysmenorrhœa.....	دشوار حيض
Dyspnœa.....	دم - دم چڙهنا - تنفس
Easily digested.....	{ هضم آور خوراک - هضم آور غذا .. جلد هضم هو تي سو غذا ..

Ecchymosis, or extravasated blood..... } لہو کی جماوت
Edge of vulva or female organ of generation..... } فرج کا کنارہ
Edge (of a blade &c.)..... } دھار
Effusion of blood within the lips..... } فرج کے لبوں کے نفس میں لہو جما ہونا
Elastic substance..... } لچھلا مادہ - تاؤ دار مادہ
Emansio mensium, or non appearance of the monthly discharge..... } حیض نہ نمود ہونا - غیر حیض
Emollient, or softening and relaxing medicine..... } صلیں
End or point..... } سرا - انی
English language..... } انگریزی زبان
Ephemeral, or one day Fever or Weed..... } یومی حرارت - ایک روز کی تب
Epidemic, to become, as disease..... } عوام الناس پر مسلط ہونا
Ergot of Rye or spurred Rye.. } دیو گندم کے مریض دانے - دیو گندم کے کالے دانے - ایرگٹ آف رای
Eructation..... } ڈکار
Established suppression of the menses..... } حیض بالکل بند ہو جانا
Established schools..... } متعدد مکتبہیں
Essential nature..... } خاصیت
Europe..... } فرنگستان
Evidence; symptom..... } علامت - گواہی
Every alternate day, as tertian ague..... } ایک روز آڑ - ایک دن پیچھے
 مثلا دو روز کی تب
Even temper..... } معتدل مزاج
Examination ... } امتحان - دریافت

Extraction (or the child)
Extra Uterine Pregnancy, or } pregnancy occurring out of } the womb
External examination	اُپري پهچاڻت - باهروار کي دريافت
Excite	ترغيب دينا
Excitement	جوش
Expulsive pain	{ ڏهڪيلن ڪا درد — نڪالڻ ڪا درد . . { اڪسپلسف پين
Exhausted, to be	{ نڙهال هونا - قوت صرف هونا - هاتيه { پانون گل جانا - هاتيه پانون ڏهليل پڙنا
Exostosis, or excrescence of bone.	بيهر هڏي - تازي هڏي - ڏئي هڏي . .
External labia, or lips	باهروار ڪي لبان
Extreme sensibility	فهايت ذي حس - ذڪاوت حس . .
Excited	متحرڪ - متراغب
External haemorrhoidal	باهروار هيمنوريڊل
Exanthematous disease, or dis- } ease attended with a rash or } eruption
Expansion	پهلاو
Face	مڪهڙا
False pains	{ چهو ٿي دردان - جهوڙي پيٽر { جهوڙي مائي پيٽر
Fatal syncope, or fainting	غش المرگ
Fat. a	فربه - موٽا
Fat. n	جرمي
Fatal	مهلك

Fainting.....	غش - چکر - بيہوشي
Faint to.....	غش کھانا - بيہوش هونا - چکر کھانا
Fætal half of placenta or after birth.....	بچہ کا پٽ (انول کا)
Fætal head.....	جنين بچہ کا سر - جنين کا سر ..
Fætus.....	جنين
False vertebræ.....	جھوٹے منک - جھوٹے مھرے
Fetid breath.....	وڊ بو دم
Febrile heat of skin.....	کسال
Fenestrum of forceps, or window of forceps.....	چمچے کی کٽري
Fever.....	تب - حرارت - گرمي
Febrine.....	فيڊرين
Fibro cartilage.....	{ ريشه دار غضروف - ريشه دار کري ريشه دار چڙني کي هڏي
Fibres.....	ريشے
Fillet... ..	نوار - نوارا
Fingers, to close the, in the form of a cone.....	{ انگليان گاودم موچنا
Finer parts; more fluid parts..	رطوبت
First milk.....	چک کا دودھ
Fimbriæ or fringes of the fallopian tubes.....	{ فلوبي نالون کي جھالر
First occurrence, or time.....	پهلي نوبت - پهلا بار
Flow, to.....	سايل هونا - سيل کرنا - جاري هونا ..
Fluctuation, as of matter.....	لهر - پيپ کي لوٽ - پيپ کي لهر
Flooding.....	{ لھو کا بهنا - لھو جاري هونا - لھو .. الان

Fluid, a.....	رقیق تفریق.....
Fluid to be effused.....	رس متفرق ہونا.....
Flaccid.....	پلپلا.....
Flakes.....	تار - ریزے.....
Fontanelle, one of the spaces left in the head of an infant where the frontal or occipital bones join the parietal..	تالو کا چھید - تالو - یافوخ..... تارک سر - ثقب الیا فوخ.....
Fontanelle, anterior.....	سامنے وار تالو - تالو کا سامنے وار چھید
Fontanelle, posterior.....	پچھے وار تالو - تالو کا پچھے وار چھید
Foramen ovale, } or } v. { Foramen thyroi- oval opening } shaped opening	بدیضہ سا سوراخ - بدیضہ سا چھید - بدیضہ نما چھید - ٹہال سا چھید - ٹھیراید
Foment to.....	سینکنا.....
Food, nourishing.....	ھضمیت آور خوراک.....
Force of the circulation.....	سوران کا زور - لہو کے دور کا زور.....
Foul tongue.....	جیبہ سفید یا میلے ہونا.....
Foulness of the tongue.....	میل جیبہ کا.....
Forehead	پیشانی - صاٹھا.....
Fossa navicularis, or boat } shaped hollow..... }	ناؤ سا گڑھا.....
Frænum labiorum, or bridle of } the lips..... }	لبوں کی لٹام.....
Friction, to use.....	مالنا - مالش کرنا.....
Fretfulness; anxiety.....	بیزاری - چڑھ.....
French language.....	فرانسیسی زبان.....
Frontal bone, or bone of the } forehead..... }	پیشانی کی ہڈی.....
Funis umbilicus, or navel string.	نال - آنول نال - بچے کا نالا - آنول کا نالا

Full time.....	پورے دنان - پورے دن - پورے ایام
Fundus or bottom of the womb.	پیندارحم کا
Function.....	قدرت - کام - خدمت - عمل ..
German language.....	الیمانی زبان
Gentle purgative.....	نرم جلاب
Giddy, to be.....	سر پھرنا
Glans penis, vel clitoris, the vascular body at the end of the male organ or clitoris..	حشفہ
Glabrous	مہرہ دار
Glandulæ nabothi, or small glands of Naboth.....	نابوتہ نامی گلتیان - یعنی غدود - گتھلی
Glairy mucus.....	گاڑھی آنو - علامت
Globus hystericus, or hysteri- cal ball.....	ہول کی گولی
Glutæi or hip or buttock mus- cles.	گلوٹمی عضلات - گلوٹمی مچھلیان چوڑے مچھلیان
Glutinous deposit or plug.....	سرش کا سا گما
Goulard water.....	گولارڈ نامی پانی
Greek language.....	یونانی زبان
Great sympathetic nerve.....	بڑا سمپٹیا ٹینک عصب - بڑا سمپٹیا ٹینک نس
Gross, v. coarse.....	گندا
Gratuitous assumption	خیال باطل
Gravid, (or impregnated uterus).	باردار (رحم)
Great Ischiatic notch.....	چوڑے کی ہڈی کی بڑی کھنڈ
Great sciatic nerve	بڑا سکیاٹک عصب

Groins.....	جندے
Gum (substance).....	گوند
Gums of the teeth.....	مسوڑا
Gushes of blood, waves of } blood, to flow..... }	{ لہو سیل بہ سیل بہنا - موج ... موج بہنا - اصواج لہو کے
Habit of body.....	مزاج
Habit, of full, to be.....	مزاج پر خون ہونا
Habit, of relaxed, to be.....	مزاج نرم رہنا
Habit, of irritable, to be.....	مزاج نازک رہنا
Handle	دستہ - مٹھہ
Handsome.....	شکیل
Hand, to close the, like a cone..	ہاتھ کے انگلیاں گاوم مچنا
Hæmorrhoids or piles.....	مولم - بواسر
Hair powder.....	بیس
Headache.....	سر کا درد - درد سر - صداع
Heavy sigh.....	بھاری سانس
Heat of skin (febrile).....	حرارت - گرمی - بخار - کسار
Health.....	صحت - تندرستی
Head of femur or thigh-bone...	ران کی ہڈی کا سر
Head of the pubes.....	پشم کی ہڈی کا مہرہ - پشم کی ہڈی کا سر
Hectic fever.....	تبہ دق
Henbane.....	ہنبین - خراسانی اجوان
Highly seasoned food.....	تیز مصالح دار غذا

Hindrance, opposition, obstruction.....	اٹکاو - ممانعت - روکاوت - روک ٹوک
Hip bath.....	سرینہ حمام
Hip bone.....	کڑاہ - چوٹڑ کی ہڈی
Hour glass.....	شیشہ ساعت
Hour glass contraction.....	شیشہ ساعت کی سی اکرات
Hoarse.....	گلابیتھہ جانا
Horizontal posture, to lie in a.....	جتنے سونا
Horripilatio, or a sense of creeping of the skin.....	آنک پر کانٹے آنا - بدن پر کانٹے آنا جلد پر کانٹے آنا
Hurtful.....	مضر - پر نقصان - پر ضرر
Hymen or maidenhood.....	بکر - بکر کا پردہ
Hypogastric region, or the lower and front portion of the belly.....	زیر معدہ کی جائے - ہیپوگاسٹرک کی جائے
Hydatids, or pellucid cysts containing a fluid.....	پہپہ لے سے لٹڈے
Hysteralgia, or pain in the womb.....	رحم کا درد
Hysteritis, or inflammation of the womb.....	رحم کے مادے کا جوش
Hysteria, a nervous affection chiefly seen in females.....	ہول
Iron preparations.....	آہنی ادویہ
Irregular contraction.....	بے ترتیب سمتار - بے آئین سمتار - اکثر
Irregular contraction of the uterus or womb.....	رحم کی بکڑ بے ترتیب ہونا
Irregular contraction of the fibres of the womb.....	رحم کے ریشے بد آئین سے سکڑ جانا بد آئین سے اکڑ جانا
Irritate, to.....	اشکال کرنا - تھریک کرنا - ترغیب دینا
Irritable temperament.....	فازک مزاج

Irritation.....	نکثریش
Jelly.....	جلی
Joint.....	جوڑ - بند - کیل - گانتھی - گانتھ
	کیلو
Junction.....	پیوستگی - جوڑ
Kidney.....	گردہ
Labia pudendi, or lips of the } female organ..... }	فرج کے لب
Labour.....	جنچکی - زچکی
Laborious labour.....	مکھنتی - جنچکی
Labour pains.....	دردان - درد زہ - جنچکی کے دردان
	پیڑ - مائی پیڑ
Labour, to bring on, prema- } turely..... }	حمل کے ایام پورے ہونے کے آگے تولد کرانا
Laceration of the uterus or } womb..... }	رحم کا پھٹنا
Laceration of the perineum....	سیدوں کا پھٹنا
Laceration of the vagina or } female organ..... }	رحم کے منجری کے پھٹنا - رحم کے ڈالے
	کا پھٹنا - فرج دخل کا پھٹنا
Lacunæ or follicular glands....	تھیلی سی گلشیاں یعنی تھیلی سی غدود
Lambdoidal suture.....	لا سا سیدوں - لا سا مسنن
Lancinating pains.....	برجھی مارے سریکے دردان - بھالا
	مارے سریکے دردان
Lassitude.....	ماندگی - ناتوانی - ضعف
Latin.....	لائن زبان - رومی زبان
Laudanum, or tincture of opium.	افیون کا عرق - لائنم

Law (of an organ).....	قانون - قدرت
Layer.....	پڑت
Lead medicines.....	شیش کے ادویہ
Leech, to.....	جونک لگانا - جونک چھڑنا
Left sinus.....	ڈانوبن سینس
Leucorrhœa, or the whites.....	آنو جاری ہونا - سفید پلو - جریان مذی - جریان آب
Ligament.....	پی - رباط - پتی - بند پتی
Ligaments of the pelvis.....	پیٹرو کی رباطات - پیٹرو کی بند پتیاں
Ligamenta lata, or broad ligaments.....	رحم کی چوڑی پتیاں - رحم کی چوڑی رباطات
Ligamenta rotunda, or round ligaments.....	رحم کی گول پتیاں - رحم کی گول رباطات
Light food.....	سبک غذا
Liquor aluminis compositus, or compound alum liquor.....	لیتور الومنس کمپوزٹس
Liquor amnii, or fluid of the amnion.....	جہلی کا پانی
Liquor ammoniæ.....	لیتور امونیہ
Liquor potassæ.....	لیتور پوٹاسی
Linseed.....	السی کے بیذ
Lingering labour.....	دراز جمہ کی
Little finger.....	کونگلی - کنگلی
Liver.....	جگر - کدیجہ
Lining of the womb.....	رحم کا آستر

Lie on the back, to.....	چتے سونا
Lie on the side, to.....	کروٹ سونا
Linea innominata.....	{ پشم اور کلمے کی ہڈی کی قور - پھرے کی ہڈی کی قور - پیڑو کی قور - بے نامی قور }
Loins, heavy sensation in the...	کمر بھاری ہونا
Long forceps.....	لنبا چمتا
Lochial discharge, or cleansings.	نفاس - ہرا پانی - غلاظت
Lockjaw.....	نانت کیلی بیتھنا
Lobulated.....	پہانکدار
Lobula, or small lobe.....	پہانکا
Longitudinal fibres (of the womb)	کھڑے لنبے ریشے (رحم کے)
Low typhoid fever.....	{ تب جو ناتوانی اور کمزوری کی صفت رکھتی ہو }
Lower extremities.....	ذبیچے کا دھڑ
Lubricate, to..Lubricated, to be.	چکتھا کرنا - چکتھا دوجانا
Lukewarm water.....	کھمکا پانی - شبر گرم پانی
Lungs.....	پھیپسے - پھیپرے - شس
Lying-in-Hospital.....	جچھائی شفا خانہ
Lying on the back with the legs drawn up.....	{ گڑگے اوپر کر کے پیٹ میں لے لئے چتے سونا }
Lying on the left side with the knees elevated.....	{ گڑگے پیٹ میں لے لئے ڈانوبین کروٹ سونا }
Magnesia.....	مگنیا

Malpractice.....	بد استعمال
Malleus or hammer, or mal- let bone of the ear.....	کان کی ہتھوڑی نا می ہڈی
Management (of the labour &c.)	جانچ کی کی سربراہی
Mania, puerperal.....	تولدی جنون - تولدی دیوانگی
Mastoid process.....	بہنڈی سا نکال
Measures of prevention.....	علاج مزاحمہ
Measures of cure.....	معالجاتہ شفا
Meconium, or first faeces of an infant.....	جنم لینڈی
Mechanical philosophy.....	علم مذہبذیق
Medical management of patient.	ادویہ سے سربراہی کرنا جانچ کی
Medicine (drugs).....	دوا
Medicine (the art of).....	طیابت
Medical work (practical).....	طب
Medicine, curative.....	معالجاتہ شفا
Medicine, preventive.....	علاج مزاحمہ
Medical science.....	فن طبابت - علم طبابت
Medical jurisprudence.....	علم طبیبی شرع
Medical student.....	بن طبابت کا طالب
Melancholy.....	مالیکھولیا - سودا
Melt, to, on a fire; v. n.....	پگھلنا
Melt, to (in water) v. n.....	گھولنا
Membranes or involucra.....	جھلیان
Membrana pupillarum, or membrane of the pupils....	پتلی کا پردہ

Menstruation, menses or } monthly discharge..... }	حیض - سر میل - کھر کے باہر ہونا ایام معمول - ناپاکی
Menstruate, to, prematurely....	حیض جلد نمود ہونا.....
Menorrhagia, or excessive flow } of the monthly discharge.. }	استحاضہ - کثرت طمث
Menorrhagia lochialis, or ex- } cessive flow of the cleans- } ings..... }	خونی نفاس
Mental emotion.....	دل کا ولولہ
Mercury, to give.....	پارہ دینا - پارہ کھلانا
Mesocolic plexus, or net work } of nerves on that part of the } mesentery in the middle of } the colon..... }	میسو کالک پلکسس - میسو کالک جال
Mesentery, the membrane in } the middle of the intestines } by which they are attached } to the spine..... }	پیت کے پردے کا جھل مسنتری نامی
Midwife.....	قابلہ - دائی جنابی
Midwifery.....	فن قبالت - علم قبالت - علم تولید طبا'بت تولد - تولدی طبابت - جچکی کا فن - جچکی کا ہنر.....
Midwifery instruments.....	تولدی ہتھیاران.....
Mild cool nourishment.....	نہنڈی خاصیت کی غذا.....
Milk, to.....	نتھارنا
Miliary fever.....	تولدی بخاری تب - تولدی .. پھنسی دار تب - بخاری تب ..
Mineral acid.....	معدنی تیزابی
Mistura ferri composita, or } compound mixture of iron. }	مستورا فری کمپوزٹا
Moaning.....	کراہنا
Moles.....	گوشے کے لندے

Mollities ossium, or softening of the bones..... }	هڏي نرم هونا
Mons veneris, or mount of love	ٿه پکري
Monsters.....	عاجيب بچے - شيطان بچے
Monsters, defective.....	{ عاجيب بچے جنکي سرشت مٻين کمي هروے
Monsters, redundant.....	{ عاجيب بچے جنکي سرشت مين زباد تي هروے
Monsters, malformed.....	عاجيب بچے جو بيجا طورکے هويون
Monsters, misplaced.....	عاجيب بچے جو بيدڙول هويون ..
Monsters, hybrid.....	عاجيب بچے جو خنڙے هويون
Moral treatment.....	دماغي علاج
Mouth, to touch the, with } mercury..... }	منهه پکانا پارے سے
Mouth of the womb.....	{ رحم کا منهه - اندروار منهه - رحم کے مٻرے کا اندروار منهه - فرج داخل کا اندروار منهه
Muscae volitantes, or a sensa- tion or appearance of motes or small bodies floating be- fore the eyes..... }	{ آنکھه کي سامهه مٻي اٿري سريکا معلوم هونا
Muscles.....	عضلات - مٻهلان
Mutter, to, as in delirium.....	بٻرانا
Myrrh.....	مُر - بول
Myrtle.....	وليتي مهندي
Narcotic.....	مسکر ادويه
Natural structure.....	ذاتہ , تڪيب

Natural labour	ذاتي جيڪي - تولد طبعي
Natural power of the womb....	رحم کا ذاتي قوت - رحم کا طبعي قوت
Natural function of the womb..	رحم کي ذاتي قدرت - رحم کي } طبعي قدرت - رحم کا ذاتي عمل } ..
Natural warmth	حرارتِ غريزي
Natural philosophy	علم خواص الاشياء
Nature	وجود - طبع
Nature, the simple and salutary rules of	طبیعیات کے سلیس اور صحت بخش } قانون
Nauseating medicine	جي متلانی سو ادویہ
Navel	ناف - بنیبي
Navel string	نال - آنول نال - آنول کا نالا
Navel string, to cut the	نال بدانا - نال کاٹنا
Neck	گردن
Nerve	عصب - نس
Nervous depression or collapse..	نسون کي ذاتوان حالت - عصبون کي } ذاتوان حالت
Nervous system	عصبون کي هيئت ماحجہ و عي
Newly born child	نور سیده بچہ
Nipple	بونڈا - سر پستان - بهنني
Nourishing	پالنههار
Nourishing food	تقویت آور غذا - مقوي غذا } تقوہ

Nurse.....	جائگی - دائی.....
Nursing.....	جائگی پنا - دودھ پلانا.....
Nutritious diet.....	قوت دار خوراک - قوت بخش خوراک.....
Nutrition.....	پرورشی.....
Nymphæ or inner lips.....	فرج کے اندروار کے لب.....
Oblique process.....	ترجھا کاٹا - ترجھا نکال.....
Oblique muscles.....	ترجھی عضلہ - ترجھی مچھلیاں.....
Occur, to.....	واقع ہونا - وقوع میں آنا.....
Occipital bone.....	گڈی کی ہڈی.....
Occipito vertex, or place where the back of the head unites with the crown.....	چاڈی.....
Olive oil.....	زیتون کا تیل.....
Open wound.....	کھلا گھاو.....
Operation, surgical.....	جراحی کا عمل.....
Organs of generation.....	اعضائے تناسل - اعضائے تولید.....
Orificium urethræ, or mouth of the urinary canal.....	استنجاہ کے نالے کا منہ - استنجاہ کے مجرے کا منہ، مثانے کے مجرے کا منہ
Orificium vaginæ, or opening of the female organ.....	باہروار منہ - رحم کے نالے کا منہ رحم کے مجرے کا منہ - رحم کے نالے کے باہروار کا سر.....
Organic.....	ذی روح.....
Organ.....	عضو - آلت.....
Order (of labour).....	ترتیب.....
Os innominatum, or unnamed bone.....	پھرے کی ہڈی.....
Os ilium, or haunch bone.....	گلے کی ہڈی.....

Os ischium, or hip-bone.....	چونڙ کي هڏي
Os pubis, or share bone.....	پشم کي هڏي
Os sacrum, or rump bone.....	مڪهن هڏي
Os coccygis, or cuckow's beak- shaped bone..... }	چونچ سي هڏي - کويل کي چونچ سي هڏي
Os externum, or outer opening.	<div style="display: flex; align-items: center;"> <div style="font-size: 3em; margin-right: 10px;">{</div> <div> <p>ٻاهر وار منهنه - رحم کي نالو ڪا منهنه</p> <p>رحم کي مڃر ڪا منهنه رحم کي نالو</p> <p>ڪي ٻاهر وار ڪا سرا</p> </div> </div>
Os internum, or inner opening.	<div style="display: flex; align-items: center;"> <div style="font-size: 3em; margin-right: 10px;">{</div> <div> <p>رحم ڪا منهنه - رحم کي مڃر ڪا</p> <p>اندر وار منهنه - رحم کي نالو ڪي ..</p> <p>اندر وار ڪا منهنه</p> </div> </div>
Ovarian pregnancy.....	انڌي ڪي گلڻي مڃن حمل ٿهرنا
Ovum, or egg.....	انڌا - بيضه
Ovarium, or ovary, or egg-vessel	انڌي ڪي گلڻي
Outlet.....	پيڙو ڪي گذرگاه - ڏيڇو وار ڪي راه
Pain, to rack with.....	جهنڊا جو رٿا
Pain, dragging.....	ڪهينڊا ڇڏنا
Painful.....	رنج آور - درد ناڪ
Painful labour.....	درد ناڪ جيڪي
Palpitate, to.....	دھڙڪنا - تڙپنا
Pant, to.....	هانپنا
Parietal protuberance.....	ديوار هڏي ڪا گمٽا
Parietal bone.....	ديوار ڪي هڏي - ڪهو پري ڪي ديوار ڪي هڏي
Parietes of the womb, or walls } of the womb..... }	رحم ڪي ديوار ڀين

Paroxysm ; period..... فوبت
Parturition.....	جھپکي - زچکي - جھپکي کا معاملہ
Passage ; v. outlet..... گذرگاہ - نيسچے وار کي راہ
Pelvis or basin..... پيٽرو - کھسرا
Pelvis, diameter of the..... پيٽرو کي قطر
Pelvis, brim of the.....	{ پيٽرو کا منہہ يعنے پيٽرو کے اوپر کا گھيراء يعنے پيٽرو کے اوپر وار کي راہ :..... }
Pelvis, cavity of the..... پيٽرو کا جوف
Pelvis, outlet of the..... پيٽرو کي گذرگاہ يعنے نيسچے وار کي راہ
Pelvis, axis of the..... پيٽرو کا خط
Penis or male organ..... کير - ذکر
Pendulous abdomen or belly.... توندار پيٽ
Perilous labour..... خطر ناک جھپکي
Perinæum, raphe of the..... صيون
Perinæum..... صيون کي جاے
Period,..... فوبت
Period of gestation..... حمل کا عرصہ - حمل کے ايام
Perplexing labour..... کتن جھپکي
Peritoneum.....	{ پيٽ کا پردہ - پيٽ کي جالي .. چربي کي جالي .. }
Permanent weakness..... قايم کمزوري - قايم ناتواني
Phlegmasia dolens, or puerpe- } ral tumid leg..... } قولدي سوج
Physical..... ظاهري
Physical treatment..... داء، علا

Physician.....	طبيب - حکيم - ڈاکٹر.....
Physiology or the branch of medicine which explains the functions of the body.....	اعضا کی قدرتوں کا بیان
Physiology of the unimpreg- nated womb.....	ناحاملہ رحم کی ذاتی قدرتوں کا بیان
Pipe, v. canal.....	موری - نالا - مکیڑا
Pinch, to.....	چپوونٹی لڑنا
Place.....	جگہ - موضع
Plain nutritious food.....	سادہ خون آور غذا
Plain food.....	سادہ کھانا - اُبالا
Plethora.....	افراط خون - زیادتی خون
Pleura.....	پھیپرے کا آستر - پھیپسے کا آستر ..
Plexus or network.....	جال
Plexus reteformis, or netlike web.....	جال سی بناوت
Plug.....	گتا
Plurality of children.....	قین یا چار بچے ایک تولد میں ہونا
Poppy heads	خشخاش کے بوٹے
Poultice.....	پولٹس - پکایا ہوا آٹا
Practice.....	عمل - مشق - استعمال
Practice of medicine.....	طبابت کا عمل - عملی - عملِ طبابت
Precursory or premonitory symptoms.....	آگاہی دیتے ہوئے علامتیں
Predispose, to.....	ترغیب دینا
Pregnant, a human female to be.	بار دار ہونا - پیت سے ہونا - امید
Pregnant, an animal to be.....	سے ہونا - حاملہ ہونا
	گاہن ہونا - گاہہ

Pregnancy.....	{ حمل - حمل کی حالت - امید سے ہونا - پیت سے ہونا - باردار حالت }
Premature labour.....	حمل کے ایام پورے ہو نے کے آگے تولد ہونا
Preparations of iron.....	آہنی ادویہ
Prepuce, or foreskin.....	غلاف
Prepuce of the clitoris.....	دائے کا غلاف
Prescription.....	نسخہ
Presentation.....	نمود
Present, to.....	نمود ہونا
Preternatural labour.....	تولد غیر طبعی
Principles (of medicine).....	طبابت کے قوانین
Process or knot; v. spinous....	کائنا - نکال
Prognosis, or the faculty of foreseeing and predicting what will take place in dis- eases.....	{ نتیجہ بولنا
Progress of labour.....	جچکی کا عمل
Prolapsus or procidentia uteri or the falling down of the womb.....	{ رحم نیچے گرنا
Promontory of sacrum.....	سکھن ہڈی کی کھونچ
Protracted labour.....	{ طول جچکی - دیرتگ خلاص نہین ہونی سو جچکی
Protuberance.....	گمتھا
Psoæ muscles.....	پسوی نامی عضلات
Puberty.....	دلغرم

Pubes or part covered with hair.	پشم کي جاءے - ٿھيکري
Pudic artery	پودک نامي شريان
Puerperal inflammation	تولدي جوشي خون - تولدي جلن
Puerperal diseases	جھپائي بيماريان
Puerperal diarrhœa	تولدي جلاب
Puerperal insanity	تولدي ديوانگي - تولدي جذون
Pulmonary artery	پھيپري کي شريان - پھيپسي کي شريان
Pulmonary vein	پھيپسي کا عرق - پھيپسي کي رگ
Pulse, soft, hard, full, quick } throbbing or regular, to be. }	نبض - نرم - سخت - پورا - جلد } لرزان - بيتال هونا }
Pulse	نبض - ناڙي
Puncture, to	کھونچي مارنا
Pupil, of the eye	پتلي
Pupil, a student	طالب العلم
Purgative, gentle	نرم جلاب
Quickening	بچي کا پھرنا
Ramus or branch	شاخ
Ramus or branch of the pubes	پشم کي هڏي کي شاخ
Rapidity of circulation	سوران کي شتابي - لھو کي دور کي جلدي
Reaction	بازگشت
Rectus femoris muscle or } straight muscle of the thigh. }	رکتس يعني ران کي کھڙي عضله
Rectum or straight gut; the } last part of the intestines. }	روده ششم - مقعد کي انتري
Regimen or regulated diet	رھنڊ

Regulate the diet, to.....	پرہیز کرنا.....
Regurgitate.....	چھینڈنا.....
Reinvert.....	پلٹانا.....
Relaxed habit.....	مزاج نرم ہونا.....
Respiration.....	تنفس.....
Restlessness.....	بیقراری - بیگلی - بدتابی.....
Retained placenta.....	آنول مقید ہونا - آنول اٹکا ہوا ر دنیا.....
Retention of urine.....	استنجیکا اٹکاؤ - استنجیکا بند ہونا.....
Retraction of the chord.....	نال کو جھٹکا بیٹھنا.....
Retroversio uteri, or turning } back of the womb.....	رحم کا پیندا پیچھے ٹھلنے کی بیماری.....
Ribbon.....	ربن.....
Rigor, or coldness with shiver- } ing.....	لرزہ - تھرتھری - تھنڈ.....
Ringing noise in the ears.....	کان میں تفتنا نے کی آواز.....
Rough.....	کھڑبڑا.....
Rupture.....	فٹق.....
Rupturing of membranes.....	جھلی کا پھٹنا.....
Sacral nerves.....	{ سیکرال پٹھے - سیکرال نسان سیکرال اعصاب.....
Sacro coccygeal ligament.....	{ مکھن ہڈی اور چونچ سی ہڈی کی بند پٹی یعنی اسکی رباط - پی ..
Sagittal suture or arrow-like } seam.....	تیرسا سیون - درز سہمی.....
Saline purgative.....	نمکی جلاب.....
Saliva, or fluid secreted by the } salivary glands of the mouth. }	تھوک - نف.....

Salivate, to..... منہ بہا
Salivated, to be..... منہ آنا
Sallow from disease, to be..... ساذولا - پیلا - پھیکا - بیماری سے ہونا
Sanious fetid discharge..... خونی تعفن دار رس
Scalpel..... اسکالپل فامی چاکو
Scarify, to..... کھونچے مارنا
Scarlatina..... سکارلتینہ فامی بخاری تب
Scrobiculus cordis, or pit of the stomach..... پیٹ کی کوڑی ..
Scybalæ, or small hard balls of fæces..... سدھہ
Sebaceous follicles. These are small cavities situated in the skin, which supply the cu- ticle with an oily or seba- ceous fluid..... چربی کی تھیلی سی گلتیان
Sebaceous glands, glands of of the above character..... چربی کی گلتیان
Secale cornutum, or ergot of rye or spurred rye..... ایرگٹ آف رای - دیوگندم کے کالے دانے
Secretion..... تفریق
Secrete, to..... تفریق کرنا
Seed v. semen..... منی - نقطہ
Sensibility..... حس
Serum, a yellow liquid which forms part of the blood.... بھنسی سا پانی - زرد آب
Sexual separation..... بچھوڑنے کا پرہیز کرنا - مرد سے پرہیز کرنا
Shaggy and external layer of the chorion..... باہر وار جھلی کا بیرونی کھر کھرا پٹرت ..
Shank..... دنڈی
Shield nipple (for the breast) آستر
Short forceps.. کہتر - کوتا حمٹا

Show.....	علامت - شو - نمونہ
Sickness, morning.....	اروے کھانا
Side.....	بازو - پہلو - پکھوا
Simple, a. n.....	مفرد
Singing noise in the ears.....	تنگنا فی کی آواز - مہین آواز کان میں
Skin.....	جلد - پوست
Skull.....	کھوپری
Slight chill.....	تھوڑی تھنڈ بجنا
Slight pain.....	مہینادرد
Slough; to rot.....	سڑنا - مردار ہونا
Sloughing of the vagina.....	رحم کے فالے کا سڑنا
Small and feeble pulse.....	نبض موہوم چلنا
Small and weak pulse.....	ہاریک اور کم زور نبض
Small pulse.....	نبض کم زور ہونا
Snore, to.....	خراٹے مارنا
Sore.....	پھوڑا
Source.....	جہرہ
Spasmodic.....	اکثر کے سریکا
Spasmodic contraction.....	اکثر - اکثرات
Spasm.....	اکثر - اکثرات
Sperma, see semen.....	منی - نطفہ
Spermatic.....	منی کا
Spine.....	بیٹھہ کی دانس - دیہ

Spine of the ischium.....	چوتترھڈی کا کانتا
Spinous process.....	کانتا - نکال
Spinal nerves.....	حرام مغز سے بہتے سو پتے
Spinal marrow.....	حرام مغز - علب - نخہ
Sponge.....	اسپنج
Spontaneous evolution.....	جنین کا از خود اتھنا
Sporadic, the term for diseases which arise from occasional causes.....	برلے برلے ہونا - جدیدہ جدیدہ ہونا
Spots or patches of gangrene...	مردار گوشت کے نکتے
Stage of labor.....	منزل - درجہ - دورہ جچکی کا
Stages of labor.....	{ جچکی کی منزلیں - جچکی کی منازل جچکی کے درجے
Stage of disease.....	منزل - دوری - دورہ - دور - درجہ
Still born children.....	بیدم جنین - بیدم بچہ
Stillette; probe	ا-تلیٹ نمي سلاي
Stimulant, intoxicating.....	نشہ آور - مسکر
Stimulant substances.....	گرم چیزیں
Stimulant, exciting.....	تکریک دیتی سو چیز
Stimulating food.....	جوش آور خوراک
Stimulate, to.....	{ ترغیب دینا - تکریک کرنا - جوش دینا - اشکال کرنا
Strain, to, at stool or in child bearing.....	کیلنا
Streaks of blood.....	خون کے تار
Strengthen to the constitution	منا - کہ تقوہ

Structure.....	{ نساخت - ترکیب - نفس - جوهر مادہ - ذات - جرم - جثہ - جسم }
Subdued (in disease)....	مغلوب - زور توڑے ہوئے
Substance ; structure.....	{ نفس - جوهر - مادہ - ذات - جرم جثہ - جسم
Suck, to.....	چوسنا
Sudorific or sweating.	عرق آور - پسینہ نکالنے والے
Summons.....	بلاوا
Superfætation.....	ایک حمل ٹہرے بعد دوسرا حمل ٹھہرنا
Superior anterior process... ..	اوپر سامنے والی کھونٹی
Suppressio mensium or sup- pression of the monthly dis- charge.....	{ حیض کا بند ہونا - بند حیض
Suppurate, to.....	پھپھ بھرنا - پکڑنا
Surgery.. ..	علم جراحی
Suspensary ligaments.....	{ آویزندہ پی - آویزندہ پٹی - آویزندہ رابطات
Suspended animation.....	روکا ہوا دم
Suture.....	مستن - سلائی - سہیون - درز
Sweat, cold.....	تھنڈی خوی
Swelling.....	سوج - ورم - آماس
Swollen.....	آماسیدہ
Sympathy.....	{ موافقت - ہم سہنی - عصبانی شرکت ہم طبعی - ہم دردی
Symphysis pubis.....	پیشم ہڈی کا جوڑ

Symptom.....	علامت
Symptoms preceding labour....	جھپکي کے آگے ہوتی سو علامتیں..
Symptoms accompanying labour.....	جھپکي کے عمل پر ہوتی سو علامتیں
Synarthrosis, or immoveable joint.....	قائم جوڑ.....
Synchronous.....	ہمدم
Synovia the peculiar liquid found within the ligaments of joints.....	سڈوویہ نامی روغن - سڈوویہ نامی رطوبت
Syphilis.....	بد
Teat of a heifer.....	گائے کی چوچی کا بونڈا.....
Tedious labour.....	تھیل جھپکي
Teeth clenched.....	دانت بند ہوا
Temple.....	کنپٹی
Temporal artery.....	کنپٹی کی شریان
Temporal bone.....	کنپٹی کی ہڈی
Temporary debility.....	فعلی کمزوری
Tension.....	تناوت
Tensor vaginæ femoris, or the muscle that tightens the fibrous sheath of the thigh.....	{ ران کی میان کو تنائی سو مچھلی { یعنی عضلہ
Testicle.....	بیضہ - خضہ - اندا - پیلا
Theory of conception.....	حمل تھرنے کا خیال
Theory.....	قیاس
Thirst, to restrain.....	پیاس کو مارنا
Throat.....	حلق
Throbbing, to throb.....	تھک مارنا

Thymus gland.....	{ تهيمس ذامي گلتی - تهيمس ذامي
	{ غدرد - تهيمس ذامي گتھلي
Torpor of bowels.....	انتريان سست رھنا
Torpor.....	سن - سدد - سست
Trocar.....	بذل نامي چاڪو
Transfuse, to.....	{ ايڪ آدمي کا لھو دوسرے آدمي کي
	{ رگوں ميں انڈيلنا
Transverse process.....	آرا کنتا - آرا نکال
Transverse (muscle of the ab- } domen)..... }	پيٽ کي ديوار کي آري عضلہ
Transverse fibres.....	آرے ريشے
Tubæ fallopianæ or fallopian } tubes..... }	فلوپ کے نالہ
Tubal pregnancy.....	فلوپ کے نالہ ميں حمل تھرنا
Tuberosity of ischium.....	مہرہ چوترھڙي کا
Tunica decidua uteri or mem- } brane that is thrown out of } the womb after the birth of } the child. }	رحم کا موسمي پردہ
Tunica decidua reflexa or that } part of the above membrane } which is turned back on } itself..... }	رحم کا پلٽا ہوا موسمي پردہ ...
Turning.....	الٽھنا
Turning; the operation of } turning the child in the } womb..... }	رحم ميں جنين کو الٽھانا
Tympanitic (abdomen).....	طبلي - طبل نما
Umbilical vein.....	ناف کي رگ - آڦول نال کي رگ ..
Umbilicus or navel.....	ناف - بندبي
Unimpregnated uterus.....	نا حاصلہ رحم
Unavoidable flooding (from } the womb)..... }	ضرورتاً لھو کا بھنا (رحم سے)

Unimpregnated	نا حاصلہ
Urethra	{ استنجا کے کا ڈالا - مٹانے کا مسجرہ پھکنے کا ڈالا
Urinate, to	استنجا کرنا - پیشاب کرنا - موقنا ..
Urine	پیشاب - استنجا - بول - موت ..
Uterus, or womb	رحم - بچہ دان
Utero-gestation, the state of	حمل
Uterine pains	{ پیٹر - مائی پیٹر - رحم کے دردان درد زہ
Uterine hæmorrhage	لہوکا بہنا - لہو جاری ہونا - لہوسیلان ہونا
Uterine phlebitis	رحم کے عروق کا جلن
Vagina	{ رحم کا ڈالا - رحم کا مسجرہ - فرج دخل - بچہ دان کا ڈالا
Vagina, medicines for the	سافا
Valerian	ولریان
Varicose	رگ بانٹتے جانا
Vascular fulness	لہو بھر جانا - افراط خون
Vascular excitement	خون کا غلبہ
Vascular system	عروق اور شرابن کی ہیئت مجموعی
Vectis or lever	اتھنگن
Vegetables	پھاجی - ترکاری
Vegetable bitters	کٹروے ساگ پات - کڑوی جڑی بوٹی
Vein	رگ - عرق - واید - اورید

Vena cava hepatica, or large hollow vein of the liver...	جگر کي کاوا رگ
Vena porta, the large vein which extends along the groove of the liver.....	پرتا فامي رگ - ويذا پرتا
Vena cava inferior, the large vein which extends from the joint of the fourth and fifth lumbar vertebra to the right auricle of the heart...	نيچي کي کاوا رگ
Venereal oestrum.....	عيش کي رغبت
Ventricle.....	دل کا بيت - بطن دل - بطن القلب
Vermicular motion of the intestine.....	رود ے يعنہ انٽريون کي ريڻگني کي سي حرڪت ..
Vertex or crown of the head....	ٿٿري - مفرق
Vertex presentation.....	ٿٿري کا ذمود
Vision.....	بصارت - بصيرت
Vesiculæ graafianæ.....	ڏگرا في دانہ
Voluntary muscles.....	ٿا بعدار مڇھليان - ٿا بعدار عضلات ..
Vulva or female organ.....	فرج - شرمگاہ - ستر - فرج دخل
Warm spiced food.....	گرم غذا - حار غذا - قيز مصالح دار غذا
Warm bath.....	گرم حمام
Weak.....	ذاتوان - کم زور - ضعيف
Weed.....	يو سي حرارت - ايڪا روز کي ٿپ
Whale bone fillet	وهيل ماهي کا نوارا - وهيل بون کا نوارا
Whale bone.....	وهيل مڇھي کي هڏي
Whitish serum.....	سفيد پهنسي سا پاني - سفيد رس
Width; bulk; size; extent....	مقدار

Womb.....	رحم - بیچہ دان
Womb, body of.....	رحم کا بدن
Womb, parietes or walls of.....	رحم کی دیوار
Womb, mouth of.....	رحم کا منہ - اندر وار منہ - ماہی کا منہ - رحم کے منہ کے اندر وار منہ - فرج داخل کا اندر وار منہ ..
Womb, neck of.....	رحم کی گردن - بیچہ دان کی گردن ..
Womb, labia or lips of.....	رحم کے لب - رحم کے منہ کے لب رحم کے لب
Womb, fundus or bottom of.....	رحم کا پیٹا
Womb, cavity of.....	رحم کا حنف

Pl. 1.



PLATE I.

This plate represents the child in the womb, at an early stage of natural labour. The head is at the *brim* of the pelvis, having its long axis so situated as to correspond with the longest diameter of the pelvis, that is, diagonally or obliquely; the forehead and occiput being opposed to the sacro-iliac symphysis and opposite acetabulum,—the forehead being directed to the right sacro-iliac symphysis, and the occiput to the left acetabulum.

This position of the head, in relation to the circumference of the pelvis, is the one which nature usually secures by her unaided powers.

پہلی تصویر

جھکے کی شروع میں جنین رحم کی کونسی جگہ میں ہے سو پہلی تصویر سے ظاہر ہوتا ہے جالیو کہ جنین کا سر پہلو کے منہ پر ہے اور سر کا لنگھا خط پیٹرو کی اندی قطر کے مطابق ہے یعنی پیشانی اور گدی بھرے کی ہڈی کے پیالے پر اور مکھن اور بھرے کی ہڈی کے جوڑ پر رہتی ہے تحقیق پوچھے تو اکثر جھکیوں میں جنین کی پیشانی مکھن کی ہڈی اور بھرے کی ہڈی کے سیدھے جوڑ طرف اور گدی ڈاؤن پیالے طرف رہتی ہے

جنین کا سر جو پہلو کے گھیرے میں مذکور حال پر رہتا ہے سو اکثر بچے معدن کسی کے طبعاً اپنے ذاتی قوتوں سے ہوتا ہے

PLATE II.

The head of the child is represented in this engraving in its usual situation when it has entered the *cavity* of the pelvis. It will be observed, that in its relation to the circumference of the pelvis, it has undergone very little change, except that the forehead is directed a little more backward towards the hollow of the sacrum. Its further descent, without some change of position, is resisted by three obstacles : *first*, by the sacro-ischiatic ligaments ; *secondly*, by the spinous processes of the ischia ; and, *thirdly*, by the shoulders of the child, which at this time have their longest axis opposed to the shortest diameter of the brim of the pelvis ; that is, to the promontory of the sacrum and symphysis pubis.

دوسری تصویر

جب کہ جنین کا سر پیٹرو کے جوف میں اترا ہی تب وہ اکثر کونسی جایی لیتا ہی سو اس تصویر میں لکھا گیا ہی پہلی تصویر سے اس کو مقابلہ کریں تو ظاہر ہوگا کہ اترنے میں پیٹرو کے منہ پر سر نقطہ اتنا سرک گیا ہی کہ جنین کی پیشانی ذری پھر جاکر مکھن ہڈی کے گھب کی طرف نہوڑی سی آئی ہی بعد اسکے جنین کا سر سرگنے کے سواي اتر نہیں سکتا ہی کیونکہ اسے تین حرکتیں حایل ہوتی ہیں یعنی پہلی حرکت مکھن ہڈی اور چوڑی ہڈیوں کی بند پٹیوں سے ہی - دوسری حرکت چوڑی ہڈیوں کے دونوں کانٹوں سے ہی - اور تیسری حرکت جنین کے کاندھوں کے سبب سے ہی کیونکہ اسی جایی میں کاندھوں کا لمبا خط پیٹرو کے منہ کی سب سے کوئی قطر کے مطابق ہی یعنی وہ قطر جو مکھن ہڈی کی کھونچ اور پشہ ہڈی کے جوڑ کے درمیان ہی

Pl. 2.



Pl. 3.

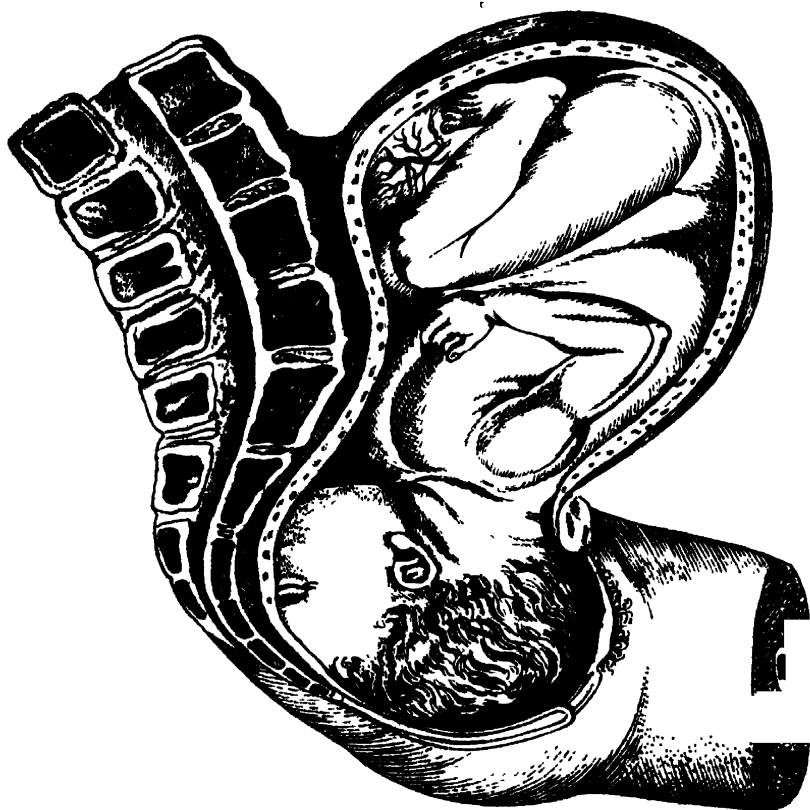


PLATE III.

In this representation, the head of the child is found very differently situated, from the position which it occupies when at the brim, or within the cavity of the pelvis.

At this stage of the inimitably beautiful and well arranged process of natural labour, the longest axis of the head is adapted to the longest diameter of the *outlet* of the pelvis, (or from before backwards,) whilst the same change causes the longest axis of the shoulders to correspond with the diameter of the brim of the pelvis, through which they are at this time passing.

The causes of, and the necessity for, this change in the relative situation of parts, is fully treated of under the subject of *natural labour*.

See page 72.

تیسری تصویر

اس تصویر سے ظاہر ہوگا کہ جنین کا سر پیٹرو کے منہ اور پیٹرو کے جوف میں رہے سو وقت کے نسبت بہت پھرا یا گیا ہے

اس منزل میں جبکہ کی نہایت خوب اور کامل آراستہ معاملے کہ جنین کے سر کا لنبا خط پیٹرو کی گذر گاہ کی سب سے لمبی قطر کے مطابق رہتا ہے (یعنی سامنے سے پیچھے تلک) اور سر ایسا سرکنے اور گذرنے سے جنین کے گاندھے جو پیٹرو کے منہ میں اترنے کی حالت میں ہیں سو انکا لنبا خط پیٹرو کے منہ کی لمبی قطر کے مطابق ہو جانا ہے

اگر چاہے تو تولد طبعی کے باب کو ملاحظہ کیجئے جسمین جنین پیٹرو میں یوں سرکنے کا سبب اور ضرورت تفصیل بیان کیا گیا ہے
صفحہ ۷۲ دیکھو

PLATE IV.

This plate exhibits the short forceps applied to the sides of the head of the child, when low down in the pelvis, the occiput being turned to the symphysis pubis, and consequently the ears opposed to the sides of the pelvis.

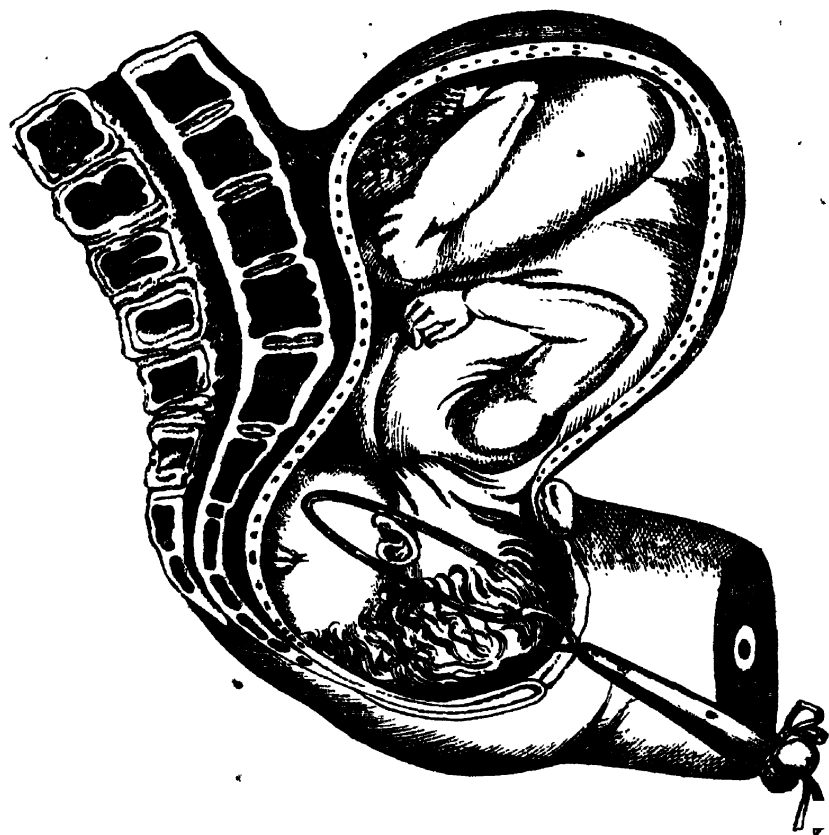
Although this is the most favourable position of the head at the outlet of the pelvis, still, want of room, exhaustion, hemorrhage, convulsions, &c. may justify the employment of the forceps.

See page 101.

چوتھی تصویر

بعد از اذگہ سر پیٹرو مین اتر اہی
اور گدی بشم مڈی کی جو طرف بھری
ہوئی ہی اور بہ لحاظ اسکے جنین کے
دونوں کان پیٹرو کے دونوں بازوؤں کے
مقابلہ آئی مین اس چوتھے نقشے
میں لکھا گیا ہے

جب جنین کا سر پیٹرو کی گھر گاہ
میں مذکور حال پر ہی جائیو کہ یہ
طبعی جستکی کی بہترین حالت ہی
پن پیٹرو کی تنگی سے یا جستکا نڈھال
ہونے سے یا لہو بہنے وغیرہ سے تولدی
چمٹا لگانا فرض ہوگا
صفحہ ۱۰۱ دیکھو



Pl. 5.

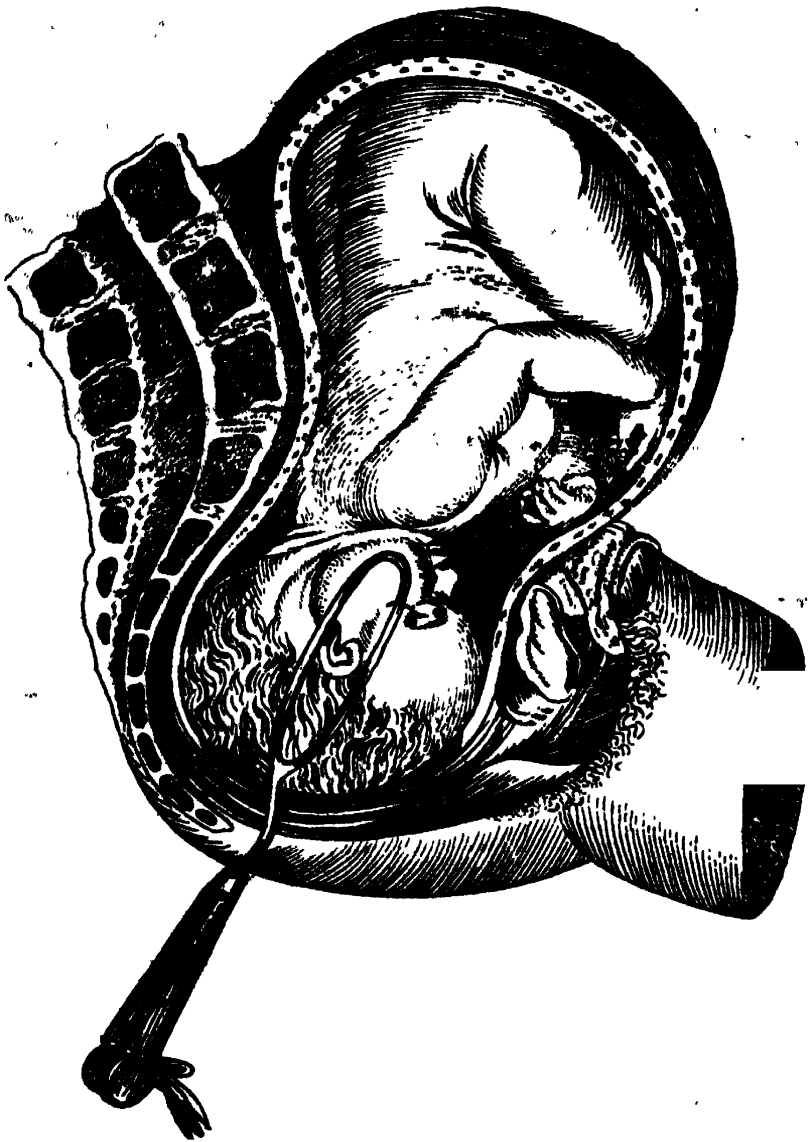


PLATE V.

In this representation, the ears are in the same relation to the circumference of the pelvis as in the former plate ; but the occiput, instead of being opposed to the pubes, is in the *hollow* of the sacrum.

See page 102.

پانچویں تصویر

اس تصویر میں چونہی تصویر کے
سریکا جنین کے دو زون کان پیڑو کے
دونوں بازووں پر آگے ہوئے رہتی یعنی
منمکھہ میں لیکن اسکی گڈی ہشہ ہڈی
پر لگنے کے در عرض میں ہڈی کی کہب
میں اتری ہی

صفحہ ۱۰۲ دیکھو

PLATE VI.

The forceps are exhibited in this plate as applied in a case in which the ears of a child are opposed to the symphysis pubis, with the *occiput and forehead opposed to the sides of the pelvis*, the head being within the cavity.

See page 103.

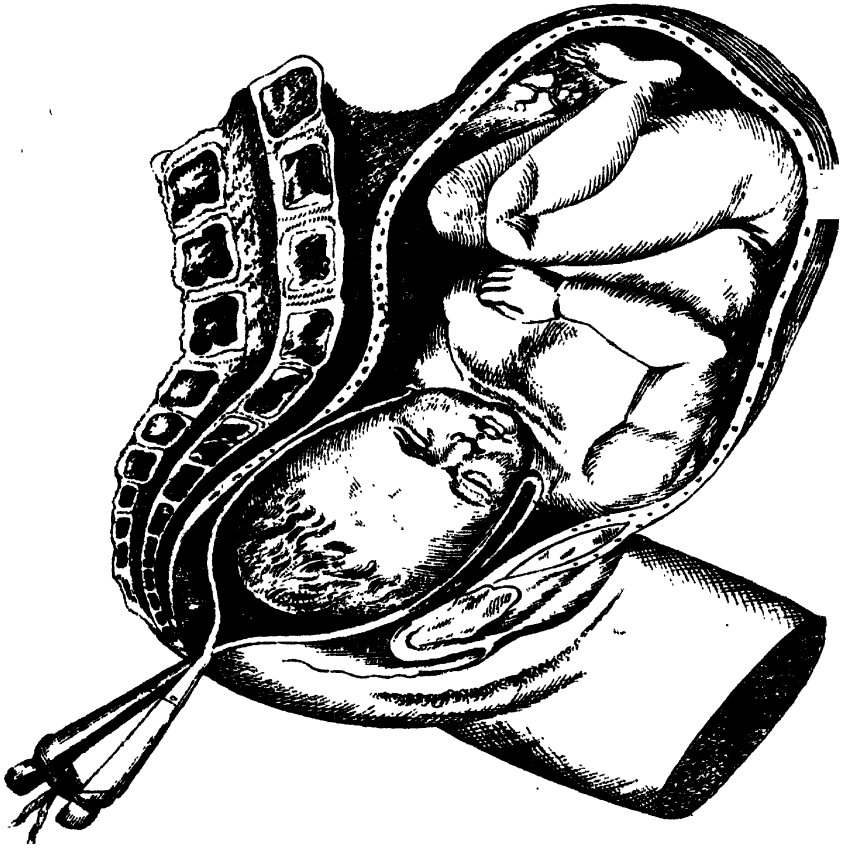
چھتوین تصویر

اس تصویر میں تولدی چمٹے کا اگاو جو لکھا گیا ہے سو ایسے حادثے میں مناسب ہے جب کہ جنین کا سر پیٹرو کے جوف میں اترتا ہے اور ایک کان پشم ہڈی کے جوڑے کے مقابلے پر اور دوسرا کان مکھن ہڈی کے کھب کے رو برو رہتا ہے اور گدی اور پیشانی پیٹرو کے دونوں بازوؤں کے مقابلے میں سمکھ رہتی

ہیں

صفحہ ۱۰۳ دیکھو

P.



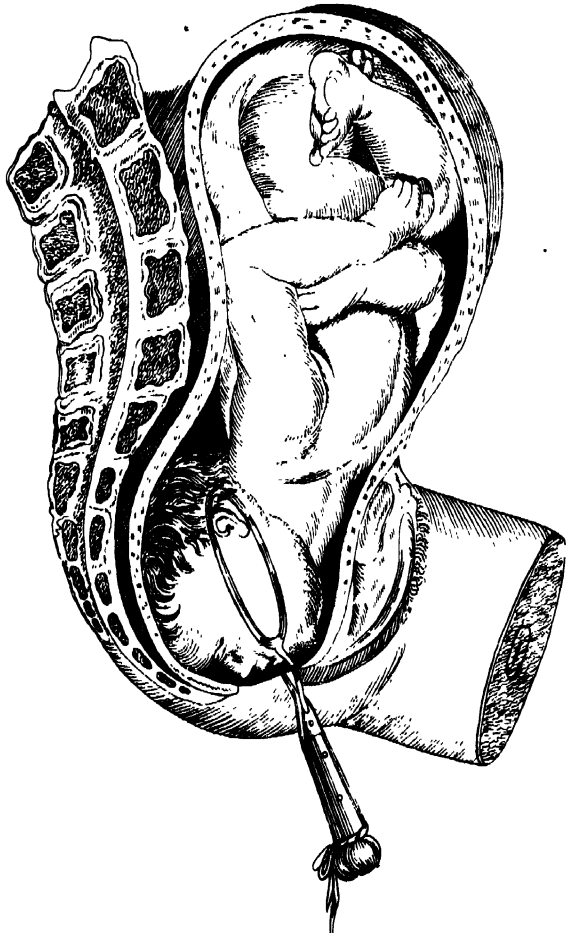


PLATE VII.

This engraving exhibits the method of affording aid with the short forceps, when the *face* is the presenting part of the outlet; the chin being opposed to the pubes,—this being the most favourable position.

See page 105.

ساڌون تصوير

اس تصوير مين جو لکھا ٿيا هي سو
 توادي چمٽا لڳائڻ کا دستور هي جب کہ
 پيٽرو کي گذرگاه مين جنين کے اعضا
 سے مکھڑا نمود هوتا هي اور تھڙي
 پشم هڙي کے مقابلے پر رهندي هي جانبيو
 کہ اس قسم کا مکھڑا نمود هوتے سو
 جيچکيو ن مين سے جبکہ جنين کي
 تھڙي پشم هڙي کے جوٽر پر رهندي هي
 وہ جيچکي سب سے سهل هي
 صفحہ ۱۰۵ دیکھو

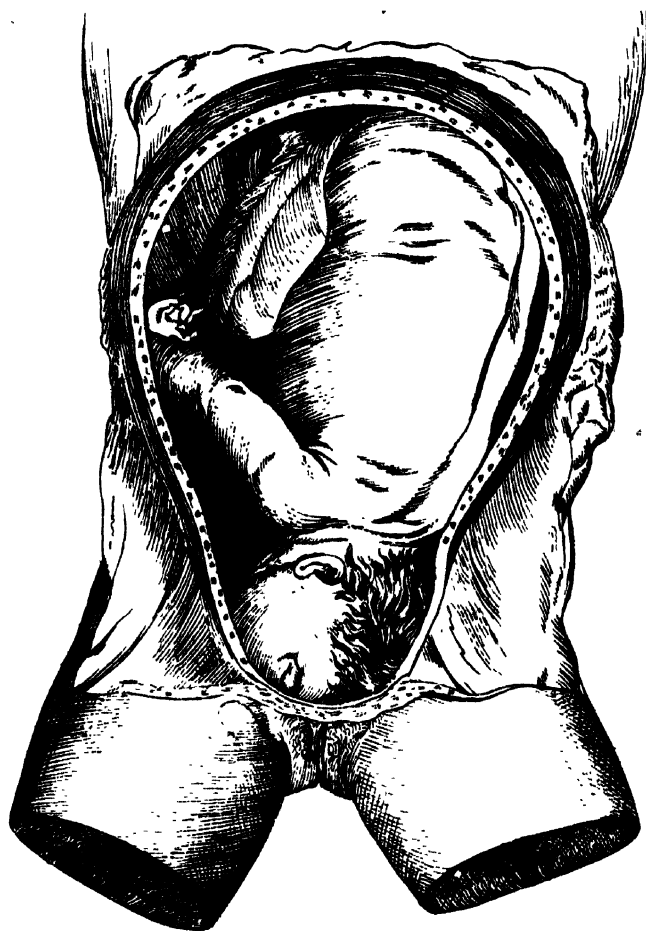
PLATE VIII.

The *forehead* is represented in this place as the part which presents at the brim of the pelvis ; a case in which the *lever* may be advantageously used if fixed over the occiput, so that during each paroxysm of pain the back of the head may be drawn down, whilst the forehead is at the same time gently elevated by one or two fingers of the other hand, so as to cause a closer approximation of the chin and chest. The fillet or whale-bone lever will succeed in this presentation.

آٹھویں تصویر

پیڑ و گئے منہ پر پیشانی نمود ہو نے
کا واقعہ اس آٹھویں تصویر میں لکھا گیا
ہی اور جانیو کہ ایسے واقعے پر طبیب
بلکہ گو استعمال کیے تو فائدہ ہو سکتا
ہی اور اس طور سے مدد کرنے کے وقت
چاہئے کہ بلکہ کو گدی کی کھب میں
لگا کر درد ہی سو وقت پر اٹارتے جانا
اور طبیب اپنے دوسرے ہاتھ کے دو
انگلیوں سے ماتھے کو آہستہ آہستہ
چڑھاتے جانا جیسا کہ تہذیبی چھاتی کے
متصل ہو جاوے۔ جنہیں کہ اس طور
کے نمود ہو نے میں نوار یا مچھی کی
ہڈی کا بلکہ فائدہ کرتا ہی

Pl. 8.



Pl. 9.

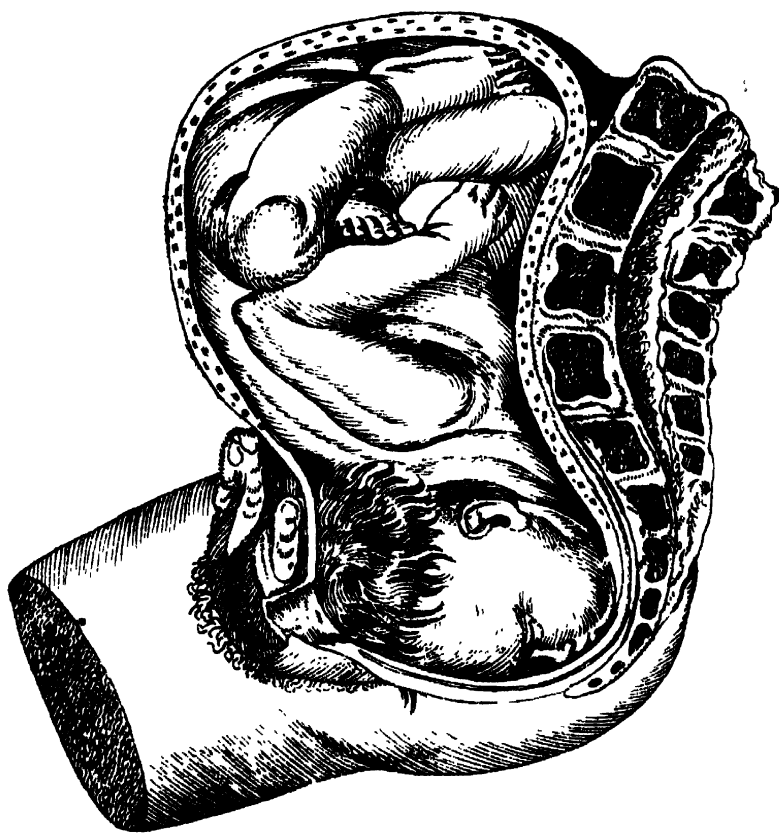


PLATE IX.

نوپن تصویر

This plate is intended to represent the most unfavourable position of the chin in a presentation of the face. The chin is exhibited in the hollow of the sacrum.

اس تصویر میں جو نمود لکھا گیا ہے
سو تھڈی مکھن ہڈی کی کہب میں
ہی اور جانیدو کہ مکھڑے کے اجزا میں
سے اس طور کا نمود سب سے دشوار ہے

PLATE X.

This engraving represents the head of the child in its most natural position at the brim of the pelvis, but having the (*placenta*) *after-birth* interposed between it and the mouth of the womb; so that on the dilatation of the neck and mouth of the womb, hemorrhage is *unavoidable*, and places the woman in the most imminent danger.

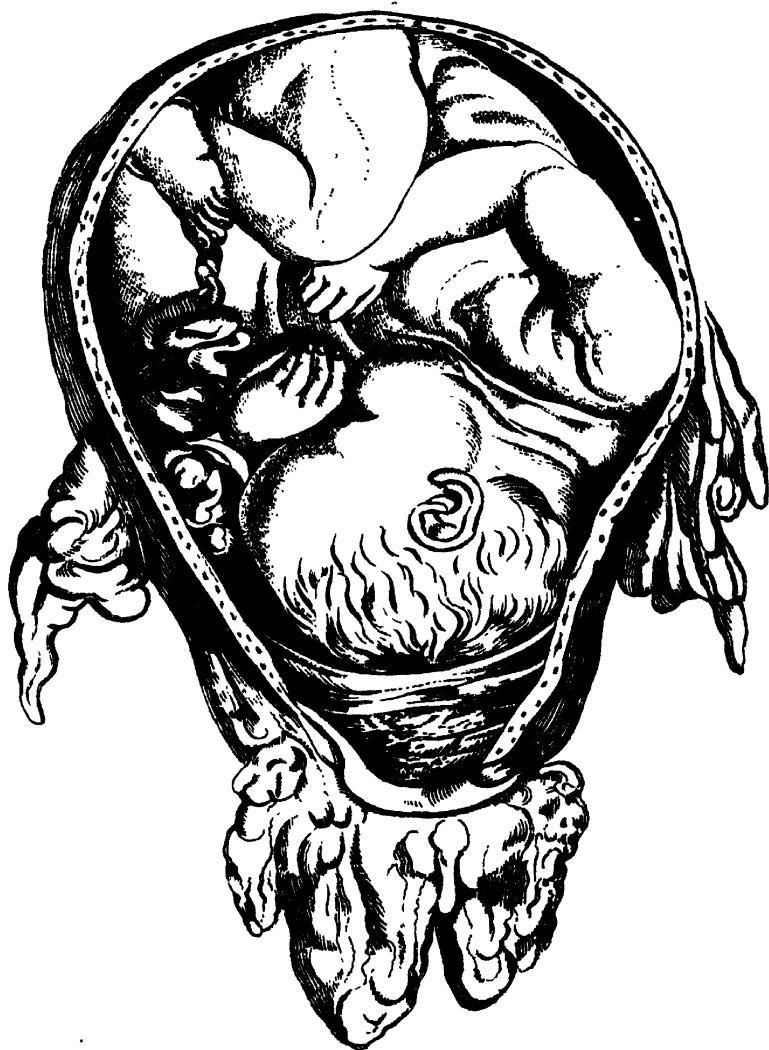
Vide the subject of uterine hemorrhage.

دسویں تصویر

اس تصویر میں جو لکھا گیا ہے سو جنین کا سر پیٹرو کے گھیرے میں ہے جو اسکی طبعی حالت ہے لیکن آنول سر اور بچہ دان کے منہ کے بیچ میں ہے جس سے بچہ دان کی گردن اور منہ کشادہ ہو تے ہی لہو ضرورتاً بھیگا اور جیسا کہ حال نہایت خطرناک ہو جاتا ہے

اس واقع کے بیان کے واسطے رحم سے لہو کے بہنے کے باب کو ملاحظہ کیجیے

Pl. 10.



Pl. II.

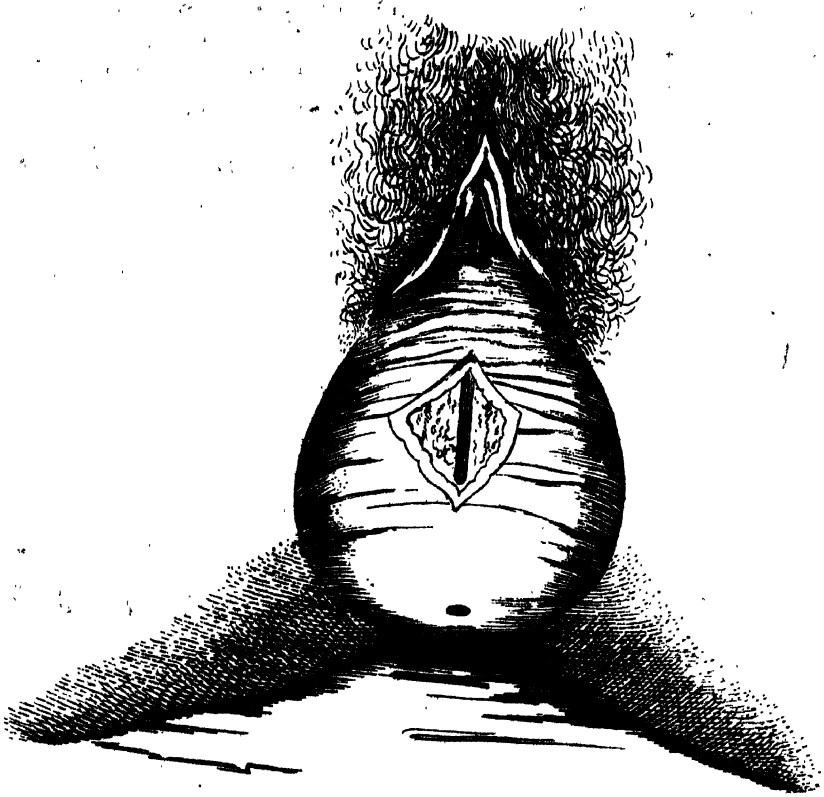


PLATE XI

اگیار ھوین تصویر

This plate is an exhibition of a case of (procidentia uteri or) falling down of the womb. It forms a tumour, which is supposed to be hanging pendulous between the thighs of the patient. Of course, the bladder occupies the upper and anterior part of it.

The (fundus) bottom of the bladder is laid open, to show the unnatural course taken by the (urethra) urinary canal in this disease, so that one extremity of a bougie is seen at the orifice of the urinary canal, and the other directed downwards.

جو اس تصویر سے ظاہر ھی سو
ہچھدان ایک لٹڈے کے سریکا مریض
کے رانوں کے بیچ مین سامہنے اترا ھوا
ھی۔ اور اس حالت مین مثانہ جو ھی
سو لٹڈے کے اوپر اور سامہنے وار کی
جای پر ھی

اس بیماری مین استنڈجے کے نالے
کی بڑی غیر طبعی راہ ظاہر کرانے کے لے
نقشے مین رحم کے پبندے کو چیرا ھون
اور گاڑی جو دستی ھی سو استنڈجے
کے نالے کے منہ سے تراشی ھوی جای
ٹلک نیچے اتاری گئی ھی

PLATE XII.

Figure 1. THE SHORT FORCEPS.

The short forceps measure, from the point of the blade to the extremity of the handle, *eleven inches and a half*.

The blades are *five inches* in length, exclusive of the curve. Their greatest width is at the middle, and measures *two inches*; the (fenestræ) windows at that part being *one inch and a half wide*; the opening at the points and the shoulders being about *half an inch*. The wings (alæ) of the blades should not exceed a *quarter of an inch* in width; and the widest part, between the opposite blades, ought not to measure more than *two inches and a half*.

The *shank* of either blade is just *two inches* in length, extending from the shoulder of the blade to the locking part of the handle, making the blades altogether *seven inches* in length. The curvature of this part of the instrument is so faithfully represented in the plate, as to render any explanation unnecessary.

The *handles* are about *four inches and a half* in length. The one, which when viewed with the concavity of its blade upwards, and with the convexity

بارہویں تصویر

شکل اول۔ کوئی چمٹے کے بیان

میں

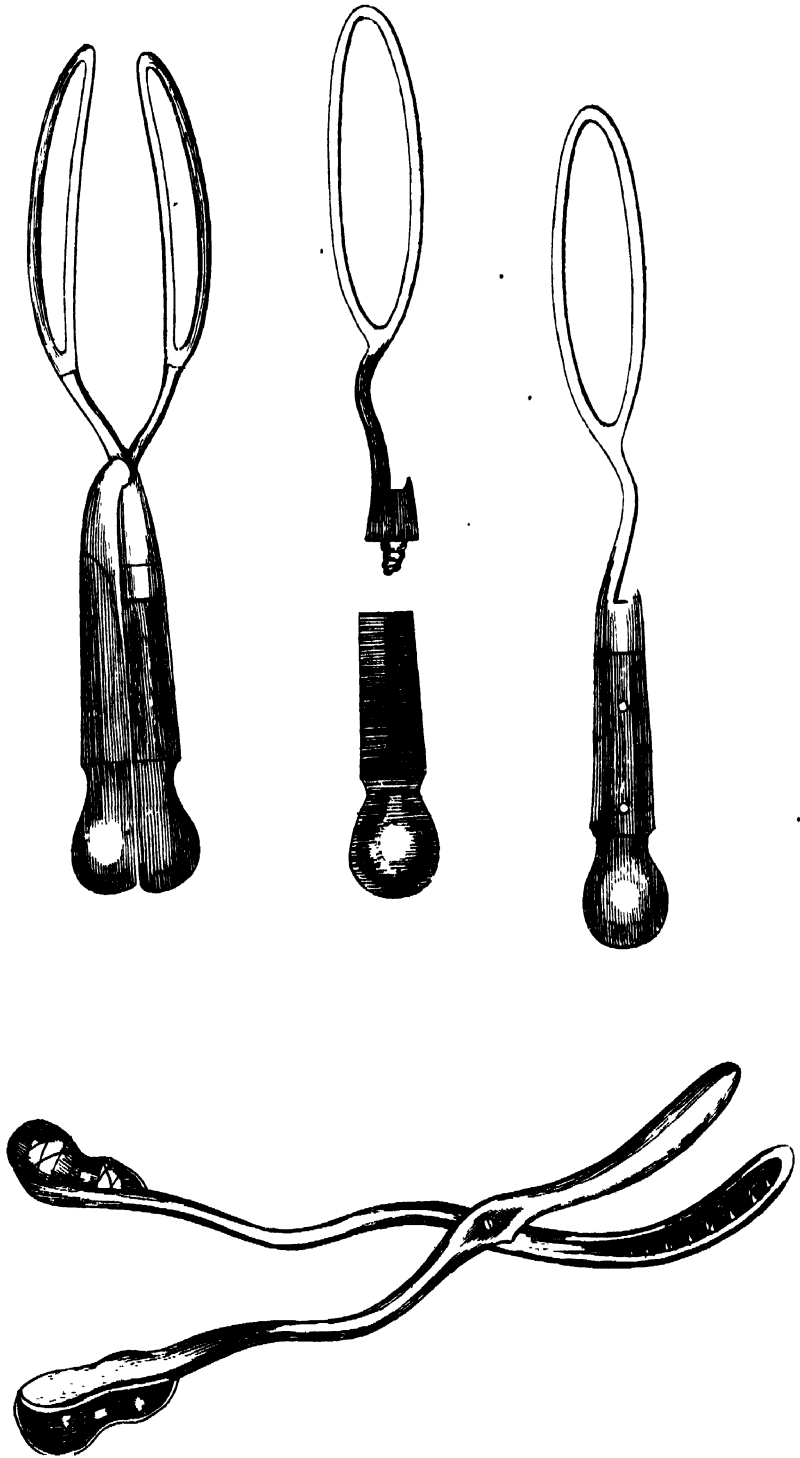
کوئی چمٹے کا ماپ پھلڈے کی ان سے دستے کے سرے ٹلک ساڑھے اگیارہ انگل ہی

پھلڈوں کی لمبائی بغیر حساب انکے خم کے پانچ انگل کی ہی پھلڈوں کی سب سے چوڑی جگہ انکے پیچھا پیچ میں ہی اور اس جگہ کا ماپ دو انگل چوڑا ہی اور اسی جگہ پر پھلڈوں کی ٹھڑکیاں دیکھہ انگل کی چوڑائی رکھنے میں اور انکے اذیوں کی اور کاندھوں کے موضع میں ہی سو کشادگی آدھے انگل کی وسعت رکھنی ہی چاہئے کہ ٹھڑکیوں کے اطراف ہی سو یعنی انکے بازوؤں کے فولاد کی چوڑائی پانچ انگل سے کبھی زائد نہیں ہووے اور ویسا ہی دونوں پھلڈوں کے درمیان اڑھائی انگل سے زیادہ فاصلہ نہ رہے

اگر پھلڈے کے کاندھے سے دستے کی چوڑی ٹلک مانڈیے تو دندئی کی لمبائی برابر دو انگل کی ہی جس سے کل لمبائی پھلڈے کی سات انگل ہوتی ہی دندئی کا خم تصویر میں ایسا صاف لکھا گیا ہی کہ اسکا بیان کرنا ضرور نہیں ہی

دستے کی لمبائی قریب ساڑھے چار انگل ہی اور وہ پھلڈا جو اگر اپنے سیدھے ہاتھ میں رکھے تو اسکا معکوف رو اوپر رہتا ہی اور اسکے دندئی کا معکوب

FIG. 12



of the curvature in the shank to the left hand, has the lowest three inches and a half of it so constructed, as to be moveable by a screw, as is clearly exhibited in the plate.

Figures 2 and 3 represent detached parts, or rather the two distinct blades of the same instrument, and can require no explanation.

Figure 4. THE CRANIO-TOMY FORCEPS.

This instrument is *twelve* inches in length. The blade, which is applied externally to the (cranium) skull, and which is hollowed out, has fixed into it *twelve* sharp teeth, not rising above its edges. This blade is four inches and a half in length, from its point to the joint of the instrument, being half an inch longer than the inner blade, to carry up any pendulous part of the mouth of the womb, which might otherwise be included in the grasp.

The opposite blade, which is to be introduced within the skull, is only four inches in length: its hollow is filled with a piece of

مٹھ پکڑنے ہمارے کے ڈاؤن طرف رہتا
ہی سو اسکا دمنہ ایسا بنایا جاتا ہی
کہ دندے سے دستے کے ایک ٹلٹ پر
ایک ملسوت ہی جسکی معرفت سے
باقی دو ٹلٹ دستے کے پیرا کر نکال سکتے
ہیں - جو کیفیت تصویر سے صاف
معلوم ہوتی ہی

اس تصویر کی دوسری اور تیسری شکلیں
جو لکھے گئی ہیں سو اسی کوٹے چمچے
کے پھلڈے جدا جدا کئے ہوئے ہیں

چونہی شکل سر پھوڑنی چمچا
یعنے دانت دار نکالنے ہا را
چمچا

اس ہتھیار کی لنباہی بارہ انگل کی
ہی اور اسکا پھلڈا جو استعمال کے وقت
جنین کی کھوپری کے باہر لگاتے ہیں سو
مقرر ہی اور اسمین بارہ تیز دندان ہیں
جو جوف سے پھلڈے کی قور کے اوپر
نہیں بڑھے ہوئے ہیں اس پھلڈے کی
لنباہی اٹی سے چورنگ ساڑھے چار
انگل کی ہی یعنی کھوپری کے اندر
گھسانے سو پھلڈے کے نسبت آدھے انگل
کی درازی رکھتی ہی تا کہ اسکی
معرفت سے بچہ دان کے منہ کی
کسی ڈھیلی جاکو اوپر چڑھاوے
اور وہ جاکو پھلڈوں کی بدھمین سپر
نکجاوے

اس کا مقابل پھلڈا جو جنین کی
کھوپری کے اندر گھسانے کو ہی سو نقط
چار انگل لنباہی اور اسکے جوف میں
لولان کا ایک مہذب نکڑا ہی جس

steel, having a convex surface perforated with twelve holes, to receive the angular points of its antagonising blade; so that when the skull is firmly pressed between them, the teeth transfix it, and secure a very commanding hold.

The *shanks* are five inches in length, and curved, the concavity corresponding with the curved blades.

This construction is intended to accommodate the instrument to the perineum in those cases in which it would be endangered by pressure if the shanks were straight, in consequence of the necessity which may exist for carrying the blades over, and anteriorly to the pubes; thus, this one instrument becomes adapted at once to ordinary cases, and to such as present unusual difficulty.

The parts which may be more strictly called the handles, are not more than two inches and a half in length.

The presumed superiority of these instruments over those in ordinary use, is fully treated of in page 109, to which the reader is referred.

مہین ہارا سوراخ رہتے ہیں تا کہ اسکے مقابل ہی سو پھلڈے کے دندان اسمین جب جاوین یہاں تلکٹ کہ جنہیں کی کھوپری دونوں پھلڈوں کے پیچمین دہائی جاتی ہی دندان پار ہو کر ایک مضبوط گرفت ہو جاتی

اس چمٹے کی دندیاں با نچ انگل لنبی رہتی ہیں اور خمی ہوی ہیں اور انکے جوف اور پھلڈوں کے جوف با یکدیگر مطابقت ہیں

اور کبھی کبھی جچکی کے وقت مہین جنہیں کے نکالنے کے واسطے سر پھوڑنی چمٹے کے پھلڈوں کو پشم ہڈی کے اوپر بلکہ پشم ہڈی کے سا مہنے پہنچنا نا ضرور پڑتا ہی اور ایسے حالتوں مہین دندیاں سیدھے ہو وین تو سادیوں پر لگینگے اور اسکو ضایع کرینگے اور اس سبب سے دندیبوں کو خم دار کئے ہیں قادیوں پر نہ لگین جس خم سے اس ترتیب کا چمٹا روز مرے کے جچکیوں مہین بلکہ مشکل جچکیوں مہین استعمال کر سکتے ہیں

اس چمٹے کے دستے تکفیفی بوجھت تو اڑھائی انگل کی لنڈائی سے زاید نہیں رکھتے ہیں اکثر حکما استعمال کرتے ہو ہتھیا روں کے نسبت مذکور آلات کیا خوب رہتھی ہی سو نا ظران ۱۰۹ صفحہ مہین مفصل دیکھہ سکتے ہیں

Another, and an invaluable instrument, the "LONG FORCEPS," although often mentioned in the preceding pages, (and particularly at page 107,) is not delineated in this engraving, because it differs from the short forceps only in its dimensions, being *three inches* longer; of which one inch and a half is in the blades, and the other inch and a half in the length of the handles. This instrument is not only applicable to the cases to which it is usually exclusively applied, but to all such as require the *short* forceps, which are, indeed, altogether needless, if the *long* forceps are possessed. Nor has it been deemed necessary to exhibit the *ordinary fillet*, or the *whalebone lever*, which I so strongly recommend as substitutes for the forceps and lever, in some cases in which those instruments are now always employed. To an intelligent friend (Mr. Eyles) I am indebted for the suggestion of whalebone instead of tape.

اور ایک مفید ہتھیار ہی لنبا چمٹا نامی جو کتاب میں اگرچہ بارہا اور مخصوص ۱۰۷ صفحے میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس تصویر میں نہیں لکھا گیا ہے کیونکہ کوئی چمٹی سے جو فرق رکھتا ہے سو فقط اسکے مقدار میں ہی یعنی کوئی چمٹے کے نسبت لنبا چمٹا تین انگل دراز ہی جو درازی دیرہہ انگل پہلڈے میں اور دیرہہ ۱ انگل دستے میں ہی اکثر حکما لنبج چمٹے کو چند مخصوص جھپکیوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن کو تاد چمٹا جہاں استعمال کرتے ہیں اس لنبج چمٹے کو بھی وہاں استعمال کر سکتے ہیں بلکہ لنبا چمٹا رہا تو کوتاہ چمٹا رکھنا ضرور نہیں ہی بعض جھپکیاں ہیں جنکی سربرا ہی کے واسطے اکثر حکما چمٹے اور فولا دے بلکن کو استعمال کرتے ہیں لیکن انکے درعوض نواریا ہوئیل بون کا بلکن جسکو میں ہمیشہ استعمال کرتا ہوں اور دوسرے حکما کو بھی سفارش کرتا ہوں سو اس تصویر میں انکی شکل لکھنا ضرور نہیں ہے۔ یہی مدیرے دانا دوست مستر ایلز صاحب صاحبے ہوئیل بون کے فوارے کو استعمال کرنے کی صلاح بتلائے اور انکا شکر یہ ادا کرتا ہوں

Fig. 1

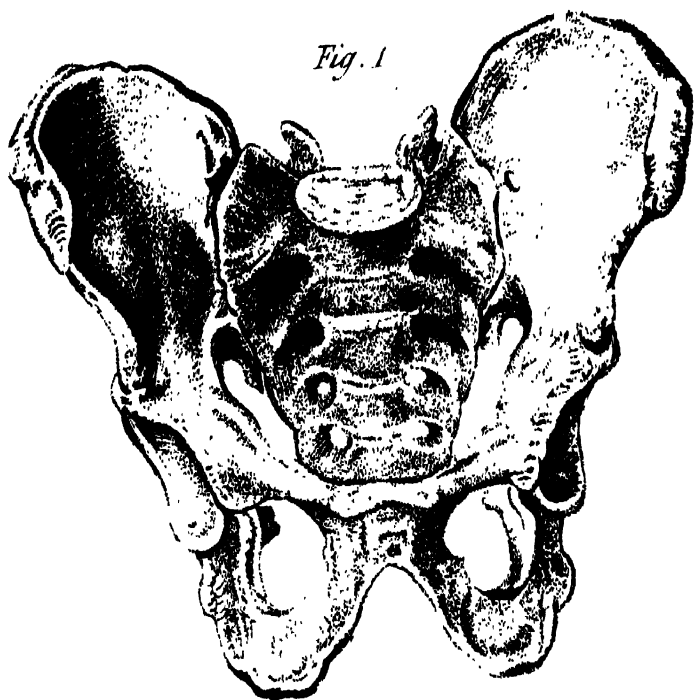


Fig. 2.

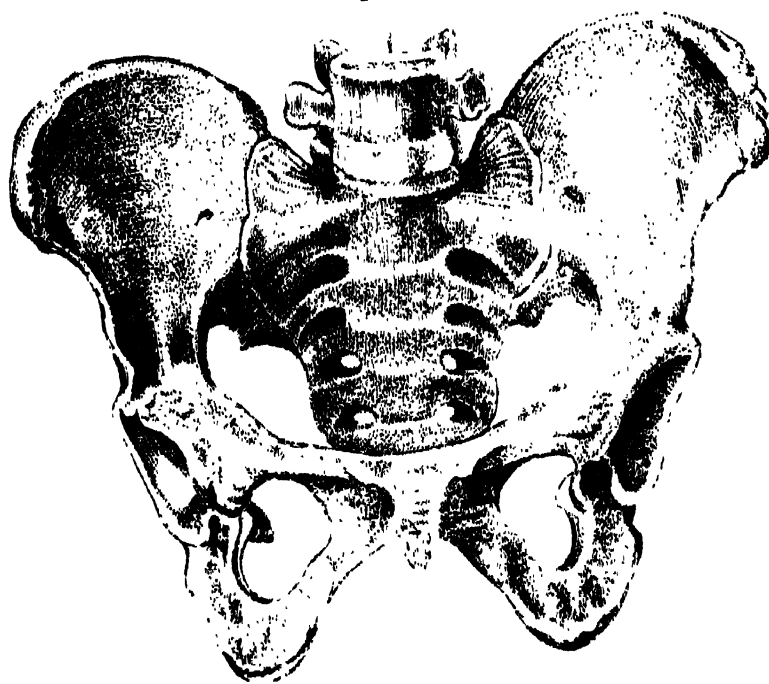


Fig. 1.

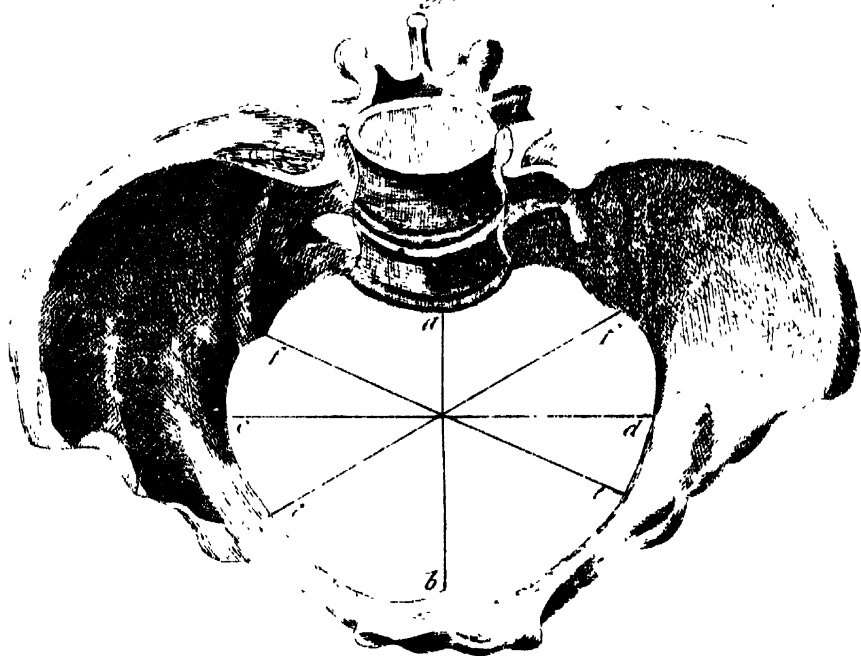


Fig. 2.

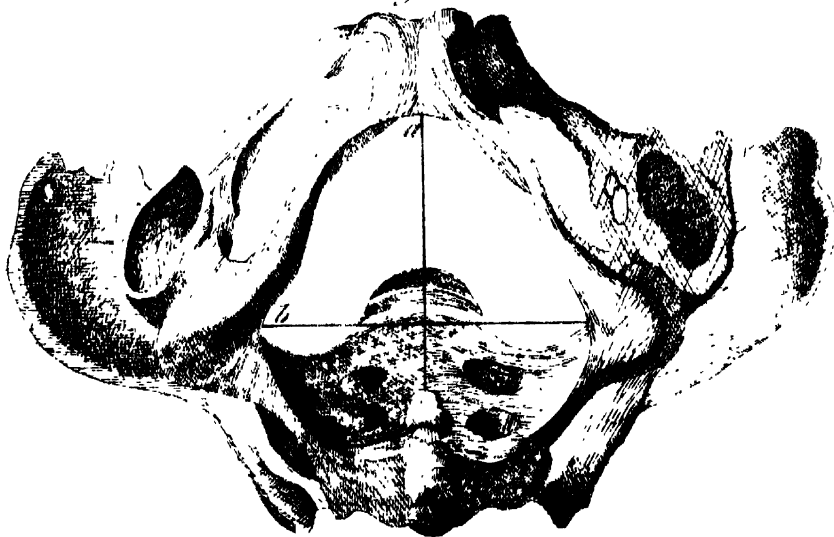


Fig. 1.

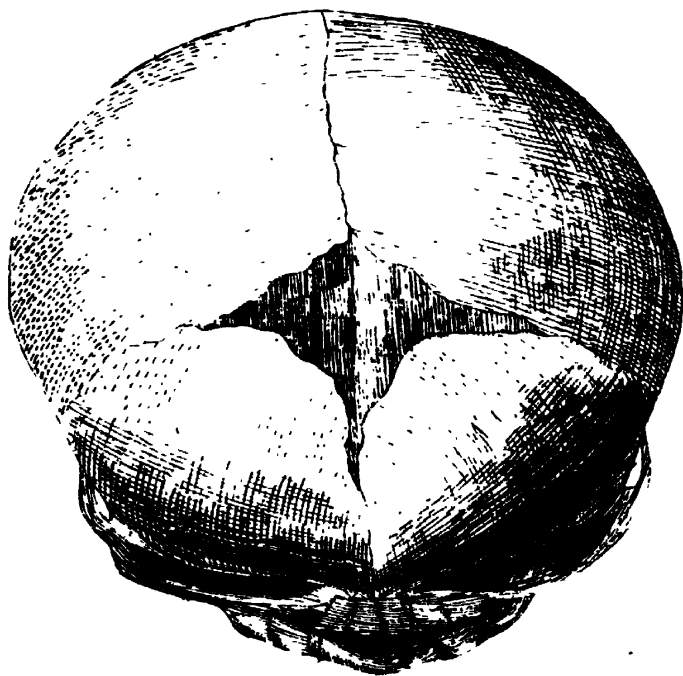
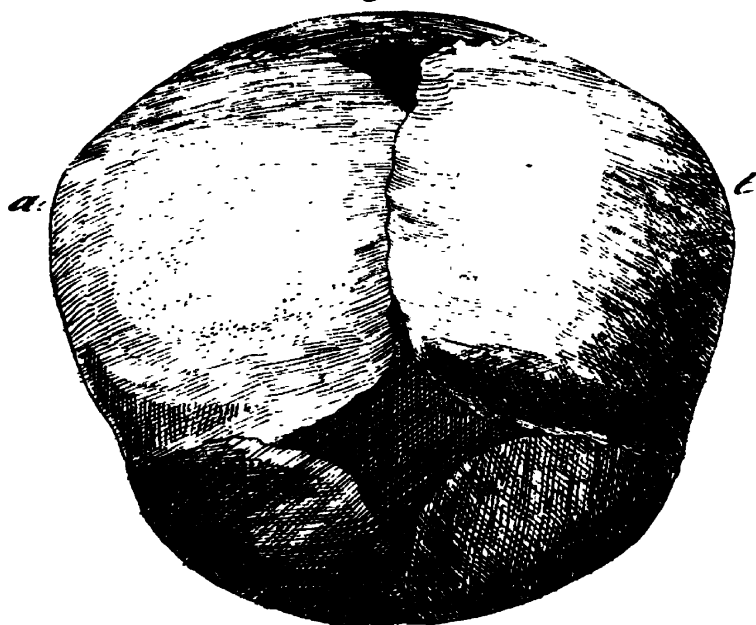


Fig. 2.



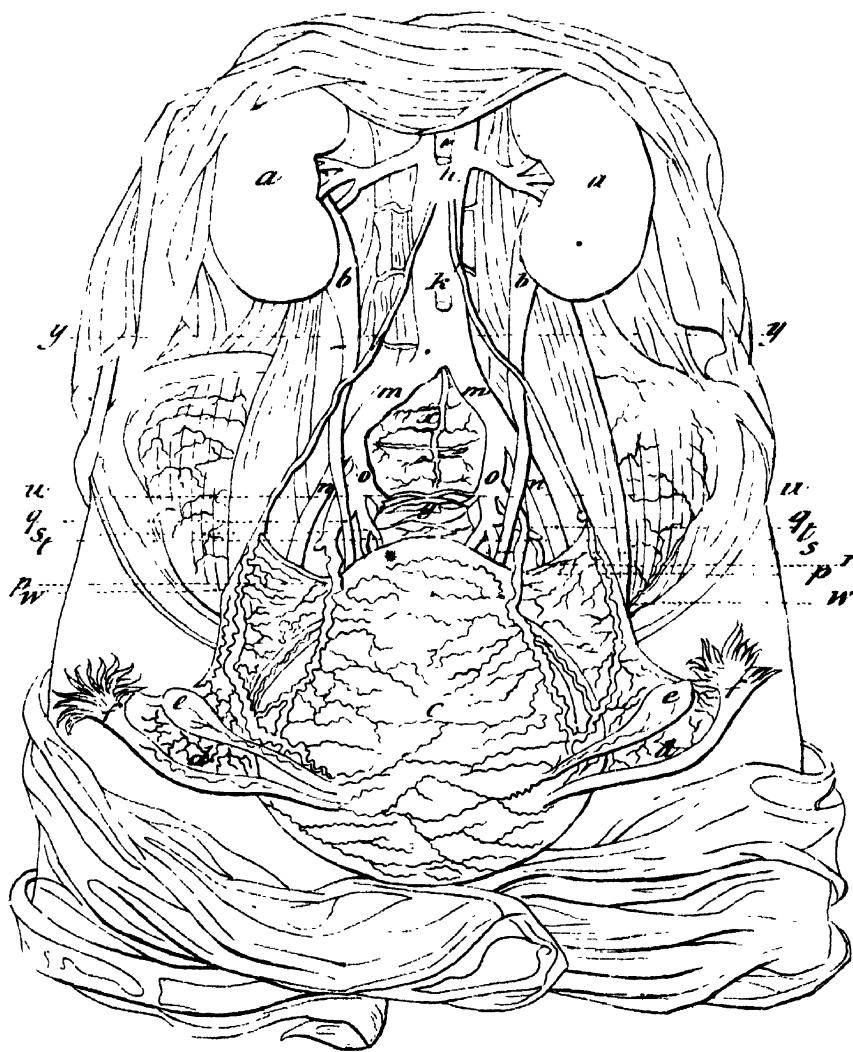


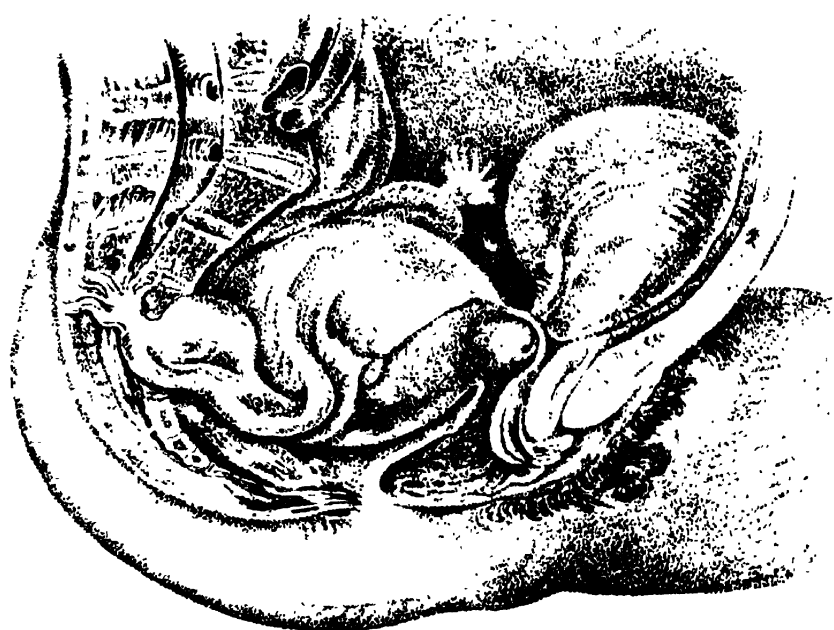


Fig. 1.



Fig. 3.







windpipe, (without which no medical man should ever go to a labour,) respiration should be imitated by alternately inflating the lungs, and expelling the air by pressure on the abdomen and chest. In addition to this, friction about the region of the heart, the soles of the feet, and nostrils, must be employed, and some gentle cordial or stimulant should be exhibited.

Should the circulation in the navel-cord have ceased, no possible advantage can arise from deferring the separation of the child from the mother; but, should the pulsation be going on feebly, without respiration having commenced, it may be well not to divide the navel-cord, until the child decidedly breathes or cries.

The navel-cord of a still-born child never ought to be tied immediately, because it will be often found, that feeble, and laborious, and even suspended, respiration, (not unfrequently the consequence of long continued pressure of the brain,) will be changed to perfect and regular breathing, by permitting a drachm or two of blood to flow.

A warm bath is improper, because independent of its depressing influence on the muscular and nervous systems, it deprives the surface of the body of the stimulating power of the atmospheric air, the oxygen of which acting on the extremities of the nerves of the skin greatly assists in carrying on the functions of life.

(۲۰۰) بچہ بیدم پیدا ہونیکے بیان میں

اسمیں سے دم بھرنے جانا اور ہاتھ سے چھاتی میں بھینسے گی جگہ پر دبا کر دم نکالتے جانا ایسا کرنے سے دم کی پیروی ہوگی اور تولدی طبیب کو ضرور ہی کہ کوئی وقت اس چاندی کی برف کو اپنے سے دور نہیں رکھنا سوائے اسکے دلکی جگہ اور تلون اور نکپوڑیوں کو ملنے جانا اور بچیکو اشکاتی سو دوا بلانا

اگر آنول نال میں سوران کی طیش کچھ نہیں ہو تو اس کے کانٹے میں کچھ مضائقہ نہیں اگر سوران چلتی ہی مگر کتنی بھی کم زور ہو تو بچہ دم مارے اور روے تگت آنول نال کو ثابت رکھنا

ظاہری مردہ تولد ہوا سو بچے کا نال توت کبھی نہیں باندھنا کیونکہ سرکا مغز دیر تگت دہایا جالے سے نفوس جو کم زور یا مشکل یا موقوف تھا سو آنول نال سے ایک یا دو درام لہو بہنے دینے سے دم بھرے گا

بیدم بچے کو گرم حمام کرانا بیجا ہی کیونکہ اس سے مچھلیوں اور نمون کی ہیبت مضموعی کم زور ہوتی ہی اور بچے کو پانی میں رکھے تو بدن پر ہوا نہیں اگتی جو ہوا تو رسیدہ بچے کے بدن کے جلد کے نمون کو اشکالنے کے واسطے بڑی شی ہی بلکہ فی الحقیقت آکسیجن اس ہوا کی پوست کے نمون پر لگنے سے انسان کے جانے میں بہت سی مدد کرتی ہی

نمت تمام شد

Hindal

OF ASPHYXIA, OR SUSPENDED ANIMATION AT BIRTH.

To understand the cause of Asphyxia in new born infants, it must be borne in mind that the after-birth supplies to the foetus in the womb the want of respiration. If by pressure on the umbilical cord, or by detachment of the after-birth, the foetus is deprived of the natural supply of blood before respiration commences, it is in the condition of an adult deprived of atmospheric air.

Nothing can be more criminal than the conduct of some persons, who—permit what are termed *still-born* children to be laid aside as dead, without making any efforts to ascertain whether the vital principle be extinct, or whether animation be merely suspended.

Several very interesting and well authenticated instances are recorded of infants born apparently dead, who, by persevering exertions, have been resuscitated, although for nearly two hours after birth the evidences of vitality were so indistinct as to leave it doubtful whether or not they existed. Nothing less than sensible proof of absolute death should be deemed a justification of abandonment of a still-born child ; and if these evidences of its death be wanting, all the usual methods of restoring suspended animation should be had recourse to, and persevered in for at least half an hour ; for, even should there be no prospect of success, the attempt is always pleasing to the parents of the infant, and satisfactory to a feeling mind.

Whenever, then, a child is still-born from compression of the navel-cord, from long continued pressure of the skull ; from labour, protracted by a small or distorted pelvis ; from feebleness, or any other cause ; by the insertion of a curved silver tube into the trachea

بچہ بیدم پیدا ہونیکے بیان میں

نو رسدہ بچے کے بیدم پیدا ہونیکا سبب پہچاننے کے واسطے یاد رکھا چاہئے کہ بچہ رحم میں رہے سو وقت دم نہیں لیتا ہی مگر اسکے عوض میں آنول تمام کام کرتی ہی اور آنول کے نالے پر کچھ دباؤ ہو یا آنول رحم میں متفرق ہو جاوے تو رحم کے اندر ہی سو بچہ یعنی دم نہیں لیتا سو بچے کو ضرور ہی سو لہو نہیں پہنچتا تب بچہ ایسی حالت پر رہتا جیسا کہ آدمی کو دم لینے کے واسطے دوا نہیں ملتی ہی

بعضی دایان بلکہ تھوڑے اطبا بھی دم نہیں لیتا سو بچہ نکلتے ہی جان جاتا رہا یا دم کھین اٹکا ہی سو نا دیکھکے بچے کو مردہ سمجھکر بازو کر دیتے ہیں سو یہ بڑی معصیت کا کام ہی

بارہا ایسا ہوا ہی کہ ظاہر میں مردہ پیدا ہوا سو بچے کو اگرچہ کہ زیست کی صورت نہیں تاہم کوشش اور معصیت کرنے سے تولد ہوئے پر دو گھنٹوں کے بعد جان پھرا ہی اگر بچے میں موت کی دلیل یقینی ہو تو اسکو پھینک دیں اور اگر نہیں تو روکے ہوئے دم کو کھولنے کے معالجے جو کچھ ہیں سو آدھے گھنٹے تک عمل میں لاؤ کیونکہ کامیابی کی امید نہ تو بھی بچے کے مانناپ اور طبیب کے دل کو اس کوشش سے تسلی تو ہوگی

اس ارادے پر چاہئے کہ آنول نال دبائے جانے سے یا بچے کا سر پیڑو کے اندر پھنسکر دیر تک دبا ہوا رہنے سے یا بسبب پیڑو چھوٹا اور ہنگا ہونے کے جبکہ طول ہو یا ناتوانی یا دوسرے کسو سبب سے بچہ بیدم تولد ہووے تو بے معالجے کرنا یعنی ایک روپے کی خمیدہ پرنی کو بچے کے پھپسے کے نالے میں رکھکے

rance in the employment of the measures already suggested. It is but seldom that suppuration can be prevented, and when once throbbing, with diminution of pain, and tumefaction, indicate the formation of matter, anodyne poultices and fomentations should be substituted ; and as soon as fluctuation is perceptible, a lancet must be passed into the abscess, or else the integuments above it will slough, and leave a foul ulcer, which will be healed with difficulty.

If tenderness, and superficial ulceration, or fissures of the nipples, be the exciting cause of the inflammatory action, it is of considerable importance that they be closely attended to ; for, amongst the complaints of puerperal women, which do not actually endanger their lives, there is perhaps no one more painful and harassing than *sore nipples* ; and it is as well for the patient, as for the medical attendant, that there exists a long catalogue of applications which are adapted to this vexatious and intractable disease, for not one of them will always succeed. Already several remarks have been made on this subject, which bear principally on the prevention of this state of nipples. Sometimes, merely washing the nipples with port wine, or equal parts of brandy and water, will diminish their sensibility and harden them. These objects may also be secured, and superficial ulcerations healed, by a solution in distilled water of the sulphates of zinc, or copper, or alum, or nitrate of silver, of such strength as will, upon application, produce a slight degree of pain. But if the nipples be extremely sensible, the application of *almond* or *palm oil*, or of the *mucilage of gum arabic*, or of the *albuminous part of an egg*, frequently applied by means of a camel's hair pencil, will act as a defence, and facilitate the re-establishment of the healthy condition of the nipples.

اتھا تو اسکو دفع کرنا بہت نادر ہی کیونکہ اکثر پیپ بھر جاتا ہے۔ جبکہ پیپ بھرنیکی علامتوں سے (یعنی ترک مارنے اور درد کم ہونے اور سوچ چڑھنے سے) معلوم ہوتا ہے کہ پیپ بھرتا ہے تب مذکور علاج کو چھوڑ دیکر گرم پانی سے سینکنا اور گرم پولٹس باندھنا اور پیپ کی لوت کو پہنچاتے ہی اسکو نشتر سے خالی کرنا نہیں تو پوست مردار ہو کر خراب پھوڑا بنجایگا جس کا درست کرنا مشکل پڑیگا

اگر ہونڈوں میں درد یا جھوٹے پھوڑے یا شق ہونے سے لہو کا جوش ہوا ہے تو اسکو درست کرنا نہایت ضرور ہے کیونکہ جھپٹا پیپ کو ہونی سو بیماریاں (جو مہلک نہیں ہیں) ان سب میں یہ ہونڈوں کے پھوڑے بہت درد ناک و ایذا دہندے ہیں شکر خدا کا کہ جھپٹا پیپ کے حق میں بلکہ طبیب کی نام آوری کے لئے اس بیماری کے معالجے میں بہتاد دوائیاں ہیں اسواسطے جانیں کہ ایک نہ ایک دوا کارگر ہوگی اور اگر چونکہ ہونڈوں کی بیماری کو نہیں واقع ہونے دینے کے باب میں بہت سا علاج اوپر بیان کیا ہوں مگر پھر بھی بولتا ہوں کہ ایورٹو شہر کی مہیا براندی کے پانی سے دھو وے تو اسکا پوست صاف ہو جایگا۔ اگر چونچوں کے ہونڈوں پر جھوٹے پھوڑے یا ترکنا ہو وے تو سفید تونا یا نیلا تونا یا ہرا تونا یا پھٹکری پانی میں گھولکر اس سے دھو وے تو صحت ہوگی مگر ہونڈے نہایت مضطرب رہیں تو بادام کا گھی یا زیتون کا تیل یا کوند کو پانی میں گھولکر لگائیں یا انڈیکی سفیدی بار بار اسپر لگاتے جاویں تو شفا ہوگا

In some instances, the retention may be traced to the partially contracted womb pressing on the neck of the bladder. Such cases merely require for their relief, that the heavy womb should be elevated twice a day, by the introduction of one or two fingers into the vagina.

Inflammation of the Breasts.

Taking cold is generally believed to be the cause of what are termed "milk abscesses," or "broken breasts;" but that which most commonly produces inflammation of these delicate and irritable organs, is, *over-distention of the lactiferous tubes.*

Whenever the nipples become tender, or when, from negligence, these tubes become much distended from milk, inflammation is very apt to occur, and if this be not speedily subdued, supuration will follow. Provided the nipples be not sore, inflammation of the breasts may generally be traced to mismanagement, and will but seldom take place if the secretion of milk be invited early, by permitting the infant to suck within a few hours after delivery, and by repeating this act frequently, that the breasts may be gradually and frequently emptied. Besides this, whenever the secretion is excessive, the bowels should be opened several times daily, by some saline purgative; the quantity of *fluids* taken into the stomach should be as small as possible; the breasts should be gently rubbed by the nurse for some time every few hours; and if, notwithstanding these measures, the lactiferous tubes continue to be inordinately filled, they must be occasionally emptied by some one of those numerous contrivances, which, acting on the principle of exhaustion, unload the distended organs.

Occasionally the best concerted means fail, and inflammation ensues, demanding the prompt application of leeches and evaporating lotions, recumbent position of the body, with steady perseve-

تولد کے بعد رحم تھوڑا مکر جا کر پہلے کی گردن کو کھلیا ہوا رہتا جس سے
ابتدیا بند دوتا ہی تب اسکا علاج ایسا کرنا کہ ہر روز کو دو بار ایک یا دو انگلی
رحم کے نالے میں رکھ کے رحم کے بوجھ کو ہلکے کی گردن پر سے اٹھانا تاکہ ابتدیا
نکالے

جہاتیوں میں لہو کا جوش ہونیکے بیان میں

عام لوگ سمجھتے ہیں کہ مزاج کو تھنڈ لگنے سے جہاتیوں میں درد اور
بھڑکے ہوتے ہیں مگر اکثر سبب یہ ہے کہ دودھ کے نالے جو نازک
چوچوں کے درمیان بہتے ہیں سو انمیں بہت تناؤ ہوتا ہے

چوچوں کے ہونڈے درد ناگ ہو یا غفلت سے دودھ کے نالے بہت
نیچے ہوئے ہو تو اکثر لہو جوش کھایگا اور اسکو جلد دفع نہ کریں تو پیپ بھرے گا
اور ہونڈے ٹکڑے بعد کٹنی خبرداری کے تو بھی شاید لہو کا جوش اٹھیکا مگر
تولد ہوئے سے دو تین گھنٹوں کے بعد بچے کو چھائی کو لگانا تا دودھ قفریق
ہو وے اور بچے کو اسطرح بار بار لگانا کہ جہاتیاں وقت بوقت خالی رہیں جاویں
تب انمیں لہو کا جوش اٹھنا نہایت نادر ہوگا۔ سوائے اسکے بہت سا دودھ قفریق
ہوتا ہو تو نمکین جلاب دینا تا کہ روز کو چھے سات دست ہو وے عورت کو
غور ہی کہ جلدور پھر تشنگی کو ماریں اور ایک ایک بھر کو دایہ کے ہاتھ سے
چوچوں کے تین ملانا اسکے بعد دودھ کے نالے کثرت شیر سے نہایت نیچے جاویں
تو معمولی مذہبیتی حکمت سے بستوں کو خالی کرنا

بعضی دودھ والی عورتوں کے حق میں کٹنی خبرداری اور بہتر معالجہ ہے کہ
تو بھی لا حاصل و بے اثر ہیں اور لہو کا جوش شروع ہو وے تو چونک اور خنک
ادویہ لگانا اور عورت کو چتی ملانا اور مذکور معالجات بھی کرنا اور لہو کا جوش

To accomplish these desirable objects, a hollow gum elastic bottle should be judiciously selected, corresponding in its size to the dimensions of the vagina. To that part, which, on its introduction, will cover the artificial opening, a thin piece of sponge is to be fastened, by which contrivance the aperture is closed, and a constant easy pressure kept up against its edges. In addition to this, if the rectum be the injured organ, it must be emptied twice a day by clysters; but, if the bladder, the woman should as constantly as possible sit up, whether asleep or awake, and always preserve the organ empty by wearing a very short catheter, which must not enter the bladder more than half an inch, so that the urine will escape immediately on its dropping from the ureters.

Retention of Urine.

The bladder often refuses to perform its office correctly after protracted labour, and although it occasionally manifests considerable irritability, it more commonly exhibits a loss of contractile power, in consequence of which the urine escapes *by drops*, or is altogether retained. As a consequence of the long continued pressure between the head of the child and the pubes, the urinary canal (urethra,) or the neck of the bladder, loses its tone, and sustains a temporary paralysis. Usually, this state of parts disappears spontaneously in a few days, during which time it is necessary to introduce the catheter night and morning. Should there be no *sensation of scalding in making urine*, (*ardor urinæ*,) or any other evidence of inflammation, *nitrous spirit of ether* in the dose of one drachm, three or four times daily, will aid the restoration of the bladder to the healthy discharge of its function. When the case continues for any length of time, *tincture of the sesquichloride of iron*, or *tincture of spanish flies*, may be administered with advantage.

اور اس علاج کو پورا کر دینے واسطے ایک انڈین ربر* کا ٹیوکل گٹا لیکر رحم کے نالے کے اندر رکھنا اور جب تک وہ گٹا سوراخ کو لگتا ہی وہاں اسپنج کا ٹکڑا رکھنا جس کا پھولنا گتے کو تنہا کر چھید کو موحیگا اور مقعد کی انٹری میں خلل ہوا ہو تو اسکو روز میں دو بار پچکاری مار کر خالی کرتے جانا مگر پھکنے میں خلل ہوا ہو تو بیمار عورت کو حدی المقدور ہٹھلانا خواہ سوے یا بیدار رہے اور پھکنے کے اندر آدھے انگل ٹکٹ جھوٹی سی پرنی رکھ کر باقدهنا تا گردوں کے نالوں سے استنجا ٹپکنا ہوا پرنی کی راہ سے نکلے

استنجا کے انکنے کے بیان میں

بارہا طول جھکے کے بعد پھکنا اپنا عمل برابر نہیں کرتا اور کبھی کبھی اسمین سوزش سے اضطرابی رہتی ہی مگر اکثر خلل جو ہوتا ہی سو یہ ہی کہ پھکنے کے سکڑنے کا زور کم ہو جانا جس کے لئے استنجا قطرہ بقطرہ کرتا یا بالکل بند ہو جانا ہی کیونکہ طول جھکیوں میں پھکنے کی گردن اور استنجا کے بالا بچے کے سر اور بشم ہڈی کے بیچ میں سپڑا رہتا ہی جس سے اس عضو کا قوت کم ہو جانا بلکہ فصلی لقوا مارتا ہی - اکثر ایسا ہوتا ہی کہ یہ بیماری دو تین روز میں از خود دفع ہو جاتی اور دفع ہوے تک دذکو دو وقت فائزیر یعنی پرنی لگانا اور استنجا کو نکالتے جانا اگر استنجا کا جلنا یا لہو کے جوش کے دوسرے علامتیں نہ ہوں تو دذکو تین چار بار † سپریشس ایترس نیٹریسی کا خوراک ایک ڈرام مائپ دیوین تو پھکنا ایسا اشکالا جائگا کہ اس کا ذاتی قوت درست ہوگا - مگر بیماری عرصے تک رہی تو ‡ ٹنکتور افری مسسکلورڈی یا || ٹنکتور اکٹردس دیوین تو فائدہ ہوگا

* انڈین ربر انگریزی میں ایک قسم کے پپیل کے جھاڑ کے منجمد ہوا سورس کو بولتے ہیں

† اسکو لائن بولی جانو انگریزی میں سپریشس آف نیٹرس ایتر
‡ ٹنکتور آف میوریٹ آف ایرین
|| ٹنکتور آف سپانش ٹلیس

considerable swelling and inflammatory action, which, if not subdued, terminates in suppuration. Should the accident be detected early, a small puncture would permit the effused fluid to escape; but, if this has been omitted, the labia (lips) should be poulticed, and, if necessary, when the suppurative process is completed, the abscess must be opened at the most depending point.

Sloughing of the Vagina and contiguous parts.

From long continued pressure of the head of the child in the vagina, and as a consequence of mischief done by the *abuse* of instruments, inflammation, and subsequent sloughing of parts, may either lay the vagina and rectum into one passage, or form a communication between the vagina and bladder. This is a very deplorable sequel of the pangs of child-bearing, and if not well managed, renders the unhappy patient an offensive burden to herself, and to every one with whom she may associate. Whenever this destruction of parts is suspected, from the escape of feces or urine by the vagina, or from an incessant dropping away of the urine, the bladder and rectum should be examined by a catheter. It is of primary importance that this condition of things be discovered early, because, if suitable measures be adopted soon after the accident, and assiduously persevered in, a cure may sometimes be effected; but, at all events, much may be done by mechanical contrivance, towards the comfort of the unfortunate woman.

The same means are to be employed, whether we have reason to hope for a cure, or whether we limit our expectations to mere alleviation. They consist in the application of some mechanical contrivance, which, being fixed in the vagina, closes the unnatural opening into the bladder or rectum; and in strict attention to preserve these organs, (especially the bladder,) always empty.

کراوین تو پیپ پھر جاتا ہی یہہ حادثہ جلد معلوم ہو جاوے تو چاہئے کہ سوئی یا نشتر سے کھونچا مار کر لہو نکالنا وگرنہ اسمیں خوبہ پیپ پھرے تکہ پولیس ہانڈھنا بعداز آبلے میں نشتر مار کے سب پیپ نکال دینا

رحم کے فالے اور اسکے متصل ہیں سو جگہوں کے سڑ جانیکے بیان میں

قولہ کے وقت بچسے کا سر دیر تک رحم کے نالے میں پھنسا ہوا رہنے سے یا تولدی ہتھیاروں کی بد استعمالی سے اس کے اطراف کی جاییں میں لہو کا جوش ہوتا ہی اور وہ ایسا سڑ جاتے ہیں کہ رحم کا نالا اور مقعد کی انٹری یا رحم کا فالہ اور پھکنا باہم ایک ہو جاتے ہیں ۔ عورت کو درد زہ سہنا تو مشکل ہی پر یہہ حادثہ اس وقت نمود ہووے تو بہت افسوس گئی بات ہی اگر اسکو معقول معالجہ نہ دیں گے تو عورت اس حادثے کے سبب سے نالہ زیست جانکی لذت نپاویگی اور آپ اپنے کو نفرت کریگی اور دوسرے لوگ بھی اسکو حقیر و جہیل سمجھیں گے اور رحم کے نالے سے استنجا اور پایخانہ گرنے یا استنجا قطرہ قطرہ ٹپکنے سے اگر طبیب کے دلمین آوے کہ یہی بیماری آئی ہی تب اسکو پرنے سے پھکنے اور رونہ شدم کید حالت کو دریافت کرنا اور نہایت ضرور ہی کہ اس بیماری کو جلدی سے معلوم کرنا کیونکہ معاً معالجہ کرنے میں کبھی کبھی جنگا ہوگا اگر درست نہ ہو جاوے تو پھر حال مناجندیق کی حکمت سے عورت کو راحت تو پہنچے گی

اس بیماری کے علاج میں خواہ جنگا کرنے یا تھوڑا فائدہ بخشندیکی امید رکھتے ہوں تو چاہئے کہ ایک وجہ سے معالجہ کرنا یعنی رحم کے نالے کے اندر کچھہ چھین ایسی لگانا کہ پھکنے یا مقعد کی انٹری کا حق مچھا جاوے بعد اسکے پھکنے اور مقعد کی انٹری کو خالی کرتے جانا

Laceration of the Perineum.

This accident is met with in every degree, from the mere rupture of the bridle of the lips (*frænum labiorum*,) to a destruction of continuity, not only throughout the whole length of the perineum, but of the walls (*parietes*) of the lower part of the rectum and vagina, so as to lay the two passages into one. The slightest degree of the accident is very common in first labours, and it is a circumstance of no importance; but when the contracting muscle of the anus (*sphincter ani*) is completely divided, the woman is ever afterwards incapable of retaining her *fæces*.

Sometimes this melancholy occurrence is unavoidable, but most commonly it is referrible to negligence. It may occur occasionally notwithstanding the best management and that even in *natural labour*, if the (*os externum*) outer opening of the vagina be small and rigid, the head of the child large, and the pains very powerful; but sometimes it may be traced to mismanagement of the forceps, particularly if the instrument be constructed without the curve of the shank;* or to the omission of necessary support of the perineum, as the head is excluded from the vagina.

If the laceration be trifling in its extent, approximation of the parts, by binding the knees together, with poultices and cleanliness, will generally effect a cure; and if the mischief be more extensive, these are the only means that are admissible at the time of the accident. At some remote period the callous surfaces may be removed by a scalpel, and the cure effected by an operation similar to that performed for the cure of hare-lip.

Effusion of Blood within the Labia.

Now and then blood is effused within the cellular tissue of the labia during labour, and as a consequence of this, there will be a

* Vide Plate 12.

سیون کے پھٹنے کے بیان میں

یہ حادثہ واقع ہوئے تو کبھی کبھی فقط ستر کے لبوں کی لگام تڑکائی ہی اور کبھی کبھی سیون میں ایسا شق ہوتا ہے کہ رحم کے نالے اور پیدخانے کی انٹری کے بیچ میں تمام بدن بہت جانا یعنی رحم کا نالا اور مقعد کی انٹری ایک ہو جاتی ہے پہلی جھکیوں میں یہ لبوں کی لگام تڑکنے کا حادثہ اکثر واقع ہوتا اور اس سے کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر ستر ایسا تڑکجاوے کہ مقعد کی سمٹاؤ مچھلی بہت کرے زور ہو جاوے تو یقین ہے کہ عورت جسے لگ اسکے پیدخانے کو اٹکاؤ نہیں ہوگا اور بے اختیاری سے نکلیگا

کیسی بھی خبرداری کئے تو یہہ ملال انگیز آفت لاحق ہوتی ہے مگر اندر غفلت کا سبب ہے اور باوجود بہت خبرداری کر دیکے ستر کے لب جھوٹے اور ساخت اور بچے کا سر بڑا اور تولد کا درد زور آور ہو تو طبعی جھکی میں بھی یہہ تڑکنا نمود ہوگا مگر تولدی چمکنے کے لگنے سے خصوص جس حال میں کہ اسکا دستہ خمیدہ نہ ہو* یا بچے کا سر ستر کی راہ سے نکلنے کے وقت سیون کو پشتی نہیں دینے سے ایسا ہوتا ہے

سیون ذرہ تڑکا ہوا ہو تو اس شکاف کو باہم جمانے اور دونوں گڑگوں کو ملا کر باندھنے اور پولٹس یعنی آٹا پکا کر لگانے اور زخم کو صاف رکھنے سے اکثر شفا ہوگی اور شکاف بڑا ہو تو بھی اس وقت فقط مذکور علاج کرنا جائز ہے مگر بعد چند مہینوں یا برسوں کے چنگا ہوئے سو لبوں کو چاکو سے تراشکر اور دونوں کو خوب جوڑ کر سینا جیسا کہ پیدایش کے وقت سے کئے ہوئے لبوں کا علاج کرتے ہیں

ستر کے لبوں کے نفس کے اندر لہو جمع ہونے کے بیان میں

بعضی جھکیوں میں شراب کے پھٹنے سے لبوں کے خانہ دار مادے میں لہو جمع ہوتا جس سے سوچ اور لہو کا جوش ہوتا ہے اگر جلد درست نہیں

Insanity having once attacked a puerperal woman, does not leave her greatly disposed to its recurrence in subsequent confinements, and much may be done to prevent it, by avoiding all circumstances calculated to produce mental emotion, or cerebral excitement, especially such as may have induced the former attack, and by strict attention to the state of the digestive apparatus.

The paroxysm is not always sudden in its approach, and is manifested by monosyllabic answers to questions, and by mental delusions, which are particularly exhibited after disturbed sleep. There is usually extreme irritability and restlessness, the pulse is somewhat accelerated, the tongue furred, the skin hot, the bowels costive, and the urine and milk in diminished quantities.

Treatment.

The *management* of puerperal insanity resolves itself into what may be designated the *moral* and the *physical* treatment. The patient should always be under the control of a nurse accustomed to the insane, and her moral treatment should combine the greatest mildness with inflexible firmness. When the mind begins to return to its former state, change of scene and society, with cautious renewed intercourse with valued friends, may be permitted.

The physical treatment should have reference principally to *three* objects: to diminish vascular excitement; to remove irritation from the stomach and intestines; and to subdue nervous irritability. The *first* object may be obtained by leeches to the temples; by cold applications to the head; and by a blister between the shoulders. The *second*, by emetics and aperients, and these should be of an active character. The *third*, by large doses of camphor combined with henbane, or some other narcotic.

ایک ججکی مین اس بیماری سے عورت درست ہوی پر دوسری ججکیوں مین وہ بیماری پھر لاحق ہو ویگی کر کے کچھ مقرر نہیں ہی تسپر بھی چاہے کہ دل اور دماغ کو ولولہ (خصوص اسطور کا جو آئے کی ججکی مین بیماری کو پیدا کیا تھا) نہو وے اور معدے اور انٹریوں کی قوای طبعی مین حرکت نہو وے سریکا استعمال کرنا نا وہ بیماری نہ اٹھے

تولدی جنون یکایک نہیں اٹھتا ہی مگر اسکے نمود ہونیکے علامتین سے ہین کہ عورت سوالوں کو مختصر جواب دیتی اور بہت سے خیالات (خصوصاً نیند اوجاٹ ہو وے پر) اسکے دلمین گذرتے ہین ججکا نہایت مضطرب اور بیقرار رھتی اور نازی ذرہ جلد چلتی اور جیبھہ میلی بدن گرم اور انٹری مین قبضیت رھتی اور استنجا اور دودھہ کی تفریق کم دوتی ہی

تولدی جنون کے علاج کے بیان مین

اس بیماری کا علاج دو طور پر ہی ایک دماغی اور دوسرا بدنی دماغ کے علاج کے واسطے ججکا کو ایسی دائی کے تھویل کرنا کہ جسکو سدائی عورتوں کی خبرداری کرنیکی کثرت ہی اور چاہے کہ دائی استقلال کے ساتھ نہایت ملایمت سے سلوک کرے اور صحت کی آثار نمود ہونے پر اسکو دوسرے ملکوں کی ہوا کھلانا اور نئے محلسوں مین بٹھلانا اور وہ عورت حالت اصلی پر آئے تگت بتدریج اسکے قدیم دوستوں سے ملاقات کراتے جانا

بدن کا علاج تین طور سے کرنا پہلا طور لہو کی سوران کو آہستہ کرانا - دوسرا طور معدے یا انٹریوں مین کچھ خلل ہو تو درست کرانا - اور تیسرا طور دماغ اور نسون کی اضطرابی کو دنع کرانا - غرض اول طور کے مقصد کو پورا کرنیکے واسطے کنڈیوں کو جونک اگانا اور سر کو تھنڈا پانی لگاتے جانا اور کاندھونکی مہب مین پھپو لے اٹھانا - دوسرا مقصد پورا کرنے کے واسطے چاہے کہ جلاب اور قی کے ادویہ دینا - تیسرے مقصد کو کافور اور ہندین* یا دوسری مسگر ادویہ کو ملا کر برے خوراک دینا

* اجوان خراسانی جسکو انگریزی مین ہندین کہتے ہین

When the extremity has lost its morbid heat and sensibility, and remains cold and œdematous, its restoration to a healthy condition may be accelerated by the regular employment of a stimulating embrocation, or even by simple friction, together with the habitual use of a thin flannel roller, well applied from the toes to the groin.

During the progress of the cure, even in the most advanced or inactive stage of the disease, much benefit will be derived from the occasional administration of purgatives, and such medicines and regimen as will invigorate the enfeebled and constitutional powers.

Puerperal Insanity.

That disturbance of the functions of the brain, which constitutes either mania or melancholia, is one of the most interesting of the diseases which attack puerperal women. It usually occurs in females of extreme sensibility, whose mental or physical powers dispose them to be inordinately influenced by causes which would scarcely affect other women, or even themselves, but for the susceptibility to disease, and the peculiarity of condition consequent to delivery.

When mental alienation follows parturition within a few days, it is in the form of mania; but when it occurs some months afterwards, during lactation, it usually appears as melancholia.

Its duration is uncertain, for, although it generally disappears very soon, sometimes several months will elapse without any mitigation of the symptoms; nevertheless, in most instances, women eventually recover, although occasionally the disease has deprived the patient of life, or the aberration of intellect has been permanent.

بیماری انٹری سو وقت پر پازوں سے گرمی اور درد دنع ہو جا کر فقط سوچ اور تھنڈ رہی تو گرم خاصیت کا ذیل ہاتھ سے عضو پر بار بار ملتے جانا اور اسکے ساتھ تمام عضو کو فلانل کی پٹی سے باندھنے تو جلدی سے صحت دوگی

اس معالجات سے بیماری قریب دنع ہونیکے ہو تو علاج کرنے سے باز نہیں آنا بلکہ وہ سب پورے دنع ہوئی تگت جلابان اور قوت بخش غذا اور توانائی دیتے سو ادویہ کھلاتے جانا

تولدی دیوانگی کے بیان میں

جچایوں پر لاحق ہوتی سو بیماریوں میں یہہ بیماری (خواہ دیوانگی یا سودائی کی صورت سے نمود ہو) بہت بھاری ہی - یہہ بیماری اکثر ان عورتوں میں نمود ہوتی ہی کہ جنکی طبیعت نازک ہی اور جنکے دل اور بدن کا قوت اسطور پر ہی کہ دوسری عورتوں پر اثر نہیں کرتیں سو علتیں انپر جلد مسلط ہوتی ہیں بلکہ نوالہ کے بعد انکا مزاج متبدل نہیں ہوا ہو تو یسے علتیں انپر بھی اثر نہیں کرینگی

جبکہ تولد ہووے تب تھوڑے دن کے بعد عورت دیوانی ہو جاوے تو جانو کہ اسکی بیماری اکثر جنونی کی طور پر ہی اگر تھوڑے مہینوں کے بعد درودھ پلانے کے ایام میں یہہ بیماری ہو تو اکثر مالیخولیا کے طور پر ہوگی

اس بیماری کی درازی کا عرصہ مقرر نہیں ہی پن اکثر تھوڑے روز میں دنع ہو جاتی ہی اور کبھی کبھی مہینوں تک قائم رہتی ہی بعضی عورت اس بیماری سے موئے ہیں اور بعضی موئے تگت سودائی سی کھلی رہی ہیں غرض یہہ تو نادر ہی مگر اکثر عورت آخر کو درست ہو جاتیں

Phlegmasia Dolens, and Uterine Phlebitis.

In some women, within a few days after delivery, one of the lower extremities takes on a peculiarly glabrous, hot, white, unyielding enlargement. It is termed *œdema puerperarum*, or *phlegmasia dolens*, or the *white swelling of lying-in women*, and *uterine phlebitis*, or *inflammation of the veins of the womb*. The pain and swelling of the extremity is usually preceded by a heavy and distressing sensation in the loins and upper part of the thigh or calf of the leg, and in the labium, (lip of the vagina) of the affected side.

The constitution soon becomes disturbed by all those symptoms which attend or follow febrile excitement.

After a few days, the morbid heat, hardness, and sensibility, of the limb diminish, leaving it in a state of *œdema*, which, by degrees, subsides, though in some instances very slowly, and in rare cases terminates in suppuration.

This disease consists in inflammation and obstruction of the iliac vessels, lymphatic glands, and vessels of the pelvis, groin, ham, and every other part of the enlarged extremity.

Treatment.

Leeches should be applied as speedily as possible to the groins, and the abstraction of blood by their repeated application must be regulated by the urgency of the symptoms. The inner part of the thigh, and of the calf of the leg, should have small blisters applied as soon as active disease begins to subside. The bowels must be kept steadily acted upon by saline purgatives, and some determination may be given to the skin by diaphoretics. A combination of opium, ipecacuanha, or antimony, and the sub-muriate of mercury, may be advantageously exhibited at bed-time, and the limb is to be fomented with *tepid* water several times daily.

تولد ہوئے پر تھوڑے گھنٹے گذرے بعد بعضی ججچایوں کو انکی ایک ران اور پانوں پر بہت ورم دکھلائی دیتا اور مہرہ دار اور گرم اور سفید تھے ہوئے رہتے ہیں اس بیماری کی سوچ اور درد ہو نیکے آگے عورت کی کمر اور ایک طرف کا چڈا اور پنڈلی اور ستر کے اب بہت درد کرتے ہیں

مریض کے مزاج میں حرارت اور تب کی تمام علامتیں لاحق ہوتی ہیں

تھوڑے روز کے عرصے میں وہ گرمی اور سختی اور درد عضو میں کم ہو جاتا اور رفتہ رفتہ وہ سوچ بھی اتر جاتی ہے مگر عضو میں پیپ بھرنا نادر ہے

اس بیماری کی خاصیت یہ ہے کہ الیک نامی رگوں اور شران اور جاذب نالوں کے گلتیوں اور چڈوں اور پیٹرو اور تمام عضو کی رگوں وغیرہ میں لہو کا جرش اور سوران کا انکا ہوتا ہے

تولدی سوچ کے علاج کے بیان میں

چڈوں کو جلد جونک لگانا مگر بیماری کی سختی پر نظر کرتے ہوئے جونک لگا کر لہو نکالنا بہم بیماری ذرہ دبی پر ران کے اندر وار اور پنڈلی پر پہنچانے اٹھنا اور نمکین جلاب آٹھ دس دست ہوئے سڑکا دینا اور بھی پسینہ نکلے اور بدن تھنڈھا پڑے سڑکی دوا کھلانا اور روز کو چھ سات بار کم کم پانی سے سینکا دینا اور شام کو افیوں اور اپیکا گوان یا انٹیمونی کالمل کے ساتھ ملا کر کھلانا تب فائدہ بخشیدگا

Ephmera, or Sympathetic Fever.

In consequence of the debility and irritability of the constitution which often exist for some time after labour, the nervous and vascular systems are excited by causes, which, under ordinary circumstances, would produce no disturbance. This febrile excitement is usually of such short duration, as to have obtained the term *Ephmera*, or *Weed*. A little careful investigation will generally detect some source of irritation in the alimentary canal, or in the breasts; and on the removal of the cause the effect speedily ceases.

It is of considerable importance not to confound these transitory attacks of fever with those more severe febrile paroxysms which indicate the existence of local inflammation

Miliary Fever.

Since the "heating and sweating system" of managing puerperal women has given way to a cool and less stimulating regimen, what is termed "Miliary Fever" is but seldom met with. Whenever it does occur in practice, it will be found associated with excessive perspiration, produced by an accumulation of heat, and by liberal indulgence in hot drinks and stimulating diet. That this opinion is correct, may be inferred from the success which follows the exhibition of a few doses of some saline purgative, with cooling diet, and the free admission of pure cold air.

The eruption which constitutes the disease, (is the consequence of the excessive action of the cuticular vessels,) consists of innumerable minute vesicles, about the size of millet seeds, surrounded by rose-coloured bases, generally confined to the face, neck, and back, but occasionally diffused over the trunk and extremities.

Sometimes the cuticular vessels are left in so unhealthy a condition, as to require the exhibition of the mineral acids for some time.

دیہی حرارت یعنی ایک روز کی تب کے بیان میں

قرارد ہوئے بعد بعضی جیجائیوں کا مزاج بہت ناتوان رہتا اور جلد اشکالے جاتا ہے اور صحت کے وقت جو جو علتیں کہ اثر نہیں کرتے ہیں سو اس حالت پر جلد اشکالے ہیں اور نسان یعنی احتساب اور شراین اور عروق کی ہیئت متحجمہ یعنی مضطرب ہو کر تب چڑھتی ہے اس طور کی حرارت اکثر ایک روز تک رہتی اسوائے اسکو ایک روز کی تب کر کے نام رکھے ہیں۔ غور سے دریافت کریں تو انڈریوں یا جوجیوں میں مضطرب علت نظر آویگی جسکو دفع کرتے ہی وہ حرارت دبجائیگی

مگر چاہئے کہ اس نصلی تب اور دیہی حرارتوں کے بیچ میں جو لہو کے جوش کی علامتوں کے ساتھ ہوتے ہیں سو انکو خوب تشخیص کر کر دیکھنا

تولدی پھنسی دار تب کے بیان میں

جب سے انگلستان میں جیجائوں کی غذا تھنڈھی خاصیت کی دینا شروع کئے تب سے اس بیماری کا نمود ہونا نادر ہوا اگر اندنوں میں نمود ہوئے تو اسکی علت یہہ سمجھئے کہ جیجکا کا کھانا پینا گرم خاصیت کا دیا گیا ہے اور میں اس خیال پر اسلئے قابل ہوں کہ ایسی بیماریہ کو نمکین جلاب اور تھنڈھی خاصیت کا کھانا دینے اور اسکی کوٹھری ہوا دار رہنے سے وہ بیماری جلد دفع ہو جاتی ہے

اس بیماری میں پھنسیاں بدشمار اور باریک تخم رائی کے سیرکے ہیں اور ہر ایک پھنسی کے اطراف گلابی رنگت سا ایک گھیرا ہے اور وہ انثر جھڑے اور گردن اور پیٹھ پر ہوتی ہیں مگر کبھی کبھی دھڑکے اعضا اور بدن پر بھی ہوتی ہیں

یہ پھنسیاں دفع ہوئے بعد کبھی کبھی بدن کے پوست کے رنگن اور شراین ایسی نا درست حالت میں رہتی ہیں کہ جیجکا کو معدنی تیزاب کھانا ضرور پڑتا ہے

tion we shall freely unload the intestines, and produce gentle excitement and a healthy action of their mucous coat. In those alarming cases of *spasm* of the womb and large intestines, which are constantly being mistaken for puerperal inflammation, this combination will act as a charm. It is principally, if not exclusively useful, in those cases in which great tympanitic distention exists.

Purgative and emollient clysters are decidedly beneficial, and fomentations of the abdomen are always found to be soothing and useful.

Opiates combined with mercurials are invaluable. Opium used to be thought to afford only an insidious truce, and rather tend to obscure and prolong the disease than to contribute to its subjugation. Great dependence may be placed on large doses of opium and calomel, in all cases, after bleeding and purging. They must be exhibited in such doses as will make a decided impression on the sensorial functions, and speedily bring the constitution under the specific influence of mercury; and when we succeed in doing this, the case will generally assume a favourable character.

Cumpher in scruple doses, combined with opium, will be found a very efficient anodyne in cases of great restlessness, with comparatively little acute suffering; particularly if hysteralgia exists.

Digitalis, nitrate of potass, ipecacuanha, and antimony, are of great value as adjuvants, but cannot be exclusively relied upon, because irreparable mischief may take place while waiting for their operation. The *infusion* of digitalis is most speedy in its influence, most decided in its effects, and most capable of being controlled in its operation.

اس نسخے میں انٹریوں کو خالی کر سکتے ہیں اور یہ نسخہ بھی انٹریوں کے اندر رائج اسٹریکچر کو برابر عمل میں لانے کے واسطے اشدکالنا ہی رحم اور بڑی انٹریوں کی دھشتناک اثرات کی بیماریاں جن سے اطباء روز بروز لہو کے نبض کی بیماری کر کے سمجھ کر فریب کھاتے ہیں سو انکے واسطے اس نسخے کو انسیر اعظم جانو اور یہ نسخہ اکثر ان صورتوں کو بہت فائدہ کرتا ہے کہ جنکا پیٹ اس اثرات کے ساتھ طبی حالت پر رہتا ہے

جلابان اور صلیب دواؤں سے بچکاری مارنا بہت فائدہ بخشنا ہے اور پیٹ کو سینکڑے سے ہمیشہ راحت اور فائدہ حاصل ہوتا ہے

افیدی اور پارے کے ادویہ ملا کر دینے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے اور اگلے دنوں میں طلبیوں کا خیال ایسا تھا کہ افیدیوں کھلانے سے فقط ایک جیوتی مہلت ہوتی ہے اور انہیں بیماری کو دفع کرنے کے عوض میں اسکو چھپائی اور دراز کرتی ہے اور تم تمام طلبیان اس بات پر خوب معتقد رہو کہ نصد کھولے اور جلاب کرائے بعد کالیمل کے بڑے خوراک کھلانے تو ہر ایک بیمار کو بہت مفید ہوگا مگر وہ قوا انہی دینا کہ دماغ کی قدرت پر اثر کرے اور منہ کو جلد بگاڑے اگر طبیب کے عمل سے اتنا ہو وے تو بیمار کی حالت میں درستگی کی صورت جلد نمود ہوگی

اگر اس بیماری میں بہت بےقراری اور درد سختی سے ہو اور خصوص رحم میں درد ہو تو بیس دافع بھر گافور انہیں کے ساتھ ملا کر دے تو بہت بہتر مسکن دوا بنتی ہے دجٹلس اور شمر اور ایک کوانا اور انقیمونی بہت مددگار ادویہ ہیں لیکن انہیں درستگی کی امید رکھنا جائز نہیں کیونکہ انکی تاثیر ہونیکے آگے کچھہ خلل عظیم واقع ہوگا مگر دجٹلس کا خساندہ سب سے جلد اور قوی العمل ہے اور اسکا استعمال بہت سے مفید ہے

Considerable benefit will result from the application of a *blister* over the entire abdomen, when topical bleeding is no longer advisable; and sometimes very marked relief will be afforded, on the principle of revulsion or counter-irritation, by repeatedly covering the bowels with flannel, dipped in hot oil of turpentine. This may be used every six hours, for ten minutes each time, until high erythematous efflorescence takes place.

Immediately after bleeding, the most effectual means of emptying the bowels must be had recourse to, so that an evacuation once in three or four hours may be obtained for two or three days, or longer if necessary. The existence of diarrhœa, which is sometimes attendant on this disease, must not prevent the exhibition of purgatives, because the fæces are scybalous, slimy, and fœtid; such, only keep up an incessant irritation in the abdomen, which will be best remedied by cathartics. *Saline purgatives* do not appear to be well adapted to this disease. They produce irritation and distention, and lead the unwary to suspect inflammation. They seem to accelerate the peristaltic action of the bowels, discharging frequent and watery stools, while the hardened scybala, in the arch and head of the colon, remain unmoved by their operation.

A full dose of *calomel*, say a scruple, or half a drachm, with or without jalap, or jalap in cinnamon water, with a little citric acid, may be exhibited. If jalap be not combined with the calomel, castor oil should be given an hour or two after it. By these means we shall completely unload the intestinal canal of its contents, allaying irritation in its course.

Perhaps *oil of turpentine*, in all cases not admitting of much reduction of power, is the best purgative that can be given. It can be combined with castor oil and laudanum; and by this combina-

جبکہ جونک یا سفک یا کتورا یا دوسری کسو وجہ سے در دکی جائے سے لہو نکالنا منظور نہ ہو تو تمام بیت پر پھپھو لے اٹھانا - جس سے بارہا فائدہ ہوگا اور کبھی کبھی فلافل کو گرم ٹر پخت میں بھگوا کر بیت پر بار بار سینکین تو بہت سا فائدہ بخششہگا اور اس طور کا معالجتہ جہے جہے گھنٹوں کو دس دس لفظے تک کرتے جانا جب تک کہ تمام جلد پر لال پھنسیاں بھر جاویں

لہو نکالے بعد بہترین معالجتہ کریں تا انتڑیاں خالی ہو جاویں یعنی دو تین یا زیادہ دنوں تک تین تین گھنٹوں کو ایک ایک جلاب ہوئے سریکا علاج کرنا اور کبھی کبھی اس بیماری میں پیخانہ از خود بھی ہوتا ہی لیکن اس کے سبب سے جلاب کی دوا دینا منع ہی کر کے مت سمجھو کیونکہ از خود جلاب ہو تو سدہ اور آنو اور تعفن دار رہتا جو انتڑیوں کو بہت مضطرب کرتا ہی اسلئے اسکا بہترین علاج جلاب کی دوا ہی - اس بیماری میں نمکی جلاب دینے سے کچھ فائدہ صورت پذیر نہیں ہی کیونکہ ایسی دوا یاں انتڑیوں کو اشکالتے اور پھوگاتے ہیں جس سے طبیبان نا تجربہ کار انتڑیوں میں لہو کا جوش ہی کر کے خیال کرتے ہیں اور بھی انتڑیوں کے رینگنے کی حرکت جلد تر ہوتی جس سے پتلے جلابان بار بار ہوتے ہیں مگر وہ سخت سدہ (جو کولن نامی انتڑی کے سر اور کمان کے اندر ہی سو) جلابوں کے عمل سے نکالا نہیں جانا ہی

کالیمل کا پورا خوراک یعنی بیس تیس دانے ساتھ جالب کے ہو یا خالی ہو کھلانا یا جالب کو ہارجینی کے پانی میں لیمو کے نمک کے ساتھ ملا کر دینا اور اگر خالی کالیمل دیویں تو بعد ایک دو گھنٹوں کے ایرنڈی کا تیل بلانا اس معالجتہ سے تمام انتڑیوں کا نالا خالی ہو ویگا اور اسکی اشکالی ہوئی حالت بھی دفع ہوگی

شاید ان بیماروں میں کہ جنگی حالت ایسی ہی کہ مزاج کو اور ناقوان کرانا منظور نہیں ہی تب انکو جلاب کے واسطے ٹر پخت بلانا سب سے بہتر دوا ہی اور چائے تو ایرنڈی کا تیل اور انہوں کا عرق اسکے ساتھ ملا کر دئے جائے اور

letting is not allowable beyond a certain extent, and must not be repeated when the danger of organic mischief has disappeared, or general exhaustion rapidly ensues. Immediate depletion may produce a universal and irrecoverable suspension of the vital principle, or at least leave a vacillating state of the circulation, or a hurried re-action of the heart and arteries, or congestion of the venous system, or effusion of serum ; thus instituting a disease almost as dangerous as the one removed. The application of leeches to the abdomen, and cupping from the loins, are adjuvants of considerable value ; and especially when some dregs of inflammatory disease may remain after copious general bleeding.

Yet there are unquestionably very many cases so modified by constitution, by season, and by other circumstances above noticed, and which run so rapidly towards a state of collapse, that the abstraction of blood from the arm is tantamount to signing the death-warrant of the patient, especially in inflammation of the subperitoneal tissues. It is in these cases, and they are by far the most numerous in and about the metropolis, that *local bleeding* by leeches is an invaluable remedial measure. While *general* bleeding diminishes the force of arterial action, *topical* bleeding unloads and relieves the capillary vessels. When copious and general bleeding is inadmissible and injurious, fifty or a hundred leeches should be applied to the abdomen ; and this will scarcely ever be done without sensible relief,—often to such an extent that the poor woman will again and again solicit their re-application. In the epidemic and typhoid form, this is often the only allowable method of abstracting blood ; and in every stage of this unmanageable disease, even when effusion is manifest and death is inevitable, leeches will smooth the ruggedness of the path. The bleeding may be encouraged by a large, soft, warm poultice.

میں لہو کا جوش بند ہوئے پر پھر لہو نہیں نکالنا وگرنہ مریض کے مزاج کا زور بالکل توت جاییا شاید کہ بیماری نمود ہونیکے معاً لہو نکالنے سے جاہ کی تولائی ایسی تخفیف ہوگی کہ پھر بحال ہونا صحال ہو ویکہ یا ایسا نہ تو سوران میں مختلف لہر پیدا ہوگی یا دل اور شرین کی بازگشت حرکت بڑی شتابی سے ہوگی یا رگوں میں بہت لہو جمع ہوگا یا لہو پھٹکر اس کا باقی کسی جائے میں جمع ہو ویکہ اور ایسا کچھ حادثہ واقع ہو تو دفع ہو ی سو بیماری کے عوض ایک قازہ خطر ناک خال پیدا ہوگا جاذبو کہ پیٹ کو چونک اور کمر اور جڈوں کو سنگت یا کتور لگانا فائدہ کرتا ہی اور مخصوص فصد کھولے بعد لہو کے جوش سے کچھ باقی ہو تو مذکور علاج فائدہ کرتا ہی

تسپر بھی بعضی بیمار عروقوں کا حال انکے مزاج یا موسم یا مذکور کیفیبتوں سے ایسا تبدیل ہو جاتا ہی کہ اسکو فصد کھولنا موت کو پیغام بھیجنا ہی اور یہ نقصان خصوصاً اس وقت پر ہوتا ہی جبکہ لہو کا جوش پیٹ کے پردیکے نفس میں غلبہ کیا ہی مگر اس قسم کی بیماریاں لغدن کے شہر میں بہت نمود ہوتی ہیں اور اسمیں کسو جائے پر چونک لگا کر لہو نکالنا نہایت فائدہ مند معالجہ ہی کہونکہ فصد کھولنے سے شرین کی طیش سی حرکت کا زور تخفیف ہوتا ہی اور کسو جائے سے لہو نکالے تو شرین کے باریک بال سی شاخیں خالی ہو جاتیں ہیں اور جبکہ فصد کھولکر افراط سے لہو نکالنا غیر جائز اور پر نقصان ہووے تب پچاس یا سو چونک پیٹ پر لگانا جس سے اکثر انڈی راحت ہوگی کہ بیمار عورت خود چونک لگانے کی خواہش کرےگی اور یہ بیماری ہم زور صفت سے خاص و عام پر لاحق ہوتی ہی سو وقت فقط اس طور پر لہو نکالنا جائز ہی اور اس سے اختیار بیماری کے ہر دورے یعنی منزل میں بلکہ لہو پھوٹکر اسکا رس دمغ میں تفریق ہوتا اور اجل کی صورت نمود ہوتی ہی سو وقت پر بھی چونک لگانے سے رحلت کی راہ کی نا ہوا رہی درست ہو جایگی اور چونک کو چھوڑنے بعد زیادہ لہو نکالنے کا ارادہ ہو تو گرم پولیس پانڈینا

Our treatment must be at once simple and decided : promptitude is as necessary as activity, because the curable stage rapidly passes away,—often in a few hours. Should the case be decidedly inflammatory, with a hard, unyielding, vibrating pulse, and acute constant pain, the abstraction of blood locally and generally, early and copiously, with the steady exhibition of purgatives, mercury, and opiates, constitute the remedial means on which our hopes must be suspended ; all other measures being merely auxiliary and subordinate. Much depends on the early and liberal detraction of blood. One bleeding of twenty or thirty ounces within the first six hours of the attack, will accomplish more than the loss of twice the quantity in several small bleedings after twelve hours have elapsed. *Neque temere, neque timide, neither rashly, nor timidly*, should be engraven on every lancet. Blood-letting will always be in discredit in the management of inflammation of vital parts, if used with timidity, or resorted to too late.

One early and plentiful bleeding, inducing a temporary collapse of the system, will generally suffice for an acute attack of the most active kind : the *temporary debility* resulting from such a bleeding may be greater, but the *permanent weakness* is certainly less. Fainting is very desirable in the abstraction of blood in this, and, indeed, in all inflammatory diseases, because it implies an almost entire cessation of circulation. This is most readily accomplished by having our patient's head raised, preserving the body in a recumbent posture, and by suddenly drawing away blood from a large orifice, or permitting it to flow from two veins at the same time. It will thus be found that the abstraction of a less quantity of blood will be required for every stage of this disease, superseding the practice of small and repeated bleedings, which exhaust the strength as much as the original excitement, and inevitably accelerate the fatal termination of our patient's sufferings. Still, blood-

یاد رکھیں کہ اس بیماری کو اسهل و مٹاثر معالجبہ کہا چاہئے اور استعمال میں سبک دستی و چستی چاہئے کیونکہ شفا پذیر منزل یعنی دوری جو ہی جلد گذرتا بلکہ بارہا اس کا حد فقط تھوڑے گھنٹوں تک ہی اگر یہہ بیماری متحرک کی صفت مقرر رکھتی ہو اور نبض سخت و نادرینہار اور لرزان ہو اور درد شدید و قائم ہو تو جانو کہ شتابی درد کی جائے پر سنگ یا نقور یا چونک لگا کر اور فصد کھولکر افراط سے لہو نکالنا اور انکے ساتھ جلابان اور پارے و افیون کی دویان دینا اور یہی یاد رکھا چاہئے کہ بیمار کو درست کرانے کی امید ہو تو مذکور ادویہ پر تکیہ کرنا اور باقی تمام معالجات کو مددگار اور پشتیبان سمجھنا ہی بلکہ بہت فائدے تری اور افراط سے لہو نکالنے پر موقوف ہیں اور بیماری کی ابتدا سے چھ گھنٹوں کے عرصے کے اندر ایک ہی وقت بیس یا تیس اونس لہو نکالنا بارہ گھنٹوں کے عرصے کے بعد چھ سات چھوٹے فصد کر کے اس سے مضاعف لہو نکالنے سے بھی زیادہ فائدہ بخششگا اور اس بیماری کے علاج کے واسطے طبیب مشترکاتہ میں آتے ہی اس بند کو نہ بہ تھوری نہ بہ دوزن ہڈی یاد کرنا اگر اعضا سے ریسہ میں لہو کا جوش ہو وے اور اسکے سربراہی میں رسوسے سے دیری دے تو پھر فصد کرنا بہت خراب ہی

اگر طبیب ایک بار معاً لہو افراط سے نکالے اور بیمار غش میں آوے تو جانو کہ اس بیماری کے سخت ترین حملے کو دفع کرنے کفایت کریگا اور شاید کہ اسقدر لہو نکالنے سے فصالی کمزوری جو فصد کرنے سے ہمیشہ ہوتی ہی سو زیادہ ہوگی مگر قیام نا توانی بیشک کمتر ہوگی اس بیماری بلکہ تمام لہو کے جوش کی بیماریوں میں فصد کر کر لہو نکالنے میں غش آنے کی آرزو رکھنا کیونکہ غش سے معلوم ہوتا ہی کہ سوران قریب بند ہونیکہ ہی اور اس مراد کو برلانی کی بہتر طور یہہ ہی کہ بیمار عورت کو سر اٹھائی ہوئی چنی سلانا اور رگ میں بڑا شگاف کر کے یکایک خوب لہو نکالنا یا ایکبارگی دو رگوں میں فصد کرنا تب ایسا کرنے سے اس بیماری کے ہر دورے یعنی منزل کے علاج میں تھوڑا لہو نکالنا کفایت کریگا اور اس سے بار بار چھوٹے فصد کھولنا ضرور نہوگا کیونکہ بیمار عورت کا زور بیماری کے غلبے سے معمولی گھٹنے کے نسبت ان چھوٹے فصدوں سے بہت گھٹتا ہی اور بیشک بیمار کے درد انگیزی کا انجام جلد تر مرگ تک پہنچتا ہی تسیر بھی لہو نکالنے میں معقول حد سے تجاوز نہیں کرنا اور عضو

inflammatory cases, death occurs more distantly from the accession of the complaint, than in those cases which commence with extreme prostration of the vital powers, and rapidly assume a typhoid character.

In approaching the *management* of this insidious and formidable complaint, one is appalled and discouraged by the difficulties which press on every side. The epidemic of one season may differ essentially from the epidemic of a preceding and following year, and may, consequently, demand very different management; and it is always found that the more generally prevalent the disease may be, the more fatal is its course. Sporadic cases are managed more successfully than those more strictly epidemic. Every case must be isolated and studied alone, and looked at by itself; and its management must depend on its type and its stage. Measures of paramount value and of imperative necessity in one case, and at some periods of the disease, will be valueless and detrimental under other circumstances. It is very unusual for any case to preserve an unwavering uniformity of character during its entire progress; and, consequently, the treatment must vary with its exigencies; and if we expect to bring the disease to a satisfactory termination, we shall be compelled so to alter our course of proceeding, as to incur the risk of being chargeable, by the novitiate and inexperienced, with vacillation and indecision.

لور جبکہ یہہ بیماری ساخت لہو کے جوش کی خاصیت رکھتی ہی تب بیمار عورت نہرہ دراز عرصے پر مرنی مگر یہہ بیماری نہایت نا توانی سے شروع ہو وے اور وہ کمزوری کی صفت یعنی تیفايد صفت رکھتی ہو تو بیمار عورت جلد مرنی ہی

اور ہر ایک طبیب اس خطرناک اور چور مرض کے معالجبے میں اپنے پر جو طرف سے واقع ہوتی سو مشکلات کے باعث گھبرا اور کم ہمت ہو جاتا ہی اور اکثر ایک سال کی بیماری کی بنسبت دوسرے سال گذشتہ اور آئندہ کی بیماری کی خواص دیکھے تو بہت فرق ہوتا ہی جس لئے ایک سال کا استعمال دوسرے برس کی بیماری کے معالجبے کے مطابق نہیں ہوتا ہی اور جب تولدي لہو کا جوش خاص و عام پر غلبہ کرتا ہی تب اسکا دور اکثر تذبذبہ مرگ کا دیتا ہی اور بہ نسبت اسکے یہہ بیماری برلی برلی نمود ہوتی سو وقت طبیب بیمار عورتوں کے معالجبے میں اکثر کامیاب ہوتا ہی تسپر بھی معلوم کریں کہ اس بیماری میں ہر ایک کی حالت کو متفرق جائزے ایک ایک پر نگاہ رکھکے انکے حال کو دریافت کرنا اور ہر ایک کاھلی عورت کے معالجبے کا طور بیماری کے خواص اور منزل یعنی دورے پر موقوف ہی اور تمام معالجات جو ایک بیمار کی حال یا بیماری کی ایک منزل پر نہایت فایده مند اور ضرور کل ہوتے ہیں سو دوسروں کی حالتوں پر بیفایده بلکہ مضر ہو وینگے اور اس بیماری کے تمام دورے میں ایک بیمارہ کی حالت پر اس مرض کی صفت قائم رہنا بہت شاذ ہی - اسلئے ہر ایک راعیہ کے موافق اسکا معالجبہ کرتے جانا یہاں تک کہ اس بیماری کا انجام نیک کرانے کے لئے اس کے دورے میں ایسا مختلف علاج کرنا پڑتا ہی کہ مبتدیوں اور نا تجربہ کار طبیبوں کی نظر میں ان تبدیلات سے وہ طبیب نا قائم مزاج و کم ہمت ٹھہرتا ہی

often severely affected from the first, and vomiting of green secretion is a not unfrequent attendant; regurgitation of the contents of the stomach almost always attends the disease towards its close. The bowels are constipated, but this is not uniformly the case; now and then numerous scanty and extremely offensive motions rather tease than relieve the intestines. The hepatic and intestinal secretions are not healthy. The bladder is usually affected either with a constant inclination to empty itself, or there is a suspension of the renal functions. The secretion is turbid and high-coloured, sometimes milky, and this has been deemed a highly dangerous symptom. As the disease advances, the abdominal tumefaction augments, and great difficulty of breathing ensues. The secretion of milk, in most cases, becomes diminished, and it soon ceases altogether. The breasts are flaccid and empty, and if the womb was not primarily concerned, now the lochial discharge is put a stop to, in consequence of participating in the disease. If the disease proceeds in its course, all the symptoms become highly aggravated; and, at last, a deceitful remission, or a total cessation of pain occurs, though occasionally the patient is agonised to the last; the pulse becomes extremely small, feeble, intermittent, and scarcely to be counted; the tongue dry and brown; the countenance wild, and expressive of great distress; the skin alternately hot and cold; and the teeth covered with sordes; cold, clammy sweats break out over the whole body; the urine and the fæces come away involuntarily; the extremities are cold; and the patient, often in full possession of her intellectual consciousness, dies within four or six days from the accession of disease,—sometimes within a few hours, from the prostration of the sensorial functions, owing to inexplicable sympathy subsisting between the vital powers and the destructive process in a remote organ, however trifling may be its degree. But there is a great difference in the duration of this disease. In strictly active

بہت پریشان ہو جاتی ہے بازو بیماری کے شروع سے بیماری کے مہلکے میں
 خلل ہوتا اور اسکی علامت یہ ہے کہ ہراس چھوٹی ہے اور بہر حال بیماری
 کے آخری درجے میں معدے کا مضمون اکثر اگال کے جاتا اور پیٹ میں قبض
 کرتا ہے مگر اسکو قائم علامت مت جانو کیونکہ ایک نہ ایک بیمار کو بار بار
 ذرہ ذرہ نہایت قہقہہ دار بیکانہ ہوتا ہے جس سے اسکو تسکین نہیں ہوتی ہے
 بلکہ انگریزوں کو اور خلل پہنچتا ہے اور جگر و انگریزوں کی تفریقات فرسٹ
 حالت پر نہیں رہتی ہیں اور اکثر بھگنے کو رغبت ہے کہ خالی دوسے
 اور ایک نہ ایک وقت گردن کی قدرت موقوف رہتی ہے اور ان سے تقریق
 ہوتا سو استدعا کاڑھا اور نہایت سرخ اور تپتی کبھی شبر کی رنگ پر رہتا ہے
 جسکو اکثر مصنفان بڑی خطرناک علامت جانتے ہیں اور جانو کہ یہ بیماری
 جیسی جیسی بڑھتی ہے ویسا ویسا پیٹ طبل نما ہوتا ہے اور دم چڑھتا
 اکثر بیمار عورتوں کو دودھ کی تقریق کم ہوتی اور ذرے میں موقوف بھی ہو
 جاتی ہے اور چھاتیاں ڈھیلی اور خالی رہتی ہیں اور بیماری کے شروع پر رحم
 نہیں کیجیہ خلل نہ ہوا ہو تو اب البتہ رحم پر اسکی اثر ہوتا ہے اور قیاس بند
 ہوتا ہے اگر اس بیماری کا دوز خراب نہ کیجیہ تگہ پہنچتا ہے تو مذکور علامتیں
 ساخت تر ہوتی جاتیں اور آخر کو چھوٹا افاقہ ہوتا یا درد بالکل ٹھیر جاتا ہے اور
 کبھی کبھی بیمار عورت مرے تلگے خانگہی سا درد سہتی ہے اور نبض
 نہایت باریک اور کم زور اور ٹال بیٹال چلتی ہے اور وہ صوبہ ہونے سے مشکل سے
 گنی جاتی ہے اور جلدیہ سوکھی و پوری رنگدار ہوتی ہے اور چہرہ ڈراوا اور اسپر نہایت
 تصدیع کے آثار نمود رہتے ہیں اور بدن ذرہ ذرہ تھنڈا اور ذرہ وقت گرم رہتا
 ہے اور دانت پر سیاہی نمود ہوتی ہے اور تمام بدن پر تھنڈی خری نکلتی ہے
 اور استدعا و پایکاہ بے اختیار ہوتا اور ہاتھ پاؤں تھنڈے پڑ جاتے ہیں اور
 بیمار عورت جو بارہا پوری ہوش میں رہتی تھی سو اب بیماری کے خاتمے سے
 جا رہی ہے روز کے عرصے میں مرجاتی ہے بلکہ ایسا بھی ہوتا کہ بیمار تھوڑے
 گھنٹوں کے عرصے میں دماغ کی قدرت کے گھٹنے سے مرجاتی ہے کیونکہ کیسے
 بھی چھوٹے عرصے میں دماغ کی تمام بدن کی ہم طبعی کے سبب سے دماغ
 لاپتہ ہوتی ہے لیکن یہی اس بیماری کے عرصے میں بہت سے فرو ہوتا ہے

phlogistic cases, either a particular part, or the entire superficies of the abdomen, will be the seat of constant, acute, and agonising pain.

Puerperal Inflammation usually seizes women within a few days, but sometimes not till some weeks after delivery, and is ordinarily ushered in by severe rigors, though often only by a creeping sensation of cold (horripilatio,) or slight chills. The temperature of the surface is usually augmented; but should the disease be of a typhoid character, it will be even below the standard of heat. The pulse is accelerated, though varying much in frequency, force, and fulness, being either hard and incompressible, or yielding and powerless. The countenance always expresses either anxiety or suffering; now and then, from the commencement, it puts on a distressingly saddened and apprehensive character, with severe and tensive headach. The tongue is not always white and foul: sometimes it is perfectly clean through the entire course of the malady, and amendment will follow when the tongue loses its loaded, cream-coloured appearance and becomes brown and dry.

If the disease is not checked and subdued, it generally proceeds rapidly, and the abdomen becomes tympanitic, and swollen to a size nearly equal to what it was before delivery. From the inflamed condition of the parts, and the exquisite pain which exists, the very weight of the hand or bed-clothes is intolerable; and in order to endure her distress, the patient is obliged to lie on her back, with her knees bent upwards, to relax the abdominal muscles. The slightest pressure or motion greatly harasses her. The stomach is

(۱۵۱) تولد کی لہو کا جوش

مگر جبکہ جبکہ یہ بیماری نمود ہوتی سو اور اسکی علامتیں بڑی گرمی اور شدت سے نمود ہو وین تو قایم و سخت اور جانکدنی کا درد پیت کی کسو نہ کسو جائے مین یا اسکی تمام آستر مین ہو ویکو

تولد کی لہو کا جوش عورتوں پر تولد ہونے بعد اکثر تھوڑے دنوں کے اندر یا کبھی کبھی تھوڑے ہفتوں کے بعد لاحق ہوتا ہے مگر اکثر اسکی شروع مین تھری شدت سے ہوتی یا آنکھ یعنی بدن پر گائے آتے یا وقت بیوقت ذری تھنڈ بھجتی اور اس حالت مین بدن کے پوست کی گرمی بڑھ جاتی ہے مگر یہ بیماری کم زور اور ذنوں صفت رکھتی تو پوست کی گرمی اپنے ذاتی حالت سے کم رہیگی اور نبض جلد چلتی لیکن اسکی شتابی اور زور اور پورے پنے مین بہت فرق ہوتا ہے کیونکہ نبض سخت اور نادبہار یا دبنے والی و ضعیف رہتی ہے اور بیمار کے چہرے پر فکر اور درد سہنے کے آثار اور ایک نہ ایک وقت بیماری کے شروع سے پریشانی اور غمیگی اور ڈر کے آثار نمود دھتے ہیں اور سر پھوٹے سریکا بہت شدت سے درد سر ہوتا اور ہر ایک بیمار کی جبکہ سفید و مہلبی نہیں دھتی مگر کبھی کبھی بیماری کے تمام دور مین بہت پاک و صاف دھتی اور بعضی عورتوں کی جبکہ ملائی کی سربکی گاڑھی دھتی اور یہ میل نکلتے ہی جبکہ سوئی اور پورے رنگدار ہونے پر شفا پانے کی صورت ہوتی ہے

اگر یہ بیماری جلد دفع و مغلوب نہوے تو اکثر شتابی سے دور کرتی یعنی پیت جلد طبعی ہو جانا ہی بلکہ حاملہ شکل کے سریکا جلد پھر پھک جانا ہی اور اندروار کے اعضا کے لہو کے جوش کی حالت اور انمین مین سو دردوں کی شدت کے سبب سے ہاتھ کے یا اوڑھے ہوئے کپڑوں کے وزن کو عورت بالکل تحمل نہیں کر سکتی ہے اور بیمار اپنے گڑگوں کو تھڑے کئے ہوئی چتی سوتی ہے تاکہ پیت کی مچھلیاں ڈھیلی رہیں اور ذرے دباو یا حرکت سے عورت

Thirdly, It must ever be borne in mind, that this dire disease may, and generally does, begin during gestation, from mental depression, impure air, bodily fatigue, low living, or stimulating food, and bursts forth in its full development after the womb has expelled its contents. Many sporadic cases of this character must be familiar to every observant practitioner, in which he has been able to connect pre-existing, threatened mischief with the subsequent inflammatory action. How often does this occur in young women of previously good character, who have been seduced, and who suffer bitterly from mental despondency and broken spirits during the long and tedious months of seclusion which precede their confinement.

If the womb be primarily affected, constituting *inflammation of the womb (hysteritis)*, it is manifested by severe, constant, and darting pain about the hypogastric region, greatly augmented by pressure. Constitutional excitement, with bluish white tongue, thirst, and vomiting, are present, and the lochia become suppressed. Generally, although the inflammation begins in the womb, sooner or later it extends to the duplicatures of the peritoneum, producing *peritonitis*, or inflammation of the peritoneal lining of the abdomen, which often exists at its commencement, independently of inflammation of the womb, and without suppression of the lochia. Sometimes the approach of this formidable inflammation is so extremely obscure, that extensive and important disease, amounting to destruction, will elude detection. In many cases even pain is absent, or so unimportant a symptom as not to be adverted to but in common with general uneasiness, restlessness, and exhaustion; and it is only by long-continued and deep pressure that the slightest degree of suffering can be detected. This is principally the case when the disease is epidemic, and assumes a low type; while in sporadic and

تیسری بابت یہ ہے کہ کبھی نہیں بھولنا کہ تولیدی لہو کا جوش اوداسی یا خراب ہوا یا مہجنت یا کم گذران یا جوش آور خوراک کے سبب سے انحراف کی حالت میں شروع ہوتا ہے مگر رحم اپنے مضمون کو نکال نکٹ یہ بہت شدت سے ظاہر نہیں ہوتا اور طبیب آزمودہ کار نے البتہ حاملہ عورتوں میں بارہا اس بیماری کی علامتیں دیکھا ہوں گا اور جبکہ کے بعد لہو کا جوش ہوا تو اسکی اور اسکی آگے کی تکلیف کے بیچ میں کیا نسبت تھی سو پہچانینا اور یہ نتیجہ بہت بار ان عورتوں پر گذرتا ہے کہ جنکو چوری سے حمل ٹھہرا ہے جس سے وہ اپنے ایام حمل نہایت اوداسگی اور پھٹانے سے گذارتی ہیں

اگر یہ بیماری اول رحم میں شروع ہووے یعنی اسے عضو کو لہو کا جوش ہو تو اسکی علامتیں جیسے ہیں کہ زیر معیدہ کی جگہ یعنی پشیم کے ذریعہ اوپر کی جگہ میں سخت اور قائم اور تلک سا درد اٹھتا اور وہ دبانے سے زیادہ ہوتا ہے اور تمام بدن میں حرارت اور جیب نبلی و سفیدی آمیز رہتی ہے اور پیاس لگتی و فی ہوتا اور نفاس بند ہو جاتا ہے اگرچہ کہ رحم میں لہو کا جوش شروع ہوتا ہے امروز فردا پید کے پردیکے جھولن پر بھی اکثر جڑھنا یعنی پیٹ کا استر جو پیٹ کے پردیے کا پڑت ہے بمواسمین لہو کا جوش ہوتا ہے تیسری بابت یہ کہ اس بیماری کے شروع سے رحم کے لہو کے جوش کے ساتھ اس پیٹ کے پردے میں بھی لہو کا جوش از خود ہوتا ہے اگرچہ کہ نفاس بند نہوا ہووے بعض وقت یہ قاتل لہو کا جوش ایسی پوشیدگی سے چلے کرتا ہے کہ دریافت سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا ہے اگرچہ کہ یہ مرض شدید پھیلا ہوا ہے بلکہ اندر وار کچے اعضا کی ترکیب تباہ ہوئی ہے بعض عورتوں میں درد بالکل نہیں رہتا یا ایسا مہیا درد اٹھتا ہے کہ ہارچون دوسری علامتیں یعنی بیکلی اور بقراری اور کم زوری کے اس درد کو کچھ پروا نہیں کرتی ہیں مگر فقط پیٹ کو دیر تلک خوب اندر دبانے سے بیماری کو تیز درد معلوم ہوتا ہے اور یہ حالت مخصوص اس وقت میں نمود ہوتی ہے کہ تولیدی لہو کا جوش خاص و عام پر بہت فائزائی کی علامتوں سے لاحق ہوتا ہے

We possess strong presumptive evidence in support of the opinion, that this disease may be conveyed by medical men and nurses, as well as by patients themselves.

The disease is most frequently epidemic during the winter and spring, and has always been most fatal during and immediately after severe and long continued frosty weather; and yet, strange and inexplicable as is the fact, during the prevalence of cold it runs its course most rapidly, and often assumes the low type.

It is important to establish,

First, The momentous and influential fact, that gestation and parturition produce a change in the physical condition of the female, which so modifies disease, as to give to it a *specific character*. This is familiar to every medical man who frequents the lying-in room, and is remarkably illustrated when puerperal patients become the subjects of scarlatina, or of any other (exanthematous) eruptive disease. Such women will lose their lives, although many other members of the same family, labouring under the same disease, have escaped with the most trifling and unimportant indisposition. This is, as it were, a clue to the peculiarities and difficulties of all puerperal diseases, and if not borne in mind, it is impossible to understand or to manage complaints incident to parturient women.

Secondly, It is of importance never to forget the inexplicable and pernicious influence of season, or the constitution of the atmosphere, and of certain situations, as they produce and characterise the inflammatory diseases of the puerperal female. This is occasionally seen when the complaints of the lying-in room become epidemic and very unmanageable. Nothing is more common than for particular districts of large towns to be thus infested.

گان کیا گیا ہے کہ اس بیماری کی تاثیر طبیبوں اور دایین و بیماریوں کی
آپد و رست سے دوسری کی پہنچتی ہے۔
انسانی جسم میں بہت سی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں سے کچھ ایسی ہیں جو
اکثر مسلط ہوتی ہیں اور ہمیشہ ان دنوں میں بہت مہلک ہے کہ جب یہ
بہت شدت لگے یا بہت روز تک متعلقہ رگتوں کی تسخیر بھی یہہ ظاہر اور
مضبوط حقیقت ہے جو بیان سے باہر ہے یعنی یہہ بیماری تھکنے ایام میں
جلد تمامیت کو پہنچتی اور اکثر کم زوری کی خاصیت رکھتی ہے۔
یہہ اس بیماری کی دریافت کے واسطے ہمیں لکھے جاتے ہو تو ہمیں باتیں
پر خوب غور کرنا

پہلی یہہ بڑی اور اشد ہے اور حقیقت کہ حمل تھیرنے اور جنے
سے دردوں کا مزاج ایسا بدلتا ہے کہ بیماری نمود ہوئے تو اسکی خاصیت
ظاہر رہتی ہے اور یہہ بات ہر طبیب کو (جو تولدی طبابت میں استدلال
رہتا ہے سو) خوب معلوم ہے کیونکہ یہہ حقیقت بارہا ان جہازوں پر ظاہر
ہوتی ہے کہ جنکو سکارلینہ* کی بیماری یا دوسری بخاری بیماری ہو جسم میں
جہازوں کو ٹپ چڑھتی اور بدن پر پھنسیاں ہوتی ہیں مثلاً کسی ایک
میں سات آٹھ شخصوں کو بخاری بیماری سے کھلے ہو دیں اور انہیں ایک
جگہ ہی ہو تو البتہ جگہ امر جایگی اگرچہ کہ بالی دوسروں کو تو قویہ بیماری
لگی ہے۔ اور جہازوں کی اس حالت کو تولدی بیماریوں کی خصوصیتیں اور
مشکلات کے سمجھنے کی کیلی جانو کیونکہ اس سے غافل رہے تو ان تولدی
بیماریوں کا سمجھنا یا سربراہی کرنا محال ہوگا

دوسری بات خوب یاد رکھا جائے کہ آب و ہوا یا زمین یا موسموں میں
ایک نہ ایک وقت بہت عرصہ تاثیر رکھتی ہے جو جہازوں کے لئے
کی بیماریوں کو اتھاتی ہے اور جبکہ خام و عام جہازوں پر تولدی بیماریاں
مضبوط و طاقت سے واقع ہوتی ہیں تب بھی یہہ تاثیر بارہا ظاہر ہوتی اور بہت
دیر ایسا ہوا ہے کہ کس بڑے شہر کی ایک نہ ایک گلی اور محلے میں بے
بیماریاں خام و عام پر مسلط ہوتی ہیں

* سکارلینہ ایک قسم کی ٹپ ہے کہ جس میں حلق میں درد اور بدن پر لال
پھنسیاں ہوتی ہیں

But so anomalous is Puerperal Inflammation, that not unfrequently the extent and variety of mischief shall be infinitely more than could have been expected, *a priori*, from the duration or severity of symptoms during life, and only to be explained by admitting that the disease must have existed, and been making sure, though unnoticed progress before delivery; or to the possibility of the inflammation having run a very rapid course, and destroying in a few hours the vitality of parts which had been previously brought into such a condition, in consequence of the prostration of nervous energy, as to be unable to resist high excitement; and effusion or destruction inevitably and rapidly follows.

Puerperal Inflammation, as it is presented to us in that best of schools, the lying-in room, attacks women irrespective of the duration, mildness, or severity of their labours, women of all ages, and during every season of the year; but the type of the inflammation will be so varied and modified by circumstances as to be scarcely recognised as the same disease in its essential character in different women, in different districts, and during peculiar constitutions of the atmosphere. It will sometimes be strictly tonic and phlogistic, and at other times atonic and typhoid.

In some cases in which the pulse has been full and hard, but slow, the breathing has been laborious, the countenance dusky, and every function oppressed, there has appeared to be venous congestion overpowering arterial action, and preventing the full manifestation of disease. The clot of the blood first drawn has less firmness, and it does not become buffy and cupped until the circulation is relieved by bleeding. It is true the appearance of the blood supplies but very fallacious guidance. In these cases depletion will lessen the simulated debility, and the concealed disease will become more clearly developed.

تولیدی جوش خون ایسا خالص قیاس ہوتا کہ اگرچہ اسے علامتیں زیست کے وقت کہ بہت سختی اور کہ بہت دیر تک ہوتی تھیں مگر موی بعد بدن چمکے تو بہت سے خلل نظر آئے ہیں کہ حملے دیکھنے سے یہ خیال گذرتا ہی کہ یہ بیماری تولد کے آگے سے لاحق تھی اور بقدریہ حملہ کرتی تھی یا لہو کا جوش ایسا زور سے دوڑ گیا ہو کہ تھوڑے گھنٹوں کے عرصے میں اس اعضا کی ذاتی ترکیب بالکل تبدیل ہو گئی شاید کہ تولد کی مکتبت سے بدن کا زور کم ہوئے پھر لہو کا جوش حملہ کرے تو طاقت سنبھالنے اور دمع کر دیکھی نہیں رہتی جس سے اسے تفریق ہوتا یا اعضا متغیر ہو جاتے ہیں

روز مرہ تولدی لہو کا جوش ایک بار شروع ہوا ہووے تو جھپایاں خواہ انکی جھپکی جلدی یا طول یا نرمی یا سختی سے گذرے خواہ انکی عمر دراز یا کم ہو خواہ موسم بہار یا خزان یا تھنڈکالا یا دھوپ کالا یا صیفہ کالا وغیرہ ہو تو امین جھپا سے جھپا پڑوہ بیماری گذرتی جاتی مگر اسکی خلعت بعضی گھنٹوں سے ایسی تبدیق ہو جاتی کہ کوجہ بکوجہ موسم بموسم ایک جھپا کی بیماری دوسری جھپا کی بیماری کی سر یکی نہیں رہتی ہی کبھی کبھی تولدی جوش خون بڑی گرمی و زور سے اور کبھی کبھی بہت ٹا ٹولائی اور کم زوری کی صلت سے حملہ کرتا ہی

بعض بیماریوں میں کہ جنکی نبض پوری اور سخت لیکن آہستہ چلتی ہی اور اسکا دم زور سے چلتا اور چہرہ کالا لیا پڑتا اور ہر عضو کی قدرت مشکل سے ظاہر ہوتی ہی سو انکی رگوں میں کالا لہو جمع ہونے سے انکی شرانگی حرکت یا عمل مغلوب ہو جاتی ہی جس سے مرض کا پورا زور ظاہر نہیں ہوتا ہی ایسی بیماریوں کو نصد گرین تو پہلے نکلتا سو لہو بہت گھٹ نہیں جمتا اور لہو کے نکالنے سے سورن ہوا نہیں چلی تک لیو بیلا اور بیلاو نما لہو ویگا تصدیق جانو کہ استعمال کے واسطے لیو کی صورت کیہ ناموسی لایا ہی نہیں ہی نصد کو لے سے چھوٹی یا توانی تکلیف ہووے کی نصد عرض کا زور جو ظاہر نہیں ہوا تھا ملو نہیں ہی جلیکا

All destructive febrile affections which follow parturition are invariably associated with, if not directly caused by, inflammation of some of the textures of the womb, or of its appendages; but the type or character of the fever is probably dependent upon the particular tissue most involved; thus, in the inflammatory pyrexia, the peritoneal lining chiefly is inflamed; in the congestive, the muscular substance; and in the low typhoid, the veins of the womb and ovaries.

In ordinary phlogistic cases, the appearances after death are very diversified. The substance of the womb is sometimes infiltrated with pus, and becomes livid and spongy, or it may contain small abscesses; and the uterine veins, particularly those containing blood from the spermatic arteries, may be inflamed, and contain clots or pus. At other times, spots and patches of gangrene will be perceived externally; and not unfrequently the inner surface or cavity is black, ragged, and covered with flakes of coagulable lymph. When the disease has originated with, or been principally confined to, the peritoneal investments of the womb, bladder, and pelvic and abdominal viscera, they will be agglutinated in one morbid mass, or there will be more or less turbid serous effusion of a dirty white colour, mixed with pus, and flakes of coagulable lymph.

In the chest, particularly in those cases in which respiration has been hurried from the commencement, there will be found a slight effusion in the cavity of the pleura, in the bronchial tubes, and in the cellular substance of the lungs.

بعد تولد کے جنسی مہلک حرارتی بیماریاں ہوتی ہیں جو انکے ساتھ رحم کے کسی مادے یا علکہ یا رقبہ میں خواہ بطور علت یا ہم طبعی سے لیو کا جوش ہوتا ہے۔ اعلیٰ ہے کہ تب کی حدی حدی تبسم اور خاصیت ہر مرد مادے کے لیے ہے جوش و دھن پر موقوف ہے یعنی لیے کے جوش سے تب کی شدت و دھن تو اندر رحم کے اوپر والے لفافہ جو بیٹ کے پردیقا پڑتا ہے جو اندر میں لیے کا جوش ہوتا ہے۔ جب لیے بھرے سر کی علامتوں سے تب ہوتی ہے تب رحم کی سطحیں صاف ہوتی ہیں جوش ہوتا اور نہایت لذت و توفیق اور کم زوری سے تب ہو تو رحم پھر انقباض کی کلمہوں کے رکوں میں جلن ہوتا ہے۔

تولادی جوش خون جو روزمرہ ہوتا ہے سو اس سے انگ کے یعنی بدن میں بڑی حرارت رہتی اور جوش مری بعد لاش جبر کر دیکھتے تو طرح طرح کی علامتیں نمود ہوتی ہیں یعنی رحم کے مادے کے اندر پیپ رہتا اور کالہ سپینج سا بن جانا یا اسکے جسم میں کھین کھین پیپ کے پورے یعنی آلی نمود ہوتے ہوں اور رحم کے کالے لیے کی پرکھ کے اندر منجمد رس یا بیب متفرق رہتا اور یہ حالت خصوصاً اس رکب میں بھی ہوتی کہ جنکو منی کی شراب سے خون پہنچتا ہے یعنی لاشوں میں مردار گوشت کے نقطے اور داغان رحم کے باہر وار سطح پر نمود ہوتے اور اسکے اندر وار یا جوف کے سطح پر کالا اور کھڑ بڑا اور منجمد رس لپیا ہوا رہتا ہے۔ رحم پور پھکنے اور انقباضوں پر بیٹ کے پردیقا پڑتا جو لفافہ کے طور پر چمک رہا ہے سو اس میں تولدی جوش خون شروع ہوا ہو تو یہ سب اعضا منجمد ہو کر ٹک ٹک بن جاتے ہیں یا میلوں سفید رنگ کا رس پیپ اور منجمد رس کے تار سے ملا ہوا بیٹ میں تھپتھپ ہوا رہتا ہے۔

اگر تولادی جوش شروع ہو گیا ہے تو اس میں سطح کے شروع سے دم جوشنے لگتی علامتیں نمود ہوتی ہیں اور ہمارا ہر وقت کے ماضی میں لکھا ہے کہ جوش و دھن سے تو جوش کے اندر جوش اور پھٹنے کے طور پر ہوتا ہے اور ہر وقت کے ماضی میں لکھا ہے کہ

disease. Let us banish far away mere gratuitous assumption, and calmly and legitimately deduce a theory from unalterable and indisputable facts; for the grand barrier and the most fatal hinderance to the advancement of medical science, from its earliest history, has been the substitution of hypothesis and speculation for patient research and plain inductive reasoning. Examine the detail of symptoms presently to be brought forward; compare them with post-mortem investigations, and see how far they accord with the proposed theory. When this disease runs a very rapid and fatal course, destroying the patient within twenty-four or forty-eight hours, it is astonishing how little will be found to account for death. Perhaps there may be slight efflorescence and turgescence of parts, with a very little sero-sanguineous effusion, or an isolated spot of discoloration; and these disputable evidences of inflammation are sometimes confined to a Fallopian tube or an ovary. These equivocal and unimportant changes are more particularly noticed in those most distressing and untractable cases, ushered in by extreme and overwhelming depression of the nervous energies, with almost irrecoverable prostration of the vital powers; and these occur in great numbers in particular districts, in lying-in hospitals, in crowded neighbourhoods, and under a peculiar condition of atmosphere, when puerperal diseases have not borne the abstraction of blood, or any other depletory measure, but with extreme caution. Under these circumstances, although there is effusion, it is small in quantity and peculiar in quality. It is like dirty red water, without any flakes of coagulable lymph, and often pervades every part of the contents of the pelvis. The womb itself becomes unnaturally soft, and not only is there this effusion formed between the muscular walls (perimetrium) and the cellular tissue, but under the peritoneal covering. It may also be traced under the investment of the broad ligaments, ovaries, and every contiguous organ.

ہی بلکہ چاہئے کہ ثابت ہو بین سو حقیقتوں پر غور کر کے اس سے خیال کامل نکالے کہ قدیم ایام سے جو جو حرکت کہ علم طبابت کی ترقی پر ہوئی ہے سو اسی بد عمل سے ہی کہ ٹیٹھ ہر بات سے اس کے مطلب کو نکالنے کے چھ مہینہ خیال باطل جاری کیے ہیں اس بات کے نبض کے واسطے ٹیٹھ علامتوں کو بیان کرنا ہوں کہ اگرچہ کہ بھارت اس سے جو بیس یا اٹھتالیس گھنٹوں کے عرصے میں مر جاتی ہے بن تعجب کی بات یہہ ہی کہ لاش چیر کر دیکھے تو بارہا کچھہ خلل نظر نہیں آتا ہی شاید کہ کسی نہ کسی جگہ میں ٹیٹھ سرخی اور سوچ ٹیٹھ اور رس خون آمیز تفریق ہوا ہوگا اور ایک آدھا داغ بھی لگا ہوا ہوگا اور اغلب ہی کہ لہو کے جوش کی بے مشکوک دلائل فقط ایک نلوی نالہ یا ایک انڈے کی گلفی پر گذری ہیں اور ایسی شکدار اور ہلکی علامتیں خصوصا ان لاشوں میں نمود ہوتیں کہ جن بیماریوں کی ہمت اور جان کی قوت ایک بیک قوت جانب اور جن بیماریوں کی حالت نہایت پر تکلیف و علاج ہونے سے موی جانیں ہیں سو نہایت ہی بیان کیا جاتا ہی اور لاشوں کے چیرنے پر کیا نمود ہوتا ہی سو بھی بیان کیا جاتا ہی چاہئے کہ پڑھنے والے دونوں بیماریوں کو مقابلہ کر کے دائی سے دیکھیں کہ ان نلویں خیالوں میں کونسا بہتر ہی اس قسم کی بیماری شہروں کے کوئی ایک مہلے میں یا جھانٹی شفا خانوں اور تنگ اور سڑے گدیوں میں ہوا کی خاصیت خراب ہونے سے نمود ہوتی اور بھی اس قسم کی بیماری اکثر ان ایام میں نمود ہوتی ہی کہ جب دوسری طرحوں کی تولدی بیماریاں نہایت کمزوری کی علامتوں سے واقع ہوتی ہیں اور ایسی حالتوں میں اگرچہ کہ تفریق ہوا سو رس پیٹ کے اندر جمع ہوتا ہی تسیر بھی اسکا معطلہ کم اور خاصیت ایک طور پر رہتی ہی یعنی وہ رس مہلکیوں لال رنگ والی مہرہنا اور اسمین منجمد رس * کی تار نہیں ہیں اور پیڑو کے اندر ہیں سو سبہ اعضا پر چھایا ہوا ہی رحم خود نہایت نرم رہتا ہی اور پچھ رس رحم کی جھیلیوں کے بیچ میں اور خانہ دار مائے اور اوپر لٹانہ کی ہوتی سو پیٹھ کی جالی یعنی پردے کے اندر مندرج ہی اور ہی رحم کی چوڑی پٹی اور لڈوں کی گلفیوں بلکہ اطراف کے تمام اعضا کے اندر پھنسا ہوا ہی

اسکو انگریزی زبان میں Congulable Lymph کہا جاتا ہے لیکن جس سے ایک رس ہی یعنی عرق جو خون سے تفریق ہو کر منجمد ہوا ہی

Sixthly, Hysteria.

Seventhly, Hysteralgia, or that alarmingly painful spasm of the womb, characterised by the earliness and rapidity of its accession and departure, the periodical remission of pain, and the absence of rigors : And,

Eighthly, All that train of anomalous symptoms, referrible to exhaustion from fatigue, anxiety, or loss of blood. All these affections are incessantly liable to be mistaken and treated for genuine Puerperal Inflammation.

It is scarcely possible to form a correct notion of what is called the proximate cause, or rather essential nature of this disease, until we better understand and more accurately define the pathology of inflammation itself; and, unquestionably, Puerperal Inflammation of the Peritoneum, would be better understood and more successfully treated, if men of intelligence and disinterestedness in their investigations could approximate and agree in their views of inflammation. May not inflammation be *primarily* a state of nervous depression and collapse, and *secondarily* and consecutively a state of morbidly increased action and sensibility ?

It is not improbable that much of the difference of opinion which exists on this subject, may be traced to the reluctance with which many pathologists admit the possibility of the existence of inflammation without pain, notwithstanding several conclusive proofs of this fact. Pain is the consequence of turgescence and tension of a part; it is not essential to inflammation, and is only present as it advances. If this be admitted, we may explain and account for most of the phenomena of all the varieties of the frightful malady now under consideration. And does not the pathology of the disease justify this theory ? Look impartially at the result of its scrutiny, in connexion with every leading feature of the

چھتوین ہسٹیر یہ یعنی ہول یعنی آسیب کی بیماری ہی

ساقوین رحم کے درد کی بیماری جو رحم کے اکثر جانے سے ہوتی ہی اور اسکی علامتین یہ ہیں کہ یکایک درد اٹھتا اور یکبیک موقوف ہو جاتا اور اسمین درد کا وقفہ بھی ہوتا ہی مگر لرزہ نہیں ہی

اٹھوین مازدگی اور اداسی اور لہو کے ضایع جانے سے بہت سی بیماریان نمود ہر بدن خسر انکی اور تولدي جوش خون کی بیماری کے درمیان تشخیص کرنا بہت مشکل ہی مگر انکے علاج مین بہت فرق آجاتا ہی اسواسطے چاہئے کہ بہت شور سے نمیز کریں

اب تگت کوئی عالم لہو کے جوش کے باب مین کچھ معقول بیان نہیں کیا اس لئے مین تولدي جوش خون کی خاصیت اور علت صاف بیان نہیں کر سکتا ہوں اگر علما صاف دلی سے لہو کی جوش کی خاصیت دریافت کر کے معقول خیال تھراوین تو البتہ اس بیماری کی ذات پہچاننا اور معالجتہ کرنا سلیس ہوگا۔ مچھے ایک خیال آتا ہی کہ لہو کے جوش کا اصل سبب اول نسون یعنی عصبون کی ناتوان حالت ہی جس سے ان نسون مین زور اور حس من بعد زیادہ ہوتی ہی

عالمان لہو کے جوش کے باب مین بہت سے خیالات تھرانے سے مین سمجھتا ہوں کہ وہ سب بغیر درد کے لہو کا جوش ہوتا ہی کر کے قایل نہیں ہیں مگر بغیر درد کے لہو کا جوش ہو نیکی بہت سی دلائل واثق ہیں اور درد فقط کسی جائے پر سو ج اور تناؤ ہونے سے اٹھتا ہی نہ کہ وہ لہو کے جوش کا عنصر ہی۔ لہو کا جوش بڑھتا بڑھتا کوی جائے سو ج جاتی اور تفاوت ہوتی ہی جسپر درد اٹھتا۔ اگر عالمان اس خیال پر قایل ہو وین تو اب بیان کرتا ہوں سو مہیب عارضے کی اتسام مین جو کچھ عجایبات نمود ہوتین سو مفہوم ہو وینگے کہ یہہ خیال جو بیان کیا گیا ہی سو راست ہی سمجھ کہ مدیر دانست مین نشون کی دریافت کرنے سے ثابت ہوا ہی مگر خیال باطل پر بحث کرنا عبث

Puerperal Inflammation.

By Puerperal Inflammation, correctly so called, is meant one of those affections which are known among practitioners under the vague and indefinite term of *Puerperal Fever*; a generic term, which in reality designates only a prominent symptom of disease, but which, in ordinary usage, embraces complaints having little or no resemblance or connexion, either in their essential nature, their seat, or their treatment.

It is of moment to dissociate this disease from several others with which it is often confounded, and for which it is treated in every-day practice; for, unless our diagnosis be correct, there will ever be the most conflicting statements as to the nature and seat of Puerperal Inflammation, and the utmost discordance of opinion as to the treatment to be pursued.

Those complaints to which reference is more particularly made, are,

First, That high, though transitory febrile excitement of the constitution, to which lying-in women are liable, called Ephemera, or Weed, referrible to some slight and casual disturbance in the breasts or small intestines. This is never epidemic,

Secondly, Various disturbances and disorganisations of the brain.

Thirdly, Derangement of the intestinal canal, constituting puerperal diarrhoea.

Fourthly, Remittent pain of the intestines, from detained fæces, producing violent spasm of the larger bowels.

Fifthly, Irritative fever, from a portion of retained placenta, or membranes, or coagula.

تولدي کے بعد هوقی سو جوش خزن یعنی جلن کی بیماری کے بیان میں

اندر مصنفان اس بیماری کو تولدي تب کہتے ہیں مگر اس نام کے ساتھ بہت سی بیماریوں کو بھی شامل کرتے ہیں جنکی ذات و خاصیت اور علاج جدا جدا ہی اگرچہ کہ سچ ہی کہ ان سب بیماریوں کے ساتھ حرارت ہوتی مگر اس حرارت کو فقط ایک علامت سمجھو

تولدي جرش خزن کی بیماری اور اسکے ساتھ شامل کرتے سو بیماریوں کا فرق پہچاننا ضرور ہی کیونکہ تشخیص درست نہو تو بیماریوں کی ذات اور خاصیت کیسا معلوم کرو گے اور اسکا علاج کس طور سے کر سکو گے

جانیں کہ اسکے ساتھ ملاتے سو بیماریاں یسے ہیں یعنی

پہلے ایک دن کی تب یعنی یومی تب کی بیماری ہی جو چیچاریون کو ایک روز تک تب کی حرارت ہوتی اور اسکی علت چوچیون یا انتڑیوں میں کچھ خلل ہونے پر ہی اور یہ بیماری وبا کے سریکی خاص و عام پر نہیں ہوتی ہی

دوسری وہ بیماریاں ہیں جو انواع و اقسام کے خللوں سے دماغ میں ہوتی ہیں تیسری وہ بیماری جو انتڑیوں میں خلل آنے سے ہوتی جسکو تولدي جلاب کہتے ہیں

چوتھی وہ بیماری جو انتڑیوں میں نوبت بغوبت درد اٹھتا ہی مگر یہ بیماری پایخانہ قبض کرنے سے ہوتی ہی جس کے سبب سے بڑی انتڑیاں انڑ جاتی ہیں

پانچویں تب دق جس کی علت یہ ہی کہ آنول یا جھلی یا منجمد لہو کا کچھ تکررا رحم میں باقی رہ گیا ہو

after the re-inversion is effected, some cold water should be thrown into the womb, and the hand introduced for the purpose of exciting it to contraction, and kept in, without which it is very apt to invert itself again and again.

The after-birth, if it be not detached, must not be separated until after the re-inversion is effected. If the organ has not been replaced at once, and has become tumefied, it will be prudent to employ fomentations before proceeding to its reduction.

Should the womb remain inverted, the woman generally falls a victim to repeated hemorrhage and hectic fever; but in many cases it may be carried up within the vagina, and there retained by an oviform pessary, and the patient's comfort consulted by the use of astringent and narcotic injections; or the organ may be removed by ligature, as it has been in several instances.

پلٹانا اور بتدریج سب کے نیچے کا تکر آہستہ آہستہ پلٹانے کے تگت ٹھیکلتے جانا اور بعد پلٹانے کے رحم کے اندر تھنڈا پانی پیچکاری سے مارنا اور رحم سکڑ گئے تک اس کے جوف کے اندر ہاتھ رکھے ہوئے رہنا تا کہ سکڑ جانے کو اشکالا جاوے نہیں تو پھر الٹ جایگا

اگر آنول اس سے نہیں چھٹتی ہو تو رحم پھر پلٹایا جاوے تگت اسکو نہیں نکالنا اگر رحم الٹ جا کر ذرہ وقت لگا اور سوچ گیا ہو تو اسکو پلٹانے پر دل لگانے کے آگے گرم پانی سے سینکا دینا

رحم الٹھا رہے یعنی اسکو پھر پلٹانے میں عاجز ہووین تو جانو کہ لہو کے بہنے اور قپ دق سے عورات اندر موی جانی ہین مگر اسکا نیم علاج یہہ ہی کہ رحم کو ذرہ اس کے فالے کے اندر دبا کر ایک بیضہ سا گٹا لگانا اور قابض و مسکر دواؤں کی معرفت سے اسکو بند کرتے جانا اگر چاہیں تو اسکو ایک باریک ستلی سے باندھنا تا وہ تکر گر جاوے کیونکہ یہہ معالجبہ آگے دو چار عورتوں پر کیا گیا ہی

Cause.

This accident may almost always be traced to the employment of an immoderate degree of force in withdrawing the after-birth before the womb has contracted on the mass. It can scarcely happen to a cautious practitioner, who, instead of hastily extracting the after-birth, exclusively aims at securing its detachment and expulsion by exciting the womb to its secondary contractions, and who never permits the mass to slip out of the vagina, without ascertaining by one or two fingers of the left hand, that, as it passes, it does not drag the inverted womb with it.

The womb is not always completely inverted, but is sometimes only depressed at its bottom. Between simple depression of the bottom of the womb and complete inversion, every degree of mischief is met with in practice. This accident is discovered only by examination through the abdominal walls (parietes), and by the vagina; but should always be suspected, when hemorrhage, severe pain, and great prostration of the vital powers exist, without the womb being sensible to the hand above the pubic region.

Death generally follows inversion of the womb, few women being able to bear up under the sudden shock and loss of blood which the constitution sustains. In some few cases the powers of the system have not so readily given way, and a miserable existence has been dragged on through several years.

Management.

It is of essential importance to re-invert the organ immediately, for the delay of a single hour may render it impracticable. The re-inversion is to be accomplished, by steadily grasping the womb, and carefully and by degrees thrusting up first the superior part, and subsequently the most depending portion. As soon as possible

رحم کے التھاؤ کی علت کے بیان میں

اس حادثے کا اکثر سبب یہہ ہی کہ آئول رحم کی اندر سے جھٹنے کے آگے دائی یا طبیب اسکو زور سے کھینچے ہیں۔ اگر طبیب احتیاط سے عمل کرے تو ممکن نہیں کہ یہہ حادثہ واقع ہو کیونکہ دانا طبیب ایسی کمک کرتا ہی کہ رحم ازخود آئول کو نکالے اور آئول کے نکلنے کے وقت پر بھی اپنے ڈانوبں ہاتھ کے دو انگلیاں رحم کے نالے کے اندر رکھنا تا آئول کے پھسلنے کے ساتھ رحم کا پیدنا بھی کھینچا نہ جاوے

التھے رحم کی بیماری میں ہمیشہ رحم بڑا نہیں التھتا اور کبھی کبھی فقط پیدنا ذرہ اندر وار دبا ہوا رہتا ہی مگر پیدنا ذرہ دبنے اور رحم کے پورے التھنے کے بیچ میں ہر ایک درجے کی خرابیاں ہوتیں غرض لہو کا بہنا یا سخت درد ہو اور جان کی ہمت گھٹ جاوے اور رحم پشم ہڈی کے اوپر لٹا سا دانتہ کو نہ لگے تو دامن سمجھو کہ یہہ حادثہ واقع ہوا ہی اور اس بیماری کی پہچانت پیت کی دیوار اور رحم کے نالے میں سے بھی دریافت نہ تو صاف معلوم ہوگا

اگر رحم التھا ہو جاوے تو اکثر عورتیں مر جاتی ہیں کیونکہ رحم التھنے سے لہو کا بہنا اور مزاج کا بگڑنا جو کچھ کہ ہوتا ہی سو عورت متحمل نہیں ہو سکتی ہی اور سچ ہی کہ بعضی ہمت دار عورات رحم کے التھنے کے بعد تھوڑی مدت تک اپنے اوقات نہایت پریشانی سے بسر کرتی ہیں

التھا ہوا رحم کے علاج کے بیان میں

خوب یاد رکھا جائے کہ رحم التھتے ہی اسکو تروت ہاتھ سے پلٹانا کیونکہ اگر ایک گھنٹے تک بھی توقف کریں تو محال ہوگا اور اسکو اسطور سے پلٹنا یعنی رحم کو اپنی مٹھی میں خوب مضبوط پکڑ لیکر اول اسکے اوپر کے ٹکڑے کو

The labour may have been in every respect favourable ; but within an hour after delivery, a slight fainting sensation and nausea are felt, which are aggravated into a sense of fainting and sinking, with severe pain at the pit of the stomach. The countenance becomes speedily and awfully depressed ; there is extreme restlessness, hurried respiration, feeble and intermitting pulse, and frequent and deep sighing, which, if not immediately relieved, are the preludes of inevitable and speedy death.

Of its Management.

If the explanation given of the causes of this complaint be correct, the object of paramount importance is, to equalise the distribution of the vital fluid ; for which purpose all means must be employed which will prevent collapse of the cerebral vessels, or restore them to a healthy degree of repletion.

Moderate pressure over the uterine region should never be omitted after parturition, were it only to obviate this occasional bad consequence of the sudden emptying of the womb. When there is a disposition to it, the body should be kept in a strictly horizontal position, or even with the head in a depending position over the edge of the bed, so that the blood may gravitate into the cerebral vessels. In addition to these means, such powerful stimulants must be administered as are at hand, as brandy and ammonia ; and these must be administered to an extent proportioned to the urgency of the symptoms.

Inversion of the Womb.

When the womb is inverted, it is, in plain language, turned inside out, having the mouth of the womb at the superior part of the tumour ; and by this sign the disease may be distinguished from (prolapsus) or falling down of the womb, in which complaint there is an opening at the most depending part.

غش المرگ کے علاج کے بیان میں

رحم کے التھار کی بیماری کے بیان میں

جبکہ رحم الٹ جاتا تب اسکے اندر کا سطح باہر وار ہو جاتا ہی اسکا منہ
جو نیچے وار تھا سو اوپر رہتا مگر اس بیماری اور رحم کے نیچے یا باہر گرنے
کی بیماری کی تشخیص رحم کے منہ سے پائی جاتی ہی چنانچہ رحم نیچے
گرا ہو تو اسکے منہ کا شگاف نیچے وارانی پر رہیگا

GENERAL OBSERVATIONS ON THOSE DISEASES WHICH OCCUR SUBSEQUENTLY TO DELIVERY.

On the interesting and important subject of puerperal diseases, a great deal might be written; but any thing beyond a brief notice of them would be incompatible with the character of this volume, which is intended merely as a text book for students, and a book of reference for junior practitioners. In this spirit the author offers the following observations on some of the most fatal and common of puerperal complaints.

Fatal Syncope.

This affecting occurrence does not very frequently present itself to the notice of the accoucheur, but it occurs sufficiently often to require that its *causes* and *management* should be adverted to. It manifests itself by the sudden accession of general exhaustion, and speedily runs on to its fatal issue.

Of its Causes.

It is unconnected with uterine hemorrhage; for, on opening the body after death, the womb is found firmly contracted, and consequently not containing an unusual quantity of clots. Nor is it referrible to aneurismal hemorrhage, or to any organic disease of the heart. Several circumstances combine to produce this fatal fainting; but the principal one seems to be, the loss of balance in the circulation, in consequence of the sudden removal of pressure from the iliac vessels by the diminution in the bulk of the womb, which permits the blood to rush to the lower extremities. This is associated with a corresponding emptying and collapse of the vessels of the brain, and, as a consequence of this, the action of the heart and arteries is impaired, and finally suspended.

گولڈ ہوئے بعد ہوتین سمو بیماریوں کے بیان میں

جیجیائی بیماریاں نہایت سخت ہیں اور ہر کوئی انکے بیان میں بہت کچھ لکھ سکتا ہے مگر اس کذاب کے تصدیق کرنے میں میرا ارادہ یہ ہے کہ مختصر لکھوں تا کہ طالب العلموں کے درس اور جوان طبیبوں کے رجوع کرنے کے واسطے ایک گذاب بذمہ اور مصنف اسی غرض سے فقط ان جیجیائی بیماریوں کو جو سب سے عام اور خطر ناک ہیں سو نیچے بیان کرتا ہے

غش المرگ

یہ حادثہ بہت ماتم انگیز ہے لیکن طبیب اسکو اپنے آنکھوں سے دیکھنا بھی نادر ہے باوجود اسکے یہ بار بار واقع ہوتی جسپر شاید کوئی وقت ایسا ہو کہ طبیب کی نظر پڑے اسلئے اسکی علت اور معائنہ کو بیان کرنا ضرور ہے جائے کہ یہ بیماری یوں ظاہر ہوتی ہے کہ انتہیت تمام بدن میں نا توانی غالب آتی اور جلد نویت مرگ تگت پہنچتی ہے

غش المرگ کی علتوں کے بیان میں

یہ بیماری لہو کے بہنے پر موقوف نہیں ہے کیونکہ ویسی بیماری سے عورت موی بعد اسکے بدن کو چیرے تو رحم سکڑ کر گھٹ ہو گیا سریکا نظر آتا ہے اور اسکے جوف کے اندر سوائے معمولی منجمد لہو کے لٹڈوں کے اور کچھ دستا نہیں اور یہ حادثہ شراین کے پھٹنے یا دل کے خلل سے نہیں نمود ہوتا ہے مگر اس مصنف کی دانست میں یہ ہے کہ یہ بیماری بعض واقعات سے ایکدم گزرنے سے آتی ہے غرض انہیں سے بڑا واقعہ سوران معتدل نہیں چلنے سے ہے کیونکہ رحم خالی ہو کر الیک نامی شراین پر سے یکا یک اسکا پٹکا اٹھ جاتا تب ان شراین میں سے لہو نیچے کے دھڑ کو خلاصگی سے بہتا ہے یہ ہوتے ہی دماغ کی شراین خالی ہو کر رہتی ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ دل اور شراین کی طیش میں خلل ہوتا اور آخر کو نرے وقت میں بالکل موقوف ہو جاتی ہے

With respect to the medical management of the *infant*, it is merely necessary to state, that there can be no doubt, by what is observed in wild animals, that if the habits of the human species were equally natural with those of the brute creation, the breasts of the mother would contain a sufficiency of the first milk to purge the infant, and carry off that quantity of dark-coloured mucus which is found in the bowels of infants when born. But as this is not the case, it is the least of two evils to have recourse to the unnatural practice of exhibiting a little opening medicine, which will accomplish what, in a state of nature, the milk first formed would do.

The absurd practice of compelling the child to devour a quantity of sugar and butter immediately on its entering the world, should be strictly forbidden. Yet something is necessary to carry off the contents of the bowels, (a dark secretion termed *meconium*,) and nothing answers better than about half a drachm of castor oil, which may be repeated once or twice, if found necessary.

(۱۷۸) جیجا اور بچے کی سربراہی کا بیان

اب نو رسیدہ بچے کی سربراہی کے باب میں کچھ بیان کرنا ضرور پڑا ہی دے۔ اگر عورتیں مادہ حیوانوں کے مانند طبعی راہ پر چلتی جاوےں تو ان کے نو رسیدہ بچوں کی انتڑیوں میں بھری ہی سو گا لی آوے (جسکو جنم لینڈی کہتے ہیں سو) اسکو نکالنے کے واسطے مادے حیوانوں کے چوچوں میں جیس چک کا دودھ رھتا ویسا دودھ ان عورت کی چھاتیوں میں بھی تغریق ہوگا مگر عورتیں ایسی طبعی حالت پر نہیں رھتی ہیں اس واسطے اس دودھ کے عوض میں بچے کو کچھ جلاب پلانا ضرور پڑتا ہی

بعضی عورتیں اپنے نو رسیدہ بچے کو جنم لینڈی نکالنے کے واسطے شک اور مسکہ ملا کر کھلاتے ہیں صبری دانست میں یہ تو صرف بدیجا ہی اس جنم لینڈی کے نکالنے کی خاطر آدھا درام ایرنڈی کا تیل پلانا اگر جلاب نہ تو د تین بار پلانا

At first it is decidedly sanious and coagulates, but in a few days it becomes of a much paler and brownish, or of a dirty green hue, so as to acquire among women the term of "green waters."

The quantity of this discharge varies very much in different women; in some being extremely scanty, especially in those who have lost much blood by uterine hemorrhage, whilst in others, the secretion is so profuse as to require medical treatment.

When the discharge is excessive, it is not unfrequently hemorrhagic, constituting the (*menorrhagia lochialis*) *lochial menorrhagia* of authors, and may generally be traced to sitting up prematurely; or to improper diet and regimen, such as high-seasoned food and fermented liquors; or keeping the lying-in room at a high temperature. For the removal of this local affection and the consecutive constitutional derangement, it becomes necessary to employ cool air; absolute quietude of mind, and body in a recumbent posture; and a cold and astringent injection, *by the vagina*, for which nothing answers better than equal parts of distilled water, and compound liquor of alum (*liquor aluminis compositus*.) This may be thrown up two or three times daily, and conjoined with it, the bidet may be used to the loins and pubes. Sea bathing, with any other means likely to give tone to the system, should be recommended. Every circumstance and engagement, with all such articles of food as accelerate the frequency and increase the force of the action of the heart, must be avoided. The internal exhibition of the mineral acids, with catechu, often does good; and sometimes benefit is derived from a combination of myrrh and iron, as in the *compound pills or tincture of iron* (*pilula or mistura ferri composita*.)

(۱۷۷) جیجا اور بچے کی سربراہی کا بیان

آغاز میں یہہ نفاس بہت خوں آمیز ہی اس سبب سے وہ جم جانا ہی مگر تھوڑے دن میں اسکا رنگ بھیکا یا پستوی ہو جاتا جسکو عورتیں ہر پانی کہتی ہیں

تمام عورتوں میں وہ رس ایک مقدار پر نہیں ہی بعضی عورتیں (خصوصاً جنکو تولد کے وقت رحم میں سے بہت لہو بہتا ہی) سو انکو نفاس تھوڑا ہی اور بعضی عورتوں میں بہت نکلتا ہی بلکہ کبھی کبھی اسکا معالجبہ کرنا بھی ضرور پڑتا ہی

جبکہ نفاس بہت کثرت سے ہوتا ہی تب جانو کہ اکثر اسمیں لہو ملا ہوا رہتا ہی اور اسکو دوسرے مصنفوں نے خونی نفاس کی بیماری کہتی ہیں اور اسکی علت یہہ ہی کہ جیجا جلدی سے بچھونے پر اٹھ بیٹھی یا بیجا خوراک کھاوے یا بد پرہیزی کرے جیسا کہ مصالح دار غذا یا خمیری عرق کھائی پئی یا جیجا کی کوٹھڑی نہایت گرم ہوئی ہی اسکے علاج کے واسطے چاہئے کہ کوٹھڑی تھنڈی و ہوادار رکھیں اور جیجا کا دل خاطر جمع رہے اور وہ سیدھی لیٹی ہوئی رہے اور تھنڈی و قابض دواؤں کو رحم کے نالے میں پچکاری سے مارنا اور سب سے بہتر قبضیت دار دوا یہہ ہی کہ بھٹکڑی سے بناتے سو لبقور آلو منس کمپوزٹس اسکے ہوزن پانی میں گھولکر پچکاری سے مارنا اور اس دوا کو ایک دن میں دو تین بار استعمال کرنا اور تھنڈے پانی سے سرینی حمام کرنا اور اس بیماری سے ذرہ درست ہوئے بعد دریا کے پانی سے حمام کرتے جانا اور بدن کو زور پہنچانے کے واسطے دوسرے کچھ معالجبے کرنا اور جس حالت اور جس حرکت سے کہ دل مچے طپش کا زور زیادہ ہوتا ہی سو اس سے پرہیز کرنا اور کبھی کبھی کھٹا اور معدنی قیزابان دے تو بھی فائدہ بخشیدگا اور مرکب لوہے کی مرکب دواؤں کے ساتھ گولیان بنا کر دینا یا پانی میں گھولکر پلانا - جیسا کہ پلوئی فری کمپزٹی اور مستورا فری کمپزتا نامی دواؤں میں مرکب ہوتے ہیں

The *bladder* now and then does not perform its functions as it should after delivery ; and this inability occurs sufficiently often to render it a part of the duty of an accoucheur, on his first visit, to inquire of the nurse into the state of this organ, and to reiterate his inquiries until he is convinced, by the most unequivocal language, that his patient has really emptied the bladder, and not merely parted with a small quantity of urine by drops ; and should any doubt remain on his mind, he should examine externally above the pubes.

Many women suffer during the remainder of their lives from the very general and very reprehensible custom of indulging prematurely in an upright position ; and even those who are solicitous to remain longer than is necessary in bed, often do themselves much mischief by a half recumbent posture, presuming that if the lower extremities are kept horizontal, the position of the trunk is unimportant. The absurdity of this opinion is so manifest, that it needs no refutation nor can it excite surprise, that falling down of the womb (*procidentia uteri*,) sanious discharge, and subsequently *leucorrhœa*, should be the consequences of such malpractice, when the relaxation of the passages and the size and weight of the womb are considered. Still there can be no necessity for a woman to be confined under the bed-clothes for a month ; and, if the horizontal posture of the body be preserved, she may be on the outside of the bed, or on a sofa, the day after delivery. In England, lying-in women are kept too long in bed, and sit up too early.

OF THE LOCHIA.

The lochial discharge (or “cleansings,” as it is called by nurses) is a sanguineous discharge from the vessels of the womb, which, being mixed with detached and decomposed filaments of the *tunica decidua uteri*, continues to flow from the passages from five to thirty days after parturition.

Latin.
Stillicidium,
Procidentia, } *Uteri*.
Prolapsus, }

English.
 Drop by drop.
 The falling down of the womb.

(۱۷۹) جچا اور بچہ کی سربراہی کا بیان

بارہا بعد تولد کے پھکنا سے زور ہوتا ہے اس واسطے طبیب کو ضرور ہے کہ آپ پہلے بار ملاقات کرتے ہی پھکنے کی حالت کو دائمی سے کما حقہ دریافت کرنا اگر دلمین شک ہو تو پشم ہڈی کے اوپر ہاتھ رکھتے دبا کر دیکھنا کہ پھکنا تنہا ہوا ہے یا خالی

بعض عورتیں تولد ہوئے بعد بہت جلد اٹھ کر اپنے گھر کے کام میں مشغول ہوتیں جس سے ایسے حادثے واقع ہوتے کہ وہ اپنی تمام عمر بیماری میں گرفتار رہتیں اور بعض عورات بیٹھنے میں کچھ مضائقہ نہیں بن پانوں سیدھے رہے تو بس ہی کر کے سمجھ کر اپنے بچہ کو نہ پر بیٹھے رہتی ہیں مگر یہ خیال ایسا مہمل ہے کہ اس کو رد کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ بچہ جنی بعد تمام فرج مستدر کشادہ ہوتی ہے اور تب عورت چوتھ پر بیٹھی یا ٹھہلی تو رحم جو بہت بڑا اور بھاری ہے سو گر جانے یا لہو کے بہنے یا آؤ بہنے یعنی سفید پلو * بیماری وارد ہونے میں کچھ تعجب نہیں تفسیر بھی جچا مہینے تک ایک ہی بچہ کو نہ پر کپڑا اوڑھی ہوئی سونا کچھ ضرور نہیں دل چاہے تو جنی سو دوسرے روز بچہ کو نہ کے سب کپڑے نکال کر دالان میں سو وین مگر بہر حال لیتی ہوئی رہنا شرط ہے۔ انگلستان میں عورتیں سے سبب دیر تک بچہ کو نہ پر رہتیں اور جلدی سے اٹھ بیٹھتی ہیں

نفاس کے بیان میں

نفاس کہتے ہیں سو ایک خونی رس ہے جسم میں باہر وار جھلی کے ٹکڑے ملے ہوئے ہیں اور وہ بعد تولد کے رحم کی شراپن و رگین وغیرہ سے تفریق ہو کر پانچ دن یا تیس دن تک رحم کے نالے کے اندر سے ریزان رہتا ہے

* اس بیماری کو جریان مہی اور جریان آب بھی کہتے ہیں لیکن زبان انگریزی میں اس کو لیوکوریا نام رکھے ہیں

tractions, termed *after-pains*, and for the removal of which opiates are so generally prescribed. These should rather be encouraged than counteracted, by the occasional employment of friction over the uterine and lumbar regions, and by the exhibition of a purgative, which, during its operation, materially assists and accelerates the contractile energies of the womb.

On the second day subsequent to delivery, the bowels should be acted on by a common domestic injection (enema,) or by the exhibition of a moderate dose of castor oil, or any other mild aperient.

The early employment of purgatives also moderates the secretion of the milk, by which the woman is saved from considerable suffering. Should it happen that the breasts become extremely tumid, hot, and painful, it will be necessary to act more freely upon the bowels, so as to obtain several loose motions daily, and this object will be best secured by repeated doses of some saline aperient. In addition to this, the breasts must be kept very cool, and every few hours gentle friction of them should be enjoined on the nurse. This may be performed by the hand, between which and the breasts, there should be interposed a little hair powder or oil, and the latter may be medicated by the addition of camphor, as in the *camphor liniment*.

The patient should live rather low, and take every article of food cool. She should be allowed ripe sub-acid fruit, and prohibited from taking any more fluid than is absolutely necessary, by which the useless excess of fluid in the body (*plethora ad molem*)* may be in a great measure avoided. The lactiferous tubes must be kept frequently emptied by the infant.

Latin.

English.

* *Plethora ad molem.*

The blood vessels being fuller than in a healthy state.

(۱۷۵) جچا اور بچے کی سربراہی کا بیان

اور رحم حالت اصلی پر کھینچا جاتا سو موقوف ہوتے ہیں بلکہ چاہتے کہ تولد ہوئے بعد رحم کی پکڑ جو ہوتی ہی سو اسکو موقوف کرنیکے عوض صمدین پدیت اور گھر پر ملکر اور جلاب دیکر زور دینا

تولد ہوئے پر دو روز کے بعد جچا کو پایخانہ برابر صاف نہو تو تیل اور کسو قسم کے نرم جلابان دینا یا پچکاری مارنا

اگر دودھ بہت کثرت سے تفریق ہوتا ہی تو بھی جلد جلاب دینے سے انما تفریق نہ ہوگا اگر دودھ کی تفریق سے چھاتیان سو جگر پر درد اور گرم ہو گمہین ہو تو روز کو تین بار نمک کے جلابان دینا تا کہ پانی کے سربیکے جلاب ہو وین - اسکے سوائے چھاتیوں کو بھی کھلی رکھنا تا ہوا لگ کر تھنڈی پڑیں اور دای تین چار گھنٹوں کو ایک ایک بار آہستہ آہستہ چھاتیوں پر بالوں کو لگاتے سو سفید بیسن یا کافور کا تیل لگا کر مالش کرنا

ایسی چھاتیوں کے درد والی عورت کو کم خوراک دینا اور وہ جو کچھ کھاوے سو تھنڈا کر کے کھانا اور چاہے تو پکے پھل کھائے مگر حتی المقدور پیاس کو مارنا تا لہو اسکے بدن میں کم ہووے اور بچے کو ہار بار دودھ پلا کر دودھ کے نالوں کو خالی کرنا

The ease and comfort of a child may be consulted and promoted by avoiding all unnecessary bandaging. Every species of swathing prevents the free performance of the various functions. Flexion and extension of the joints should be quite unrestrained ; and clothing which in any degree impedes free motion, and thus counteracts, by its confinement, the natural efforts of a child, must be extremely injurious.

An infant has been not unaptly compared to a bundle of fine vessels, through which a fluid is to pass undisturbed, equally through the body. For this purpose it is surrounded by a soft medium, which cannot sustain pressure to any degree without injury ; and it is evident folly therefore, to roll tightly a delicate babe which just before swam in fluid, to preserve it from the pressure of surrounding parts.*

Having made these general remarks on the *domestic* management of the mother and infant, it remains to add a few suggestions on their *medical* treatment.

Nothing can be more irrational than the too prevalent custom of exhibiting large and repeated doses of *opium* to a woman after delivery. It is true that a patient after labour is found in a state of fatigue and irritability, and may therefore be benefited by a single and moderate dose of this article ; but the frequent repetition of it is decidedly injurious, not only by producing the ordinary unpleasant effects of opium, but more especially by its influence over uterine action, which it enfeebles or suspends, so as to counteract the efforts which it makes to expel clots (coagula,) and perfect its restoration to its original dimensions by those secondary and very salutary con-

* Dr. Conquest has, here, discussed at length, the impropriety of tightly bandaging infants, but, as no such practice prevails in India, those remarks have been omitted.—Tr.

بچے کے بڑھنے اور راحت کے واسطے چاہئے کہ تمام اعضا اسکے کھلے رہیں
اگر کسو پتکے سے گانٹھیدوں کے یعنی کیلرنکے کھلنے اور موجے جانے میں ممانعت
ہو تو بہت نقصان ہوگا

نو رسیدہ بچہ باریک اور نازک شرین کے گتھے کے مانند ہی جن شرین
کی معرفت سے ایک سایل رس تمام بدن کو بیحرکت پھنچتا ہی اسواسطے بدن
کی جلد ملایم مادے کی ہی تا لہو کے پھنے میں کہیں اٹکاؤ نہو وے اور نو
مہینوں تک بچہ جھلی کے پانی میں معلق تیرتا تھا سو اسکو تواد ہوتے ہی
پتکوں سے کسکر ہاندھنا کیسی نادانی ہی *

مذکور اظہار میں ما اور بچے کی سربراہی جو دائی پر لازم ہی سو بیان
ہوئی اب دوا کے معاملے کا شمعہ ایک بیان کرتا ہوں

جانا چاہئے کہ تولد کے بعد جچا کو بار بار افیون کھلانا سو بہت نامعقول
دستور ہی کیونکہ سچ ہی کہ عورت جنی بعد تھک جاتی اور مضطرب ہوتی ہی
تب ایک بار افیون دے تو البتہ فائدہ بخششگا مگر بار بار دے تو نشہ ہوگی اور
تولد ہرے بعد ہوتے سو چھوٹے دردان جن سے منجمد لہو کے لندے نکالے جاتے

* اس جگہ پر اصل کتاب کے مصنف پتکوں سے باندھنے کی بات پر بہت طول
و طویل لکھے ہیں مگر ہند میں ایسی بد عادت جاری نہیں ہی اس لئے اس
کتاب کے مترجم نے مختصر کی ہی

Many nurses never wash the head of an infant after the first time, except with spirits. The omission of washing it is unjustifiable on every principle, and the custom of rubbing the head with spirits has nothing to recommend it ; but, on the contrary, is the common cause of giving cold, on account of its speedy evaporation, which carries off heat that can never be spared. Let a mother rub a little spirits between her own hands, and she will never allow the tender head of her babe to undergo the same operation.

The navel-string may be wrapped round with a piece of soft and well-aired linen, and carefully laid down. Burnt rag is very objectionable : it is in no case of any use, and frequently produces inflammation, and an ulcer that heals with difficulty. Should any ulcer remain after the cord (funis) drops off, which generally takes place in a few days, the part may be moistened with a little goulard water, and afterwards have applied to it a little spermaceti or simple ointment spread on it. This may be renewed every time the child is dressed, till the wound is healed.

Were it not that the brutal practice of forcibly pressing out the fluid which distends the breasts of some infants at birth yet prevails, it would be unnecessary to refer to the unfeeling custom ; nothing can justify it, for not one child in a hundred requires any attention on this point, and when it does, an emollient poultice is all that is required.

The child's clothing should be sufficient to protect it from the cold and bandages or heavy clothing will produce injury. The clothes should therefore be soft, loose and light, to ensure the comfort of the child and its moderate warmth.

(۱۷۳) جھپا اور بچے کی سربراہی کا بیان

بعضی جھپوں کا دستور ہی کہ بچے کے آنکھ کو روز بروز نہلاتیں اور سر کو سوائے دارو کے اور کچھ چیز نہیں لگاتیں بلکہ پانی بھی نہیں لگنے دیتی ہیں مگر یہ تو بڑا خراب دستور ہی بارہا اسکے لگانے سے بچے کو سردی ہوتی ہی بلکہ حرارت غریزی نکالنے سے بہت نقصان ہوتا ہی

ناف کے نال پر باریک اور نرم چندی لپیٹکر بیت کو لگانا اور چندی کی راک اسپر نہ لگانا کیونکہ وہ لگاوے تو ناف میں لہو کا جوش یعنی جلن ہو کر ایسا پھوڑا ہوتا ہی کہ جسکا درست ہونا مشکل ہی اور تھوڑے روز میں نال کا تکترا از خود گر جاتا ہی اور کچھ پھوڑا رہا تو روز بروز بچے کے حمام کے بعد گو لارڈ نامی پانی اور ملایم مرحم لگانا

تولد کے وقت بعضے بچوں کی چھاتیوں میں کچھ رس یعنی رطوبت متفرق رہتا ہی سو اسکو نکالنا نہیں اگر وے چھاتیان بڑی یا اٹھی ہوی رہیں تو پولٹس باندھنے سے وہ نکل جائیگا بچے کی چھاتیوں کو وہ رطوبت نکالنا کر کے دبانے میں سو بڑی جہالت ہی

بچے کا لباس اتنا ہونا کہ تھنڈ نہ لگے مگر پٹکا یا اور کچھ بھاری وزن کا لباس پہناوے تو بہت خلل پڑیگا اسواسطے ضرور ہی کہ نرم اور ڈھیلا اور ہلکا پوشاک پہناوین تا بچہ کو راحت اور معتدل گرمی ہو وے

A medical man ought never to think it beneath him to direct a nurse or a mother on those little attentions which a newly born infant demands on its being ushered into the world. The temperature which it leaves is about ninety-eight, consequently care is required that it be not suddenly exposed to a reduced temperature, or to the heat and glare of a fire.

A receiver of fine flannel, with a square of old soft linen or calico tacked in its centre, should be in readiness for its removal when born. Flannel itself is too harsh for immediate contact with the delicate skin of an infant at first, though well adapted to keep up that degree of warmth which it brings with it.

Cold is very unfriendly to the tender state of an infant, and though a child over-heated by an immoderate load of clothes will suffer from porriga and other complaints, yet, for a time, warm clothing, with that quantity of animal heat which a mother's bosom communicates, are requisite for its comfort, and essential to its thriving. The modern refinement of cots, and the injurious apprehensions of children being overlaid, have banished many a weak and delicate infant from a nurse's bosom, (its natural and best bed,) to a crib, where it has passed night after night in cries, from its inability to generate sufficient heat for its own comfort, and eventually has fallen a victim to cold and neglect. Still it should have plenty of pure air, which must freely circulate about its bed, whilst prevented by a curtain from passing in a current immediately over its body.

The mucus which covers the body of a child at its birth, is best removed by a soft sponge with warm water and soap. A nurse should not be over anxious to remove every particle at the first washing, because, by too much rubbing, the skin becomes irritated and inflamed, and by the second attempt, the surface of the body may be thoroughly freed from this substance. This indeed is necessary, or perspiration becomes obstructed, and the skin liable to eruptive diseases.

(۱۷۲) جہاں اور بچے کی سربراہی کا بیان

جہاں میں بچہ نو پیدا ہوتا ہے اسکو کیا کیا خبر داری اور سربراہی ضرور ہے سو طبیب بچے کی ما یا جچی کو قید کرنے میں تحقیق نہیں سمجھتا اور جاننا کہ بچہ نو مہینہ تک لہو کی گرمی میں تھا سو تولد ہونے بعد ایسی خبر داری کرنا کہ اسکو نہ تھنڈ لگے نہ آگ کی حرارت

بچہ تولد ہوتے ہی ذلل کے تھوڑے کو پرانے کپڑے کا آستر لگا کر اسپر بچے کو سلانا اور اوزار بپوڑہ فقط ذلل رہی تو اس کے پشم بچے کے ذرا چھڑے کو چپیدم اس آستر چاندی غرض تھنڈ کے دفع کر دیکے واسطے ذلل رہی تو بس ہی

نو رسیدہ بچے کا مزاج بہت ذراک ہے اور اسکو تھنڈ بہت نامرات کرتی ہے اور سچ ہے کہ بہت بپوڑے پہننے سے بچے کے بدن پر پھنسیاں ہوتی ہیں تسپیر بھی بچے کی صحت کے واسطے گرم پوشاک اور ما کے گود کی گرمی ضرور ہے اندرون میں دستور ہے کہ بعض عورتیں ذلل میں بچے پر کون سا مارا لے کے ڈر سے بچے کو اپنے گود سے (جو سکا دانی اور خاص بچھڑنا ہے) نکال کر صاف صافی میں جہاں بچے اپنی بدن کی گرمی میں نہیں ہونے سے تمام رات روتے رہتے اور آخر کو تھنڈ و بیتخبری سے مر جاتے ہیں تسپیر بھی بچے کے سونیکے جگہ ہوا دار رہنا ضرور اسکو ہوا نہیں لگے سریکا پرنا باندھنا

تولد ہوتے ہی بچے کا جسد آنو آلودہ رہنا اسکو گرم پانی اور صابون و نرم بسپنج سے پرنچکر نکالنا مگر تمام آنو کو پہلے حمام میں نکلنے کی فکر کرنا کیونکہ اگر اس سے بچہ باقی رہی تو دوسری یا تیسری حمام میں بالکل نکل جائیگی آخر اسکو نکالنا ضرور ہے نہیں تو پسینہ بند ہو جا کر پھنسی کی بیماری پیدا ہوگی

may avert those local and general complaints which have been before named. Many nurses are too often discouraged when children are awkward in taking the breast, or when the nipples are flat and sore.

And here it may be as well to say a few words on those troublesome and painful complaints. *Flat and sore nipples* are in some instances produced by the unnatural practice of pressing them by tight stays. A strong, healthy child should be applied to draw them out, when too flat for a new-born infant to take hold of. The superficial ulcers and cracks which so often take place on the nipples, and give such exquisite pain, may generally be *prevented* by washing the nipples night and morning, for some months before lying-in, with brandy and water, or with the compound liquor of alum, (liquor aluminis compositus.) It is of much importance to keep the nipples dry after the child has done suckling. When they become sore, great attention is required. The infant should draw them through an ivory or glass, or india rubber shield, with the prepared teat of an heifer. The nipples must be always covered with the shield, so that they may not be liable to pressure; and great care should be taken that the newly formed tender skin be not torn off, by the coverings of the breast being permitted to stick to it.

Not unfrequently, if the mother have but resolution to make the attempt, she will be able to suckle, though she may have been foiled in two, three, or more, previous confinements.

It would be endless to enumerate the variety of things which have been recommended to invigorate the constitution, and increase the flow of milk. Let it suffice to affirm, that if no positive disease exists, plain, generous, and nutritious diet, regular exercise, and cold bathing two or three times a week, embrace all that is necessary to accomplish so desirable an object.

(۱۷۱) جیجا اور بچے کی سربراہی کا بیان

جب بچہ چوسنے میں ذرہ چالاک نہیں ہو یا بونڈوں میں درد ہو یا وہ ذرہ لگ گئے ہوں تو بدیرار ہو کر جاکچي پذا اپنے سے نہیں ہوتا ہی کر کے موقوف کرتی ہیں تسپر بھی جلدی سے نہیں چھوڑتا

میں ان درد ناک و رنج آور شکایتوں پر تھوڑا بیان کرنا لازم جانتا ہوں یعنی فرنگستان میں دستور ہی کہ چوہی کو ساخت اور کسکر باندھنا اس کے طرف سے بونڈے دبا دے اور تڑک جاتے ہیں ان بونڈے اس حالت پر ہو وین اور نو اسیدہ بچہ نہ چوس سکے تو چاہے کہ دوسرے ایک تندرست اور مضبوط بچے کو چھائی کو لگوں - بارہا چہ تین کر بونڈے تڑک جانب یا اندر چھوڑے چھوڑے پھڑے ہوتے ہیں - انکو دفع کرنے کے لئے ایک دو مہینہ آگے تولد کے روز بروز شام فجر کے وقت برازی یا پھٹکڑی کا پانی لیکر دھو کر جاتا - اور بچہ دودھ سے فراغت پایا بعد ان بونڈوں کو کپڑے سے ایسا بونڈا کہ وہ سیکھ جائیں - اگر پھوٹے ہوئے ہیں تو انکو بہت خبرداری کدا چاہئے یعنی چوچوں پر ہاتھ دانت یا بلو یا ربر کا آسرا کر کے اسکر دیکھ میں گائی کی چوچي کا بونڈا لے کر اسکی وساطت سے بچے کو دودھ پڈے دینا اور دودھ بلا سکے وقت بہرہ آسرا ہمیشہ رکھنا اور بھی ایسی خبرداری کرنا کہ پھوڑونگا چھوڑا نہ پڑا لگے سے چھبلا نچاڑے

کبھی کبھی ایسا ہووے کہ عورت دو تین بار تولد ہووے سو بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتی تو بھی چوتھے بچے کو دودھ پلانے کا قصد کرے تو طاقت ہوگی

جاکچي کے مزاج کو زور دینے اور دودھ کی زیادتی کرانے کے واسطے بہت سی تجویزین مفید ہیں لیکن بالفعل جاکچي کو بیماری نہو تو اسکی غذا بے مصالح اور مقوی ہووے اور ایک آئین سے ہوا کھانے پھلنے کی کثرت رکھے اور ہفتے میں دو تین بار تھنڈے پانی میں نہائی جاوے تو اس مقصد کو پورا کرنے کو کفایت حانہ

But few mothers, comparatively, are to be found, who, if willing, would not be able to support their infants, at least, for a few months; and parental affection and occasional self-denial would be abundantly recompensed by blooming and vigorous children.

Presuming that the laudable determination is formed to indulge the child with that nutriment which is designed for its support, it becomes necessary to state, that unless very strong objections should exist, *twelve hours* should never elapse before the infant has been put to the breasts. Instinct directs it what to do, and the advantages of allowing it to suck soon after birth, are many and important, both to the mother and child.

By this commendable practice, the parent is generally preserved from fever, from inflamed and broken breasts, and from the distressing and alarming consequences resulting from these complaints.

If the breasts should not have secreted milk previous to delivery, the act of suckling will encourage and expedite the secretion. Thus the mother will be saved from much of the pain connected with distended breasts. Besides which, if the infant be not put to the nipple till the breasts become full and tense, the nipple itself will sometimes almost disappear, on account of its being stretched; and without much, and often ineffectual labour on the part of the child, it cannot be laid hold of, and even then the pain endured by the mother is exquisitely severe, and not unfrequently the cause of sore nipples.

It must be admitted, that some mothers cannot suckle their infants; still it should be attempted, unless it is altogether impossible; for, though a woman may not be able to persevere for any considerable time, yet suckling, if but through three or four weeks,

(۱۷۰) جیچا اور بچے کی سربراہی کا بیان

تھوڑی عورتیں جو ایسی ذاتوں میں کہ بہت مہینوں تک جیچا پڑا نہیں کر سکتی ہیں تاہم اگر وہ چاندین تو اپنے بچوں کو تھوڑے مہینوں تک دودھ پلا سکتی ہیں اور انکی مدد و ماحبت سے انکا بچہ ایسا شکیل و تندرست ہوگا کہ جس کے دیکھنے سے وہ خوشدل ہووینگیں

خیر اگر عورتیں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلانے قبل کریں تو انکو معلوم کرایا جائے کہ بچہ تیار ہوئے بعد بارلا گھنٹوں کے عرصے کے اندر اسکو چھاتی کو لگانا اور اس عرصے میں ویسا کرنے سے ما اور بچے کو بہت فائدہ ہوگا اور بچہ چھاتی پر لگائے بعد کیا کرنا سو عقل حیوانی سے خوب پہچانتا ہی

اس عمل واجب پر چلے تو ما کو تپ آنا یا چھاتی میں درد اٹھنا بہت فائدہ ہوگا نہیں تو ان شکایتوں سے ما کو بہت تکلیف بلکہ خطرہ جان کا ہوگا

اگر تولد ہرنیکے آگے چھاتیوں میں دودھ تفریق نہوا ہو تو بچے کا منہ لگنے ہی تفریق ہونیکے شکاری کریگا بہر حال عورتکو چھاتی کی قنوت کا درد نہوگا سوائے اسکے چھاتیوں بھر کر تنائی گمیں تک بچہ کو نہیں لگائے تو انکا بوزا بھی پھیل جاکر غیب ہو ویگا جس سے بچے کے پکڑنے کو بہت ماحذت اور ما کو اذیت پہنچے گی بلکہ بونڈوں کے کھینچے جانے سے بھی اثر پھنسی ہوتے ہیں

سچ ہی کہ بعضی عورتیں ایسی ہیں کہ بالکل ان سے جیچا پڑا نہیں ہو سکتا ہی تسپر بھی کسی طور سے آزمائش کرنا کیونکہ فقط دو تیر ہفتوں تک ایسا کئے تو بھی چھاتی کے درد اور بدنکی شکایتیں نمود نہیں ہووینگیں۔ بعضی جیچا پان

In many parts of the world where children attain to the greatest beauty and vigour, they are not permitted to have any other nourishment but the mother's milk, till they have attained the age of twelve months ; and some of the finest and most robust children to be seen in this country are those that are reared in a similar manner.

And, as a further inducement, it should be remembered that medical men concur in their opinion, that very rarely does a constitution suffer from secreting milk ; whilst the health of many women is most materially improved by the performance of the duties of a nurse. Delicate females are generally strengthened by nursing, and many of the complaints incident to women are removed by it. If we except the period of pregnancy, fewer women die whilst nursing than at any other period of life ; and it is a very common observation, that their spirits are more lively and uniform, their tempers milder and more even, and general feelings more healthy and pleasant, than under any other circumstances.

A very serious evil resulting from a woman neglecting this imperious duty, is the probability of her becoming more frequently pregnant than the constitution of most females can sustain without permanent injury. A woman who suckles her children has generally an interval of a year and a half, or two years, between each confinement ; but she who, without an adequate cause for the omission, does not nurse, must expect to bear a child every twelve months, and must reconcile her mind to a shattered constitution and early old age.

(۱۶۶) جھپا اور بچے کی سربراہی کا بیان

دنیا کے درمیان ان ملکوں میں جہانگاہ بچے سب سے خوبصورت و زورمند ہوتے ہیں سو وہاں بچوں کو بارہ مہینوں تک سوائے جھپائی کے دودھ کے اور کچھ نہیں کھاتے ہیں اور انگلستان میں اسی طور سے پالے جاتے سو بچے سب سے شکیل و قوی جتے ہیں

اگر مادران اسباق کو پسند کر کے اسپر عمل کرتے ہو وین تو میں خبر دیتا ہوں کہ تمام علما اس سخن کے قایل ہیں کہ بچے کو دودھ پلانیکے سبب سے عورت کا بیمار ہونا بہت نادر ہی بلکہ بچے کو دودھ نہیں دینے سے بہت سی عورتیں بیمار ہو جاتی ہیں اور بعضی نازک عورتوں کے مزاج کو ایسا دودھ دینے کے سبب سے فائدہ ہوتا ہی اور بہت سی شکایتیں اور بیماریاں کہ عورات پر گذرتی ہیں سو اس جگہ پنے کے وقت دفع ہو جاتی ہیں عورات کے مرنے میں سوائے حاصلہ کے دودھ پلانے ہاری کا مرنے بہت شان ہی اور تمام عالم بھی جانتے ہیں کہ عورتیں دودھ پلانیکے وقت بہت خوش دل و خرم طبع رہتی ہیں اور انکی خو معتدل و نرم اور مزاج شادان و تندرست رہتا ہی

دودھ نہیں پلاتیں سو عورتوں کو دوسری آفت واقع ہوتی یعنی بار بار حمل تھیرتا جس سے انکے بدن کا زور ٹوٹ جاتا ہی اور اپنے بچوں کو دودھ پلائی ہیں سو عورتوں کو ہر ایک تولد کے پیچھے میں دیر یا دو برس کا عرصہ لگتا ہی مگر ایسی عورتیں جو بے سبب یہہ مناسب کام نہیں کرتیں سو انکو بارہ بارہ مہینوں کے اندر ایک ایک تولد ہوتا ہی خوب یاد رکھئے کہ اسکے سبب سے انکا بدن ٹوٹ جائیگا اور روئے جلد بڑھی ہو جاوینگیں

Fretfulness, agitation, and violent emotions of the mind, invariably do injury to an infant at the breast. The milk becomes vitiated, its secretion very often diminished, or altogether suspended, and the little sufferers have, in many well authenticated instances, fallen victims to the indulgence of these passions by the nurse or mother.

Unless very peculiarly urgent reasons prohibit, a mother should support her infant on the milk she herself secretes. It is the dictate of nature, of common sense, and of reason. Were it otherwise, it is not probable that so abundant a supply of suitable food would be provided to meet the wants of an infant, when it enters on a new state of existence.

It is difficult to estimate the mischief resulting from infants being deprived of their natural nourishment; for, however near the resemblance may be between food artificially prepared, and breast milk, still reason and observation demonstrate the superiority of the latter to the former.

No children exhibit such unequivocal signs of health, or bear up so well under disease, as those that live exclusively on the breast. Whenever instinct and nature are permitted to teach, such is the course which they point out; and happy would it be for mankind, if parents would so far return to a state of nature as to regulate their own diet, and that of their children, by her simple and salutary dictates.

(۱۶۸) چھجا اور بچے کی سربراہی کا بیان

اگر جگجی کو بیتابی یا بیزاری یا دل کا ولولہ ہووے تو اس کے شیرخوار کو بہت خلل ہوتا ہے یعنی اس کے سبب سے دودھ بگڑ جاتا اور لہو سے تفریق کم بلکہ بند ہو جاتی اور بارہا ایسا ہوا ہے کہ بچے جگجی یا ما کے دل کے ولولے کے باعث دودھ بگڑ جانے سے مر گئے ہیں

ہر ایک عورت اپنی چھانی میں تفریق ہوتا سو دودھ اپنے بچے کو پلائی جانا بشرطیکہ مخصوص سبب مانع نہ ہو اور ایسا کرنے میں دانائی اور اللہ تعالیٰ کا قول جانو اگر اس کو اللہ تعالیٰ کا قول نہ مانیں تو یہ بولو کہ ایک نوا جان دنیا میں آئے ہے اس کی غذا ما کے پستان میں کیونکر آئی ہوگی

بچوں کو ان کی طبع موافق غذا نہیں کھانے دینے سے بہت سی خرابیاں پہنچتی ہیں - سچ ہے کہ حکمت سے غذا کو چھانی کے دودھ کے سریکی بنا سکتے ہیں تسپر بھی وہ غذا دودھ کے برابر فائدہ نہیں کریگی حاصل کلام فہمیدگی اور تکبر سے پایا گیا ہے کہ چھانی کا دودھ سب سے بہتر ہے

فقط چھانی کے دودھ سے پالے گئے سو بچے دوسروں کی بد نسبت تندرست رہتے ہیں اور بیمار ہووین تو خود اپنے مرض کو دفع کرنیکی طاقت بہت رکھتے ہیں - اگر خلاق طبعی اور ذاتی عقل کی تربیت پر عمل کرتے ہووین تو اپنے بچوں کو سوائے چھانی کے دودھ کے اور کچھ نہیں پلاؤنگے اگر بنی آدم بار دیگر حالت اصلی کے موافق اور طبعیت کے سلیس و صحت بخش قانون کے موافق اپنے اور اپنے اولاد کی غذا رکھے تو انسان بہت خوش حال رہیگے

It is of some importance that food be taken frequently, and in small quantities, as the milk is secreted in a few hours, probably in about five, after the stomach receives its nourishment. The milk is then fit for the sustenance of the child, but if secreted much longer, it becomes unfit, because the serum or thinner parts become absorbed, and those parts only which are digested with more difficulty, remain in the breast.

There is an evil too generally prevalent, and most pernicious in its consequences on individuals and on society, and by no means confined to mothers in the lowest classes of the community, which cannot be too severely reprobated,—it is the wretched habit of taking wines or spirits to remove the languor present during pregnancy and suckling. It is a practice fraught with double mischief, being detrimental both to mother and child. The relief afforded is temporary, and is invariably followed by a greater degree of languor, which demands a more powerful stimulus, which at length weakens, and eventually destroys, the tone of the stomach, deteriorates the milk, and renders it altogether unfit to supply that nutriment which is essential to the existence and welfare of the child.

Some young mothers greatly increase their fatigue in suckling, by the awkward manner in which they place their children at the breast. A woman should use her child to such positions in giving it suck, as are most easy to herself. If in bed, the child should take the breast as it lies, and not incommode the mother by obliging her to sit up in bed; because, without any benefit to the child, the mother's fatigue is greatly augmented. When up, the mother should by all means sit upright, and raise the child to her breast. The distorted posture so commonly seen in suckling, produces excessive pain in the back and limbs, without relieving the child in any respect.

ججھی کے حق میں بڑی بات یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا کھانا بار بار کھاوے کیونکہ معدے میں غذا پہنچتی بعد پانچ گھنٹوں کے عرصے میں دودھ تقریبی ہو جاتا ہے جب دودھ کہ پسٹرن میں رہتا ہے سو بچے کی پرورش کے واسطے لائق ہے مگر دیر تک رہا تو اسکی رطوبت جذب ہو جاتی اور جو دودھ کہ جھاتیوں میں باقی رہتا ہے سو اسکا ہضم ہونا مشکل ہے

جائے کہ کیسی عورت ہو تو بھی حمل اور ججھی بنے میں ایک نہ ایک وقت اسکا بدن اور ہاتھ پائون گل جاتے ہیں اسوقت عام لوگ بلکہ عمدگوں کے درمیان اس فصائی نا توانی کو دفع کرنے کے لئے دارو اور شراب اور ایسی اشکال کرتیں سو چیزیں کھانے اور پینے کی عادت ہو گئی ہے جو عادت ججھی اور بچے بلکہ تمام عالم کے حق میں نہایت زیورے نکتہ ہے کی ہی اور سچ ہے کہ ایسی چیزوں سے ایکبارگی نا توانی ندرے وقت تک دفع ہوتی ہے مگر اسکا حوش اترے بعد بہ نسبت آگے کے اس کے مزاج کی نا توانی کی نوبت اور بڑھتی تب اس کے دفع کرنے کو آگے سے زیادہ دارو یا شراب پیدا چاہئے غرض نوبت بنوبت اس کے معتاد بڑھانا پڑتا جس سے آخر کو معدے کا زہر خراب ہونے دودھ کی خاصیت ہنر جاتی ہے اور بچے کی صحت بلکہ اس کے جان کے سنبھالنے کو نا موافق ہوتا ہے

جوان ججھیاں (جو دودھ پلانے میں نا آزمودہ کار ہیں سو) دے بچے کو دودھ دینے کے واسطے اپنے بدن کو نہوڑاتی ہیں یعنی بنگ بیٹھے دودھ پلائی ہیں جس سے بے سبب انکو تصدیع پہنچتی ہے - ججھیوں کو ضرور ہی کہ اپنے کو جس حالت سے کہ آرام معلوم ہوتا ہے اس حالت سے دودھ پلانا اگر ججھی بچہ ہونے پر لپٹی ہوئی ہو تو ویسا ہی بچے کو چھاتی سے لگادینا کیونکہ خصوص دودھ پلانے کو آئیں تو دھیری محنت ہوتی اور بچے کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا ہے اگر بیٹھی ہوئی ہوں تو اسطرح سیدھی بیٹھی ہوں بچے کو اٹھا کر چھاتی کو لگانا مگر ججھیوں میں دستور ہے کہ دودھ پلانے کے وقت بدن کو بنگ کر کے بیٹھی ہیں سو اس سے انکی کمر اور ران میں بہت درد آتا ہے اور بچے کو ذرہ بھی فائدہ نہیں ہوتا ہے

The diet of a nurse should be simple, nutritious, and such as is easily digested. It is an established fact, that, if plain and nourishing, a mother may, with impunity to a child, gratify herself in any article of food, if she at first habituate her stomach to it, and it will rarely be found that any thing will disagree with an infant which agrees with herself.

Unless the state of the health requires wine or beer, most nurses, who have good sense enough to try, will find the comfort of their feelings best consulted, their constitution best supported, and the improvement of their infants most rapid, when they avoid spirits, wine, or beer, and drink milk as their ordinary beverage. Some women may require a draught of good ale twice a day, but the cases are rare.

A nurse should live on a proportionate quantity of animal and vegetable food. No objection, but such as is traditionary and unfounded, can be advanced to her partaking moderately of any well boiled vegetables or ripe subacid fruit. Her meat should not be much salted or fat, and rich pastry, for her own sake, as well as for the welfare of the child, should be avoided.

At least, one hearty meal of meat should be eaten daily, with a proper quantity of vegetables, and in general the diet of a nurse ought not to be greatly altered from that to which she has been previously accustomed.

It is a common prejudice, and a great error, to direct that a nurse should "live well," in the vulgar acceptance of the words. Nutritious diet is certainly necessary, but rich living renders the milk gross and indigestible.

(۱۶۶) جڳجا اور بڳجے کي سربراھي کا بيان

چاھئے کہ بڳجے کي جڳجي کا خوراڪ بے مصالح اور مقوي رھے اور سليس هضميت کا هو وے يقين جا نو کہ تحقیق بات تو يه هي کہ جڳجي کا طعام بے مصالح اور مقوي رھے اور اسکے مزاج کو موافقت کرے ليکن اس قسم مين جس چيز پر کہ اسکا جي چلے کھایا چاھئے کيونکہ جو چيز کہ جڳجي کو موافقت کري وہ بڳجے کو بهي فايده کري هي

بعضي جڳجيون کو بسبب بيماري کے بوزے يا مي پلانا ضرور پڑتا هي ليکن ايسي ضرورت بهت نادر هي اگر جڳجيان برخلاف اسکے دارو اور بوزہ اور مي سے پرهيز کرکے خود دودھه پيتے جاوين تو اس سے انکے دل کو راحت اور بدن کو توانائي اور بڳجے کي ترقي بهتر دسینگی تسپر بهي بعضي جڳجيون کو بوزہ ايکروز مين دوبار پلانا ضرور پڑتا مگر ايسي عورتين نادر هين

جڳجي اپني خوراڪ مين گوشت اور بهاجي اور ترڪاري وغيره بهي کھائے جا مے سچ هي کہ فرنگستان کے مستورات کي روايت سے ترڪاري اور پکے يھل کھانا منع هي پن ميري دانست مين ايسي چيزون سے پرهيز کرنا نا معقول اور بے سبب هي مگر اسکے کھانیکا گوشت بهت کھارا يا چرهي آميز نهين هونا اور جڳجي اپني اور بڳجے کي صحت کے واسطے نان پروتے سے خود پرهيز کرنا

بهر حال جڳجي هر روز کو ايکبار گوشت اور ترڪاري کھانا اور اکثر جڳجيون کي خوراڪ مين انکے معمول سے زياده فرق نهين هونا

عام لوگ سمجھتے هين کہ جڳجيون کو تيز اور مصالح دار کھانا کھلانا ضرور هي سچ هي کہ پالمنهار خوراڪ چاھئے مگر تيز غذا کي طرف سے جڳجي کا دودھه گندا اور بدھضم هوتا هي

After this, she may take some simple nourishment ; the room should be kept dark, cool, well ventilated, and free from talkative friends ; and the medical man, on seeing her before leaving, (it being presumed that he remains in the house until the woman is comfortably in bed,) should enjoin strict quietude of body and mind, with abstinence from fermented liquors or spiced food.

For some time after delivery, the food of a puerperal woman should be less in its quantity, and more simple in its quality, than she was accustomed to before ; because, whilst a lying-in room is not a sick room, yet so sudden and so great is the change in the habits of the patient, perhaps from high activity to perfect quietude, that the same diet which she had previously taken, could not now be borne without inconvenience.

It is customary to compel a woman, after delivery, to live almost exclusively on gruel or broths ; and it is no uncommon thing for her stomach to be most inordinately distended with several pints of these articles daily. The practice seems extremely irrational, and is often highly injurious. It frequently not only enfeebles the stomach, but by keeping up constant perspiration, debilitates the whole system, and renders it very susceptible of cold ; and is one cause of an immoderate secretion of milk, which becomes a source of great distress to the patient. For some days after delivery, therefore, whilst these articles may constitute a part of her diet, their quantity may be less, if in the middle of the day a light pudding, containing an egg or two, be substituted. The components may be varied until the woman resumes the ordinary family diet, which, if nothing unfavourable has occurred, she may begin to do in a few days.

And whilst it is not intended to enter fully into this subject, still it is one of so much moment as to justify a few more remarks, which are purposely very general and familiar in their character, and bear equally on parent and child.

(۱۶۵) جبچا اور بچے کی سربراہی کا بیان

اسکے بعد جبچا کو ہضم ہوتی سو غذا کھانا اور اسکی کو تھڑی تاریک اور تھنڈی اور ہوادار رہنا اور اسکے سوائے بات چیت کرنے والے دوستوں کو اس سے دور رکھنا اور طبیب بعد تولد کے جبچا بچھونے پر آرام پای ٹکٹ گھر میں رہنا اور جانے کے وقت پر جبچا کو آرامیت اور خاطر جمعہ دینے اور تیز مصالح دار غذا اور نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرنے حاضریں کو خوب تاکید کرنا

تولد ہوئے بعد تھوڑے روز تک جبچا کو آگے کے معدا سے کم خوراک تھنڈی خاصیت کا دینا کیونکہ اگرچہ جبچا کی حالت کھلی سی حالت نہیں ہی ایسی تولد کے آگے عورتیں اپنے گھر کے کام میں مشغول رہتیں اور جو کچھ نہایتیں سو ہضم کرسکتی تھیں اور اب بچہ جنی بعد اول کے موافق گرم خاصیت کا کھانا کھائیں اور چپ بچھونے پر پڑے رہیں تو البتہ ہضم نہوکر کچھ خلل ہوگا

سچ ہی کہ انگلستان میں جبچا کو ایسا پیٹ بھر گندجی اور شوربا پلاتے کہ اسکا پیٹ بڑا نکلتا مگر ایسا دستور بھی نہایت نا معقول اور مضر ہی کیونکہ اتنی گندجی دینے سے معدیگی توانا ہی کم ہوتی اور تمام بدن پسینہ پسینہ ہو جاتا جس کے سبب سے جبچا کا مزاج نا توان ہوتا اور سردی اسپر اثر کرتی اور اتنی گندجی سے دودھ بھی کثرت سے تفریق ہوتا جس سے جبچا کو تصدیع پہنچے گی اسلئے جبچا کے خوراک کے واسطے گندجی ایک معدا سے دینا اور دنکو بھی سبک غذا دیا کرنا اسصورت سے جبچا کے خوراک کو روز بروز تبدیل کرتے جانا اور جبچا صحت سے رہی تو تھوڑے دنوں میں تمام پرہیز چھوڑا کر اپنے گھر میں جو کچھ پکنا ہی سو کھانا

خوراک کے باب میں طول کرنا میرا ارادہ نہیں بلکہ اس کثات میں بھی لکھنا جائز نہیں تسپر بھی جبچا اور بچے کی سربراہی کے واسطے تھوڑے عام باتوں کا بیان کرتا ہوں

ON THE
MANAGEMENT OF MOTHER AND CHILD
SUBSEQUENT TO DELIVERY.

A most important revolution has taken place in this department of midwifery within the last half century ; so that the treatment of puerperal women is very generally now as natural and prudent, as it was formerly unwise and detrimental.

Supposing, then, the child and after-birth to be expelled, the accoucheur being satisfied that the womb is well contracted, the bandage, or belt, which had been passed loosely round the belly previous to delivery, is to be moderately tightened ; and after the removal of any clots that may have escaped from the womb, soft and well-aired napkins are to be applied to the (labia pudendi,) edges of the private parts, and above and below the hips, so as to be interposed between them and the wet clothes.

Presuming that neither hemorrhage nor any other circumstance require a state of absolute rest for a longer time, the woman may remain for half an hour in the same situation as when delivered ; after which, her soiled linen may be removed, and the clean clothes, which had been previously passed round her chest, may be drawn down, and she very gently moved up in the bed, by one assistant at her shoulders and another at her feet. Whilst these things are done, the patient should be a *passive* being ; and on no account be raised from her horizontal position, as hemorrhage, syncope, the falling down of the womb, or (*inversio uteri*) inversion of the womb may be the consequence.

بعد از تولد کے جنما اور بچے کی سربراہی کے بیان میں

اگلے دنوں میں انگلستان بلکہ تمام فرنگستان کے ملکوں میں جنما اور بچے کی سربراہی کرتے تھے سو نہایت نا معقول بلکہ خطرناک تھی مگر بچاس برس کے عرصے سے تولدی طبابت میں اسباب پر بہت سی تبدیلات ہوئیں اور اب کرتے ہیں سو سربراہی آگے کی جہالت کے برخلاف طبعی اور معقول ہو گئی ہے

خیر جب طبیب خاطر جمع ہووے کہ بچہ اور آنول نکلے بعد رحم برابر سکڑ گیا ہے تب اس پتکے کو (جو جھکی کی ابتدا میں جنما کے پیت پر تھیلا بندھے تھے سو) اب تنگ بندھذا اگر رحم سے کچھ لہو منجمد ہو کر نکلے ہو تو اسکو اٹھاؤ الٹا اور سوکھے رومالان ستر کے لبوں کو لگانا اور چوڑے نیچے رکھنا تا بھگے بچھونے کی نعمی نہ لگے

اگر لہو کا بہنا یا دوسرے کچھ حادثے نمود نہ ہو تو جنما کو تولد کے وقت جس حالت پر کہ جنے کو سلائے تھے ویسا ہی آدھے گھنٹے تک رکھ کر راحت پانے دینا۔ اسکے بعد از جنما کے بدن سے میلے کپڑے کھینچ کر اتارنا اور صاف کپڑے پہنا کر بچھونے کے سرھانے تگ سرکانا مگر خوب یاد رکھنا کہ جنما کو کپڑے اتارنے اور پہنانے اور سرکانے کے وقت کبھی نہیں اٹھنے دینا اور حرکت کرنے بھی نہیں دینا بلکہ جنما کے کپڑے آہستہ آہستہ کھینچ کر اتارے بعد صاف کپڑے کو چنکر پیتھ کے نیچے سے اسکو گھولتے جانا ایسا کہ جنما چٹي سلائی گئی سو حالت سے فرق نہ ہلے اگر جنما کو اٹھنے دیویں تو لہو کا بہنا ہوگا یا غش آویگی یا رحم نیچے یا باہر گر پڑیگا یا التھا ہو جایگا

and which, if she bear up under, may leave her in a state to permit of her surviving till the child escapes by the slow and destructive process of suppuration,) the practice appears most reprehensible.

A woman under these circumstances should never die undelivered. If the head of the child be within the reach of the short forceps, they must be applied; but if it be at the brim of the pelvis, should there be room enough, an attempt ought to be made to save the child's life, by the long forceps, or the operation of cephalotomia must be had recourse to.

When the child has receded altogether through the rupture into the belly, it must be traced into that cavity, and its feet or knees sought for, and cautiously brought back through the laceration.

In those truly melancholy cases in which the mouth and neck of the womb have not dilated, but remain rigid, and also in those cases in which the womb empties itself into the belly, and is found contracted, the accoucheur ought promptly and fearlessly to perform the operation of (*Gastrotomia*) *cutting through the belly*, by which he gives even to the woman, and certainly to the child, a better chance of escape, than when they are left to the risk of dependence on the preservative and restorative powers of nature. Still, on this method of proceeding there exists great diversity of sentiment: some justly eminent men think that more women would recover if left to themselves, than when the additional injury of (*Gastrotomia*) *cutting through the belly*, has been inflicted.

(۱۳۳) جھکيان جنم ۾ رحم پهتتا هي

جس سے عورت نہ مرے تو بهي اسڪے مزاج کو اور تڪليف هوكي ڪيونڪه آخر ڪو وهان پهوڙا بڙڪر پيپ بهر ڪر منهن ڪريگا اور ٻجهه اسي راه سے نڪليگا تب عورت اس ٽپ اور اس پيپ بهرنيڪي ايذا کو ڪيسا سهديگي

ميري نظر مين عورت پر ايسا حادثه گذرے تو بهر حال جيٽه جي اسکا تولد تمام ڪرانا اڪر تولدي کوٽے چمٽے ٻچے ڪے سر کو لڳے تو لڳا ڪر نڪالنا ايڪن سر پيوڙو ڪے گهيرے پر هو تو تولدي لنڊے چمٽے لڳا ڪر سربراهي ڪرنا پن نهين لڳتے هو تو سر بهوڙو ڪر تولد ڪرانا

اڪر ايسا هو ڪه ٻجهه رحم مين هوا سو شق ڪي راه سے پيٽ ڪے جوف ڪے اندر جهٽ پڙا هو تو اسڪے پيچھے هاتھ گھساڏا اور اسڪے پاڙون يا گڙڪے پڪڙ ڪر آهستيگي سے التھاکر نڪالنا

اڪر رحم ڪا منهن ڪشاده هونديڪي آڳے رحم پيٽ جاوے يا رحم پهتو ڪر اپنے کو خالي ڪر ڪے لنڊا بنگيا هو تو يهه دونون حالت نهايت پر غم و الم هين اور ٻچے اور عورت ڪي جان بچائيڪي لڏے طبيب ٿرت بے با ڪي سے عورت ڪا پيٽ اور رحم چير ڪر تولد ڪرانا اور ميري راي مين ويسا ڪرڻے سے عورت اور ٻچے کو زبست ڪا بهروسا هو ڪا تسير بهي يهه بيان ڪرنا لازم ڄاڻتا هون ڪه بعضے نامور مصنفون ڪي سمجهه مين يهه هي اور ڪهتے بهي هين ڪه ايسے صدمه پر اسطور ڪي جراحت ڪرنا جائز نهين هي جس سے انکا غرض يهه هي ڪه ايسے حادثے پر اور ايڪ بهاري زخم ڪرڻے سے اور خطرہ هوتا هي مگر چپ رهين تو عورتون ڪي زبست ڪي ٻڙي اميد هي

When the symptoms just enumerated occur, they naturally lead to an *external* examination, which detects the different parts of the child through the abdominal walls, and a loss of the uniform circumscribed uterine tumour. An *internal* examination discovers hemorrhage, and the partial or entire recession of the foetus, unless it had previously entered the cavity of the pelvis, or been impacted at the superior aperture.

The Cause

Of this mournful occurrence is very obscure, unless the general explanation of *powerful action*, with *unusual resistance*, be admitted as satisfactory. On this principle, it is obvious that this fearful catastrophe may occur to women with distorted pelvis; or in those cases of preternatural labour in which the fluid of the amnion has escaped prematurely, and in which there has been impetuous and irregular uterine contractions on some projecting part of the child.

It has also resulted from unjustifiably forcible efforts to turn the foetus in the womb, or to afford instrumental relief.

Management.

Notwithstanding the recommendation of some very celebrated accoucheurs, to do nothing when the child has escaped through the laceration into the belly, (but there to let it be smothered and remain, that the woman may have the chance of conflicting successfully with the constitutional disturbance which inevitably ensues,

مذکور علامتین نمود ہوتین پر طبیب البتہ انکا سبب باہر وار سے دریافت کرنا ہی اور ہیٹ پر ہاتھ لگاتے ہی بار دار رحم کی ہوارگی غیب ہو کر بچے کے اعضا ہاتھ کو لگتے ہین اور رحم کے نالے کی راہ سے امتحان کرے تو معلوم ہوتا ہی کہ لہو بہتا اور بھی نکلتا تھا سو بچہ پھر ہٹ گیا ہی مگر بچہ اتنا نکلا ہوا ہو کہ پیٹرو کے جوف کے یا اسکے گھیر یکے اندر داخل ہوا ہو تو رحم کے پھٹنے پر پھر نہیں ہٹتا ہی

رحم یا رحم کے نالے کے پھٹنے کی علت کے بیان میں

اس غمگین حادثے کی علت کا ہونا ظاہر نہیں ہی مگر بعضے مصنفین کی سمجھ میں یہ ہی کہ رحم بہت زور سے بچے کو ڈھکیلتا اور اسکے نکالنے میں بیحد اذکو ہونے سے ایسا پھٹتا ہی اگر یہ خیال راست ہو تو ان جچا یوں کو کہ جنکا پیٹرو بنگا ہی ایسا ہوگا یا ایسی غیر طبعی تولدوں میں کہ جھلی جلد پھٹنے اور اسکا پانی نکلنے سے رحم سمٹا و کرتا اور نہایت زور سے بچے کے کسو جائے پر لگتا اور پھٹتا ہی

مگر یہ تو معلوم ہی کہ بچے کو رحم کے اندر زور سے الٹھانے اور ہتھیاروں سے کمک کرنے میں ایسا پھٹا ہی

رحم یا رحم کے نالے کے پھٹنے کے علاج کے بیان میں

بعضے مصنفان تاکید کرتے ہین کہ رحم پھٹکر بچہ اس سوراخ یا شق کی راہ سے پیٹ کے اندر نکل پڑے بعد کچھ نہیں کرنا مگر میری دانست میں یہ بات نہایت زبوں ہی کیونکہ ایسا کرین تو بچہ بیشک مر جاوینگا اور وہ رھان رھنے سے عورت کی مزاج میں تپ اور تصدیعات نہایت شدت سے اٹھینگی

Sixth Order.

OF LABOURS, OR THOSE ATTENDED WITH LACERATION OF THE WOMB OR VAGINA.

No occurrence is more sudden, unaccountable, and disastrous, than *this* melancholy catastrophe.

After an indefinite time from the commencement of uterine contractions, whilst every circumstance connected with parturition appears to be favourable, a woman may be seized by a most acute abdominal, rather than uterine, pain, very sudden in its accession, and spasmodic in its character, accompanied by too unequivocal sensations of something bursting within the belly. This feeling is immediately followed by a cessation of pain; indescribable prostration of the vital powers; hurried and laborious respiration; feeble, rapid, or intermitting pulse; and vomiting. Sometimes the patient gives one or two deep sighs, becomes extremely restless, gasps, and expires. At other times, she gets gradually more feeble, till she dies from internal hemorrhage, after a few hours. Now and then she lives, until destroyed by the slower process of inflammation; still more rarely, notwithstanding the laceration shall have been so extensive as to permit the child to escape into the cavity of the belly, some well authenticated instances are recorded, in which it has been extracted *by the natural passages*, and the women lived to bear children subsequently; and others, in which the child has remained for years *in the belly*, and has then been discharged by the rectum, or by an abscess in some other part.

چھوٹین قسم کی غیر طبعی جھجکی کا بیان جسمین رحم یا اسکا نالا پھٹتا ہی

یہ بہ نگین حادثہ یکبیک اور بیتخبر واقع ہوتا ہی اور اسکے نتیجے
مصیبت انگیز ہیں

رحم کی پکڑ شروع ہوی بعد (نا مقرر وقت پر جبکہ تولد کے معاملہ کی
ہر ایک کیفیت برابر گذرتی ہی) یکایک جچا کے پیٹ میں انٹر ہوتی سریکا
بے نہایت درد اٹھتا اور اسکو پیٹ کے اندر کوی عضو پھٹتا ہی سریکا معلوم ہوتا
ہی اسپر تولد کا درد موقوف ہو جانا اور جچا کا زور بالکل ٹوٹ جاتا اور ساختی
سے جلد جلد دم چڑھتا اور نبض کم زور و جلد اور بد حال چلتی اور قی ہوتا اور
کبھی کبھی جچا دو تین بھاری سانس لیکر بے تاب ہو جاتی اور ہانپتی ہانپتی
مر جاتی ہی بعضی عورتیں دفعۃً کم زور ہوتیں اور تھوڑے گھنٹوں کے عرصے میں لہو
اندروار بہنے کے سبب سے انتقال پاتیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ ایسی آفت
رسیدہ عبرت قرت نہیں مگر بھٹی سو جائے میں خون کا جوش یعنی جلن
ہو کر مر جاتی اور مصنفہ ن بیان کئے ہیں کہ بعضی جچایان رحم پیٹے بعد درست
ہو گئی ہیں اور یہی کہتے ہیں اگرچہ کہ رحم ایسا پیٹے کہ بچہ رحم کے شق کی
راہ سے پیٹ کے اندر ڈھکیلا گیا ہی سو پھر اسکو رحم کے فالے کی راہ سے نکال کر
تولد کرائے اور جچا بھی درست ہوی ہی اور پھر بھی بچے جنی مگر دوسری
جچایوں کو ایسا ہوا کہ بچہ انکے پیٹ میں برسوں تلک رکھے اور پھوڑا ہو کر
اسکے ٹکڑے اس پھوڑے سے یا متعدد کی اندڑی کی راہ سے نکل گئے ہیں

In either of these cases, it is a very efficacious article; but it appears most dangerous to attempt to maintain its utility, or to rely on its efficacy, in cases of active and alarming uterine hemorrhage.

When exhibited under the before-mentioned circumstances, to secure its full effect, it is necessary to give it in doses of four or five grains, repeating it every second or third hour whilst necessary, with a diminution of one grain from each successive dose.

(۱۱۰) جھجکیاں جنمیں لہو کا بہنا ہوتا ہی

ان دونوں حالتوں میں یہہ دوا بیشک بہت فائدہ کرنی ہی مگر نہایت کثرت سے خون بہتا ہو تو اسکے بند کرنے کو فقط انیوں پر اعتقاد رکھنا بہت نا مناسب ہی

مگر مذکور حالتوں پر انیوں دینے کا ارادہ رکھتے ہو تو اس سے فائدہ کامل حاصل کرنے کے لئے لازم ہی کہ چار پانچ دانے بھر انیوں دو دو یا تین تین گھنٹوں کو ایک بار دیتے جانا اور ہر بار کی نوبت پر ایک ایک دانے بھر کم کرتے جانا

These symptoms require for their removal small quantities of the most nutritious and easily digestible food, with the exhibition of camphor and opium, and other cordial and sedative articles of the materia medica, with mild aperients; and it occasionally occurs, that the local determination and congestion are so considerable, that notwithstanding the enfeebling cause primarily producing them, the comfort and safety of a woman will absolutely require local bleeding by leeches, or by the application of cupping-glasses.

The exhibition of very large doses of *opium*, to restrain uterine hemorrhage, has been recommended by several deservedly eminent accoucheurs.

Both reason and experience appear to concur in condemning this practice; for whilst it is admitted, that under some circumstances opium is highly beneficial, its indiscriminate employment is undoubtedly fraught with mischief.

The result of calm and dispassionate investigation on this subject is, that opium in large doses, in cases of uterine hemorrhage, generally does harm, by paralysing the contractile energies of the uterine and arterial fibres; and that this valuable medicine is useful, and only useful, under the existence of some such circumstances as the following:—

It is decidedly beneficial, when hemorrhage has gone on until the vital powers have become reduced extremely low; and when, with other symptoms of exhaustion, the stomach manifests great irritability.

It is a no less valuable agent, when hemorrhage is the consequence of irregular contraction of the uterine fibres, whether circular or longitudinal.

(۱۶۹) جھپکيان جنمڻن لھو کا بھڻا ھوئا ھي

ايسي علامتون کو دفع ڪرڻ ڪو تقويت ڪے اور جلد هضم ھوئي سو غذا ڪھلانا افديون اور ڪافور اور دوسري مسڪر ادويه اور نرم جلابان دينا اور ڪجهي لھو ڪے بھڻے سے بهت ناتواني پيدا ھوئي ھي جس سے ڪسو نه ڪسو جاے مين لھو جمع ھوئا ھي اگر چيڪه يھه تازي بيماري ناتواني ڪي علت سے واقع ھوي مگر عورت ڪي جان ڪي سلامتي ڪے واسطے اس جاے پر بهي جونڪ يا سنگ لگا ڪر لھو نڪالفا ضرور پڙيگا

بعضے عالم و بزرگ و نامور تولدي طبیبان لھو ڪے بند ڪرڻيڪے واسطے افديون ڪے بڙے خوراک دينا ڪر ڪے تاڪيد ڪئے ھين

مگر عقل سے دريافت ڪے تو ايسا استعمال نهايت زبون معلوم ھوئا ھي اور يھه بات تجربے سے بهي ثابت ھي ڪہ بعضي حالتون مين افديون مفيد ھي مگر ھر وقت اور ھر حالت پر افديون ڪھلانے سے خرابيان ھوئي ھين

لھو ڪے بھڻے ڪے حادثے مين بهت افديون دينے سے ڪيا خرابي اڻھڻي ھي سو عقلمندي اور صاف دلي سے ديکھے تو معلوم ھوگا ڪہ اس سے رحم ڪي مڇھلي اور شرابين ڪے ريشون ڪي ڪشش موقوف ھو جاتي ھي جس سے اڪثر خرابي مسلط ھوئي اور اس دوا سے فقط نيڪي لکھي جاتين سو حالتون مين فايده پھڻچتا ھي يعنے

لھو اتني ڪثرت سے يا اتنے وقت تگت بها ھو ڪہ جان قريب جانيڪے رھے اور عورت بهت ناتوان ھوئي اور معدہ ڪسو چيز کو نهين قبولقا ھو تو افديون مفيد ھي

اگر رحم ڪي مڇھلي ڪے آڙے يا ڪھڙے ڏنڊے ريشے نا موافق وجه پر اڪثر جانيڪے سبب سے لھو کا بھڻا ھوئا ھو تو يھه افديون فايده بخشينيگا

Such symptoms naturally lead to an external and internal examination, which detects a re-distended womb, filled with coagulated and fluid blood.

Under these circumstances no time must be lost, or vacillating and inefficient treatment may soon place the patient beyond the reach of remedies. One hand should be immediately introduced within the womb, to empty it of clots, and to stimulate it to contract, whilst pressure is made on the belly, and the womb grasped with the other. Besides this, such other means as have been already recommended to restrain the flow of the blood should be promptly and perseveringly adopted; and, as a last resource, *transfusion* may be employed.

When the womb does not readily and completely contract, a small portion of blood is poured out, which coagulates, and keeps up hemorrhage until it is removed from the organ by manual interference, or uterine contractions. Its expulsion will be accelerated by friction on the womb externally.

Now and then, uterine hemorrhage is the consequence of partial or complete inversion of the womb. This is in most cases referrible to mismanagement; and if it be produced by the forcible extraction of the placenta, it ought to be known to the accoucheur, if he attends to the directions given for the removal of the after-birth from the vagina; and, when discovered, should be immediately reduced.

The *consequences* of uterine hemorrhage are sometimes highly distressing, and not unfrequently indicate considerable peril. Whenever intense pain in the head, extreme exhaustion, urgent thirst, and great restlessness supervene, the patient's recovery is doubtful, and her circumstances demand the most judicious management.

(۱۸۸) جھپکیاں جنہیں لہو کا بہنا ہوتا ہے

ایسی علامتیں نمود ہووین اور طبیب انکا سبب پہچاننے کے لئے باہر وار و اندر وار سے دریافت کریں تو معلوم ہو گا کہ رحم لہو کے جما ہونے سے پھر بھولا ہے

ایسے حادثے پر توقف نہیں کرنا کیونکہ چھوٹا علاج کرے تو ذرے میں جچا کو درست کرنا محال ہوگا یعنی چاہئے کہ ایک ہاتھ کو والے کی راہ سے رحم کے اندر پہنچا کر اسکے اندر ہی سو منجمد لہو کو نکالنا اور اسکو پھر سمٹاؤ کرانے کے واسطے ہاتھ کو چو طرف ہلا کر اشکالنا اور ایسا کرتے ہی ایک ہاتھ سے پیت کے اوپر (جہازکہ رحم ہی) پکڑ کر رحم کو خوب دبانا سوائے اسکے لہو کے بہنے کے بند کر نے میں آگے لکھا گیا سو علاج کو استعمال کرنا اور فائدہ نہ بخشے تو دوسرے آدمی کا لہو جچا کے رکون کے اندر انقبیلنا

جبکہ رحم جلد لذّا یا گھٹ گولا سا نہ بنتا ہی تب تھوڑا لہو اسکی جوف میں بہتا اور اس میں منجمد ہوتا ہی اور طبیب کے ہاتھ سے یا رحم کی پکڑوں سے اس منجمد لہو کو نکالے گت اور لہو بہتا جاتا - اسکے نکالنے کے واسطے رحم کی جائے پر باہر وار پیت کو خوب رگڑے تو فائدہ بخشتا ہی

کبھی کبھی رحم کے پورے یا آدھے الٹھا ہونیکے سبب سے لہو کا بہنا ہوتا ہی مگر یاد رکھو کہ یہ حادثہ تولد کے بد استعمال کا نتیجہ ہی اور آنول کو بزور نکالنے سے یہ حادثہ نمود ہوتا ہی اور طبیب آنول نکالنے کے قانون موافق عمل کیا ہو تو البتہ رحم کے الٹھنے سے واقف ہوگا اور معلوم کرتے ہی حالت اصلی پر اسکو پھر پلتھانا

کبھی کبھی لہو کا بہنا ہونے سے نہایت ایذا اور خطر ناک نتیجے واقع ہوتے اور سر میں نہایت درد اور نپٹ کم زوری اور بہت پیاس اور بڑی بیتابی ہووین تو جچا کا درست ہونا مشکوک ہی اور اسکی حالت کا معالجہ کرنے میں نہایت عقلمندی چاہئے

Syncope, then, being useful in checking the force of the circulation, and, as a consequence, in putting a stop to flooding, it ought never to be rashly interfered with, (as it too frequently is,) by the exhibition of large and repeated doses of brandy and other powerful stimulants. Still women must not be permitted to die from exhaustion, if it can be prevented; and therefore, when extreme prostration of the vital powers exists with syncope, small and repeated doses of such stimulants as brandy or ammonia must be given. Under such circumstances sprinkling cold water on the face and chest will sometimes rouse the almost ex-animate woman. Ammonia may also be applied to the region of the heart, whilst the flow of blood is invited to the extremities by the application of warmth.

It must be admitted, that the administration of stimulants and cordials to a woman exhausted by uterine hemorrhage, is one of the nicest points in obstetric practice, and it may be laid down as a general rule, that they are admissible in but few instances, and ought only to be exhibited to such an extent as may be necessary to restore and sustain the circulation.

It is not unusual for a woman to be apparently doing very well for some little time after delivery; and yet, although the womb shall have contracted in a great measure, blood may be poured out into its cavity, so as to re-distend it, and in consequence of the clots blocking up the mouth of the womb, no hemorrhage shall appear by the vagina. A woman under such circumstances will complain of being faint, and of ringing in the ears; her countenance will become pallid; nausea, vomiting, and extreme restlessness, sometimes follow; the pulse sinks; and if she be not speedily relieved, she expires after one or two gasps, or a slight convulsive paroxysm.

غش آنے سے سوران ڪا زور ڪم ھوئا ھي اور لھو ڪا ٻھڻا بند ھو جاتا اس سبب
 سے اسڪم ھونے پر ٻراندھي يا دوسري مسڪر چيزين ٻار ٻار ڏيئا ٻھائيت نا مناسب
 ھي تسڀر ٻھي عورتون ڪو ٺاڦوئي سے ٺھين مرنے ڏيئا اور اس لئ غش آنے پر عورت
 ڪا قوت جان ڪمئي سريڪا گھٽ جاوے تو تھوڙي ٻراندھي يا امونڊيا يا دوسري اشڪال
 ڪرتي سو چيزين ٻار ٻار ڏيئا اور اسڪم منھه اور جھاتي پر تھڻڏا ٻائي چھڙڪاوے تو
 پھر ھرش مين آڏيگي اور دل ڪي جايے ڪے اوپر ٻھي امونڊيا رگڙنا اور ھاٿه پانون
 ڪو ڪرمي پھنڇاڻا

سچ ھي ڪه تولدي طابابت ڪے تمام استعمال مين ٻراندھي يا دوسري ڪچھه
 مسڪراشڊيا ڪب ڏيئا ضرور ھي ڪر ڪے پھنڇاڻا سو ٻھت ٻڙي بات ھي مگر روزمرے
 ڪي سربراھي ڪے واسطے اس تا ڪيد ڪو ياد رڪھو ڪه انڪے ڏينے ڪي ضرورت نادر ھي
 اور ڊيوے تو فقط اتنا ڏيئا ڪه سوران اپني حالت اصلي پر آجاوے

ڪٻھي ڪٻھي ايسا ھوئا ھي ڪه تولد ھوے بعد تھوڙے وقت تلگ جڳا
 خيريت سے رھتي اور اگرچيڪه رحم سمڻا و مين آيا ھي پر لھو اسڪم جوف مين
 ٻھتا ھي مگر رحم ڪا منھه منڇمڇم لھو سے بند ھونديڪے باعث رحم پھر پھولتا اور
 يھه لھو ٻاھر ٺھين نڪلتا ھي مگر ايسے حادثے پر جڳا غش ڪھاتي اور ڪان مين مھدين
 آواز ھوئي ڪر ڪے شڪايت ڪرتي اور اسڪا منھه زرد ھو جانا اور جي مٽلاتا اور اڪھال
 يعني قي و ٺھائيت بيقراري ھوتي اور نبض ڪم زور ھوتي ھي اور جلد اسڪا معالجه
 ٺھين ڪيے تو دو تھن ٻار ڪے ھاڻينے پر ڪھڙڇاڻا سے مر جاتي ھي

Flooding, from this cause, must be attacked by a full dose of opium, (not less than forty drops of the tincture, or three grains of the gum,) and immediately on the cessation of spasmodic action, which is manifested by the diminution of pain in the back, the hand of the accoucheur must be introduced into the womb, for the purpose of gently dilating the stricture, emptying the organ of its clots, and stimulating it to more healthy contraction.

Syncope, or fainting, is not an unfrequent consequence of flooding; and although it is beneficial, when contrasted with continued hemorrhage, yet it must ever be viewed as an evidence of danger, and as indicative of extreme loss of energy in the vascular system.

It may be here observed, that there are *three* important agents concerned in restraining uterine hemorrhage; uterine contraction, the formation of clots, which block up the mouths of the bleeding vessels, and the contraction of the vessels themselves; for although muscular irritability or volition may have ceased, the *contractility* of the arteries continues. It is, therefore, of great importance not to interfere with either of these powers; and as *syncope* never exists with that diminished action on the heart and arteries, which cannot send the blood to the brain or extremities with sufficient power to prevent a collapse of them, it becomes highly momentous to regard moderate fainting as a salutary symptom, because, during its continuance, the mouths of the vessels may, and often do, become so sealed by contraction and the formation of clots that hemorrhage ceases.

(۱۵۹) جھکيان جنمڻ لھو کا ٻھڻا ھوڻا ھي

اس علت سے لھو کا ٻھڻا ھو تو چاليس بوند اڻيون کي عرق کي يا تين دانن ٻھر اڻيون کھلا کر اسکو دفعه کرڻا اور جڇا کي ڀڄڻهه سے درد جارے تو سمجھو کہ اڪثر دفع ھوي ھي تب طبيب اپڻن ھاتھ کو رحم کي اندر پھنڇا کر اسکي ٽڙکي کھولڻا اور اسکي اندر ھي سو انجماد خون کو نڪالڻا اور اس عضو کو تڙھرت سمڻا ۽ پر لاڻا

لھو کا ٻھڻا ھو تو ٻارھا غش آي اکر چڊيڪه ڀيھ غش پي دربي لھو کي ٻھڻي سے بھتر ھي مگر اسکو ٻي خطريکي علامت جاذو کيونکہ سورن کي قوفا ۽ مين نقصان ڏھو ھو تو غش کيون آي ھوڻي

ظاهر ھو وے کہ رحم کي لھو کي ٻھڻي کا بند ھوڻا تين صورت پر ھي پھلا رحم کا سڪڙڻا - دوسرا لھو کا مڙجڻ ھوڻا جس سے شراين اور رگون کي منڇھ موچے جانے مين - ٽيسرا رگون اور شراين کا اڪڙڻا اور جانيو کہ مڇھليون کي کشش کي قدرت موقوف ھوي بعد شراين کا سمڻا ۽ باقي رھڻا ھي اس لم نہایت ضرور ھي کہ طبيب ان تينون صورت مين دخل نہين ڏيند اور غش ھو وے تو ٻي جانو کہ دل کي شراين کي سمڻا ۽ و کا زور دماغ کي شراين کي اندر لھو پھنڇانے کو کافی ھو تو غش ھوڻي ھي اسلئے لھو کي ٻھڻي پر تھڙي سي غش آوے تو اسکو فائده مند تفاق جانو کيونکہ غش رھي سو وقت شراين اور رگون کا منڇھ مڙجڻ لھو سے بند ھوکر لھو کي سيل موقوف ھوڻي ھي

Whenever the womb is to be found uncontracted, the hand is to be gently passed into it; and when introduced, to be freely but tenderly moved about within its cavity. Whilst this is being done, an assistant may employ friction to the belly, round which a broad bandage should have been previously applied, that it may be gradually tightened without disturbing the patient; or whilst the left hand of the accoucheur is in the womb, the right may grasp the womb externally; a measure which is often eminently conducive to the attainment of the object so much to be desired.

If these means be employed, (and *espécially such a degree of pressure by a pad and bandage as will cause the walls of the womb to press against each other,*) almost every case of hemorrhage may be restrained.

In less dangerous cases of hemorrhage, *the application of cold* to the pubes, perineum, belly, and loins, will frequently arrest its progress. This remedy may be applied by cloths wrung out of cold vinegar, or salt and water; or by the more impressive method of dashing the parts with cold water; or by the still more efficacious use of pounded ice in a bladder, allowed to dissolve gradually on the belly, or a piece of ice introduced into the vagina or rectum.

Should there be *irregular contraction* of the muscular fibres of the womb, either constituting the *hour-glass* contraction, when the circular fibres are affected with spasm about the centre of the organ; or the *oviform* contraction, when all the circular fibres act spasmodically, whilst those which take a longitudinal course appear to be more than usually relaxed; the hemorrhage will be checked by such means as relax spasm, and induce regular and universal contractile efforts.

(۱۵۵) جھچکیان جنمین لہو کا بہنا ہوتا ہی

بعد تولد کے رحم لٹڈا نہ بنے تو اسکے اندر ہاتھ کو آہستگی سے پہنچاتا اور بعد ازان ملایمت سے اسکے اندر انگلیوں کو ہلاتے جانا طبیب ایسے معالجے میں مشغول ہوتے سو وقت پر جنچا کے پیٹ کے اطراف لپٹا ہوا ہی سو پٹکے کے اندر کسی دای یا مددگار کے ہاتھ سے آہستہ ملانا یا طبیب اپنے ڈانوبن ہاتھ کو رحم کے اندر پہنچا کر اپنے سیدھے ہاتھ سے پیٹ کے اوپر سے رحم کے باہر وار کے سطح کو پکڑنا جس سے بارہا مقصد دل بر آتا ہی

اگر ایسا معالجہ کرنے کے ساتھ ایک چھوٹا تکیہ پٹکے کے نیچے رکھکے ایسا کسکر باندھے کہ رحم کے دونوں دیوار لگ جاوین تب لہو کا بہنا بند نہ ہونا نادر ہوگا

لہو ایسا کم بہے کہ اسمین اتنا خطرہ جان کا نہ ہو تو پشم اور پیٹ اور سیون اور کمر کو خنکی دینے سے اثر بند ہو جایگا اور خنکی دینے کا بہترین طور یہہ ہی کہ تھنڈے پانی میں تھنڈا سرکہ یا نمک ملا کر کپڑا بھگا کر ڈالنا یا ان مذکور جگہوں پر تھنڈا پانی مارنا یا بیل یا گائی کے پھکنے میں یخ ڈالکر پیٹ پر رکھنا یا رحم کے نالے یا مقعد کی انتڑی کے اندر یخ کا ٹکڑا رکھنا

اگر رحم کی مچھلی کے ریشے ایسے بے موقع وجہ سے سکڑ جاوین کہ اسکے بیچ میں جو اطراف چلتے ہیں سو ریشے اکثر جاکر رحم شیشہ ساعت کے سر پکا بندجاتا ہو یا اطراف چلتے سو ریشے اکثر جانے سے اور ٹھڑے لذبے چلتے سو ریشے نہایت ڈھیلے ہونے کے سبب سے رحم بیضے کی سی شکل پر سکڑ جاتا ہو تو ایسی علتوں سے لہو کا بہنا ہو تو ویسا ہی علاج کرنا جیسا کہ بدن کے دوسرے مچھلیوں کے اترنے پر کرتے ہیں

The *primary object* in the management of those cases of flooding which result from a diminution of the contractile energy of the uterine fibres, is to *re-excite the contraction of the womb*, if they shall have entirely ceased; and to quicken their activity, if they be continued feebly.

Whether, then, the after-birth be detached or not, the practice ought to be the same, for surely nothing can be more culpable than the dangerous custom of some men, who recommend "that the hand must be immediately introduced within the womb to grasp the after-birth, and instantly extract it." The consequence of such irrational practice is an augmentation of peril; for the very obvious reason, that the open mouths of a great number of vessels are exposed.

In some rare instances, the after-birth is thrown off, and lies loose in the womb, preventing the complete contraction of the organ. Whenever that is the case, there can be no hesitation about the propriety of carefully withdrawing it, but not unless the womb has firmly contracted on it.

Internal irritation of the womb with the hand, and external pressure and friction, together with the application of cold, and the exhibition of the ergot of rye, are the principal means on which our dependence must be placed to re-excite the action of the womb, and without which a woman is not secure.

(۹۹) جھکیان جنمیں لہو کا بہنا ہوتا ہی

رحم کی مچھلی کے ریشے مین سمٹاؤ کی حالت کم ہونے سے لہو کا بہنا
ہوا ہو تو اسکے معالجے میں پہلا مقصد یہہ ہی کہ رحم میں سمٹاؤ
بالکل نہیں ہو تو اسکو پھر اشکالنا اور اسکی پکڑ میں نا توانا ہی ہو تو
اسکو پھر زور دینا

اس لئے جائے کہ آنول چھٹی ہو یا نہیں ہو تو ایک طور پر علاج کرنا اور
بعضے اطبا جو تائید کئے ہیں کہ ہاتھ کو رحم کے جوف کے اندر تروت گھسا کر
آنول کو پکڑ کے نکالنا سو یہہ بات مدیری نظر میں نہایت خطرناک ہی ایسے
نا معقول طور پر عمل کریں تو اور بھی زیادہ خطرہ جانو کیونکہ نا سکڑے ہوئے
رحم سے آنول نکالے تو شرین اور رگوں کا منہ کسادہ رہتا ہی

کبھی ایسا ہوتا ہی کہ آنول چھڑ کر رحم کے جوف میں پڑی رہتی جس
سے اس عضو کی پوری سمٹاؤ نہیں ہوتی اور ایسی حالت کبھی ہو تو آنول کو
خبرداری سے نکالنا البتہ جائز ہی مگر رحم اسکی اطراف کو قبض نہیں کیا ہی تو
اسکا انقباض ہوئے تلگ نہیں نکالنا

رحم کی سندھ کی حالت کا علاج یہہ ہی

اسکی پکڑ کو پھر اشکالنا اور اسواسطے رحم کے جوف کے اندر ہاتھ
پہنچا کر انگلیوں سے جو طرف ہلا نا اور باہر وار دابنا اور ملنا
اور دیو گندم کے مریض دانے یعنی ایرگٹ آف رای پلانے سے
اپنا مقصد پورا کرنا اور معلوم کریں کہ رحم کی پکڑ شروع ہوئی تلگ عورت کی
حفاظت یا سلامتی کا بھروسا نہیں ہی

Constitutional debility may produce this condition of the organ. It is also a consequence of protracted labour; of over distention of the womb, as in twin cases; of the reprehensible practice of rapidly emptying the womb, without permitting it gradually to contract; of omitting to support the womb with a bandage passed round the belly; and of the exhibition of stimulants. It may also be brought on by prematurely raising a recently delivered woman from a horizontal posture, and from inversion of the womb, &c. &c.

A very superficial retrospect of the causes of uterine hemorrhage which have been enumerated, will teach the vast importance,

First, of securing or restoring the contractile powers of the womb; and

Secondly, of avoiding every thing that can even increase the force or frequency of the action of the heart and arteries.

To secure these objects, much that is *preventive* may be done by the mere avoidance of those causes which have been specified, and many of which are under our control; and much that is *cure*-*tive*, by the observance of those general directions which were given for the management of cases of accidental hemorrhage occurring during labour.

Although the loss of a small quantity of blood is common on the detachment and expulsion of the after-birth, and does not demand interference, yet it is of the highest moment not to defer the adoption of energetic measures until formidable consequences begin to appear; because, if hemorrhage is allowed to proceed, although it may not immediately endanger the life of the patient, the constitution may be so enfeebled as to be unable to acquire its former vigour, or the foundation may be laid for chronic and fatal disease.

(۳۳) جھپکیاں بننے میں لہو کا بہنا ہونا ہی

رحم کی اس سنداگنی کی حالت جھپکا کے بدن کی نا توانائی سے ہو گی مگر اس کی اور بہت سی علتیں ہیں یعنی یہہ طول جھپکی کا نتیجہ ہی اور رحم کی تفاوت کے سبب سے جیسا کہ دو بچے رہے سو وقت تنہا ہوا رہتا ہی اور طبیب کی بد استعمال کا نتیجہ چنانچہ تولد جلد کرانے سے رحم کو سکڑانے کی فرصت نہیں ہوتی یا رحم کے ٹیکے کے واسطے پٹکا نہیں بند ہنے سے یا دارو اور دوسری جوش آور مسکر چیزیں وغیرہ کے ٹھلانے سے یا بعد تولد کے جھپکا کو جلد کھڑے کرنے سے یا رحم پلٹ گیا ہو تو بھی یہہ سنداگی نمود ہوتی ہی

اس حالت کی علتوں پر غور کرے تو البتہ معلوم ہوگا کہ اس واقعے پر کیا علاج کرنا ہی

یعنی پہلا علاج رحم کے درد کی نوبتوں اور اسکے سمٹاؤ کو پھر اشکال کرنا

دوسرا ان تمام چیزوں اور حرکات سے (جو سوران کو شتاب کرتے ہیں) پرہیز کرنا

اگر طبیب بد استعمال مسطور نکرے تو بارہا ایسے بد نتیجے نمود نہیں ہوتے ہیں اسواطے اسکو علاج مزاجیہ کہتے ہیں اگر نمود ہو اور معالجہ شفا کرنا چاہتے ہوویں تو تولد کے عمل میں لہو کے اتفاقاً بہنے کے باب میں بیان کیے ہیں سو علاج کو عمل میں لاوے تو بہت فائدہ بخشتا ہی

اگر جبکہ آنول چھٹنے اور نکالی جانے پر ہمیشہ تھوڑے لہو کا نقصان ہوتا ہی اسکا علاج کرنا ضرور نہیں پڑتا ہی تسپر بھی چاہئے کہ لہو کا بہنا نمود ہووے تو عقل سے اسکا معالجہ کرنا تا مہیب اور خطرناک نہووے کیونکہ اس لہو کے بہنے کو بند نکرے سے جھپکا کا جان قوت نجاتوے تو اسکا مزاج ایسا کم زور ہو جاویگا کہ پھر اسکی اصل اور قدیم توانائی پر بحال نہوگا اور یہہ لہو کا نقصان ہونا دراز بیماری بلکہ مرض الموت تک پہنچےگا

The hemorrhage referred to is not the loss of blood, which very frequently attends that contraction of the womb which expels the child, and at the same time loosens a small portion of the after-birth, nor that which merely circulated through the womb, and which, on the complete detachment of the after-birth, and the contraction of the organ, is expelled from its vessels, now so diminished in their size; but it is those successive gushes, or the more insidious but not less dangerous dropping of the vital fluid, which, if not arrested, sooner or later fatally exhausts the subject of them.

The *immediate consequences* of the flooding may not be alarming, and will very much depend on the velocity with which the blood escapes, and the constitutional powers of the patient; but if the hemorrhage proceeds, in some cases, in a minute or two the pulse sinks, the countenance assumes a wild and exsanguineous aspect, and the surface and extremities of the body become relaxed and bedewed with cold perspiration. The poor creature sighs repeatedly and deeply; vomits; becomes extremely restless, with hurried respiration; gasps, and expires.

Torpor of the womb, or *irregular contraction* of its fibres, is almost an essential feature of uterine hemorrhage occurring after the expulsion of the child; except in those cases which arise from the after-birth being partially detached, whilst the mass being still adherent and retained in the womb, prevents the complete contraction of the womb.

Torpor or a loss of contractile power, exists in various degrees, and sometimes to such an extent, that the hand, when introduced into the womb, may be carried up to the pit of the stomach (scrobiculus cordis;) whilst a well contracted womb will be found like a hard tumour in the pubic region, not larger than an ordinary sized cricket-ball.

(۱۵۳) جیچکمان جنمین لہو کا بہنا ہوتا ہی

معلوم کیا جاوے کہ بچے کو نکالتے اور آنول کی پیوستگی چھوڑاتے سو درد کے ساتھ اور دوسرے یعنی چھوٹے دردوں سے بھی آنول چھٹتی اور رحم کے سکڑنے پر ہمیشہ لہو کا کچھ نقصان ہوتا ہی سو اسکو تولد کے بعد کا لہو کا بہنا کر کے مت سمجھو مگر امواج لہو کے جو پی درپی شدت سے نکلنے یا ایکبیک ذلا لہو کا سیلاب سا جاری ہوتا ہی سو اسکو لہو کا بہنا جانکر جلد بند کرنے پر دل لگاؤ نہیں تو ذرے میں جیچا کا قوت توڑتاجایگا اور جان جاییگی

غرض لہو کا بہنا ذرہ نمود ہوتے ہی قوت جیچا کا جان جایگا کر کے مت سمجھو کیونکہ خطرہ جو ہوتا ہی سو لہو کی سیل کی زور اور جیچا کی قوت پر موقوف ہی مگر بعضی عورتوں میں لہو بہتا جاوے تو ایک لکڑی کے مین نبض سن چلتی اور چہرہ ڈراونا و بیکخون ہوتا ہی اور بدن کا پوست اور دھڑکے اعضا ڈھیلے ہو کر تھنڈے ہوتے اور پسینہ کرتے اور آفت رسیدہ جیچا بارہا بھاری سانس لیتی اور قی نہی اور بیتابی سے تڑپتی اور دم چڑھتا اور آخر بڑا دم لیتی ہی رحلت پاتی ہی

بعد تولد کے لہو کا بہنا ہو تو اکثر رحم سن رہتا یا اس کے ریشے بد آدین پر سکڑ جاتے یا چھوٹے دردوں سے آنول کا ایک ٹکڑا چھوٹتا ہی اور باقی پیوست رہتا جس سے رحم کا سکڑنا برابر نہیں ہو سکتا ہی

رحم کی سفدائی ایک ایک انداز سے نمود ہوتی ہی کبھی کبھی ایسا سن رہتا کہ ہاتھ اس کے جوف کے اندر پیٹ کی کوڑی تلک پہنچا سکتے ہیں اور رحم برابر سکڑا گیا ہو تو ہاتھ کو پشم کی جاے پر رکھ کر دیکھنا تب چوگان کی گولی کے سریکا ایک سخت اور گھٹ فٹا معلوم ہوتا ہی

Should the flooding be such as threatens to prostrate the powers of the system, the operation ought not to be deferred, or one gush of blood may close the painful scene ; and, happily, whenever it becomes essential to the safety of the patient to proceed immediately, although the mouth of the womb may not be dilated, it will be found so *dilatable* as not to oppose any hinderance to the introduction of the hand. When the hemorrhage occurs between the fifth and eighth months, it is usually not very formidable at first, so that if the mouth of the womb be not dilated or dilatable, the operation may generally be deferred for some hours with safety ; but, at the same time, it is of the highest importance not to permit the woman to be exhausted by the loss of blood before turning is effected.

If on examination by the vagina every part of the mouth of the womb be found covered by the after-birth, and no point be found at which it is thinner than the rest, it is usually recommended that the fingers be forced through the substance of the mass, and the feet of the child be brought down through the aperture, and the woman delivered as soon as circumstances will admit ; but on the whole it seems best in every case to proceed as when the mouth of the womb is only partially covered with the after-birth, so that the hand can be passed by its edge to the membranes without difficulty.

In whatever way admission may be obtained into the womb, the operation of turning is to be performed under the guidance of those directions which have been already given.

But uterine hemorrhage may occur *after*, as well as before and during, the expulsion of the child ; and flooding at this time often endangers the safety of the woman.

(۱۵۱) جھجکیان جنمین لہو کا بہنا ہوتا ہی

اگر اتنا لہو بہتا ہو کہ جچا کا زور تو تھے کی عورت پر ہو تو بچہ کو الٹھانے میں ذرہ بھی توقف نہیں کرنا وگر نہ شاید کہ لہو کی سیل کی سیل بھیگی اور عورت جان بحق تسلیم ہو ویگی اور شکر ہی کہ ایسی شتابی کے وقت پر بچے کو الٹھانے کے واسطے ہاتھ گھسانے اور رحم کے منہ کو کشادہ کرنے میں کچھ حرکت نہیں دیتی جبکہ پانچویں اور آٹھویں مہینے کے بعد چھ مہینے لہو کا بہنا ہو وے تب اس کے ابتدا میں جان کا خطرہ ہونا بہت نادر ہی اس لیے رحم کا منہ کشادہ یا ڈھیلا نہیں ہوا ہو تو تھوڑے گھنٹوں تک توقف کریں تو کچھ ڈر نہیں تسپر بھی ضرور ہی کہ لہو کے بہنے سے عورت کا زور تو تھے کے آگے تولد تمام کرانا

اگر رحم کے فالے کی راہ سے امتحان کر کے دیکھیں کہ رحم کے منہ کے ہر طرف آنول لگی ہو اور اسکی کسی طرف کچھ بتلائی نہیں معلوم ہو تو اثر طبیبوں کا قول ہی کہ آنول کے لفٹے کے پیچھا پیچھا ہاتھ گھسانا اور بچے کے پانوں پکڑ کر اسکی اندر کھینچنا اور کچھ دوسری حالت مائع نہ ہو تو تولد کو جلد تمام کرانا تسپر بھی میری نظر میں بہتر استعمال یہہ ہی کہ ہر حالت میں اگر بہت زور ضرور نہیں پڑتا تو رحم کا منہ آنول سے آدھا موچا گیا سیرکا جو استعمال کرتے ہیں سو ہاتھ کو آنول کے بازو گھسا کر چھلی کو پھاڑنا

طبیب اپنے ہاتھ کو کسی نہ کسی طور سے رحم کے جوف کے اندر پھنچایا ہو تو بچے کے الٹھانے کا عمل اوپر لکھے گئے سو قانون کے موافق کرنا

تولد کے آگے یا تولد کے عمل میں جو لہو کا بہنا ہوتا ہی سو اسکا بیان کیا ہوں لیکن تولد ہوئے بعد بھی یہہ حادثہ ہوتا ہی جس سے بارہا عورت کے جان کو خطرہ عظیم ہی

The *first* method appears to be best adapted to those melancholy cases in which there is an absence of all contraction of the womb, or in which the pains are extremely feeble and inefficient, with a relaxed condition of the neck of the womb. When either of these two dangerous attendants on uterine hemorrhage is present, the operation of turning often produces some contractile exertions of the womb, by which the danger is materially lessened.

The *second* method is applicable to those cases in which there are labour pains, and experience proves it may almost always be depended on as successful.

When hemorrhage is UNAVOIDABLE, the cause is, implantation of the placenta, *from the commencement*, over the neck of the womb, so that flooding very naturally occurs at any time after the fifth month, whenever the expansion of the neck of the womb lacerates those vessels which pass between it and the placental mass.

Hemorrhage, from this cause, places the woman in most imminent danger; for, on the accession of pains which dilate the mouth of the womb, other vessels are torn, and the bleeding recurs with increased violence.

This is a case in which we ought never to confide in the powers of nature, because expulsatory uterine efforts only augment the peril of the patient, and therefore the hand must be either bored through the substance, or, what is better, passed by the edge of the after-birth, and the child turned.

جینکین جنمین لہو کا بہنا ہوتا ہی

ایسی مشکل جینکین مین کہ رحم کی پکڑ بالکل موقوف یا دردان نہایت کم زور اور ناقص ہو گئے ہین اور انکے ساتھ رحم کی گردن نرم اور ڈھیلی پڑ گئی ہی تو پہلی طور کو استعمال مین لانا سب سے بہتر نظر آتا ہی کیونکہ رحم کی پکڑ موقوف یا کم زور یا ناقص ہوئی ہو تو اکثر ایسا ہوتا ہی کہ الٹھانے کے عمل سے پھر دردان اٹھتے جس سے خطرہ کم ہوتا ہی

مگر دوسرے طور پر عمل کرنا ان جینکین مین جائز ہی کہ جنمین تولدی دردان ہوتے ہین اور تجربے سے خوب ثابت ہوا ہی کہ اس استعمال سے ہمیشہ کامیابی حاصل ہی

جبکہ لہو کا بہنا ضرورتاً ہوتا ہو اسکا سبب یہہ ہی کہ حمل کے شروع سے آنول رحم کے گردن پر پیوست رہتی ہی جس سے پانچویں مہینے کے بعد رحم کے بڑھنے سے آنول اور رحم کے بیچ مین دین سو شراین پھٹتے ہین اور ضرورتاً لہو کا بہنا ہوتا ہی

اس سبب سے لہو کا بہنا ہو تو عورت کے جان کا بڑا خطرہ رہتا ہی کیونکہ رحم کے دردان اٹھین تو اسکا منہ کھلتا جس سے شراین اور بھی پھٹتے اور لہو کثرت سے بہتا ہی

اس قسم کی جینکی مین تولد کو طبعی قدرت پر کبھی نہیں سونپنا کیونکہ رحم کے دردوں کی ڈھکلاٹ سے جینا کے جان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہی اس لئے چاہئے کہ ہاتھ کو آنول کے بیچ مین یا اسکے بازو پر رحم کے جوف مین گھسا کر بچے کو الٹھانا اور تولد تمام کرانا

The woman should be laid on a mattress in a horizontal posture, having the pelvis raised higher than the shoulders, by some support less yielding than a feather pillow. The doors and windows should be opened, and the patient have no other covering than decency demands. No fire should be permitted to be in the room, and every talkative friend ought to be excluded. As little food as possible is to be given, and that neither warm nor spiced. In fact, every thing that can diminish the force of the circulation must be sedulously employed.

Cloths, dipped in the coldest vinegar or salt water must be applied to the pubes and loins; or pounded ice, in a bladder, may be allowed gradually to dissolve on these parts. In addition to these means, salt, or vinegar, and cold water, may be injected into the rectum, and a piece of ice, if it can be easily obtained, may be introduced into the vagina.

If these means be strictly employed, the hemorrhage will frequently cease, or so diminish, as to place the woman out of immediate danger; but she must, nevertheless, be vigilantly watched.

Should such measures not be successful, something more must be done; and it is fortunate that, not unfrequently, the womb is disposed to empty itself quickly; a disposition which is facilitated by the relaxation of the neck of the womb, in consequence of the hemorrhage.

Suppose, then, these efforts to arrest the progress of accidental hemorrhage are unavailing, two modes of proceeding have been proposed.

FIRST, to deliver the woman by turning the child in the womb, and bringing down the feet; or SECONDLY, merely to rupture the membranes that the fluid of the amnion may escape; and thus the womb, by contracting on its contents, will so far diminish the hemorrhage, that the patient may go on with safety until the child is expelled.

(۱۴۹) جھکمان جنمین لہو کا بہنا ہوتا ہی

بہنے جھکا کو نہالی پر چٹی سلانا اور چرتو کے نیچے سخت تکیہ رکھنا
تا پیدرو کا بدھوں سے اذچا رہے اور دروازے و دریچے تمام کشادہ رکھنا اور جھکا کا
لباس فقط شرم چھپے سیرکا ہو نا اور کوٹھری میں آگ کبھی نہیں رکھنا اور
بہت باتیں کرنے والے لوگوں کو نہیں رہنے دینا نہانا کم دینا مگر جو کچھ کھلاتے
سو تھنڈا اور بے مصالح دار ہونا غرض سواران کا زور کم کرنے کو اپنی مقدور بھر
کوشش کرنا

تھنڈا کھارا پانی یا تھنڈے سر کے میں کپڑا بھگوا کر پشم کی جاے اور چٹوں
اور کمر کے اوپر ڈالکر خنکی دلا نا سوائے اسکے نمک یا سرکہ تھنڈے پانی میں
ملاکر مقعد کی انتڑی میں پھکاری مارنا اور پیچ میسر ہو تو رحم کے نالے میں
رکھنا .

اکثر ایسے معالجاتے بے کم و کاست عمل میں لاوین تو لہو کا بہنا بند ہوگا
یا اتنا کم ہوگا کہ جان کا خطرہ نہوے تسپر بھی جھکا پر خوب نگاہ رکھا چاہئے
ایسے اسعمال سے کامیابی نہ ہو تو دوسرا علاج کرنا لگتا ہی اور شکر خدا کا
ہی کہ رحم ایسے وقت پر اپنے تین خالی کرنے کو مایل رہتا ہی اور لہو کے بہنے
سے رحم کی گردن ڈھیلی پڑتی ہی جس سے یہہ میلان زیادہ ہوتا ہی

لہو کا اتفاقاً بہنا ایسے معالجاتے سے بند نہ ہو تو دوسرے علاج پر عمل کرنا

پہلا . بچے کو الٹھا کر اسکے پانوں سے تولد تمام کرانا یا دوسرا فقط جھلی کو
ایسا پھاڑنا کہ اسکا پانی نکل جاوے جس سے رحم سکڑ کر اپنے مضمون یعنی اسکے
اندر ہین سو اشیا پر لگے اور لہو کا بہنا اتنا بند ہووے کہ جھکا سلامتی سے اپنے
بچے کو جنے

Secondly, uterine hemorrhage may be UNAVOIDABLE, as the consequence of the implantation of the after-birth over the mouth and neck of the womb.*

When hemorrhage is accidental, it may be produced by various

Causes.

Such as passions of the mind ; violent exertions in jumping, dancing, coughing, &c.

It has also followed a blow or fall, and the lifting of a heavy weight.

The quantity of hemorrhage, and the degree of danger, greatly depend on the size of the portion of the after-birth detached from the womb ; the force of the general circulation ; and the degree of pain ; those cases being most dangerous in which there is little or no uterine contraction.

Sometimes the after-birth will adhere to the womb at every point of its circumference, while it is so loosened at its centre, that a quantity of blood may be poured out into the space thus formed, sufficient to endanger the life of the woman, without there being any hemorrhage by the vagina.

Treatment of accidental Uterine Hemorrhage.

From whatever cause flooding may arise, it should always be viewed as a perilous symptom, and as one demanding prompt and active interference.

The following general directions must be universally and rigidly observed :—

* Vide Plate 10.

جھپکیاں جذمین لہو کا بہنا ہوتا ہی

دوسرا لہو کا بہنا ضرور قُا ہو یعنی رحم کے منہ اور گردن پر آنول کی

پیوستگی ہووے تو رحم کے بڑھنے میں بیشک لہو کا بہنا ہوگا*

جبکہ اتفاقاً لہو کا بہنا ہوتا ہی سو طرح طرح کی علتوں پر موقوف ہی جو

نہیچے لکھی جاتی ہیں

اتفاقاً لہو کے بہنے کی علتوں کے بیان میں

دلکے والوں یا کودنے پباندنے یا ناچنے یا کھانسنے وغیرہ سے بیدار صحت ہو

یا مار لگنے یا گرنے سے یا بھاری وزن اٹھانے سے اتفاقاً لہو بہتا ہی

لہو کتنا بھیکا اور جان کا خطرہ کس قدر ہی سو رحم کے اندر آنول کے چھٹنے

اور سوران کا زور اور درد کے مرتبے پر موقوف ہی ایسی جھپکیاں جذمین رحم

کی پکڑ بہت کم یا بالکل موقوف ہو گئی ہی سو سب سے بہت خطرناک ہیں

کبھی کبھی آنول کے گھیرے کی پیوستگی جیسی کی تیزی رہتی ہی

مگر اسکے بیچ کی پیوستگی چھٹتی تب اسکے جوف میں اتنا لہو جمع ہوگا

کہ عورت کے جان کا ڈر ہوگا اگرچہ کہ رحم کے نالے میں سے لہو کی صورت نمود نہ ہو

اتفاقاً لہو بہنے کے علاج کے بیان میں

کونسی بھی علت سے لہو کا بہنا نمود ہو تو اسکو خطرناک حادثہ جانکر اسکا

معائنہ ہوشیاری اور شدابی سے کرنا

نہیچے لکھے جاتے سو عام قوانین کو ہر وقت اور ہر جہاں کے واسطے عمل

میں لانا

Fifth Order.

LABOURS WITH UTERINE HEMORRHAGE.

The practice of midwifery can scarcely present a more appalling and dangerous occurrence than uterine hemorrhage; and certainly there are no cases which come under the care of the accoucheur that demand more prompt, judicious, and vigorous treatment, than labours of this order.

Uterine hemorrhage may occur, *before, during, or subsequently* to the birth of the child.

Under the head of abortion, sufficient has been advanced on the subject of hemorrhage occurring *before* labour, only that it must be borne in mind, that in the latter months of utero-gestation, the calibre of the blood-vessels has become so greatly augmented, that the same causes then occurring may produce much more formidable flooding; and although medical treatment must be very similar to that which was recommended when treating of abortion, still it often becomes a very important consideration, whether or not it be essential to the safety of the patient to adopt some such means as will be referred to when considering the management of hemorrhage from the womb *during* labour, or at the completion of the term of utero-gestation. At this time, uterine hemorrhage may be either,

First, ACCIDENTAL, as the consequence of some occurrence which partially detaches the placenta from its connexion with the womb, to which it is usually fixed at some part of the (*fundus*) *bottom or body*. Or,

غیر طبعی جنجکی کی پانچویں قسم کا بیان جسمین تولد کے وقت لہو کا بہنا ہوتا ہی

جنجکی کے استعمال میں جو حادثے ہوئے ہیں سو یہ لہو کا بہنا سب سے بہت ہیبت ناک اور خطرناک ہی اور دوسری قسم کی جنجکیوں کے بنسبت اس قسم کی جنجکی میں چاہئے کہ طبیب چالاکی اور عقلمندی اور قوی دلی سے استعمال کریں

لہو کا بہنا تولد ہونی کے آگے اور تولد کے عمل میں اور تولد تمام ہوئے بعد بھی ہوتا ہی

وضع حمل کے باب میں جو تولد ہونی کے آگے لہو کے جاری ہونیکے کیفیت میں بیان کیا گیا سو کافی ہی مگر اتنا یاد رکھا چاہئے کہ حمل کے آخری مہینوں میں رحم کے شراب کا پس اتنا بڑا ہوتا کہ اسوقت وضع حمل کی علیکون سے پید کر جا کر لہو کا بہنا ہو تو بہت کثرت سے ہوتا ہی اور اگرچیکہ ایسی حالت پر وضع حمل میں بیان کئے سو استعمال کے بموجب عمل کرنا پڑتا تسیر بھی تولد ہونیکے آگے لہو بہنے کا حادثہ ہو تو بارہا ایسی خطرناک علامتیں نمود ہوتیں کہ تب بھی بیمارہ کی جان بچانے کے واسطے تولد کے عمل کے وقت کے یعنی حمل کے پورے دنوں پر لہو کے بہنے کے باب میں نیچے لکھا جاتا ہی سو علاج اس حادثے پر استعمال کرنا جائز ہی مگر طبیب کو ضرور ہی کہ حمل کے پورے دنوں پر لہو کا بہنا ہوئے تو اسکے استعمال کرنے کے باب میں بہت غور کرے کیونکہ اسوقت لہو کا بہنا خواہ

پہلا اتفاقاً ہو یعنی کسی واقع کے نتیجے سے آنول کی پیوست رحم کے

بدن یا پیندے کے اندر وار سطح سے ذرہ چھوٹ جاتی ہو خواہ

Secondly, in most instances, the mouth of the womb dilates rapidly in these mournful cases, or is easily dilatable; and, in general, the parturient efforts are so powerful and frequent, that little advantage can be gained by any manual interference, until the head descends so low in the cavity of the pelvis, as to be clearly embraced by the short forceps.

Thirdly, should very urgent symptoms appear to justify delivery, before the head of the child has descended so low as to be within the reach of the short forceps, either the long forceps or perforator are to be preferred to the introduction of the hand into the womb, should the attempt to turn produce any recurrence of convulsions.

Of course, these last observations do not apply to cases in which the parts may be well dilated, or dilatable without any uterine action; or to such presentations as the arm, in which it is always necessary to change the position of the child by turning.

After delivery, puerperal convulsions, in some instances, have continued without any very ostensible cause. In these cases it is often necessary to persevere in the same plan of treatment as has been laid down; with the addition of successive blisters applied to different parts of the body, to produce counter-irritation.

Under these circumstances, large doses of camphor have been given with decided benefit.

It is not uncommon, after puerperal convulsions, for the bladder to lose its tone, so as to require the introduction of the catheter for some time.

(۱۴۶) جچکيان جنمڻ تشنڇ کي بيماري نمود هوني هي

دوسرا اڪثر وقت جچڪايون پريهه غناڪ بيماري سمله ڪري ٿو انکي رحم ڪا منهنه جلد ڪشاده هوتا يا اسڪو ڪهولنا مشڪل نهين هوتا هي اور بهي انثر جچڪايون مين رحم کي پڪڙاندي زور و شتابي س متواتر هوني هي ڪه بچس ڪا سر پٿرو ڪه جوف ڪه اندر اتنا اترتا ڪه تولدي چمٽس اسڪو جلد لڳ سڪتس هين اس عرص مين هاته لڳا ڪر مدد ڪرنا اڪثر بيغايده هي

قيسرا اگر ايسا هو ڪه بچس ڪا سر اتنا نه اترس ڪه چوٽ چمٽس لڳا سڪين اور ايسي مهيب علامتن نمود هو ڪه بچديڪو نڪالنا ضرور پڙس اگر هاته اندر گهسان س تشنڇ کي نو بتين بهر شروع هو ٿو التهان ڪه اراد س س يهه عمل بهتر هي ڪه لغبا تولدي چمٽا يا سر پهوڙي لڳا ڪر بچس ڪو نڪالنا

مگر جچڪا ڪه رحم ڪا نالا اور اسڪا منهنه ايسا ڪشاده هو ڪه انڪ ڪهوان س رحم سڪوه نهين جاتا يا بچس ڪا هاته نمود هو ٿو تيسري تاڪيد ڪو ڪيبي عمل مين نهين لانا ڪيونڪ هاته نمودار هو يا رحم کي مذڪور جائ ڪشادگي کي حالت پر هو ٿو بهر حال بچس ڪو التهان ضرور پڙتا هي

ڪيبي ڪيبي ايسا هوتا هي ڪه تشنڇ کي بيماري بغير سبب ظاهري ڪه تولد هو س بعد بهي اٿهتي هي اور ايسي حالتون مين مذڪور معا ايجانت ڪرتس جانا مگر پهپول بدن ڪه ڪسو نه ڪسو جائس پر اٿهانا تا ڪه اندر وار لهو ڪا جوش ڪم هو جاو س

ايسي حالتون مين ڪافور ڪه اچس خوراک دين س بهت فايده بخشتا هي

جچڪي ڪه عمل مين تشنڇ کي بيماري هوي هو ٿو تولد تمام هو س بعد ڪيبي ڪيبي مٿان ڪا قوت جانا رهنا هي جس ڪه معا اچس مين استنجس ڪي پري يئس قاناتير تهورس دنون تلڪ لڳا لڳا هي

The alimentary canal is to be thoroughly evacuated by the administration of injections; and for this purpose nothing answers better than about an ounce of soft soap in a pint of warm water. From five to ten grains of *hydrargyri chloridum* may be laid on the tongue; and if the power of swallowing be not lost, soon after this, a solution of *sulphate of magnesia in infusion of senna* may be given. *Croton oil* is useful under these circumstances.

The exhibition of nauseating doses of *potassio-tartrate of antimony* will be highly conducive to the reduction of vascular action, and with this intention may be conjoined with the purgative medicines.

The *second indication* is to be fulfilled after ascertaining the exciting cause, which it is often very difficult to do.

It will always be prudent to empty the bladder and bowels; and it will sometimes happen, that after one or two copious and extremely offensive and dark coloured motions have been obtained, the paroxysms cease. But the condition of the womb is the point demanding the most attentive consideration; although it is to be feared that, in many instances, too much importance has been attached to the immediate emptying of this organ, when it has led to the omission of blood-letting and purging.

The result of careful observations made on the influence of delivery over puerperal convulsions, seems to be,

First, that if the mouth of the womb be rigid and undilated, any attempt to empty the womb by the introduction of the hand into the womb to expedite delivery, aggravates the convulsions; and even when the mouth of the womb is open, such an attempt will often bring back the paroxysms.

(۱۴۵) جھکيان جنمڻ تشنج کي بيماري نمود هوندي هي

بچڪاري مار ڪر انٽري ڪو خالي ڪرنا اور اس ڪام ڪي واسطي سب سي بهتر چيز
 يهه هي ڪه ايڪ اونس نرم سابون پاڻي مين گهو لڪر بچڪاري مارنا اور بيماره ڪي
 جديده بر دس يا پانچ دانو بهر ڪالمل ڏاڻا اور تهر ٿر ٿر ٿر وقت ڪي بعد لڳلني
 ڪي طاقت هو تو جلابي نمڪ سلفٽ آف مگنيزيا نامي سنا مڪي ڪي
 خسانديڪي ساڻه ملا ڪر دينا ايسي حالت مين جمال ڪشي ڪا تيل بهي
 فايده ڪرنا هي

انٽيموني پٽاسيو ٿارٿراس ڪا ايسا جهوٽا خوراڪ دينا ڪه جي متلاوي
 اور يهه دوا سوران ڪا زور ڪم ڪرني بهت سفيد هي اسلي جلاب ڪي دوايون ڪي ساڻه
 ملا ڪر ديوين تو جابز هي

دوسري طور ڪي اسڌعمال ڪي واسطي بيماري اڻهائي سو علت ڪو دفع ڪرنا
 مگر اسڪو معلوم ڪرنا انٽر نهايت مشڪل هي

خبر هميشه پيش انديشي ڪا ڪام هي ڪه بھڪس اور انٽريون ڪو خالي ڪرنا
 ڪيونڪه ڪي بهي ڪي بهي دو تين جلاب تعفن دار اور ڪاله رنگت ڪي هوم پر تشنج ڪي
 نوبتين موقوف هو جاتين تسپر بهي رحم ڪي حالت دريافت ڪر ڪي اسڪا معالجه
 ڪرنا سب سي بڙي بات هي اڪر چيڪ اسڪي سربراهي مين طببيان رحم ڪو جلد
 خالي ڪرني پر دل لڳا ڪر فصد ڪرنا اور جلاب دينا بارها بهول ڪئي هين

تولد ڪراني ڪي عمل سي جھڪي ڪي تشنج ڪي حق مين ڪيا تاثير اور فايده
 هوا هي سو ذيقص لکي جاتا هي يعني

پهلا اڪر رحم ڪا منده سخت اور بند هو سي اور ايسي حالت مين طبيب
 تولد ڪراني ڪو رحم ڪي اندر هانهه گھساوي تو تشنج ڪي گھينچاٽ ڪو اور زور پهينچتا
 هي بلڪه رحم ڪا منده ڪشاده رهي بهي تو هاته ڪي گھسان سي اس بيماري ڪي نوبتين
 بهر شروع هونين

To secure the *first indication*, (after having fixed the mouth open by the interposition of a piece of wood between the teeth, the *lancet* must be considered as the sheet anchor on which the practitioner must depend. It is of the greatest moment that blood be abstracted early, rapidly, and abundantly, that the vessels of the brain be unloaded.

If possible, on the accession of the premonitory symptoms, the temporal artery or the jugular vein should be opened, if not, a vein in each arm; and the incision should be so large, that a considerable quantity of blood may be withdrawn in a short time. In this formidable disease, the quantity of blood must not be measured by ounces, but by the effects it may produce on the convulsions; and it will often be necessary to repeat the blood-letting again and again within the first few hours. Having unloaded the cerebral vessels in some measure, by the rapid and early detraction of from *forty* to *fifty* ounces of blood, should the symptoms not be suspended, from *fifteen* to *twenty* ounces may be removed by cupping glasses applied to the nape of the neck.

The scalp must also be shaved; and pounded ice, in a bladder, or a cold evaporating lotion, should be constantly applied to it.

The head and shoulders must be kept above the level of the trunk; and all stimulants must be absolutely prohibited.

(۱۳۴) جھکیمان جنمین تشنج کی بیماری نمود ہوتی ہی

پہلے طور کو عمل میں لانے کے واسطے (بیمارہ کے دانتوں کے بیچمیں ایک لٹری کا ٹکڑا رکھنا تا کہ بیذہات کے وقت جیبہہ دانتوں میں نہ آجاوے) طبیب نے درست کرنے کی امید کو نشتر مارنے پر موقوف رکھنا اور نہایت ضرور ہی کہ قرت شتابی اور افراط سے لہو ایسا نکالیں کہ مغز کے شراین اور رگین خالی ہو جاویں

اگر ممکن ہو تو آگاہی دینے کی علامتیں نمود ہوتے ہی کنپٹی کے شریان یا گلے کی باہر وار شاہ رگ کو فصد کر کے لہو نکالنا اور اگر نہیں تو دو نون ہاتھہ کی ایک ایک رگ کھولنا اور شق اسکا اتنا بڈانا کہ ذرے وقت میں بہت خون نکل جاوے اس خطر ناک بیماری میں لہو نکالنے کا مقدار نہیں دیکھنا مگر بیماری کے گھٹنے پر نظر رکھے لہو نکالنا بلکہ ایک پہر کے عرصے میں تین چار بار رگ کھولنا ضرور پڑیگا اور قرت شتابی سے چالیس یا پچاس اونس لہو نکالنے سے مغز کے شراین کو ذرہ خالی کرنے پر علامتیں مغلوب نہ ہوویں تو گردن کے اوپر وار سنگ یا کٹورہ لگا کر پندرہ یا بیس اونس لہو نکالنا

سر کو منڈوانا اور یخ کو ادھکڑا کوٹکر اسپر لگانا یا پانی اسپر لگانا تا خنکی ہووے

بیمارہ کو سر اور کاندھوں کو اٹھائے ہوئے جتے ملانا اور اشکال کرتیں سوسب چیزیں یعنی شراب دو آتشہ اور می اور انیوں اور گرم مصالح وغیرہ سے بالکل پرہیز کرانا

Diagnosis.

It is of importance to distinguish genuine puerperal convulsions from hysterical paroxysms, which they often very much resemble. They may be discriminated by bearing in mind that, in hysteria, the pulse is rarely affected; the paroxysms come on without the usual premonitory symptoms of convulsions, and attack feeble irritable women rather than those who are plethoric and robust, the usual subjects of convulsion. The fit of hysteria is associated with *globus hystericus* (a sensation as if a ball were in the throat) and palpitation of the heart, and is not followed by coma.

Prognosis.

Our opinion of the result of these cases should always be guarded; for although most women recover, if the treatment be appropriate and prompt, still if the fit be preceded by intense lancinating pain about the stomach or through the head, and the patient remain comatose between the paroxysms of convulsive action, the danger is imminent.

Treatment.

The management of puerperal convulsions divides itself into two leading indications:

First, to unload the vessels of the brain; and,

Secondly, to remove the exciting cause, whatever it may be.

(۱۴۳) جھکيان جنمڻ تشنج کي بيماري نمود هوندي هي

تشنج کي بيماري کي تشخيص کي بيان مڻ

جھڪي کي تشنج اور آسيب کي بيماري بايڪ ديگر مشابهاٽ برهتي هي مگر ان دو نمون مڻ تشخيصي کرنا نهايت ضرور پڙتا هي اور انکي تشخيص کي واسطی ياد رکها چاهي ته آسيب کي بيماري هو تو نبض مڻ ڪجهه فرق هونا نادر هي اور تشنج کي بيماري کي آگهي ديتن سو علامتين آسيب کي بيماري هون کي آگهي ڪجهه نمون نهين هوندين اور تشنج کي بيماري اڪثر قوي اور بهاري عورتون پر مسلط هوندي هي مگر آسيب کي بيماري اڪثر نا توان اور نازڪ مزاج عورتون پر غالب هوندي آسيب کي حملی کي سانبه دل دھڙڪتا اور هول کي گولي گلے مڻ چڙهتي اترتي رهندي اور آسيب کي ذوبت کي بعد بے هوشي کي حالت نهين رهندي هي

تشنج کي بيماري کي تشخيص کي بيان مڻ

طبيب کو ضرور هي ته اس بيماري کي غلبی کا تشخيص ڪرنا سو بڙي احتياط سے ٻولنا ڪيونگه جلد معقول معالجه ڪرڻ تو اڪثر عورات درست هو جاتين ڏسڻ بهي تشنج آنی کي آگهي سر اور معدنه مڻ سخت تير چو بے سريکي ٽڙڪ هوي هو اور تشنج کي ڪهينجات کي نوبتون کي درميان بے هوشي قائم رهے تو جانين کي نهايت خطرہ جان کا هي

تشنج کي بيماري کي علاج کي بيان مڻ

جھڪي کي تشنج کي بيماري کي علاج ڪرڻ مڻ ڪو منظور پر جلد

پهلا سفر کي هرلين کي تفويض کي سالن کي ڪو ڪوتارنا

دوسرا ظاهر هون سو علت کو دفع کرنا اگرچيڪه ڪيسي بهي هو

This affecting and horrible scene terminates in stupor, which continues for an indefinite length of time, (from a few minutes to an hour,) when the poor woman recovers with sensations of extreme fatigue, and entire oblivion of the paroxysm.

Sometimes the first fit ends in apoplexy; or, after consciousness has been re-established for a short time, the convulsions return, and continue to recur for hours or days; and if the woman be in labour, they reappear with the pains, and the stupor remains between the fits.

Convulsions appear more frequently in first than in subsequent pregnancies or labours, and may appear at any time after the sixth month of utero-gestation.

Causes.

The *essential nature* (or as it is usually termed, the *proximate cause*) of puerperal convulsions, is congestion in the vessels of the brain, in concurrence with an irritable condition of that organ.

The *predisposing* and *exciting* causes are, pressure of the gravid womb on the descending blood vessels; powerful mental emotions; morbid intestinal secretion; distended bladder; parturient exertions; and uterine irritation and distention.

(۱۴۴) جھکیان جنمین تشنج کی بیماری نمود هوني هي

اس هولناک اور دھشت مند حالت کا نتیجہ بے ہوشی هي جسکا عرصہ مقرر نہیں مگر تین لمحوں سے ایک گھنٹے کے عرصے تک رھتا اور وہ غریب بیمارہ هوش میں آنیکے وقت بالکل تھکی هوي رھتي اور اس حادثے سے صرف ہیخبر رھتي هي

کبھی کبھی تشنج کا نتیجہ سکتے کی بیماری هي یا ایسا بھی دوتا کہ بیمارہ ذرہ وقت تک هوش میں آتی پھر یہہ تشنج حملہ کرتا اور گھنٹوں بلکہ دنوں تک اسکی نوبتیں آتیں جاتیں اگر یہہ بیمارہ جھکی کے عمل میں هوتو تشنج کی نوبتیں درد زہ کی نوبتوں کی ساتھ هوتیں اور انکی نوبتوں کے ہیچہ میں عورت ہیہوش رھتي هي

تشنج کی بیماری اکثر پہلے حمل یا پہلی جھکی میں نمود هوتي اور حمل کے چھتویں مہینے کے اوپر کسی وقت پر نمایاں هوتي هي

تشنج کی بیماری کی علتوں کے بیان میں

جھکی کے تشنج کا اصل سبب یہہ هي کہ مغز کے اندر لہو جمع هوتا اور اسکے ساتھ مغز ماکرور حالت میں رھتا هي

اسکے دوسرے سببان یسے ہیں کہ حاملہ رحم نیچے کے دھڑکے شراین پر ٹیکا کھا کر سوران کا اٹکاو کرتا هي یا دل کے ولولے یا انتریوں کے رس کی بد تفریق یا مثلاً نہ پھولا هوا یا جھکی کی محنت زیادہ هو یا رحم تنہا هوا یا اشکالی هوي حالت میں رھتا هي

Fourth Order.

LABOURS ATTENDED BY CONVULSIONS.

Women are liable to epileptic seizures before, during and subsequent to parturition; and in each case, they seem to arise from the same source, and to demand similar treatment.

Character of the Attack.

Sometimes puerperal convulsions come on without any premonitory signs; but, in the majority of cases, they are preceded by giddiness; a sense of fulness and tightness about the head; ringing in the ears; redness of the eyes, and a feeling as if they were too large for the sockets, together with an indistinctness of vision, and *muscæ volitantes* (an appearance of motes floating before the eyes), caused by partial paralysis of the retina. With these symptoms, the pulse is usually full, hard, and very slow; but sometimes very rapid, and soon becomes small and feeble. The patient sighs often and deeply; sleeps soundly, and snores; and, in some instances, complains of violent darting pain alternately in the head and stomach, and of considerable rigors, unconnected with the dilatation of the mouth of the womb.

When these symptoms are not timely met by very active treatment, they are followed by a sudden deprivation of sense, the voluntary muscles first become rigid, and then violently agitated; the eyes roll about with great rapidity; the countenance is horribly distorted, swollen, and livid; the teeth are fixed; and respiration is hurried, and accompanied by a peculiar hissing noise, the effect of quickly respiring through a quantity of saliva.

چوتھی قسم غیر طبعی جنجکوں کی جنمیں تشنچ کی بیماری نمود ہوتی ہے

تشنچ کی بیماری تولد کے آگے یا تولد کے عمل میں یا تولد کے بعد عورتوں پر مسلط ہوتی ہے مگر ہر حالت میں اسکی علت اور علاج ایکساں ہے

تشنچ کے حملہ کرنے کی علامتوں کے بیان میں

جبکہ کے تشنچ کی بیماری کبھی کبھی بغیر آگہی علامتوں کے آنچیت نمود ہوتی ہے مگر اکثر جبچایوں کو تشنچ ہونیکے آگے سر پھرتا اور اسمدین بہاری پنا اور کشیدگی رھتی ہے اور کان میں نغنائے کی آواز یعنی مہین آواز آتے آنکھیں لال رھتیں جس سے عورتیں ایسا سمجھتیں کہ آنکھیں اپنے حلقوں میں نہیں سمائیہ میں اور بصلرحتہ کم رھتی اور آنکھوں کے اندر وار پردیکو ذرہ لٹوکی بیماری ہونے سے اذتے سامنے مکھی اوڑی سربکا معلوم ہوتا ہے ایسی علامتوں کے ساتھ اکثر نبض پوری و سخت اور بہت آہستہ چلتی ہے اور کبھی کبھی تھوڑے وقت تگت جلد چلتی لیکن بعد از شتاب سے بار یک اور کم زور ہو جاتی ہے اور بیماریارہ بہاری سانس لیتی اور خرا تہ ماری ہوئے سڑک ہو جاتی بعضی عورتیں اپنے معدے اور سر میں برجھی مارے سربکا سخت درد ہی کر کے شکایت کرتی ہیں اور بعضوں کو تھرتھری ہوتی مگر ایسی تھرتھری کے ساتھ رحم کا منہ کشادہ نہیں ہوتا ہے

اگر ایسی علامتیں نمود ہوئے پر جب کا تب کارگر علاج نہیں کئے تو یکایک جبچا بے ہوش ہو جاتی ہے اور اسکی تابعدار مچھلیاں اول سخت ہو کر بعد اتر جاتی ہیں اور اسکی آنکھیں جلد جلد پھرتیں اور اسکا چہرہ ڈراونا و بنگا و آسایدہ اور کالا پڑ جاتا ہے اور دانت بند ہو جاتے اور جلد جلد دم چڑھتا اور بہہ دم تھوک کے اندر آنے سے بھسکارے گی سربگی آواز نکلتی ہے

Hydatids and moles in the womb are generally for some time attended by the common symptoms of pregnancy, which, however, soon cease or become obscure. Very frequently after the breasts have become flaccid, and the other symptoms of pregnancy have disappeared, the uterine tumour remains, in the case of hydatids, being attended with occasional discharges of water ;—and in the case of moles, with discharges of blood. Of course, there are no movements of a child ; and the size of the womb does not correspond to the ordinary bulk of that organ at the same period of pregnancy.

At very different periods, in different women, the diseased mass is expelled from the womb with the ordinary symptoms of abortion ; and the case requires similar management. In some rare histories of these diseases, the morbid growth has remained in the womb to the full term of pregnancy.

In almost every instance in which either hydatids or moles have existed, the general health has been deranged, and the condition of the womb has been unhealthy. If possible, the cause must be discovered, and appropriate treatment adopted. The state of the womb is generally improved by abstinence from sexual excitement, and by the steady employment of cold bathing, and other means which invigorate the system.

گوشت سے لنتوں کا بیان (۱۴۰)

رحم میں ایسے پھپولے یا گوشت سے لنتے ہو وین تو حمل کی معمولی علامتیں تھوڑے وقت تک نمود ہوتیں لیکن آخر کو بے کم ہوتیں یا بالکل موقوف ہو جاتی ہیں اکثر ہوتا ہے کہ چھاتیان پھر ڈھیلی پڑتیں اور حمل کی دوسری علامتیں موقوف ہوتی ہیں بعد رحم کا قد بڑا رہتا ہے اور پھپولے سے لنتے کی بیماری ہو تو وقت بیہوشی رحم کے نالے سے پانی نکل جاتا ہے اور گوشت سے لنتے کی بیماری ہو تو لہو نکلتا ایسی بیماریوں میں کچھ بچہ پھرے سریکا نہیں معلوم ہوتا اور رحم کا غالب حمل طبعی کے ایام کے سریکا نہیں بڑھتا جاتا ہے

عورتوں کے پیت سے مختلف وقت پر بے مریض لنتے وضع حمل کی معمولی علامتوں کے ساتھ ہمیشہ نکلتے جاتے ہیں اور اس وقت وضع حمل کی سربراہی کے سریکا عمل کرنا لیکن ایک آد بار بے مریض لنتے حمل کے ایام کامل گذرے تک رحم کے اندر رہتے ہیں

جتنی عورتیں کہ ایسے پھپولے یا گوشت سے لنتوں کی بیماری سے کاہلی پڑتی ہیں انہوں کا مزاج نا درست اور انکے رحم کی حالت نا ساز رہتی ہے اسکا سبب دریافت کرنا شرط جانکر معقول معالجہ کیا جائے مگر رحم کی اس نا ساز حالت کو درست کر نیکی واسطے مباشرت کے جوش سے پرہیز کرنا اور تھنڈا حمام کرایا جائے اور دوسرے معالجات بھی کرنا جس سے مزاج کا قوت زیادہ ہووے

OF HYDATIDS AND MOLES.

These are what are popularly called *false conceptions*, and respecting which a great deal that is ridiculous has been said and written, in the attempt to explain their finite cause. All our learning on the subject amounts only to the knowledge of their occasional existence in the womb.

Hydatids are vesicles containing a limpid fluid, and each is said to have a body, a head, and three or four claws, with or without fangs. They are usually united in clusters, by some common connecting structure, which is the probable means of their communication with the womb, and the channel by which they derive that low degree of life they are supposed to possess.

Moles are fleshy masses of different size and density. They differ considerably in their structure, but are always gorged with dark blood, and are slightly united by vessels to the womb, from which their feeble vitality is derived.

It is conjectured that they are either the result of the premature death of the ovum (egg) in the womb, or the consequence of clots of blood, or of a portion of retained after-birth.

پہپولے سے لندڻون اور گوشت سے لندڻون کے بیان میں

ان لندڻون کو عوام الناس جھوٹا حمل کہتے ہیں اور انکی ہونیکی علت کے بیان میں بہت سے نادان خیالات لکھے گئے ہیں مگر آدم زاد کو فقط اتنا معلوم ہی کہ یسے کبھی کبھی رحم کے اندر ہوتے ہیں

پہپولے سے لندڻون کی کھال پہپولے کے سریکی پانی سے بھری ہوئی ہی اور انکی ساخت میں سر اور بدن اور تین یا چار نکپہہ ہیں کر کے کہتے ہیں مگر انکو کبھی کبھی نکپہہ رھتے ہیں اور کبھی کبھی نہیں - اور یسے پہپولے اکثر باہم کسی مادے سے پیوستہ ایک خوشے کا خوشہ رھتے ہیں اور اغلب ہی کہ اس پیوستگی کی معرفت سے رحم اور انکے بیچ میں شراکت رھتی دی اور اسکی وساطت سے بھی انکی پرورش ہوتی ہی

مولس کہتے ہیں سو گوشت کے لندڻے ہیں جنکا قد اور کثافت جدی جدی ہی اور انکی ترکیب میں بھی بہت فرق پڑتا ہی مگر سب میں کالا لہو مندرج ہی اور رحم کے اندر وار سطح کو شراین سے پیوست رھتے ہیں جن شراین کی معرفت سے انکی پرورش ہوتی ہی

مصنفون کی سمجھہ میں یسے لندڻے اسطرح سے بنتے ہیں کہ رحم کے اندر انڈا مردہ ہو یا لہو منجمد ہو یا آنول کا ایک ٹکڑا پیوست رھا ہو

OF MONSTERS.

All monsters may be arranged under the *four classes* of—defective, redundant, malformed or misplaced, and hybrid ; or those begotten by animals of different species.

When cases of monstrosity occur, there is generally a disposition in the womb to expel its contents prematurely, so that it is not usual to have much obstruction offered to labour by a monstrous fœtus, even when it has a redundancy of parts.

Nothing is known of the causes which divert nature from her usual course of proceeding, consequently the production of monsters is altogether unintelligible to us ; neither have we satisfactory evidence that they exist *from the first*, nor have we the slightest grounds for believing that *the imagination of the mother* possesses the power of changing the structure of the parts of the fœtus, which have once been formed, although advocates for each opinion are to be met with.

A great deal of curious and interesting matter might be brought forward on the subject of monstrosities, but the purely practical design of these pages excludes it.

The management of cases of monstrosity must altogether depend on the presenting part.

عجیب بچوں کے تولد کے بیان میں

سب عجیب بچوں کو چار طور سے بیان کر سکتے ہیں یعنی انکی سرشت میں کچھ کمی یا زیادتی یا کچھ بد ڈولی یا بیجا طور پر ہو یا خفگی ہو جو دو ذات کے ملنے سے ہوتا ہے

جب عورت کے پیٹ میں ایسے عجیب بچے ہو وین تو اکثر اسکو وضع حمل کی رغبت ہوتی ہے اس سبب سے اگرچہ بچے کے اعضا میں زیادتی ہو لیکن تولد اکثر آسانی سے ہوتا ہے

حمل طبعی اپنی معمولی عادت سے یوں بدلنے کا سبب کسی بچی آدم کو معلوم نہیں اور حمل ٹھہرنے کے وقت پر انکی سرشت عجیب طور سے ہوتی یا حمل ٹھہرے بعد مراکے خیالات سے تبدیل ہوئی سو اس پر کچھ حاجت و دلیل نہیں ہے اور مصنفان ہر دو خیال کو پسند کرتے ہیں

بہت سے فادر اور تعجب کیفیتیں بچوں کے عجیب ہونے کے مقدموں پر بیان کر سکتا ہوں مگر یہ کتاب مختصر تولدی استعمال کے لئے ہے اس واسطے اسکو اختصار کیا ہوں

عجیب بچوں کے تولد کی سربراہی نہوں ہوتے سو عضو پر موقوف ہے

EXTRA-UTERINE PREGNANCIES,

Or, as the title imports, gestation carried on in some other parts than the womb, as in the *belly*, *Fallopian tube*, or *ovary*, is scarcely less curious and mysterious than the subject of superfœtation.

In these matters, theory must be a most uncertain guide; and it is only from a well-arranged accumulation of observations that we can expect light to be thrown on these occasional deviations from the ordinary progress of nature.

As yet, no facts have been advanced which satisfactorily substantiate the occurrence of abdominal gestation; and it is more than probable, that in those cases which are termed abdominal or ventral pregnancies, the foetus does not exist in the belly from the commencement of utero-gestation, but escapes into the cavity of the belly from the womb, either by ulceration or laceration of its walls.

In the majority of such cases, if the woman has not sunk under the first shock, such has been the constitutional disturbance, that she has soon died; whilst, however, in several well-authenticated instances, by a secretion of coagulable lymph, a new receptacle has been formed, in which the foetus has quietly reposed for many years, until by an abscess, pointing externally at some part of the belly, or bursting into the large intestines, the different bones of the child have been expelled.

When the ovum (egg) has been detained in the *ovary*, or arrested in its course along the *Fallopian tube*, as it has increased in size by gradual development, the sac containing the foetus may burst, and the woman die of internal hemorrhage. In tubal this giving way always occurs, but ovarian gestation may go on to the full time.

During extra-uterine pregnancy, the usual evidences of utero-gestation are present, but generally associated with some anomalous symptoms. The womb always becomes more or less developed, and secretes its membranes.

رحم کے باہر حمل ٹھہرنے کے بیان میں

حمل کا معاملہ رحم کے اندر نہیں ہوتا ہی مگر پیٹ کے جوف یا فلوپی نالے یا انڈون کی ایک گلٹی کے اندر چلتا ہی بہہ مقدمہ دو بار حمل ٹھہرنے کے معاملے کے سریکا عجیب و مخفی ہی ایسی مشکلات کی دریافت میں خیال دوڑانا عبث ہی اور عادت طبعی سے ان نادر تبدیلات کا ادراک فقط بارہا دیکھنے سے ہوگا

پیٹ کے اندر حمل ٹھہرتا ہی سو اسکی تا حال خاطر خواہ دلیل نہ ملی اغلب ہی کہ پیٹ کے جوف کے اندر کہلاتے سو حملان اسطور سے واقع ہوئے ہیں کہ حمل کی شروع میں انڈا رحم کے جوف کے اندر آیا مگر رحم کی دیواروں کے پھٹنے یا ناسور ہونے سے وہ انڈا رحم سے پیٹ کے جوف کے اندر نکل پڑا ہی

اس حادثے پر اکثر عورتوں کا مزاج ایسا مغلوب ہو جاتا ہی کہ ترت یا تھوڑے عرصے میں رحلت پای ہیں تسپر بھی بعضے وقت ایسا ہوا ہی کہ بچہ رحم سے چھٹے بعد اس کے رہنے کے واسطے ایک خانہ منجمد مادے سے بندھا جاتا ہی جس کے اندر بچہ برسوں تلگت رہتا ہی اور آخر کو انفڑی یا پیٹ کی دیواروں میں سے منہ کر کے پرزے پرزے ہو کر باہر نکل جاتا ہی

جبکہ انڈا انڈون کی گلٹی یا فلوپی نالے کے اندر سے گذرنے میں تک گیا ہی تب اکثر اسکے بڑھنے پر اسکا لٹافہ پیٹ کر لہو اندر بہنے سے عورت مر جائیگی اگر حمل فلوپی نالے کے اندر ٹھہرے تو نالا ہمیشہ پھٹتا لیکن انڈیکی گلٹی میں ہووے تو پورے ایام تلگت رہتا ہی

رحم کے باہر وار حمل ٹھہرے تو بھی رحم کے اندر وار حمل ٹھہرتے سو معمولی علامتیں نمود ہوتی ہیں مگر ان کے ساتھ تھوڑے غیر معمولی علامتیں بھی ظاہر ہوتی ہیں اور رحم کا پھن بڑھنا اور اسکی موسمی جہلیاں تفریق ہو جاتی ہیں

SUPERFŒTATION

Is a process involved in considerable obscurity, but fortunately one of no practical importance.

The term *superfœtation* implies that a second impregnation may take place whilst the womb already contains a living child in the womb; but this cannot be, if the theory of conception, which assumes the transmission of the male seed through the womb and Fallopian tubes be correct; because the mouth of the womb being blocked up by coagulable lymph, and the entrance to the Fallopian tubes being obstructed by the membranes soon after conception, such an occurrence is rendered impossible.

Those cases in which a plurality of children have existed, and in which superfœtation is supposed to have occurred, are either referrible—to the premature death of one fœtus, which has remained in the womb with the living child to the full period of utero-gestation; or, to the descent of the ova (eggs) into the womb, from the ovary, not observing the same order of time, one being more slowly evolved than the other, although both might have been fecundated by the same coitus; or, to the existence of two wombs in the same woman; or, to impregnation taking place whilst the womb contains a blighted fœtus; or, to a second impregnation during one œstrum.

ایک حمل ٹھیرنے بعد دوسرا حمل ٹھیرنے کے بیان میں

اس معاملے میں کوئی ابتک صاف بیان نہیں کیا مگر جچکی کے استعمال کے لئے کچھ مضائقہ نہیں

ایک حمل ٹھیرے بعد دوسرا حمل ٹھیرنے کی معنی

یہہ ہی کہ رحم کے اندر زندہ بچہ رہے سو وقت ایک تازہ حمل ٹھیرتا ہی مگر حمل ٹھیرنے کا خیال جو آگے بیان کئے گیا تھا کہ مہی رحم اور فلوی نالے کے شمار سے الٹیکی گلائی کو پہنچتی ہی سو یہہ خیال راست ہو تو ایسا تازہ حمل ٹھیرنا غیر ممکن ہی کیونکہ حمل ٹھیرے سو دو تین روز کے بعد رحم کا منہ منجمد مادے سے بٹا سریکا بند ہو جاتا ہی اور فلوی نالے موسمی جہلیوں سے (جو رحم کے اندر کے سطح پر اسٹر سا ہو جاتے ہیں سو) موجے جاتے ہیں

میری سمجھ میں ایسی جچکی جس میں ایک سے زیادے بچے ہوتے ہیں اور ایک حمل ٹھیرے بعد پھر ایک حمل تازہ ٹھیرنے کی عورت ہو ہی سو اسکا بیان یہہ ہی کہ دو بچے ایک وقت رحم کے اندر آگئے ہیں اور انہیں ایک مرگیا مگر دوسرا تھوڑے دنوں تلگ زندہ رہا اور تولد کے وقت دونوں نکلتے ہووین۔ یا دو انڈوں پر مہی کی تاثیر ایک وقت پہنچتی ہی مگر انڈوں کی کلائی نصین سے دونوں ایک وقت پر نہیں نکلتے ہووین یا ایک عورت میں دو رحم ہووین یا رحم کے اندر ایک مردہ بچہ رہے سو وقت دوسرا حمل ٹھیرا ہو یا ایک مباشرت سے جدے جدے وقت پر دو حملی ٹھیرے ہیں

Should the secondary contractile exertions not commence at the expiration of an hour, such measures may be had recourse to as will excite them : for example,—abdominal friction, moderate stimulants, and the irritation of the neck of the womb, by means of the fingers ; and never let it be forgotten, that the grand object to be aimed at is, to *re-excite uterine contraction* ; for, if the organ be suddenly and abruptly emptied, without any regard to the re-establishment of its contractile disposition, formidable or fatal hemorrhage may ensue ; and considerable flooding is a very common consequence of the exhausted condition of the womb, when it has been distended by more than one ovum, (egg.)

In consequence of this predisposition to hemorrhage, it is always prudent to watch the woman for some hours after delivery ; and never to leave her until the womb is well contracted, and the belly surrounded by a well-adjusted bandage.

Although each child is generally enclosed in a distinct set of membranes, and has an after-birth and cord peculiarly its own, still one after-birth ought never to be extracted alone, because the vessels of the two often communicate with each other ; and if not, the removal of one, whilst the other remains in the womb, would expose the woman to imminent danger from hemorrhage, which must almost inevitably ensue. When, therefore, the after-births are to be extracted, (and their removal must be governed by what has been advanced,) the cords must be twisted together, and the masses withdrawn simultaneously.

(۱۳۵) ایک تولد پر آنول جانولے یا تین یا چار بچے ہونے کا بیان

اگر ایک گھنٹے کے عرصے میں رحم کی دوسرے پکڑاں شروع نہ ہو وین تو انکو برپا کرنے کے واسطے اسطور سے علاج کرنا کہ پیٹ کو مالش کرنا اور اشکال کرتین سوادویہ سے کچھہ کھانا اور رحم کی گردن کو انگلیوں سے ملکر متراغب کرانا مگر کیسا معالجبہ کئے تو بھی اپنے مقصد کو (جو رحم کی پکڑ کو پھر شروع کرانے کا ہی) نہیں بھولنا کیونکہ رحم کی پکڑیں شروع ہونیکے آگے اسکو یکایک خالی کراوین تو شاید خون کثرت سے بھیکا بلکہ جانبین کہ رحم کے اندر ایک سے زیادے بچے رہنے سے یہہ مولدی آلت یعنی رحم کم قوت ہوتا جس سے ایسی جچکی میں لہو کا بھنا اتر ہوتا ہی

اس قسم کی جچکی میں لہو کے بھنے کے خوف کے لئے تولد ہوئے بعد جنبا پر نظر رکھنا منظور ہی اور رحم خوب سکڑ کر لذذا بنے اور پیٹ کے اوپر بٹکا مضبوط باندھے تگ طبیب وہاں سے نہیں جانا

اگرچہ کہ ہر ایک بچے کی جہلی اور آنول نال جدی جدی رہتی ہیں تسپر بھی ایک ایک آنول کو جدا جدا نکالنا مناسب نہیں کیونکہ ایک آنول کی شراین اور رگین دوسری آنول کی شراین اور رگون سے بارہا ملی ہوئی رہتیں اور اگر یہہ نہ تو بھی ایک آنول کو نکالنے دوسرے آنول کو اندر رہنے دیوے تو رحم کا سکڑنا نہیں ہوتا جس کے سبب سے عورت کو لہو کا بھنا اتر ہوگا اسلئے آنولین نکالنے کے وقت دونوں کے نال کو رسی کے مانند پیچ دیکر نکالنا

In every instance, after the birth of the child, before extracting the after-birth, after external examination, two fingers of the left hand are to be carried into the womb, guided by the cord; and if its insertion into the placenta be felt, it is hardly possible for a second child to escape detection, taking care not to be misled by a distended bladder, enlarged ovary, or by the membranes containing clots of blood.

Suppose a second child to have been discovered, it can hardly ever be prudent to communicate the fact to the patient, because powerful mental emotions do so much mischief. If her friends be prudent, they may be put in possession of the circumstance.

This species of labour is very differently managed by different men; for, whilst some recommend the immediate extraction of the second child, others advocate the powers of nature, in such unqualified terms, as to leave the case altogether to be completed by her. Here the sentiment, *when opinions are conflicting take a middle course*, again forces itself on the attention of the dispassionate inquirer; and, therefore, if neither hemorrhage, exhaustion, or any other alarming symptoms, demands immediate interference, it is well to wait an hour, to give the womb and constitutional powers time to recruit; and, usually, secondary pains come on, and expel the uterine contents.

In all cases, the membranes may be ruptured as soon as the second ovum (egg) is detected, and if the head or feet be the presenting part, nothing further need be done; but, should any presentation exist which requires the operation of turning, surely it ought to be immediately performed, before the recurrence of uterine contractions interfere with the free movements of the hand in the womb; but here the operator must pause, and not at once proceed to deliver.

(۱۸۸) ایک تولد پر انولے جانولے یا لین یا چار بچے ہونے کا بیان

اس لئے ہر جچکی صین تولد کے بعد اور انول نکالنے کے آگے باہر وار کی آزمائش کر کے ڈانویں ہاتھ کے دو انگلیوں کو انول ڈال کی شمار سے رحم کے اندر پہنچانا اور یہہ دو فون انگلیاں انول ڈال کی جڑ کو لگین تو رحم کے اندر دوسرا بچہ ہی یا نہیں ہی سو نہیں معلوم کرنا بڑی تعجب کی بات ہی تسپر بھی تنایا گیا پھنکا یا مرض سے بھولی ہوئی انڈے کی گلتی یا افتخاماد خون سے بھولی ہوئی جھلیوں سے فریب نہیں کبانا

دریافت سے دوسرا بچہ معلوم کیا جاوے تو یہہ بات جچا سے ظاہر کرنا کبھی جائز نہیں ہی کیونکہ داکے ولولے سے اکثر خلل واقع ہوتا ہی مگر اسکے مکے یا دوستان عاقل ہووین تو انکو بولنا جائز ہی

اس قسم کی جچکیوں کے واسطے طبیبان جدے جدے طرک کی سربراہی بیان کرتے ہیں چنانچہ پہلا بچہ تولد ہوتے ہی معاً دوسرے بچے کو نکالنے فرماتا اور دوسرے مصنفان طبیعت کی قدرت کا ایسا وصف کرتے ہیں کہ اس قسم کی جچکی کو اسی قدرت پر تولد کر کے اسپر بالکل سونپ دیتے ہیں مگر اس بحث صین عاقل طالب العلم کو خیر الامور اوسطها کی ہد یاد ہو گی اور ایک بچہ تولد ہوے بعد اگر لہو کا بھذا یا دوسری کچھ خراب علامت نہ ہو تو طبیب ایک گھنٹے تک صبر کرنا تا رحم اور جچا کے بدن کو پھر قوت آوے انٹر اس سرے کے اندر دوسرے دردان اٹھینگے اور رحم اپنے تین خالی کریگا

اس قسم کی جچکیوں صین انٹر اسطور سے عمل کیا چاہئے کہ دوسرا بچہ رحم کے اندر ہی سو معلوم کرتے ہی اسکی جھلی کو پھاڑنا اور نہ وہ ہوتا سو عضو سر یا پانوں ہو تو طبیب چپ رہنا پن ایسا عضو نمود ہو کہ تولد کرانے کو بچدیکو التھانا ضرور پڑے تو ترت التھانا لازم ہی کیونکہ صبر کرنے سے شاید رحم کی ہڈ پھر شروع ہو کر اسکے جوف کے اندر طبیب اپنے ہاتھ کو پھرانے صین ممانعت کرنی مگر اسکو التھانے بعد طبیب کو چاہئے کہ صبر کرے اور ترت تولد کرانا جائز نہیں ہی

The evidence of the womb containing more than one child, which is supposed to offer itself *before* labour, or during pregnancy, is too fallacious to be relied on ;—such, for example, as enormous distention of the belly, with a longitudinal groove in the course of the linea alba, forming two distinct and lateral tumours ; rapid ascent of the womb ; the sensation of twice quickening, &c.

Nor are the signs occurring *during* labour much less fallacious ; except when the different parts of two children present at the same time. This demonstrative evidence has often occurred, and should put practitioners on their guard, not to proceed to extract a child by two extremities, without satisfactorily ascertaining that they both belong to one child.

After the birth of one child, the existence of one or more remaining in the womb, may be ascertained by *external* and *internal* examination.

The *external* proof is the size and consistence of the belly, the walls of which, if there is a second child in the womb, remain nearly as tense as before the expulsion of the first ; still it must be borne in mind, that this proof is not invariably conclusive, because the womb may remain so uncontracted from other causes, as entirely to occupy the cavity of the belly.

When it does so without containing another child, the uterine tumour is generally more moveable.

Internal examination is therefore necessary ; and it is extremely unjustifiable in an accoucheur to omit both *external* and *internal* investigation in any case of labour.

(۱۴۳) ایک تولد پر انولے جانولے یا تین یا چار بچے ہونے کا بیان

تسپر بھی حمل کے وقت کی دلائل جو کہی گئی ہیں یعنی بیت نہایت
تنا ہوا رہتا اور بیچ بیت مین ایک نالا نمود ہوتا ہی جس سے بیت کے اندر
دو جد ے جد ے لند ے دستے اور رحم جلد اوپر چڑھتا اور بچہ دو بار بیت
مین پھرے سریکا عورت کو معلوم ہوتا ہی مگر یسے ایسی نا معقول دلائل ہیں
کہ جن پر کچھ اعتقاد نہ کرنا چاہئے

بلکہ جچکی کے عمل مین جو دلیلیں کہی گئی ہیں سو انمین بچے
کے دو اعضا ایک وقت پر نمود ہوتے سو دلیل کے سوائے باقی سب کے سب اعتبار
کے لائق نہیں ویسا تو بارہا ہوا ہی جس سبب سے طبیب کو دو اعضا نکلتے ہوئے
نظر پڑے تو ضرور ہی کہ وے دونوں ایک بچے کے اعضا ہیں کر کے معلوم ہوئے
تگت انکو نہیں نکالنا

ایک بچہ تولد ہوئے بعد دوسرا یا اور بچے رحم کے اندر ہیں یا نہیں
سو باہر وار اور اندر وار کی دریافت سے معلوم کر سکتے ہیں

باہر وار کا امتحان بیت کے قد اور حالت سے معلوم ہوتا ہی کیونکہ
اور بچے ہووین تو پہلے بچے کے نکلنے کے آگے بیت کی دیوارین جیسی تھیں ویسی
تہی ہوئی رھتیں مگر اسکو دلیل مت جائز کسواسطے کہ دوسرے سببوں سے بھی
رحم کبھی کبھی ایسا تنا ہوا رہتا ہی کہ بیت کے تمام جوف مین سمایا جانا ہی
تسپر بھی رحم بچے کے سوائے بیت کے اندر پھولا ہوا رہا تو اسکا سر کا نا
سہل ہی

باہر وار دلیل کامل نہ تھیرنے سے اندر وار دریافت کرنا ضرور پڑتا ہی
اور کسی جچکی مین طبیب اندر وار دریافت نہیں کئے تگت جانے کی رخصت
لینا نہایت نا مناسب ہی

Fourthly, Unless circumstances are peculiarly favourable to turning; such as the womb being distended with fluid of the amnion, and its contractions not strong; the head of the child being above the brim of the pelvis; and the passages so relaxed and dilated as to admit of the easy introduction of the hand, and the speedy delivery of the child.

Sometimes the cord and head will descend so rapidly into the pelvis, that *turning* is inadmissible. Such a case, if the pulsation in the cord be perceptible, and the outer entrance of the vagina relaxed, may be beneficially terminated by the *forceps*.

It will always be desirable to keep the cord towards one or other of the sacro-iliac symphyses, as the part of the pelvis where it will be least compressed.

Third Order.

LABOURS WITH PLURALITY OF CHILDREN.

Twin cases occur on an average about once in ninety labours; and triplets, once in three thousand. Several well authenticated instances of four and five children at a birth are recorded; and Dr. Osborne states that he has distinctly traced six fetuses in an abortion.

Attempts have been made to determine the existence of a plurality of children, *before* and *during* parturition.

(۱۳۲) ایک تولد پر انولے جانولے یا تین یا چار بچے ہونے کا بیان

چوتھا الٹھانے کے واسطے یسے سب کیفیتیں نہوویں تو نہدیں الٹھانا یعنے رحم جھلی کے پانی سے خوب تنغا ہوا رہے اور اسکی پکڑ کم زور ہووے اور بچے کا سر پیٹرو کے اوپر کے گھیرے کے اوپر ہووے اور ستر اور رحم کا ڈالا ایسا ڈھیلا اور کشادہ رہے کہ ہاتھ اندر گھسا کر بچے کا نکالنا سہل ہووے

اس طور کے تولد میں انول ڈال اور بچے کا سر گبھی کبھی ایسی شتا بی سے پیٹرو کے اندر ملکر اجاتے ہدیں کہ اسکا الٹھانا درست نہدیں ہی مگر آنول ڈال میں نبض چلتی ہو اور ستر ڈھیلا رہے تو تولد کی چمٹے سے ایسی جھپکی کو پوری کرانے سے فائدہ دیتا ہی

اور بھی منظور ہی کہ آنول ڈال مکھن ہڈی اور پھرے ہڈی کی ایک نہ ایک بازو کے جوڑ پر رکھنا کیونکہ اس جاے میں دباؤ کم ہوتا ہی

جھپکیوں کی تیسری قسم کا بیان جنمیں انولے جانولے یا

تین یا چار بچے ایک تولد میں ہوتے ہدیں

فرنگستان کے ملکوں کے درمیان نود جھپکیوں میں ایک جھپکی آنولے جانولے بچوں کی ہوتی ہی اور تین ہزار جھپکیوں سے ایک میں تین بچے ملکر تولد ہوتے ہدیں اور ظاہر ہی کہ چار بلکہ پانچ بچے ایکبار تولد ہوے ہدیں اور طبیب آسبرن صاحب لکھے ہدیں کہ ایک وضع محل میں انکو چھے بچے نظر آئے

بعضے مصنفان حمل کے وقت اور تولد کے عمل پر حاملہ کے بیت

میں کتنے بچے ہدیں سو تشخیص کرنیکے باب میں بہت بیان کئے ہدیں

. **FIRST**, then, it is maintained by some men, that the cord may be so preserved from pressure that circulation through the cord shall not be interrupted. To secure this, an attempt may be made to carry up the cord into the womb, and suspend it over the feet or hands of the child; or a piece of soft sponge may be so introduced between the foetal head and pelvis of the mother, that the cord, when once conveyed above it, shall not find room to slip down again; or the cord, being drawn down, may be enclosed loosely in a little bag, which is to be introduced and left within the womb.

Should these attempts be unsuccessful,

SECONDLY, *the operation of turning* is recommended; but before this is resorted to, several suggestions which naturally present themselves must be attended to.

It should be borne in mind, that all the advantage proposed to be gained is on the part of the child, the mother's life not being endangered by a presentation of the cord; consequently, as the operation of turning is sometimes destructive to the mother, it ought never to be performed merely to save the life of the child,

First, Unless the full consent of the patient and her friends is obtained.

Secondly, Unless she has had a child before, (except the pelvis be unusually capacious, and the soft parts more than ordinarily relaxed.)

Thirdly, Unless there be proofs of the life of the child: and,

(۱۳۱) انول نال نمود ہونے کا بیان

اول بعض مصنفان سمجھتے ہیں کہ انول نال سے دباؤ کو ایسا دفع کرنا کہ اسمین لہو کے سوران کو حرکت نہ پہنچے اور یہ مقصد پورا کرنے کے لئے انول نال کو رحم کے اندر گھسا کر اسکو بچے کے پانوں یا ہاتھ کے اوپر لٹکانا یا انول نال کو رحم کے اندر پہنچا کر بچے کے سر اور عورت کے پیٹرو کے بیچ میں ایگٹ نرم ٹکڑا پسینچ کا ایسا رکھنا کہ وہ پھر نہ اترنے پاوے یا انول نال کو خوب دبچے کھینچ کر ایک تھیلی میں ڈھیلا بندھنا اور رحم کے اندر پہنچا دینا

اگر ان تینوں مقصدوں پر کامیاب نہ ہو تو

دوسرے طور پر استعمال کیا جائے یعنی بچے کو الٹھانا مگر الٹھانے کے آگے تھوڑے خیالات جو دلمین گذرتے ہیں سو اندر غور کرنا۔ دلمین یاں رکھا جائے کہ اسطور کہ نمود پر الٹھانے کا ارادہ رکھے تو فقط بچے کا فائدہ ہو گا کیونکہ آذول نال کے نمود ہونے سے عورت کے جان کا خطرہ نہیں ہی لیکن کبھی کبھی اس الٹھانے سے عورت کا جان جانا ہی اس لئے فقط بچے کی سلامتی کے واسطے ایسا الٹھانا جائز نہیں ہی

بہر حال الٹھانے کا خیال آوے تو نیچے لکھے جاتے سو قوانین پر غور کیا جائے

پہلا جبچہ کی اور اسکے سگون کی رضامندی لے ٹگت نہیں الٹھانا

دوسرا اگر عورت آگے نہیں جڑی ہوئی ہو اور پیٹرو بہت بڑا ہیں دار نہیں ہو تو رحم کا نالا اور ستر خوب ڈھیلا ہوئے ٹگت نہیں الٹھانا

تیسرا بچے کی زیست کی دلیل نہ ہو تو نہیں الٹھانا

OF (what is termed) THE SPONTANEOUS EVOLUTION
OF THE FŒTUS IN THE WOMB.

It is now generally admitted that this singular phenomenon, which was first attempted to be methodically explained by Dr. Denman, is not what he considered it, viz., a spontaneous *turning* of the child in consequence of powerful uterine contractions, which, forcing out the breech and feet, allow the arms to recede into the womb; but rather a doubling of the fœtus, so that the arm changes its situation but very little, (perhaps not at all,) whilst the hips are forcibly expelled before the upper extremity; the case becoming similar to a breech or foot presentation.

Several very respectable men have lately written on this curious subject, and the result of all that has been observed confirms the opinion, that the process is rather that of forcible doubling and expulsion, than of evolution; still it does not appear that the occasional occurrence of this fact ought in the least degree so to influence the accoucheur as to lead him to neglect the proper time to turn the child by manual interference, when the presentation requires it; although the possibility of this result may tend to inspire hope that the case may terminate favourably, when turning is inadmissible.

Children born under these circumstances have all been expelled dead.

OF CORD PRESENTATIONS.

Whenever the umbilical cord enters the cavity of the pelvis before any other part of the body, it is exposed to that degree of pressure which frequently, interrupting the circulation of blood through it, destroys the life of the child. It has therefore always been a desirable object so to preserve the cord from pressure, or to accelerate the expulsion of the child, that its life might not be destroyed.

بیان بچے کے از خود التھانے کا جو بعض مصنفان لکھے ہیں

اس واقعے کی کیفیت طبیب ڈاکٹر ڈنمن صاحب سب کے اول بیان کئے
ہیں اور انکی سمجھ میں ایسا تھا کہ رحم کی پکڑ بچے کی چوڑیا پانوں کو
نکال کر اسکے ہاتھ کو اندر جانے دیتی ہے اور اسطور سے بچے کا التھانا از خود
ہوتا ہے مگر یہ تصور انکی غلط فہمی سے ہے کیونکہ فی الحقیقت پوچھے تو
ہاتھ نہیں سرکتا لیکن رحم کے زور سے بچہ مدوڑے جاتا اور چوڑیا ہاتھ کے آگے
نکلتی ہے اور یوں ہونے سے تولد چوڑیا پانوں نمود ہوتی ہے جو بچہ کی سر بکا
ہو جاتا ہے

درینولا بعضے معتبر طبیبان اس نادر واقعے کے باب میں بہت کچھ
تصنیف کئے ہیں اور انکا تمام خیال یہ ہے کہ بچے کا التھانا نہیں ہوتا ہے
بلکہ مدوڑے جا کر نکلتا - تسپر بھی چاہئے کہ اس نادر واقعے پر اعتقاد نہ رکھیں
مگر التھانے کی حاجت ہو تو معقول وقت پر ویسا کرنا اور التھانا غیر ممکن ہوتو
نا امید بھی نہیں ہونا کیونکہ یہ نادر واقعہ ہے

جتنے بچے کہ ایسی کیفیت سے تولد ہوئے ہیں سو سب کے سب
مردہ نکلے ہیں

انول نال نمود ہونیکے بان میں

جبکہ انول نال بچے کے بدن کے کسو دوسرے عضو کے آگے پیڑو کے
جوف کے اندر آجاتی ہے تب اسپر ایسا دباؤ ہوتا ہے کہ جس سے اسمیں لہو
کے سوران بند ہو جاتی اور بچے کی جان ضایع ہو جاتی اسلئے قدیم سے تولد کرانے
میں ان دو طور پر سربراہی دیتے ہیں کہ پہلے انول نال پر سے دباؤ کو دفع کرنا
یا دوسرا بچے کو شتابی سے نکالنا تا اسکا جان بچے

Cases occasionally occur in which the perforator may be required, but no particular direction can here be necessary, except that the head must be kept steady at the brim of the pelvis, either by external pressure, or by the craniotomy forceps or crotchet fixed in the foramen magnum, (the large hole of the skull.)

The *hand coming down by the side of the head* is not properly a presentation of the hand, because, if not mismanaged, it may generally be made a vertex case.

If, on examination, this mixed presentation be discovered, the hand may be cautiously raised above the brim of the pelvis, and kept there by the fingers of the accoucheur, until the head fully occupies the aperture, and consequently prevents the further descent of the extremity. But this cannot always be done, and it is then necessary to place it in the most advantageous position, so that it shall add as little as possible to the bulk of the head.

This case will be made a complete arm presentation, if, instead of the cautious interference just recommended, the hand be grasped, and pulled down into the vagina.

Presentations of the *belly, back, and sides*, sometimes, though very rarely, occur. A knowledge of the general rules for turning, will be a sufficient guide for the management of such cases.

اگر سر تو تکر رحم کے اندر رہا جو تو کبھی ایسا اتفاق ہوگا کہ اسکو سر پھوڑی سے پھوڑ کر نکالنا ضرور پڑیگا اور ایسے استعمال کرنے میں کچھ قانون مقرر نہیں پایا مگر یہہ تو ضرور ہی کہ باہر وار سے مددگار دہانا یا اندر وار سے کھوپڑی کے پڑے سوراج میں سر پھوڑی چمٹا یا نوکدار گل لگائے سر کو پیڑو کے اوپر کے گھیرے میں دباے ہوئے رکھنا

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جچکی میں بچے کا ہاتھ سر کے بازو کو لگا ہوا نیچے اترتا سو اسکو ہاتھ نمود ہوتا سو تولد نہیں جائنا کیونکہ اسکی سربراہی برابر کے تو تھری نمود ہوئے سر کا تولد کرا سکتے ہیں

اگر دریافت کرنے سے ہاتھ اور سر ملکر نمود ہوتے ہیں کر کے معلوم ہوا تو ہاتھ کو پیڑو کے گھیرے کے اوپر خبر داری سے تھیلنا اور اپنی دو نون انگلیوں سے ٹیکا دے ہوئے رکھنا جب تگت کہ اوپر کا گھیرا سر سے بھر جا کر بچے کا ہاتھ پھر اترنے نہاے اور کبھی ایسا ہو کہ ہاتھ اسطور سے اٹھایا نہیں جاوے تب ضرور ہی کہ ہاتھ پیڑو کی ایسی جگہ پر سر کا نا کہ بچے کے سر کو لگنے سے اسکا مقدار بہت نہ بڑھے

معلوم کیا چاہئے کہ مذکور طور سے بچے کا سر اور ہاتھ ملکر نمود ہوئے پر احتیاط مذکور سے سر براہی نکرے بلکہ بر خلاف اسکے ہاتھ کو رحم کے اندر کھینچیں تو ہاتھ نمود ہوتا سو تولد ہو جائیگا

اگر جبکہ بچے کے پیٹ اور پیٹھ اور پکھوئے یعنی پہلو نمود ہوتے ہیں مگر نادر ہی اگر ایسا ہو اور بچے کا التھانا ضرور پڑے تو التھانے کا قانون یاد رکھیں ہو وین تو اسکو پھر بیان کرنیکی حاجت نہیں ہی

But much more frequently it is the *head* which offers the principal obstacle, and no little skill is necessary to secure its speedy extrication. The difficulty at this point of delivery will depend either on *malposition* of the head, or *disproportion* between its size and the dimensions of the pelvis. If malposition prevents the advancement of the head, the practitioner is to blame, because he ought to have placed the head, (as soon as he could grasp the hips,) in the most favourable situation with the diameters of the pelvis, and now powerful uterine contractions may have wedged it either into the brim or the cavity. Under these circumstances, the head must be very cautiously disengaged, and its position improved.

Should *disproportion* between the size of the head and the cavity of the pelvis be the cause of difficulty, if *slight*, time may overcome it; if *considerable*, the bulk of the head must be diminished by the perforator, introduced either behind the ear or at the back of the head.

In some very rare instances, *embryotomy*, or the extraction of the child piecemeal, may be necessary.

When *immoderate force* has been employed to extricate the head, it has been left in the womb by the forcible separation of the body. Such conduct is extremely culpable, because it may almost always be traced to indiscretion.

When this occurrence has taken place, it is necessary to have the womb fixed by the steady pressure of an assistant on the belly, while the accoucheur proceeds to extract the head. This may be done by the long forceps, or by fixing the craniotomy forceps, crotchet, or blunt hook in the foramen magnum (large hole of the skull;) always accommodating the head to the longest diameter of the pelvis during the extraction.

لیکن بھاری اٹکاؤ جو ہوتا ہے سوانثر سر کے طرف سے ہوتا اور اسکو جلد نکالنے کو عقل اور تجربہ کاری بہت چاہئے سر کے تولد کرانے میں اٹکاؤ ہو نیکا سبب یہ ہے کہ سر ناساز جگہ پر ہی یا پیڑو اور ستر کئے مقدار کی نا موافقت سے ہی اگر سر کے ناساز طور سے ممانعت ہوتی ہے تو طبیب کی تفصیر جانو کیونکہ بچے کی چوڑھاتھ کو اگتی ہے اسکو لازم تھا کہ پیڑو کی قطار کے برابر سر کی قطر کو رکھنا اور یوں نہیں کرنے سے شاید کہ بچے کا سر پیڑو کے اوپر کے گھیرے یا اسکی جوف میں پچر سا رحم کی پگڑے بھنس گیا ہو تو ایسی حالت میں احتیاط سے سر کو ڈھیلہ کرا کر اسکو نا ساز جایی سے بدلانا

اگر سر کا پہن اور پیڑو کے جوف کی وسعت کی نا موافقت سے اٹکاؤ اور حرکت ہووے اور وہ ممانعت بڑی نہووے تو فرصت دینا تب از خود دنع ہو جائیگا مگر بڑی حرکت ہو تو بچے کی گدی یا کان کے پیچھے سر پھوڑنی چبا کر سر کے مقدار کو کم کرنا

ایسی غیر طبعی جھپکیاں یہی ہوتیں ہیں جنہیں بچے کو ٹکڑے

ٹکڑے کر کر نکالنا ضرور پڑتا ہے مگر ایسی اقسام بہت نادر ہیں بعضے وقت ایسا ہوا کہ نہایت زور سے سر نکالتے تھے تب سر بدن سے جدا ہو کر رحم میں رہ گیا ہے ایسا اتفاق ہو تو معلوم کریں کہ کرنے والا نقصیر مند ہے کیونکہ انثر اسکی جہالت سے ایسا ہوتا ہے

یہ حادثہ ہووے تو طبیب سر کو نکالتے سو وقت ضرور ہے کہ ایگت مددگار رحم ہلے نہیں سر کا جچا کے پیت کو مضبوط دبا کر پکڑے رہنا اور نکالنے کی ترتیب یہ ہے کہ تولدی لنبے چمٹے اگا کر نکالنا یا سر پھوڑنی چمٹے یا نوکدار گل یا منڈالی گل کو ٹھوہری کے بڑے سوراخ میں رکھ کر سر کو پیڑو کی لنبی قطر کم موافق پھا تر ہوج نکالتے جانا

Sometimes, although the feet or a foot be brought into the vagina, the hand which was previously there does not recede; and it sometimes happens that both a hand and a foot are met with in the pelvis, constituting the original presentation. Under any circumstances, this is an awkward case: a *fillet*, which is merely a piece of tape or ribband with a noose, must be slipped over the ankle, and whilst the practitioner is employed in elevating the arm by one or two fingers fixed in the arm-pit, an assistant may not only prevent the return of the foot, but steadily draw it down by the fillet.

Sometimes, after the feet have been brought down, *considerable difficulty attends the passage of the body and head of the child.*

Should the child be affected with water in the belly, water in the chest, or water in the head, so as to obstruct its passage, the fluid must be let out of the respective cavities by a trocar, or the perforator cautiously introduced.

If the arms obstruct the descent of the child, the difficulty will be overcome by improving their situation, so that they shall occupy the spaces in the pelvis near one sacro-iliac symphysis and opposite acetabulum; or the accoucheur may assist by passing his fingers over the shoulder; or even the blunt hook may be used, provided the force employed be moderate.

بعضے وقت ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگرچہ طبیب ایک یا دو نون پانون کو رحم کے نالے کے اندر اتارا ہے تاہم ہاتھ جو آگے نالے کے اندر تھا سو رحم کے اندر نہیں جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا سے پیٹرو کے اندر ایک ہاتھ اور ایک پانون آگیا ہے تو یہ بہت نامناسب و نادر ہے اور اسکی سربراہی کے واسطے ایک نائے کو سرک ڈالکر بچے کے پانون کے گھٹنے پر لگانا اور طبیب اپنے دونوں انگلیوں کو بچے کے بغل میں رکھکے اسکو اٹھاتے جانا اور اسکے ساتھ کوئی مددگار اس نائیکو کھینچکر پکڑے ہوئے رہنا تا اس ہاتھ کے ساتھ پانون بھی اندر نہجانے پاوے بلکہ آہستگی و مضبوطی سے نائے کو پکڑکے کھینچتے جانا

پانون اٹارے بعد کبھی بچے کا بدن اور سر کا اترنا مشکل ہوتا ہے

اگر بچے کے پیٹ یا چھانی یا سر میں استسقا کی بیماری ہو اور اس سے بچے کے گذر نہ کو حرکت دیتی ہے تب چاہئے کہ قرو کار چاکو یعنی بزل سے یا سر پھوڑنی سے جبکہ رقیق تفریق کو نکالیں

اگر دو نون ہاتھان بچے کے اترنے کو روکتے ہو وین تو انکو اس نا موافق جاے سے ایسا بدلانا کہ ایک ہاتھ مکھن ہڈی اور پھرے ہڈی کی جوڑ پر اور دوسرا ہاتھ پھرے ہڈی کے پیالے کے مقابل ہو جاوے یا طبیب اپنے ہاتھ کے انگلیوں کو بچے کے کاندھوں کے اوپر پھنچا کر اسکے اترنے میں کمک کرنا اور منڈلی گلہ کاندھے پر لگا کر اوتارنا جائز ہے مگر ہمت زور نہیں کرنا

The fluid of the amnion may have escaped for hours, and the womb be contracted powerfully upon the child, and so irritable, that on any attempt to carry the hand forwards, most energetic contractile efforts are excited, which prevent its further introduction, without the exertion of such an immoderate degree of force as few men have hardihood to employ. In such a case, we have no alternative between overcoming the resistance by superior power at the risk of bursting the womb, or paralysing its irritability by a full dose of *opium*.

Many objections may be advanced to either of these methods ; but, on the whole, the best practice is to exhibit from *forty to fifty drops* of the tincture of opium, or about *three grains* of the gum. This having been done, the woman is to be watched, and on the diminution or cessation of irritability, (which by the bye, is often greatly aggravated by incessant efforts to turn,) the object may usually be more easily effected.

Should the fluid of the amnion have escaped, the womb being merely in a state of passive contraction, and the mouth of the womb dilated, turning should be immediately accomplished, lest *active* contractions should ensue ; but should the *mouth of the womb not be dilated* more than is barely sufficient to admit the arm of the child to pass into the vagina, the accoucheur must wait its more complete dilatation, or laceration of the neck of the womb may be the consequence of his premature attempts to force his hand forward.

شاید کہ طبیب بچے کو التھانے کے آگے گھنٹوں سے جھلی پھٹکر اسکا پانی نکلا اور رحم بچے کے اطراف مضبوط لپٹا گیا اور رحم اتنا نازک ہو گیا ہی کہ ہاتھ ذرہ لگتے ہی اسکی پکڑاٹ اتنے زور سے ہوتی ہی کہ طبیب کا ہاتھ گھسانے کو نہایت قوت کرنا لگیگا بلکہ عاقل طبیب اتنا زور کرنے اندیشہ کریگا تسپر بھی ایسی مشکل حالت میں دو طور ہیں ایک تو طبیب ہاتھ گھسانے کو اتنا زور کریں کہ رحم مغلوب ہو جاوے جس سے رحم پھٹنیکا بڑا ڈر ہی دوسرا ادیوں اتنی گھلانا کہ رحم کی اشکالی ہوئی حالت کو قرار ہووے

ان دونوں طور پر چلنے کے واسطے بہت باتیں مانع ہوتیں ہیں تسپر بھی ایسی حالت میں بہتر عمل یہہ ہی کہ لاڈلم یعنی افیوں کے عرق کے چالیس یا پچاس بوند یا افیوں تین دانے بھر کھلانا اور جچا پر خوب نگہ رکھنا اور یہہ مضطرب حالت ذرہ کم یا موقوف ہوئی پر التھانے کا مقصد پورا کرنا معلوم ہووے کہ ادیوں دینے کے آگے رحم کو ہاتھ لگاوے تو رحم اور اشکالا جاتا ہی

اگر جھلی کا پانی نکل گیا اور اسکے نکلنے سے رحم بچے کے بدن پر چپکے پڑا ہی اور اسکا منہ کشادہ رہے تو بچے کو جلد التھانا تا کہ پکڑ کی نوبتیں پھر شروع نہووے مگر رحم کا منہ فقط اتنا کشادہ ہووے کہ بچے کا ہاتھ مشکل سے رحم کے نالے کے اندر گذرا ہی تب طبیب کو لازم ہی کہ پورا کشادہ ہووے تلگت تھیرنا اگر زور سے ہاتھ گھساوے تو شاید رحم کی گردن پھٹ جائیگی

OF HAND PRESENTATIONS.

When the *hand* presents, it is known,—

First, by the shape and situation of the thumb.

Secondly, by the irregularity of the points of the fingers.

Thirdly, by its breadth and flatness.

Suppose, then, on examining at the commencement of labour, when the mouth of the womb is not dilated to a greater size than the circumference of a shilling, the accoucheur discovers that the hand presents. A patient in this condition ought not to be left, lest the membranes should break, their fluid contents escape, and the womb firmly contract on the body of the child. As soon as the passages and the mouth of the womb are sufficiently relaxed to admit the hand, it is to be carried through them with a semicircular motion, in the direction of the axis of that part of the pelvis through which it is passing. On entering the mouth of the womb, it is to be gently insinuated between the membranes and womb, and carried upwards along the anterior surface of the child.

The part thus grasped is to be slowly and gently brought down, taking *care never to draw them over the back of the child, but always along the belly.*

The arm now recedes, and the case is converted into a presentation of the feet, and claims the same management.

But a variety of circumstances may occur to render the operation of turning not quite so easy as it may seem to be from this description of it.

ہاتھ نمود ہونیکی علامت کے بیان میں

ہاتھ نمود ہونیکی علامتیں یہ ہیں یعنی

پہلی علامت ہاتھ کی شکل اور اسکے انگوٹھے کی فصل

دوسری علامت انگلیوں کی ناہواری

تیسری علامت اسکی چوڑائی اور چپٹی شکل

اگر طبیب بلایا جاوے اور جچا کے پاس گئے بعد دریافت کر کے معلوم کرے کہ جچکی کے شروع میں جبکہ رحم کا منہ آدھ روپیہ برابر کشادہ رہے اور ہاتھ نمود ہووے تو ایسی حالت میں طبیب جچا سے دور فرھے کیونکہ شاید جھلی پھٹکر اسکا پانی نکلیگا تو بچے پر رحم ستر جاویگا

جبکہ فرج اور رحم کا نالا اور اسکا منہ ہاتھ گئے سریکا ڈھیلا ہو جاوے تو ہاتھ آدھا پھرتے ہوئے پیڑوں کے خطوں کے مطابق چلاتے ہوئے اندر پہنچانا اور رحم کے منہ کے اندر پہنچتے ہی بڑی آہستگی سے رحم اور اسکی جھلی کے بیچ میں داخل کر کے بچے کے سامنے کے سطح سے ہاتھ کو اوپر پہنچانا

پانوں کی پکڑی ہوئی جاوے کو بڑی احتیاط اور آہستگی سے باہر وار کھینچنے جانا اور اسکے پانوں کو اتارنے میں بچے کی پیٹھ طرف نہیں پھرانا مگر پیٹ اور جھاٹی کو کھستے ہوئے اتارنا

پانوں اتارتے ہی بچے کے ہاتھ اندر چلے جاتے ہیں من بعد پانوں نمود ہوتے سو جچکی کے سریکی ہوگئی ہی پس چاہے کہ ویسی ہی سربراہی کریں اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ التھانا بہت سلیس ہے مگر اس میں بعض کیفیات واقع ہوتی ہیں جن سے طبیب کو عمل کرنے میں اتنا سہل نہیں ہوگا

Generally, the woman may lie on her left side, as usual, only with her hips over the edge of the bed ; and the practitioner may use his right or left hand according as the feet of the child are to the right or left side of the pelvis, taking care always so to introduce the hand, that the child shall be in its *palm*, and its back be opposed to the inner surface of the womb. The hand should be passed up between the membranes and the womb, nor should they be ruptured until the hand has reached the inferior extremities of the child, and the fluid of the amnion thus prevented escaping by the presence of the arm in the vagina. In this manner the womb cannot contract upon the child, and the operation of turning is very greatly facilitated.

The customary practice of taking off the coat before the operation of turning, often disgusts and alarms the patient, and cannot be necessary if the sleeve of the coat be made sufficiently large to admit of its being slipped up above the elbow. The hand and arm should be well anointed with some unctuous substance ; and when introducing the hand into the vagina, and carrying it through this canal and the mouth of the womb, the fingers ought to be arranged in a conical form.

The introduction ought to be carried on during an interval of rest from pain, and the hand should always be flattened and passive whilst the womb is exerting its contractile power, or this organ may be injured.

In arm presentations, it very rarely happens that a child, after the sixth month, can be expelled without its position be changed ; indeed, never, unless the pelvis be unusually capacious, and the child unusually small, and, *much more, therefore*, at subsequent dates, it becomes necessary to change the situation of the fœtus.

اثر جچا کو معمول موافق ڈانویں کروت سلانا مگر اسکی جو تڑپلنگت
کی پٹی پر رہنا اور جیسا بچے کے پانوں پیڑو کے سیدھی یا ڈانویں طرف ہوں
ویسا ہی طبیب اپنے سیدھے یا ڈانویں ہاتھ سے استعمال کرنا مگر ہاتھ گھسانے
میں جھلی اور رحم کے بیچمین پہنچانا اور بچے کے پانوں ہاتھ کو لگے تگت
جھلی کو نہیں پہاڑنا تا اسکا پانی نہ نکلے ایسی احتیاط سے چلے تو رحم بچے کو
نہیں لگتا اور اسکا التھانا سہل ہوتا ہی ظاہر ہو یاجو کہ ہاتھ اندر گھسانے میں
اسکی پیٹھ رحم کے اندر وار سطح کو لگتی ہوئی گھسانا تا بچہ ہتھیلی میں رہے

التھانے کے واسطے بہت سے طبیبان اپنا کڑتہ یا انگرکہہ اتارتے ہیں لیکن
اس بد دستور سے عورتیں ہراساں رھتیں اور تولد کو جانے کے وقت لذی چاکدار
آستینوں کا انگرکہہ پہنے تو ایسا کرنا ضرور نہوگا اور وہ کام شروع کرنے کے آگے اپنے
ہاتھ کو کھنی تگت روغن آلودہ کرنا اور اسکو رحم کے نالے اور منہ کے اندر پہنچانے
سو وقت انگلیوں کو گاؤ دم موجنا

چاہئے کہ دردوں کی نوبتوں کے وقفے میں ہاتھ کو اندر گھساتے جانا اور درد
کی نوبت شروع ہوتے ہی ہاتھ کو ٹھرا نا نہیں تو رحم کو خلل پہنچےگا

ہاتھ کے نمود ہونے کے بیان میں

اگر جیسے مہینوں کے حمل کے بعد جبکی شروع ہووے اور تب ہاتھ
نمود ہو تو بغیر التھانے کے اسکا تولد ہونا بہت نادر ہی بلکہ تب بھی چاہئے کہ
پیڑو نہایت کلان اور بچہ بہت چھوٹا ہو نہیں تو تولد ہونا اثر محال ہی
غور کیا چاہئے کہ اگر جیسے مہینوں کے حمل میں یہ طور ہو تو دوسرے اس سے
سرس ندور، میں، (جس سے بچہ اور پختہ رہتا ہے) کیسا تولد ہوگا

The other varieties of this order of labours require (almost invariably) the operation of

TURNING.

Which consists in passing a hand into the womb, to find and bring down the feet or knees, and which produces that revolution in the situation of the child, which has given to the proceeding the designation of *turning*.

This operation is necessary, when the *upper extremities*, the *back*, the *belly*, and sometimes when the *cord* presents, and now and then when peculiar circumstances demand expeditious delivery, even though the vertex (crown of the head) may be the presenting part.

General Rules.

Turning ought never to be attempted until the rectum and bladder have been emptied, and the mouth of the womb is sufficiently dilated to permit the hand of the accoucheur to pass into the womb with ease ; and, if possible, the operation should be performed before the fluid of the amnion has escaped.

Considerable importance has been attached to the position of the woman, and to the use of one arm of the accoucheur in preference to the other ; but, after all, no particular rules are of much use, for the operator will be compelled so to place his patient, as to enable him with ease to use that arm which gives him the most command of the child in the womb ; and this will altogether depend on the circumstances of the individual case.

اس قسم کي جڳھ کي باقي اطوار جو هون ھين سو انکي سربراھي مدين
اڪثر بچے ڪو التھانا لازم ھي

بچے ڪو التھانے ڪے بيان مھين

بچے ڪو التھانے ڪے واسطے چاھئے ڪہ رحم ڪے نالے مدين سے رحم ڪے جوف
ڪے اندر ھاتھ پھنڇانا اور بچے ڪے پانون يا گڙگون ڪو پڪڙ ڪے اتارنا ايسا ڪرڻے سے
بچے ڪي حالت مدين ايڪ طور ڪا پيدريه ۾ انقلاب ھوتا جس سے اس عمل ڪو
التھانا نام رھے ھين

جڳھ جڳھ مدين ھاتھ يا پيڙھ يا پيٽ يا انول نال نمود ھوي
تب يھ التھانا ضرور پڙتا ھي اور ڪبھي ڪبھي ٿڌي ڪے نمود مدين يھي ايسے حادثے
واقع ھوتے ھين ڪہ تولد جلد ڪرانا پڙتا تب يھي يھ التھانا ضرور ھي

التھانے ڪے قانون ڪے بيان مھين

چاھئے ڪہ مقعد کي انٿري اور پھڪنا خالي ڪراوے اور رحم ڪا منھ به ٿڪليف
ھاتھ ڪے سريڪا ڪشاده ھوے تلڪ التھانے ڪا ارادہ ڪبھي نہيں ڪرنا اور يھي جھلي
ڪا پاني نڪلڻے ڪے آگے التھانے تو بہتر ھي

بعضے مصنفون ۾ عورت ڪس ترتيب سے رھنا اور طبیب ڪونسے ھاتھ سے
استعمال ڪرنا ھي سو بہت سا بيان ڪے ھين مگر ان باتون پر ڪجهہ قانون مقرر
نہيں ھي ڪيونڪہ ھر ايڪ تولد جدے جدے طور سے ھوتا اور طبیب جڳھ ڪو ايسی
ترتيب سے رھڻے عمل ڪرنا لڳيگا جيسا ڪہ ھو تے سو طور کي سربراھي ڪے موافق
ھو وے

The breech and head are not unfrequently confounded one with the other; for although the breech is usually softer than the head, yet, both being round, considerable care is requisite to distinguish them.

This presentation may generally be distinguished,---

First, by the escape of the meconium.

Secondly, by the anus and organs of generation.

Thirdly, by the os sacrum.

It may be said, that the cleft of the breech will assist in the diagnosis, but the separation cannot always be traced.

The breech is found at the superior aperture of the pelvis differently situated, but this is far from being unimportant, because, if its longest diameter from side to side do not correspond to the lateral or diagonal diameter of the pelvis, it enters the brim with considerable difficulty.

It is only necessary to advert to the practice of pushing up the breech, and bringing down the feet, to deprecate such maltreatment; nor is it much more prudent to employ blunt hooks fixed in the groins to expedite the progress of these labours, which, if left to the natural powers of the mother, are usually terminated safely, though almost always slowly.

When the breech is expelled without the entrance of the vagina, then the *direction of the toes*, and all other circumstances requiring attention in presentations of the feet, must be borne in mind, because the labour becomes to all intents and purposes one of that kind.

کبھي کبھي چوٽر اور سر کي بيچمين تشخيص کرنا مشڪل ھوتا ھي اگرچہ
چوٽر سر سے نرم رھتي ليکن دونوں گول ھونے سے انکي تشخيص مين بڙي
احتياط کيا چاھئے

چوٽر کي نمود ھونے کي علامتھن يہ ھين يعنہ

پھلي علامت جنم اينڌي نکلنا

دوسري علامت مقعد اور اعصابي تناسل * ھاتھ ڪو اڳتے ھين

ٽيسري علامت مکھن ھڏي

کہتے ھين کہ چوٽر اپنے کھب سے پھڄاڻے جاتي ھي پڻ اڪثر وہ کھب
د بائي جانے سے باھم ملڪر ھوار رھتي ھي

معلوم ڪرين کہ چوٽر پھي پيٽو کي گھيرے کي مختلف جڳھون پر نمود
ھون ھي اور چوٽر اس وجہ سے اترتي ھي سو دريافت کرنا بڙي بات ھي کيو نکہ
چوٽر کي انڊي قطار پيٽو کي آڙي يا ترجھي يعنہ لنڊي قطر کي موافق نہ آوے
تو اسکا اُترنا بہت مشڪل ھوگا

بعض مصنفان فرماتے ھين کہ چوٽر نمود ھو وے تو اسڪو اوڀر ڏھڪيلڪر
پانوں سے تولد ڪرانا اور بعضون کا فرمودہ ھي کہ منڌاي گل چڏے مين رکھڪر
کھينچنا اور تولد ڪرانا مگر يہ نہایت بيچا سربرا ھي کيو نکہ چوٽر نمود
ھوي بعد عورت کي قوت پر سونپ دے تو تولد از خود تمام ھوگا اگرچہ آھستي
سے ھو

جبکہ چوٽر فرج سے نکلڪر پانوں باھر لائے گئے ھون تب پانوں نمود ھوتے سو
جھڪي کي سريڪا پنڄون کي رخ ڪو خيال مين لانا کيو نکہ چوٽر نکلے بعد
اس قسم کي تولد کي سربرا ھي پانوں نمود ھوتے سو جھڪي کي سربرا ھي کي
سريڪي کرنا

* اعضا تناسل اور تولد چيسا تمام اعضا جو تولدي عمل مين شريڪ ھين

PRETERNATURAL LABOUR.

When the body is expelled, and the head is filling up the superior aperture of the pelvis, there is great danger of the child losing its life by the pressure of the cord between the bones of the skull and the pelvis; and therefore, if the passages be well dilated, the termination of the labour should now be accelerated by two fingers passed over the shoulders of the child, with which moderate and steady extracting power may be employed, whilst one finger of the other hand, passed into the mouth, will have the double advantage of depressing the chin to the breastbone, (by which means the shortest axis of the head may be brought to correspond to the diameters of the superior aperture of the pelvis,) and at the same time air will be admitted into the mouth and chest of the child, and its existence rendered less dependent on the circulation through the cord.

With this command of the head, also, any malposition may be rectified.

Should only *one foot* present, it is well to attempt to grasp the other; but, very often, this is not easily done, nor is it of much importance, because, as it descends, a finger may be hitched in the groin, and the leg and thigh brought down.

The *knees* now and then constitute the presenting part, but independent of this presentation being extremely rare, it demands no management different from a footling case.

Secondly, Of presentations of the *breech*.

Labours in which the hips occupy the brim of the pelvis are generally extremely tedious, because these parts do not diminish in their size, or so readily accommodate themselves to the superior aperture as the bones of the head, and the womb appears to act inefficiently.

بدن نکلے بعد از پیٹرو کے اوپر کا گھیرا سر سے بھرا جاتا اور اس حالات میں آنول نال پیٹرو اور کھوپری کے بیچ میں رہنے سے بچے کے جان جانے کا نہایت خطرہ ہی اسلئے بچے کی تمام گذرگاہ خوب کشادہ ہوئی بعد چاہئے کہ دو انگلیاں بچے کے گاندھوں کے اوپر اور ایک انگلی بچے کے منہ کے اندر رکھ کر تولد جلد تمام کرانا اور معلوم کریں کہ بچے کے منہ میں انگلی رکھنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو تھڈی چھائی کو لگی رھتی جس سے سر کی چھوٹی قطر پیٹرو کے منہ کے قطرون کے موافق رھتی - دوسرا منہ کھولنے سے ہوا بچے کے پیپسے کے اندر پہنچتی تب آنول نال کی سوران بند ہو جاوے تو بھی بچے کے جان کو اتنا کچھ ڈر نہیں ہی

اس مضبوط پکڑ سے اور ایک فائدہ بھی ہی کہ سر نا موافق طور سے آتا ہو تو اسکو برابر بھرا سکتے ہیں

اگر ایک پانوں نمود ہو تو دوسرے کو بھی ہمدست کرنے کوشش کرنا اور اس جست و جوبی سے اکثر دوسرا پانوں ہاتھ لگنا مشکل ہی مگر مضائقہ نہیں کیونکہ اور تھوڑا ترے بعد چڈیکے اندر ایک انگلی رکھے اسکو اوتا سکتے ہیں

کبھی کبھی گڑگے نمود ہو تے مگر یہ تو بہت نادر ہی اگر اتفاقاً ہو تو اسکی سربراہی پانوں کے نمود کی سربراہی کے سریکی کرنا

دوم چوتڑ نمود ہونے کے بیان میں

جبکہ تولد میں چوتڑ نمود ہوتی ہی تب اکثر جھپکی طول ہوتی کیونکہ چوتڑ کا مقدار سر کے پہن کے سیکا کم نہیں ہوتا جس سے پیٹرو کے اوپر کے گھیرے کے اندر اترنے میں دیر ہوتی اور رحم کی پکڑ اثر نہیں کرتی ہی

On the other hand, should the toes point to the vertebral column, or to the belly of the mother, the head in its descent will not enter the pelvis, because the long axis of the former does not correspond with the longest diameter of the latter, and the chin or occiput become hitched on the pubes, and promontory of the sacrum; and it may hardly be practicable to disengage them from this very unfavourable position.

If, then, the feet should come down in this untoward direction, it becomes necessary to rectify the malposition by firmly grasping the hips as soon as they have passed the entrance of the vagina; and with prudent firmness, in the intervals between the pains, to give that inclination to the body which will direct the toes towards either sacro-iliac symphysis.

Considerable dissonance of opinion has existed on the management of the arms, which of course are extended by the sides of the head of the child. It is unnecessary to refer to the arguments which have been advanced by those who think they should always be brought down before the head, or by others who maintain the impropriety of removing them from their position.

Whenever the finger of the accoucheur can, without difficulty, be passed along the body of the child, and over the shoulders to the bend of the elbows, an attempt should be made to draw down the arms one after the other, by sweeping the hands of the child over its face, and, in general, this can be effected without the employment of immoderate force.

اگر برخلاف اسکے پانون کی انگلیاں جیچا کی ہڈیہ کی بانس یا پیت کے مقابلے پر ہو وین تو سر کی لنبی قطر پیڑو کی لنبی قطر کے موافق نہیں رہتی اور بچہ پیڑو کے اندر نہیں اُترتا اور اُترے تو گدی یا تھڈی مکھن ہڈی کی کھونچ یا پشم ہڈی کے جوڑ پر ٹیکا کھائی ہوئی اٹکی رہتی جس سے سر کا نکلنا غیر ممکن ہوتا بلکہ اس کا ساز جائے سے انکا سرکانا محال ہوگا

اس واسطے ایسے نا موافق طور سے بچے کا پانون نکلے تو ضرور ہی کہ جوڑ ستر مین سے نکلدی ہی اُسکو مضبوط پکڑ کر پھرا نا یعنی درد کی نوبتوں کے وقفے مین احتیاط سے بدن کو ایسا پھرانا کہ پانون کی انگلیاں پھرے کی ہڈی اور مکھن ہڈی کے جوڑ طرف متوجہ رہیں

اس قسم کی جچکی پر بچے کے ہاتھوں کی سربراہی کے باب مین مصنفان مختلف الرائے ہیں مگر سب طبیبوں کو معلوم ہوگا کہ اسکے ہاتھان سر کے بازو پر سیدھے لنبے رھتے ہیں اور بعضے مصنفوں کی رائے مین سر کے نکلنے کے آگے ہاتھوں کو اتارنا ضرور ہی اور بعضے اسکو ہاتھ چھیننے کے مانع ہیں

اگر طبیب اپنی انگلی کو بے تکلیف بچے کے بدن اور گاندھوں کے اوپر سے کھنڈیوں کے خم تحت پہنچا سکتا ہو تو بچے کے ہاتھوں کو ایک بعد ایک اتارنا مگر خبرداری کیا چاہئے کہ بہت زور نا کر کے اسکے ہاتھوں کو مکھڑے کے سامنے وار سے اتارے

Labours in which the head is expelled last, generally demand some kind of manual aid, and it is important to bear in mind that this assistance should not be given until the mouth of the womb is fully dilated, or it may be lacerated; and when interference is necessary, it should always be given with the greatest possible care and deliberation. Nor is it undeserving of notice, that when two extremities present, they should never be drawn down until it is ascertained that they both belong to the same child.

First, Of presentations of the feet.

This presentation occurs more frequently, and is more easily managed than any other presentation of the lower extremities.

The *foot* is known to present,—

First, by the shortness and evenness of the toes.

Secondly, by its thickness and shape.

Thirdly, by its heel.

The feet may be very differently situated as they pass through the pelvis, and although their passage may be equally easy in either direction, the position in which they descend, very materially influences the transit of the head and shoulders through the superior aperture of the pelvis.

The most favourable direction for the toes in their descent, is, towards one or the other of the sacro-iliac symphyses, because the head is then placed with its long axis corresponding with the longest or diagonal diameter of the pelvis; and in its further descent is naturally disposed to proceed with the face towards the hollow of the sacrum.

جن جھپکیوں میں کہ بچے کا سر سب کے آخری تولد ہوتا ہی اکثر طبیب کو ضرور پڑتا ہی کہ کسی نہ کسی طرح سے کمک دیوے مگر اسکو نہ بھولا چاہئے کہ رحم کا منہ خوب کشادہ ہوئے تکت کمک نہیں کرنا ورنہ منہ بہت جایگا اور کمک ضرور پڑے تو بڑی احتیاط اور غور سے کرتے جانا اور ایک بڑی بات یہہ ہی کہ اگر دو عضو ملکر نمود ہووین تووے دو ایکہی بچے کے ہیں کر کے خوب معلوم ہوئے تکت انکو نکلنے نہیں دینا

پہلا طور یعنی پانوں نمود ہونیکے بیان میں

بچے کے دھڑکے اعضا میں اکثر پانوں نمود ہوتے ہیں اور اسکی سربراہی کرنا سب سے سلیس ہی

پانوں کے نمود ہونیکو تین علامتوں سے پہچاننا

پہلی علامت پانوں کی انگلیاں کوئی اور ہوار رہتی ہیں

دوسری علامت پانوں کی موڑنی اور شکل

تیسری علامت ایڑی

بچے کے پانوں پیڑو کے اندر بہت طور سے اترتے ہیں اور سچ ہی کہ اگرچہ کیسے ہی طور سے اترے تو بھی کچھ ممانعت نہوگی لیکن پانوں کے اترنے کے طور سے پہچانے جایگا کہ بچے کا سر اور کاندھے پیڑو کے اوپر کے گہیرے یعنی منہ میں کسطور سے اترتے ہیں

پانوں کے اترنے میں سب سے بہتر نمود یہہ ہی کہ انگلیاں پھرتے ہی ہڈی اور مہن ہڈی کے جوڑے مقابلے پر رہیں کیونکہ ایسا رہنے سے بچے کے سر کی لمبی قطر پیڑو کے گہیرے کی لمبی قطر میں آجانی ہی اور پیڑو کے جوف کے اندر اترنے میں مگھڑا مکھن ہڈی کے کھب طرف پھرنے مایل رہتا ہی

Parturition usually commences in from *twenty-four to ninety-six* hours, and the management of the case must be conducted by the same rules as are applicable to labours under other circumstances.

Second Order.

OF LABOURS,

Or those in which any other part than the head presents, such as the Feet, Breech, Hand, Navel-cord, &c.

Many varieties of this order of labours will terminate without any artificial assistance, and are therefore deemed by some authors to be natural cases; but the majority of writers and teachers consider all labours to be preternatural, in which the head is expelled last.

An accoucheur is led to suspect that the head is not the presenting part, when the fluid of the amnion escapes without being followed by the descent of the foetus: and when the mouth of the womb is considerably dilated, without the child resting upon it.

But nothing short of the actual detection of the presenting part can afford conclusive evidence.

It is of considerable moment to discover the presentation during the first stage of labour, because the varieties of this order of labour require very different management; and this is one of many reasons why the practitioner should always examine the woman *per vaginam* at the *commencement* of parturition.

اتنا بہہ گئے بعد چوبیس گھنٹوں سے نوڈ پر چہے گھنٹوں کے اندر
جھپکی شروع ہوئی اور شروع ہوئے بعد چاہئے کہ طبعی جھپکی کے سربکی
سربراہی کریں

غیر طبعی جھپکیوں کی دوسری قسم کا بیان کہ جنمیں سر نہ نمود ہو کر
دوسرا کچھ عضو یعنی پاؤں چوڑے ہاتھ اور آنول نال وغیرہ
نمود ہوتا ہی

اس قسم کے تولد میں بہت سی جھپکیاں بے کمک تمام ہوتی ہیں جس
سبب سے بعضے مصنفان ایسی جھپکیوں کو طبعی جھپکیوں میں گنتے ہیں
مگر اکثر مدرسان اور مولفان سر نمود نہیں ہوتے سو سب جھپکیوں کو غیر طبعی
جھپکیوں میں داخل کرتے ہیں

چھلی کا پانی نکلے بعد بچہ پیڑو کے اندر نہیں اترے تو یا رحم کا منہ خوب
کشادہ ہوئے بعد بچہ اس پر نہ لگے تو طبیب دامین گان کرنا کہ سر نمود نہوگا
تسپر بھی نمود ہوتا سو عضو معلوم نہوے تگت جھپکی غیر طبعی ہی کر کے
خیال نہ دیا چاہئے

جھپکی کی اول منزل میں کونسا عضو نمود ہوتا ہی سو دریافت کرنا
بہت بڑی بات ہی کیونکہ اس قسم میں طرح طرح کی جھپکیاں ہیں اور
ہر ایک جھپکی کو جُدی جُدی سر برا ہی ضرور ہی پس اول منزل میں
طبیب عورت کے نزدیک جاتے ہی رحم کے نالے میں جو دریافت کرنا ہی سو
وہ ایک سبب معقول ہی

It should never be adopted unless former labours have demonstrated, most unequivocally, the impossibility of a full-grown child being moulded to the passages, and forced through them.

The operation is performed by three different methods.

First, By gently and cautiously carrying the fore-finger of the left hand *per vaginam*, through the mouth of the womb, and into contact with the membranes, the woman standing up, and steadily forcing down the womb; while the stilette of a catheter, held in the right hand, and conducted along the finger of the left hand, is to be cautiously pressed through the membranes to let off the fluid of the amnion.

A conclusive objection to this mode of operating is the destruction of the child, which most frequently follows, in consequence of the womb being emptied of its fluid, and pressing on the defenceless foetus.

Secondly. This plan has been modified and rendered less objectionable, by carrying up the stilette some distance between the womb and the ovum (egg) before puncturing the membranes, so that the puncture coming in contact with the surface of the womb, (instead of being made opposite the mouth of the womb as in the first proposal,) the fluid of the amnion escapes gradually, and the child runs less risk of perishing by pressure.

But neither of these plans can bear comparison with the *third* method, which consists in merely passing the finger round and round within the mouth and neck of the womb, so as to detach the *membrane (decidua)*

By this mode, the membranes are left entire, so that the foetus cannot be destroyed by pressure; and the mouth of the womb and vagina are gradually dilated by the protrusion of the fluid of the amnion, performing its wedge-like office as in a natural labour.

بلکہ پہلی جھپکیوں میں بھی ایسا استعمال کیہی نہیں کرنا اور بھی پان رکھو کہ دو تین جھپکیوں تلگٹ دیکھنا اور پختہ جنین بچہ پیڑ و کی گذرگاہ سے نہیں نکل سکتا ہی سو صاف معلوم ہوئے تگٹ ایسا تولد نہیں کرانا

کم دنوں میں تولد کرانا تین طور پر مقرر ہی

اول طور یہہ ہی کہ عورت کو کھڑی کر کے کیلنے دینا اور وہ کیلنی سو وقت طبیب اپنے ڈانویں ہاتھ کی کلمے کی انگلی کو بآہستگی و خبرداری تمام رحم کے نالے میں اور رحم کے منہ کے اندر جھلی کو لگی تلگٹ پہنچانا اور سیدھے ہاتھ میں سلائی لیکر ڈانویں ہاتھ کی انگلی کے شمار سے اندر گھسا کر جھلی میں ایسا چبانا کہ وہ پھٹ کر پانی نکلے

مگر اسطور سے پانی نکلتے جانے سے اسکا نتیجہ خراب ہوتا ہی کہ بچے کو کچھ آسرا نہیں رہتا اور رحم کی پکڑ بچے کو لگتی جس سے بچہ اکثر مردہ نکلتا ہی دوسرا طور یہہ ہی کہ اس میں اول طور کے موافق عمل کرنا لیکن تھوڑا فرق ہی یعنی رحم کے منہ کے سامنے جھلی کو سلائی سے نہیں چبانا پن اس سلائی کو رحم اور جھلی کے بیچ میں سے رحم کے منہ کے اوپر وار شمار دو تین انگل پر چبانا جسکا فائدہ یہہ ہی کہ رحم کے اندر وار کے سطح پر وزن لگنے سے جھلی کا پانی قطرہ بقطرہ نکلتا اور بچے کے جینے کا پھرسا ہوتا ہی

تیسرا طور یہہ ہی کہ سب سے بہتر ہی کہ کلمے کی انگلی رحم کے منہ اور گردن کے اندر وار پہنچا کر پھرانا اور جھلی کو رحم سے جدا کرنا

ایسا کرنے سے دو نون جھلیاں ثابت رہتیں اور بچہ بھی رحم کی پکڑ سے سلامت رہتا ہی اور تواد ہو نی کے وقت جھلی طبعی جھپکی کے مثال پھر کے سریکی رحم کے منہ اور نالے کو کھولتی رہتی ہی

THE DIVISION OF THE SYMPHYSIS PUBIS.

It is scarcely necessary to say any thing on this third method of relief, which was proposed by Monsieur Sigault in the year 1767, because the result of about *fifty* recorded cases was so disastrous, that the operation was for a long time abandoned; but attempts have recently been made on the Continent to revive it.

ON BRINGING ON LABOUR PREMATURELY.

The three methods of proceeding already adverted to, are in themselves so formidable, and so painful to a well-constituted mind, that it must hail with pleasure any proposal which promises to substitute a less objectionable mode of treating cases of extreme difficulty from disproportion of parts.

It had long been noticed that some women, who could not expel full-grown children at the full period of utero-gestation, (pregnancy), produced living children when, from accidental circumstances, they aborted between the seventh and eighth month: and this fact led to the introduction of that practice which brings on labour as soon as the child is capable of carrying on the functions of life independent of its mother.

The result of this operation has hitherto been, that out of nearly *one hundred cases*, in which labour has been prematurely induced, about *one half* of the children, who would otherwise have been inevitably destroyed by the perforator, have been born alive.

Before determining on the propriety of this measure, the necessity, and the probable success of it, should always be confirmed by the opinion of a second practitioner of character and experience.

The measure cannot be necessary if the woman has previously borne a living child at the full term, unless disease has subsequently diminished the capacity of the pelvis.

پشم ہڈی کے جوڑ کو چیزنے کے بیان میں

طیب سگالت صاحب نے سنہ ۱۷۶۷ عیسوی میں محال جچکیوں
 اے بیچ میں اس طور کی جراحت کرنے اشتہار کئے ہیں لیکن پچاس مرتبہ اسکو
 آزمائش کئے تب اثنے مہیب حادثے نمود ہوئے کہ آئندہ کوئی طبیب داٹا
 ایسی جراحت کو عمل میں نہیں لایگا اگرچہ فرنگستان میں بھی سنہ
 ۱۸۲۶ عیسوی میں طبیبوں سے بارٹائی اشتہار کئی گئی ہی

حمل کے ایام پورے ہونے کے آگے تولد کرانے کے بیان میں

بچے کو نکالنے کے واسطے اوپر لکھے گئے سو قیذوں اطوار یعنی سر بھوڑنا اور
 پیٹ اور رحم چیرنا اور پشم ہڈی کی جوڑ چیرنا کسی طبیب رحم دل کو بھی
 البتہ مہیب اور دردناک نظر آویگے اور غیر ممکن تولد میں بچہ نکالنے کی سہل تر
 طریقہ دی تو البتہ عین فرحت سے اسپر چلیگا

قدیم سے معلوم ہی کہ بعضی عورات کو اتفاق سے ساتویں یا آٹھویں مہینے
 کو پیٹ گرمے تو بچہ زندہ نکلمر جیتا رہتا اور طبیبان اس واقع کو دیکھکر ایسے
 بنگے یا کم پہن پیڈ والی عورتوں کو ساتویں یا آٹھویں مہینے میں تولد کرانے
 کو عمل کرنا شروع کئے ہیں

اس عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسیموجب ایک سو عورتوں کا تولد کرانے
 میں جس میں پچاس بچے جئے اگر ان سو کو پورے دن ہوئے پر تولد کراتے تو
 تمام بچوں کا سر بھوڑ کر نکالنا ضرور پڑتا تھا

مگر ان پورے دن ہونے کے آگے اسطور پر تولد کرانے کا مصمم ارادہ ہی تو
 چاہئے کہ دوسرے تجربہ کار طبیب سے رائے لیوین

عورتوں کے اگلے جچکیوں میں پورے دنوں پر جنہیں بچہ زندہ تولد ہوا
 ہی تو اور دوسری جچکی کے بیچ میں گذرا سو عرصے میں بدہاری کے سبب سے
 پیڈرو کا پہن کچھ کم نہیں ہوا ہو تو اسطرح سے کم دنو زمین تولد کرانا کبھی
 جائز نہیں

Perhaps the only satisfactory reason that can be assigned for the remarkable difference in the result of the operations performed in this country and on the Continent is, that it has scarcely ever been determined on in England until after long-continued fruitless efforts have been made by the mother to expel the child, so that her constitutional powers, and the parts to be operated on, have been in the most unfavourable condition ; whilst, on the Continent, an ecclesiastical law compels the patient to submit to, and the accoucheur to perform, the operation, as soon as careful examination demonstrates the necessity, whilst the constitution is tranquil, and its powers unimpaired.

The womb may be opened for the extraction of the child, in some cases, *after the death of the mother* ; for although it has not been ascertained how long vitality may be preserved by the fœtus in the womb, after apparent extinction of the vital principle in the mother, yet several instances are given, on the best authority, of the *Cæsarian section* having been performed half an hour after death, in which the children were saved.

اس جراحت کرنے سے انگلستان میں اتنی عورتیں مرنے اور فرنگستان کے دوسرے ملکوں میں اتنی عورتیں جینے کا سبب اغلب یہ ہے کہ فرنگستان میں مذہبی قانون ہے کہ تولد غیر ممکن معلوم ہو تو عورت بے قرار ہونے کے آگے اس جراحت کو استعمال کرتے ہیں مگر انگلستان میں ایسا دستور نہیں اور طبیبوں نے بھی جیرتے سے اجزا بہت بگڑے اور عورت بہت کوشش اور محنت کر کے قریب المرگ ہوئی تگ پیت جیر کر بچے کو نکالنے کا خیال نہیں کیے ہیں

جچا تولد کے عمل میں موی بعد پیت جیر کر بچے کو نکالنا جائز ہے سچ ہے کہ عورت موی بعد رحم کے اندر ہے سو بچہ کب تلک زندہ رہتا ہے سو معلوم نہیں مگر مصنفان کہتے ہیں کہ بارہا عورت موی سو آدھے گھنٹے کے بعد پیت جیر کر نکالے گئے سو بچے جیے ہیں

OF THE CÆSARIAN OPERATION.

This operation consists in making an incision through the parietes (walls) of the abdomen and womb, sufficiently large to admit of the introduction of the hand, and of the extraction of the fœtus and after-birth.

The cases demanding this formidable and so frequently fatal operation, will be admitted to be extremely rare, when it is affirmed, that several instances are authenticated by men of the highest integrity and eminence in their profession, in which children have been delivered after the perforator has been used, although the distance between *pubes* and *sacrum* did not exceed *one inch and a half*, and in which there did not appear to be more than *two inches* from one side of the pelvis to the other.

In *England* the operation has been performed somewhat less than *thirty* times in cases of protracted labour, from rickets or softening of the bones. It is affirmed that in one instance it terminated favourably. It has also been performed successfully *once* in *Ireland* with a razor, by an illiterate but bold female practitioner in midwifery.

On the *Continent* of Europe, the operation has been abundantly more successful; for out of *two hundred and thirty* cases, reported by Monsieur Baudelooque, *one hundred and thirty-nine* women recovered, and consequently only *ninety-one* died.

پیٹ اور رحم چیر کر بچے کو نکالنے کے بیان میں

یہہ جراحی اس طور سے کرتے ہیں کہ جچا کے پیٹ کے پوست اور رحم کو چاکو سے اتنا چیرتے ہیں کہ ہانپہ رحم کے اندر جاوے اور اسی راہ سے بچے اور آنول کو نکالے

تولد کرانے والے طبیب کو یاد ہوگا کہ معتبر اور معزز مصنفان بیان کرتے ہیں کہ مکھن ہڈی اور پشم ہڈی کے بیچ میں دیٹر انگل کا عرصہ اور پیڑو کے دونوں بازوؤں میں دو انگل کا عرصہ رہا سو عورتوں کو بچے کا سر پھوڑے گیا بعد تولد تمام کرائے ہیں پس ایسی مہلک جراحی کرنا بہت نادر ہی

مذکور ہی کہ انگلستان میں جچکیاں جو ہڈیوں کے تیڑے یا نرم ہونے سے طول ہوتی ہیں سو تیس جچکیاں ہوی ہیں کہ جن میں اس جراحی سے تولد تمام کرائے ہیں اور ان میں سے فقط ایک جچکا کا جان بچا اور ایرلانڈ کے ملک میں ایک دائمی جرأت دل کے ساتھ استرے سے جراحی کر کے ماں اور بچے کا جان بچائی ہی

مگر فرنگستان کے دوسرے ملکوں میں اس طور کی جراحی سے بہت کامیابی ہوئی کیونکہ ہاڈلاک صاحب طبیب دو سو تیس جراحیوں کا احوال بیان کئے سو ان میں ایک سو اٹتالیس عورتیں تندرست ہوئیں اور فقط نود پر ایک مری ہیں

The *craniotomy forceps* are now to be passed up the vagina, and on reaching the perforation, the handles are to be opened a little way, and the blade *without teeth* is to be introduced within the skull, so that the concavity of the shanks shall be opposed to the perineum. On closing the handles, the teeth transfix the bones of the head, which is to be extracted in the line of the axis of that part of the pelvis through which it is passing.

It is well only to co-operate with uterine efforts, and every attempt must be made to overcome any remaining obstacle, by improving the situation of the head, and by the steady employment of extracting power.

The extraction of the body is to be effected as under other circumstances; and when the child is separated from its mother, the mangled head ought to be stuffed and sewed up neatly.

Sometimes, the mere adaptation of the shoulders to the longest diameter will not much facilitate their passage; and the obstruction may be so considerable as to justify assistance with the blunt hook fixed in the arm-pit.

In other instances, it becomes necessary cautiously to perforate and remove the contents of the chest and belly before the body can be extracted.

Should extreme difficulty exist in obtaining the passage of the head through the brim of the pelvis, the bones of the summit of the skull and of the face must be removed *one by one*, so that the base alone shall remain. The chin is then to be brought through first, by which means there will be rarely more than *an inch and a half* from the chin to the root of the nose to enter the pelvis.

Presentations of the face now and then demand perforation of the skull to diminish its size. In these cases, the perforator should be introduced just above the nose, in the *sagittal* suture.

When it becomes necessary to open the head, after *the lower extremities are expelled*, the perforation must be made *behind the ear*, and above it, to avoid the mastoid process.

مغز ذرہ نکلے بعد سر پھوڑنے کا چمٹا رحم کے نالے میں پھوڑے سو
سورخ تکت پہنچانا تب اسکے دستوں کو ذرہ کھوانا اور اسکے بے دانت بھنڈے
کو کھوپری کے اندر گھسانا بعد ازان ہستے موجتے ہی چمٹے کے دانت نہوپری
میں چبٹے ہیں اگر سر نکالتے ہو تو پیڑو کی قطر کے موافق نکالنا

اگر رحم میں پکڑ ہوئی ہی تو اسکی نوبتونپر سر کو نکالتے جانا بہتر ہی اور
تولد ہونے میں کچھ روکارت ہوئی یا سر غیر طبعی طور پر آتا ہی تو اسکو درست
کرتے ہوئے نکالنا

سر نکلے بعد بدن کو دوسری جچکیوں میں جیسا نکالتے ہیں ویسا نکالنا
اور تولد دے بعد مغز کے تمام چوروں کو پھر سر کے اندر پھر کے سینا

بعضے وقت ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ سر نکلے بعد اگرچہ بچے کے کاندھے پیڑو
کے برابر قطر پر ہیں لیکن نہیں نکلتے ہیں ایسی حالت پر بدن کو نکالنے کے واسطے
منڈلی گل بغل میں لگا کر کمک کرنا ضرور ہی

بعضی مشکل جچکیوں میں ایسا ہوتا ہی کہ بچے کو نکالنے کے واسطے
سر پھوڑے سریکا اسکی چھائی اور پچت پھوڑ کر انکے اعضا کو نکالنا ضرور پڑتا ہی

اگر بچے کا سر پیڑو کے منہ کے اندر لانا محال ہو تو کاسہ سر اور مکھڑے
کی ہڈیوں کو کھوپری کی جڑ تک ایک کے بعد ایک نکالنا پس تھڈی کو
اول اتارنا جسپر فقط مکھڑے کا دیڑ انگل یعنی تھڈی سے ناک کی جڑ تک پیڑو
کے اندر اترنے کو باقی رہتا ہی

کبھی کبھی مکھڑا نمود ہوتا سو جچکیوں میں سر کا پھوڑنا لازم پڑتا
ہی اگر ایسا اتفاق ہو تو چاہیے کہ سر کے قیر سر یکے سیوں میں ناک کی جڑ پر
سر پھوڑنی جبا کر اسکو پھوڑنا

پانوں نمود ہوتا سو جچکیوں میں جبکہ پانوں اور بدن آگے نکل کر
سر کا نکالنا محال ہو وے اور اسکا پھوڑنا ضرور پڑے تب کان کے پیچھے اور
اوپر وار کنپٹی ہڈی کے بھنڈی سے نکال کو چھوڑ کر سر پھوڑنی جبانا

therefore, of the symptom before labour, where the patient has the sensation of a weight rolling from side to side of the belly, as she moves about, and of the flaccid state of the cord, if it happen to be prolapsed during labour, no one of these alleged proofs of the death of the child should be admitted; and without the concurrence of several of them, an opinion cannot be satisfactorily formed.

Should it have been determined on to perform the operation of *cephalotomia*, the general rules laid down for the application of instruments must be regarded, before proceeding to diminish the bulk of the head.

The womb and its contents should be kept *in one place*, by steady pressure made on the belly, by an assistant, whilst the operator passes two fingers of his left hand up the vagina to the head of the child. Having fixed on a suture or fontanelle, the point of the perforator is to be carefully carried along the groove made by the approximation of the fingers to the part to be perforated, through which, by a semirotary or drilling motion, it is to be forced into the skull, until its progress is arrested by the *shoulders* of the instrument. The handles must now be opened, and the instrument turned in different directions, so that the opening may be sufficiently enlarged to admit the perforator, with which the cerebral mass is to be well broken down.

If the head has been opened early, and no bad symptoms exist, some hours may pass without any thing further being done, during which time uterine contractions will force out the contents of the skull, so that the bulk of the head becomes materially diminished, and the difficulty being overcome, the labour may be terminated by the unaided powers of the mother.

If this should not take place, by waiting a few hours the tumefaction of the soft parts of the mother have time to subside, and the head will have descended more or less into the cavity of the pelvis.

اس واسطے اگر جھپکی کے شروع ہو نیکے آگے عورت چلتی بھرتی سو وقت میں ہیٹ کے اندر بوجہ ہلے سریکا معلوم ہوا ہی اور جھپکی کے وقت میں آنول نال باہر نکل کر نرم اور پلپلا معلوم ہوتا ہی تو کچھ ایک دلیل بچہ مردہ ہو نیکے سمجھو لیکن ان دو نوبے کے سبائے دوسری مذکور علامتوں کو بچے کے مردہ ہونیکے دلائل مت جانو مگر انمیں سے چھ سات علامتیں ملی ہوئی نمود ہون تو کچھ ایک دلیل سمجھو

سر پھوڑنے کا مصمم ارادہ کیے ہو تو شروع کر نیکے آگے دوسری ہتھیاروں کے استعمال کے باب میں جیسا بیان کیا گیا ہی ویسا عمل کرنا

طیب اپنے ساتھ کے مددگار کو کہنا کہ جیسا کے ہیٹ کو رحم اور اسکا مضمون یعنی مضمیر نہیں ہلے سریکا دبا کر پکڑو تب آپ اپنے ڈاؤن ہاتھ کے دو انگلیوں کو رحم کے نالے میں سے بچے کے سر تک پہنچا کر تاو کہ کسو چھید یا کسی ہڈی کے سیوں کو پانا تب سر پھوڑنی ہتھیار کو دو نون انگلیوں کے بیچ کے کب کے شمار لگتی سو جابی تلگت پہنچا کر اسکی نوک کو پھرتے پھرتے کھوپری کے اندر ہتھیار کے کاندھے کھوپری کو لگے ڈگت گھسانا من بعد ہتھیار کے دستوں کو کھوپری طرف پھرتے جانا ایسا کہ کھوپری خوب کھلے اور صغز ڈنڑے ٹکڑے ہو جاوے

اگر جھپکی کے شروع یا اسکے اول منزلوں میں بچے کے سر کی کھوپری چیری جاوے اور مان کے حق میں کچھ خراب علامت ظاہر نہیں ہوتی ہی تو تھوڑے گھنٹوں کی فرصت دینا جس میں رحم کی پکڑ کھوپری کے مضمون کو خود نکالتی جس سے سر کا پہن کم ہوتا ہی اور آئندہ جانمت کر تین سو مشکلات دفع ہو کر جیسا کے قوت سے تولد تمام ہو جایگا

اگر تولد از خود تمام نہ ہو تو بھی تھوڑے گھنٹوں کی فرصت دینے سے عورت کے سر کی جابی کی سوچ کم ہو جا یگی اور بچے کا سر پیڑو کے جوف کے اندر خوب اتر یگا

Without endangering the safety of the soft parts of the woman, reasonable time should therefore be granted to the powers of the mother, by which her mind will be more satisfied on the expediency of the operation; the head will have descended lower in the pelvis; and the child may perhaps die.

ON THE SYMPTOMS DENOTING THE DEATH OF THE CHILD IN THE WOMB.

A multitude of symptoms have been enumerated by authors, as denoting the *death of the child in the womb*. Singly they are of little value, and even when taken collectively they do not enable us to pronounce, with any degree of certainty, whether the fœtus had ceased to exist or not.

Among others (as occurring *before labour*) we may mention a sudden rigor, without any evident cause; general sensation of uneasiness; peculiar bad taste in the mouth and fœtor of the breath; flaccidity of the breasts; sensation of weight and coldness in the abdomen, and of the rolling about of a heavy body from side to side as the patient moves. The symptom last enumerated is the only one that occurs before labour, by which we may judge with any degree of certainty as to the child's death.

During labour, besides the symptoms already mentioned, we may add escape of the meconium, (the head presenting,) great mobility of the cranial bones, emphysema of the scalp, sanious fœtid discharge from the womb, containing portions of the cuticle, and want of pulsation in the cord. Still, with the exception of the last, none of these can be considered as symptoms by which we can decide whether the child be dead or not. Still less is their absence to be viewed as a proof that the child is living. With the exception,

چاہئے کہ جبکہ کے رحم کے زور کو معقول وقت تلک فرصت دینا جس سے جبکہ تمہارے صبر کو دیکھ کر بچے کے سر کو پھوڑنے دینے راضی ہوگی اور اس فرصت میں بچہ پیٹرو کے اندر اتر جاتا ہی اور شاید مردہ بھی ہو جاتا ہی مگر یہہ بھی یاد رکھو کہ اتنی دیر نہیں کرنا کہ جس سے جبکہ کے رحم کا ڈالا اور اس کے اطراف کی جگہوں وغیرہ کو کچھہ خلل پہنچے

رحم میں بچہ ہوا سو علامتوں کے بیان میں

مصنفوں نے بچہ رحم میں مردہ ہونے کے باب میں بہت سی علامتیں بیان کئے ہیں لیکن جُدی جُدی علامتیں یا سب علامتوں کو ملا کر دیکھ تو بھی اس باب میں کچھہ نہیں معلوم ہوتا ہی

از آنجملہ پہلی علامت یہہ ہی کہ (جبکہ کے شروع ہونے کے آگے)

یکا یک تھر تھری بے سبب واقع ہوتی ہی - دوسری تمام بدن کی بیقراری تیسری 'منہ کُڑوا اور دم میں بد بو - چوتھی چھاتیان ڈھیلی پڑتیں - پانچویں پیٹ میں وزن اور خنکی معلوم ہوتی اور عورت کے چلنے میں پیٹ کے اندر ایدھر اودھر بوجہ ڈھلے سربکا معلوم ہوتا ہی جبکہ کے شروع ہونے کے آگے یہہ آخری لکبی ہوتی ہی سو علامت نمود ہو تو تھوڑا یقین جانو کہ بچہ ہوا ہی

جبکہ کے عمل میں بچے کے مرنے کے باب میں ظاہر ہوتیں سو

علامتیں یہہ ہیں کہ سر نمود ہو تو جنم لینڈی نکلتی ہی اور کھوپری کی ہڈی بہت ہلتی - سر کا پوست ہوا سے پھولا رہتا اور رحم میں سے خونی تعفن دار رس چمڑیکے ریزے ملے ہوئے تفریق ہوتا ہی اور آنول نال کی شرابیں کی ناڑی بند رہتی ہی ان علامتوں میں یہہ آخری لکبی گئی سو علامت سے معلوم ہوتا ہی کہ بچہ ہوا ہی تسپر بھی یہہ علامتیں نہ نمود ہوں تو بچہ زندہ ہی کر کے مست سہا جھو

Secondly, With this instrument there is little danger of injuring the vagina, should it slip even whilst considerable extracting power is being employed. On the contrary, not only is the crotchet much more likely to slip, but many most deplorable instances are recorded in which it has torn the soft parts of the mother, or lacerated the fingers of the accoucheur. And,

Lastly, It is essential to the security of the vagina and contiguous organs, that, whenever the crotchet is used, the precautionary measure of keeping a hand in the passage should always be had recourse to; a precaution extremely painful to the patient and practitioner, and one usually needless when the craniotomy forceps are employed.

In estimating the dimensions of the pelvis, all pelvimeters but the fingers are ridiculous and useless; and with these it requires no little experience to estimate correctly the admeasurements either of a preternaturally enlarged head, or of a deformed pelvis.

As nothing less than the *life* of the child is dependent on the opinion formed of these cases, the most perfect conviction of the necessity for the *perforator* should be obtained before its employment is determined on; and the sanction of a more experienced practitioner should, if possible, be always secured.

The result of observations made by the most eminent accoucheurs is, that a full grown foetus cannot pass through the superior aperture of the pelvis, if the distance between the *pubes* and the promontory of the *sacrum* be less than *two inches and three quarters*; but a medical man cannot be too deliberate in his decision on the impossibility of the child's expulsion, particularly when it is remembered that many cases are recorded in which this operation was most needlessly performed, as was manifested by the facility with which the children were afterwards expelled, having had their heads so slightly wounded that they lived several days after birth.

دوسرا یہ کہ سر نکالنے کے وقت چمٹوں کی پکڑ جھوٹ کر بھسل آوے تو رحم کے نالے کو کچھہ خلل نہیں پہنچتا ہی مگر نوکدار گل کی پکڑ جلد چھوڑتی اور چھوڑتی تو انڈر عورت کے بدن کو اور طبیب کے ہاتھ کو زخم لگتا ہی اور

تیسرا یہ کہ نوکدار گل سے سر نکالتے ہو تو ضرور ہی کہ ایک ہاتھہ رحم کے نالے کے اندر رکھیں تا اسکے چھوڑنے سے کچھہ ضرر نہ پہنچے اور ہاتھہ کو اندر رکھنے سے عورت اور طبیب کو درد ہوتا لیکن سر پھوڑنے کے چمٹے استعمال کرتے ہو وین تو ہاتھہ اس طرح اندر رکھنا کچھہ ضرور نہیں

پیٹرو کا جوف مانپنے کے واسطے بہت سی پیمائشی اوزار بنائے ہیں مگر سب سے بہتر پیمائش انگلیوں سے ہوتی ہی اور ان انگلیوں سے بھی کلن سر یا بنگا پیٹرو پہچاننے کے واسطے بہت تجربہ کاری ضرور ہی

سر پھوڑنی لگانا نہایت بھاری مقدمہ ہی کیونکہ اس سے بچے کا جان جاتا ہی اور اسکو عمل میں لانے کے آگے اسکی ضرورت کی دلیل واثق اور دوسرے طبیب کی رای چاہے

معزز اور عاقل طبیبوں کے نزدیک معجز یہ ہی کہ پشیم ہڈی کا جوڑ اور مکھن ہڈی کی کھونچ کے بیچ میں پونے تین انگل سے کم عرصہ ہو تو پختہ جنم بچہ پیٹرو کے منہ کے یعنی اوپر کے گھیرے کے اندر نہیں اتر سکتا ہی تسپر بھی شتابی سے نہیں سمجھنا کہ بچے کا تولد غیر ممکن ہی کیونکہ بارہا بے تاملی سے ایسا ہوا ہی کہ سر پھوڑنی لگائے بعد بچہ تولد ہوا مگر اسکے سر میں اتنا چھوٹا سوراخ تھا کہ بہت روز تک جیا

Four methods have been provided for overcoming these difficulties, one or other of which must be adopted, according to the peculiar circumstances of the individual case. These are—

First, The operation of *Cephalotomia*, which consists in diminishing the size of the head of the child by the perforator.

Secondly, The Cæsarian section.

Thirdly, The division of the symphysis pubis, or Sigaultian operation : and,

Fourthly, The production of parturition *prematurely*.

OF DIMINISHING THE BULK OF THE HEAD OF THE CHILD BY THE OPERATION OF *Cephalotomia*.

The instruments employed in this operation are the *perforator*, to open the head, and break down its contents ; and the *crotchet*, or sharp-pointed hook, to extract the cranium (skull) ; or, as a substitute for the crotchet, the *craniotomy forceps*.*

The use of the crotchet is attended with danger to both patient and operator. The craniotomy forceps offer the following advantages :—

First, The accoucheur may obtain with them such firm hold of the foetal cranium, as will enable him to rectify its unfavourable position, and also to regulate the degree of power necessary to be employed for its extraction : two highly important advantages, which it is evident the crotchet can never confer.

* I have, here, omitted a discussion on the comparative advantages of the different instruments. Tr.

سر پھوڑنی چمٹے کا بیان

ان مشکلات کو دفع کرنے کے واسطے چار تدبیریں ہیں جن میں سے

ایک نہ ایک تدبیر ہر ایک مشکل کے موافق عمل میں لانا یعنی

پہلی تدبیر جو سر پھوڑنے کا عمل ہی جس سے سر پھوڑنی کی ہتھیا

سے بچے کے سر کا مقدار کم کراتے ہیں

دوسری تدبیر پیٹ اور رحم چیر کر بچے کو نکالنا

تیسری تدبیر یعنی پشم ہڈی کے جوڑ کو چیرنا جسکو حکیم سگالٹ صاحب

نے پہلے اشتہار دیا ہے اور

چوتھی تدبیر حمل کے پورے ایام ہونے کے آگے تولد تمام کرنا ہے

بچے کا سر پھوڑنے اور اسکا پھن کم کرنے کے بیان میں

اس نام میں تین ہتھیار مستعمل ہوتے ہیں ایک کا نام سر پھوڑنی

جو سر پھوڑنے اور اُسکے مغز کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے واسطے ہے دوسرے کا نام

اکوڑا یعنی نوکدار گل جو کھوپری نکالنے کے واسطے ہے تیسرے کا نام سر

پھوڑنے کا چمٹا جو کبھی کبھی اس گل کے عوض میں کھوپری نکالنے کو رکھتے

ہیں *

معلوم کیا جاوے کہ گل کے استعمال میں طبیب اور جیچا کو بہت سے

خطرے ہوتے ہیں بہ نسبت اسکی سر پھوڑنے کا چمٹا تین بات میں فائدہ مند ہے

پہلا یہ کہ چمٹے سے بچے کی کھوپری کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتے ہیں

کہ سر غیر طبعی طور سے بھی آتا ہو تو اسکو برابر پھرا سکتے ہیں اور سر کے نکالنے کے

واسطے جتنا زور ضرور پڑتا ہے اتنا کر سکتے ہیں مگر نوکدار گل سے بے دونوں

فائدے نہیں نکلتے ہیں

* اصل کتاب کی اس جگہ میں اسکا مصنف طرح طرح کی ہتھیاروں کے فائدوں کا

بحث کیا ہے مگر اسکو لاحاصل جانکر چھوڑ دیا ہوں

Secondly, To those cases of hemorrhage, convulsions, &c., in which the head of the child, although at the superior aperture of the pelvis, is not within reach of the short forceps; and in which delivery, being essential to the well-doing of the mother, is now usually effected by opening the head of the child.

The *long forceps*, when the head is above the brim of the pelvis, are to be applied, in most instances, over the occiput and face of the child, so that the convex edges of the blades may correspond with the concavity of the sacrum.

When applied, the power may be exerted from side to side, with moderate traction, in the direction of the axis of the brim of the pelvis, the handles being kept backwards towards the os coccygis, and as the head descends, its most favourable position in relation to the pelvis must be secured; and, during its descent, the instrument may be removed, if the uterine contractions be sufficient; and if not, it must be re-applied, as the short forceps would be over the cheeks of the child.

It has been extremely gratifying to several highly esteemed friends, as well as to myself, to have been instrumental, by this means, in saving not a few children, whose heads had been condemned to be opened.

An examination of the SECOND CLASS OF INSTRUMENTS, or such as endanger or actually destroy the life of either mother or child, will lead to the consideration of the best management of cases of extreme difficulty from *unusual ossification of the bones of the cranium; distention of its cavity by fluid*, or from *distorted or deformed pelves, the consequence of rachitis, mollities ossium, (softening of the bones) or exostosis*. Under these circumstances, a woman must not die undelivered; nor should she be permitted to exhaust her powers by fruitless exertions, until inflammation and sloughing result from the continued pressure.

دوسري قسم جبکہ لہو کا بہنا يا تشنچ وغيرہ لاحق ہو کر جچا کا جان بچانے کو تولد تبت کرانا ضرور ہووے اور اگرچیکہ بچے کا سر پیٲرو کے اوپر کے گھیرے کو اترا هي لیکن چھوٲا چمٲا سر کو نہین اٲٲا هي سو ایسی جچکي مین لنبے جٲٲے سے تولد تمام کرانا جو تولد اندنوں مین طبیبان بچے کا سر پھوٲ کر کراتے هیں جبکہ بچے کا سر پیٲرو کے منہ کے او پر رھذا هي اکثر جچکيوں مین لنبا چمٲا بچے کي گدٲي اور مکھڑے پر لگانا ضرور هي اور چاھے کہ اسکے لگانے مین پھلٲیوں کي محذب دھار مکھن ھٲي کے کھب مین رھ

اور لگانے بعد چاھے کہ چمٲے کا دستہ چنچ سي ھٲي کي طرف رکھ کر پیٲرو کي ایک باز سے دوسري بازو تلگ سرکاتے هوے آھستہ آھستہ پیٲرو کے منہ کے خط کے برا بر کھینچتے هوے اتارنا اور اتارنے مین بچے کے سر کو پیٲرو کے قطار کے موافق پھراتے هوے اتارنا اور سر کے اترنے هي رحم کي پکڑیس هي سے بچے تو چمٲا چھوٲا کر نکال ایذا من بعد رحم کي ذاتي قدرت کفایت نہین کٲي تو بچے کے کلون کو کوتہ چمٲا لگانے سر يکا لمبا چمٲا پھر لگانا

ایسا اتفاق هوا هي کہ بعضے طبیبان تولد کرانے کے واسطے بچے کا سر پھوٲنیکا ارادہ رکھ کر مچھے اور میرے عزیز دوستوں کو بلواے هیں هم اسوقت مین لنبے چمٲے سے بچے کو جیتے جي نکالے هیں جسمین ٲکو سبب حوشیکا هوا

ھتھیاروں کي دوسري قسم یعنی جنکے استعمال سے مان يا بچے کو خطرہ هي بلکہ جان کي ھلاکي هي سو اسکے بیان مین

ان ھتھیاروں کي دریافت کرنے مین چاھئے کہ اول نہایت مشکل جچکيوں کي بہترین سربراھي کا بیان کرنا جو مشکل جچکیان بچے کی کھوپري کي ھٲیوں کے چمنے سے يا کھوپري کے اندر رس متفرق ہونے سے يا (ھٲي نرم ہونے سے يا تازي ھٲي بڑھ جانے سے) پیٲرو بنگا اور بیٲول ہونے سے ھوٲي هیں ایسے واقعات ھو وین تو پیشاز مرنے کے تولد کرانا بلکہ جچا کو بیفایده محنت نہین اٲٲانے دینا نہین تو اسکا قوت صرف ھو جاوے اور بچے کے سر کے پھنسنے اور دہنے سے رحم کي جاي اور فرج لہو کے جوش سے سڑ جایگی

This instrument is to be carried over the vertex laterally, and, whilst traction is employed, during every parturient exertion, the base of the cranium is to be raised by two fingers.

Of the *first class* of instruments, or those the use of which is not incompatible with the safety of both the mother and child, the BLUNT HOOK and FILLET remain to be noticed. These are instruments in very little use, and will be spoken of when those cases come under review to which they are applicable; but in many cases a *fillet may be substituted most advantageously for the forceps and lever*. It may be either of whalebone, or tape, or ribbon, passed over the occiput or chin by the fingers. In every instance in which it can be employed, preference should be given to it.

OF THE LONG FORCEPS.

This invaluable instrument, now recommended by several respectable authors and lecturers, is but little known, and much less estimated; or it would be employed, by accoucheurs, as a most important substitute for the perforator and crotchet, in many of those cases in which children are destroyed.

This instrument is principally applicable,

First, To those cases of difficulty arising from deformity at the brim of the pelvis, in which the deficiency of space is from the sacrum to pubes, but is so slight that a little power beyond what the womb can employ would expel living children, that are now too often sacrificed.

(۱۰۷) لنبے تولدي چمٹے کا بيان

اس ہتھیار کو سر کے بازو سے ٹٹری کے اوپر پہنچانا اور درد کی نوبت پر ایسا کھینچتے اور کھوپری کی جڑ کو دو انگلیوں سے اٹھاتے جانا

اب باقی ہتھیاران پہلی قسم کے جن کے استعمال سے ما یا بچے کے جان کو بہت خطرہ نہیں ہوتا ہی یعنی منڈلی گل اور نوار کا بیان کرنا ضرور ہی سچ ہی کہ ان دو ہتھیاروں کو بارہا استعمال میں نہیں لاتے ہیں اور ان اقسام کے جچکیوں کا (کہ جن میں ان ہتھیاروں سے استعمال کرتے ہیں سو) بیان کرتے ہی انکا ذکر بھی کیا جائیگا بارہا ہوتا ہی کہ چمٹے اور اٹھنگن کے عوض میں طبیبان نوار سے جچکی کو تمام کرا سکتے ہیں اور یہ تو یا وہیل بون یعنی حوت منجھی کی ہڈی یا نوار یا رین سے بنانا اور استعمال کرتے سو وقت اسکو انگلیوں سے گدی کی کھب میں یا تھڈی کے پیادبور پہنچانا میری دانست میں اس ہتھیار کو حتی المقدور ہتھیاروں سے تمام کراتے سو جچکیوں میں استعمال میں لانا

لنـبے تولـدي چـمـٹے کے بیان میں

اس زمانے میں یعنی معتبر مدرسان اور معنفان اس فائدہ مند ہتھیار کو پسند کرتے ہیں اگرچہ کہ اکثر طبیبان اسکی قدر نہیں پہنچاتے سے اسکو استعمال میں کبھی نہیں لاتے ہیں اسکا فائدہ اور قدر خوب پہنچانے تو البتہ سر بہوڑی اور اڈوڑا کہ جن سے بچے کا جان جانا سوانکے عوض میں انہیں اقسام کی جچکیوں میں لنبے چمٹے کو استعمال میں لائیں گے

اور اس ہتھیار کا استعمال نیچے لکھی جائیں سو اقسام کی جچکیوں میں جائزہ

پہلی قسم جبکہ پیڑ و اپنے منہ یعنی اوپر کا گھیرا بندھا ہونے سے مکھن ہڈی کی کھونچ اور پشم ہڈی کے بیچ کا عرصہ تنگ ہو کر جچکی مشکل ہوتی ہی مگر تنگی بھی ایسی تھوڑی ہو کہ رحم کی ذاتی قدرت کو لنبے چمٹے سے ذری بھی مدد دیوے تو بچہ جیتے جی نکلیگا جو جچکی میں لگ کر سر بہوڑی یا اڈوڑے سے استعمال کریں تو بچے کا جان نکل جاویگا

2. Should the *chin* be opposed to either side of the pelvis, it may be deemed requisite to employ the forceps, but care must be taken not to effect the *half-turn* too early; and still greater care should be observed to make the half-turn so as to bring the chin to the symphysis pubis.

3. In some rare instances, the *chin* is opposed to the sacrum, and the consequence generally is, the death of the child, from the duration and the severity of the labour.

By an experienced man the head might be elevated, and its position rectified, if it be not too firmly jammed into the pelvis; but more frequently it will be necessary to open the head by the perforator, and diminish its bulk, before delivery can be effected.

PRESENTATION OF THE FOREHEAD.*

This malposition of the head occasionally protracts and augments the sufferings of women so much as to require the employment of the *whalebone* fillet, which is to be fixed over the occiput, drawing down the back part of the head during each paroxysm of pain, and at the same time elevating the forehead, so as to cause a closer approximation of the chin and chest, by which the termination of the case may be materially accelerated.

PRESENTATION OF THE EAR.

The cases on record in which the ear has presented are very few; and it cannot be difficult, if such presentations be discovered early, so to employ the lever as very materially to improve the relative situation of the parts.

* Vide Plate 8.

(۱۰۶) بچے کا مکھڑا نمود ہونے کا بیان

دوم طور تھڈی پیڑو کی کسی بازو طرف پھری ہوئی رمنے کے بیان میں
اگر تھڈی پیڑو کی کسی بازو طرف پھری ہوئی ہو تو
شاید طبیب کو جمتے کا استعمال کرنا ضرور پڑیگا مگر خبر داری کیا جائے کہ
ہتیداروں کو استعمال کرنے کے وقت بچے کا سر پیڑو کے جوف میں برابر اترے
تک ادھا پھراؤ نہین کرنا اور آدھا پھرانے میں بڑی خبر داری کیا چاہئے نہ
تھڈی بشم ہڈی کے جوڑ پر پھرے اور سیوم طور یعنے

تھڈی مکھن ہڈی کی بھونچ کے مقابلے پر آنیکے بیان میں
بچہ اس غیر طبعی حال پر نمود ہونا بہت نادر ہی اگر اتفاقاً ہووے تو
جھچکی نہایت طول اور سخت ہوتی اور اکثر بچہ مردہ نکلتا ہی

شاید کہ طبیب تجربہ کار بچے کا سر پیڑو کے اندر سخت نہین پھنسا ہو تو
اُسکو اٹھا کر اُسکی غیر طبعی طور کو دفع کر سکیگا مگر اکثر تولد تمام کرانے کو ضرور
پڑیگا کہ سر پھوڑنی دہیار سے بچے کے سر کو پھوڑ کر اُسکا پھن کم کرنا تاکہ وہ نکلے

پیشانی نمود ہونیکے بیان میں *

بچے کا سر اس بدیجا طور پر آتا ہو تو جھچکے درد کو ایسا طول اور زیادہ
کرتا کہ بچہ کی ہڈی کی پٹی سے کمک دینا ضرور ہی اور اسطور سے مدد
کرنا کہ اس پٹی کو گڈی کے کھب میں لگا کر درد ہی سو وقت پر اُسکو اُتارنا
اور ماتھے کو چڑھا نا ایسا کہ تھڈی چھاتی کے متصل ہو جاوے خیر اس طور
کے استعمال سے جھچکی جلد تر ہو جائیگی

کان نمود ہونیکے بیان میں

اس قسم کی جھچکی کا ہونا بہت شانہ ہی مگر ایسی جھچکی کو جلد معلوم
کئے تو اٹھنگن سے ایسی کمک دیوین کہ سر برابر آجاوے تب کچھ شک نہین

1. *The chin may be opposed to the pubis, and this is the most usual and favourable situation in which it can be placed.*

Although the labour may be very protracted, still, if the contractile efforts of the uterus be powerful, this case will generally be terminated without the necessity for instrumental aid; and it is highly important to observe, that, when nature accomplishes the delivery, *the chin emerges from under the arch of the pubes before the forehead and vertex are expelled.*

Should the uterine energy not be adequate to the completion of the labour, assistance is to be given in one of the following methods: **first**, if the resistance be trifling, by disengaging the forehead and chin, so as to convert it into a vertex case; by steadily pressing the face upwards and sideways, with a semi-rotary motion during pain, so that the occipito-vertex shall be placed against the sacro-iliac symphysis; or, **secondly**, if the case be discovered *early*, the *lever*, or *bent whalebone*, may be most advantageously used as a *hook*, fixed on the occiput which it is to depress, whilst the face is raised by the fingers. This method of managing such cases refers exclusively to them when *discovered early*, and when *the resistance is inconsiderable*: but, **thirdly**, if the face be low down, and firmly wedged in the pelvis, then the process adopted by nature must be imitated, and with the *lever fixed over the side of the face*, the chin must be made first to emerge; or the forceps may be applied as in the vertex case, only that the blades running in a line from the face to the occipito-vertex, will have their extremities at that part, and the locking will be at the chin.*

* Vide Plate 7.

(۱۰۵) بچے کا مکھڑا نمود ہونے کا بیان

اول تھڈی پشم ہڈی کے مقابلے پر رہتی ہی پس جانو کہ اس قسم کا مکھڑا نمود ہوتی سو جچکین مین جبکہ بچے کی تھڈی پشم ہڈی کے جوڑ پر رہتی ہی تو وہ جچکی سب سے سہل ہی

اگر رحم زہر سے سکر جاتا ہو تو یہہ جچکی ہتھیاروں کی مدد کے بغیر اکثر تمام ہو گی اگرچہ کہ طفل دو - مگر اس جچکی مین خوب معلوم کیا جائے کہ تو از خود تمام ہو جاتا دو تو پشانی اور ٹٹری کے نکلنے کے آگے تھڈی پشم ہڈی کی کہان کے اندر سے نکل آتی ہی

اگر رحم کا زور تولد کو پورا کرنے کے واسطے بس نہ ہو تو ذیل سے لکھی جاتا سو وجہ سے مدد دیا چاہئے پہلا انگا و ساخت نہ ہو تو بچے کی پشانی اور تھڈی کو ایسا سرکا نا کہ ٹٹری نمودار ہووے یعنی ٹٹری نمود ہوئی تلگت بدلانا اور سرکانے کی ترکیب یہہ ہی کہ د کی ذہبت پر مکھڑے کو اوپر وار اور بازو وار ایسا بھرانا کہ چاندی مکھن ہڈی اور پھرے ہڈی کے جوڑ پر لگت جاوے اور دوسرا اگر اس غیر طبعی وجہ کو جچکی کے اول منزل مین معلوم کئے ہو تو اٹھنگن یا منچھلی کی خسیدہ ہڈی کو بچے کی گدی پر لگا کر اسی کو گل پہنچے سربکا اترتے ہوئے اور ہاتھ مکھڑے پر لگا کر اسی کو اٹھانے جانا مگر یاد رکھا چاہئے کہ یہہ استعمال فقط جچکی کی پہلی منزل مین اسطور کی جچکی ہوتی سو معلوم ہوتا ہی تو کرنا جائز ہی اور بھی چاہئے کہ تب انگا و ساخت نہوے تیسرا اگر مکھڑا ذیل سے وار اتر کر پیڑو کے اندر پچر کے سربکا پہنس گیا ہی تو جانبو کہ تولد بغیر مدد ہتھیاروں کے از خود جو ہوتا ہی سو اسیموائی تھڈی اول نکلے سربکا اٹھنگن کو بچے کے مکھڑے کے بازو پر لگا کر مدد دیتے جانا یا جیسا ٹٹری کی نمودار جچکی مین چمٹے لگائے ویسا اس معاملے مین بھی لگانا مگر اتنا فرق ہی کہ چمٹے کے پہلڈے مکھڑے سے چاندی تگ پہنچانا یعنی انکی انی چاندی پر اور ملسوت کا جوڑ تھڈی پر رہنا *

Very often, when this *half-turn* is made, (which should always be so effected as to bring the face into the hollow of the sacrum,) the difficulty being overcome, nature will terminate the labour. Should she not, the forceps are to be used as in the first supposed case; or that in which the occiput is opposed to the symphysis pubis, and the ears to the sides of the pelvis.

In this case, the first blade of the forceps must be applied between the head and pubis, and the other blade in the hollow of the sacrum, instead of to the sides of the pelvis, taking care not to injure the soft parts in contact with the arch of the pubis.

OF FACE PRESENTATIONS.

In these protracted and awkward cases, the eyes, nose, or mouth, are discovered on examination; but, if the strength of the patient be well managed, and time given, the difficulty arising from the length and inequality of the presenting part, will most frequently be overcome by the uterine efforts, without manual interference.

On the other hand, if rashness and rudeness be substituted for patience, much mischief may be done; for, with the greatest care, the face of the child will be often frightfully swollen and black, and the perineum of the mother lacerated.

In these cases, retention of urine is generally a source of distress and requires the occasional introduction of the catheter.

As in vertex presentations, *three positions* of the face will be noticed, the management of which will embrace all the unimportant varieties.

اور یاد رکھا جائے کہ پھر اے مین ایسا پھرانا کہ بچے کا مکھڑا منہن ہڈی کے کھب مین آجائے ایسا آدمے پھر اے مین کچھہ آٹکا و باقی نہیں رہتا ہی اور تولد انثر از خود تمام ہو جاتا ہی نہیں تو گدی پشم ہڈی کے جوڑ اور دونوں کان پیڑو کے دونوں بازوؤں پر رہے یعنی پہلے طور کے بیان مین مذکور کئے موافق تولدی چمٹے لگا کر تولد تمام کرانا

اسطور مین چمٹے کے پھلڈے پیڑو کے بازوؤں پر نہیں لگانا مگر اسکی عرض مین چمٹے کا پھلڈا جو پہلے لگاتے دین سوسر اور پشم ہڈی کے بیچ مین لگایا چاہئے اور دوسرا پھلڈا مکھن ہڈی کے کھب مین لگانا اور پہلے پھلڈے کے لگانے مین خبرداری کرنا کہ پشم ہڈی کے نزدیک کے اعضا کو نہ اگے

بچے کا مکھڑا نمود ہونے کے بیان مین

بچے کا مکھڑا نمود ہونیکے حالت مین دریافت کئے تو آنکھ اور ناک اور منہ معلوم کیا جاتا ہی اور ایسی جچکے ہمیشہ طول اور مشکل ہوتی ہی مگر اسطور مین جچا کے قوت کو توڑنے نہیں دینا اور فرصت دیتے جاوے تو نمود ہوتی سو جائے کی لنبائی اور نا ہمواری پر رحم کا زور غالب ہونے سے بن کمک طیب کے مشکلات از خود دفع ہو جائینگے

اگر فرصت دینے کے عوض مین شتابی اور زور آوری کرتے جاوے تو شاید بڑا خلل ہوگا کیونکہ جانا چاہئے کہ کتنی خبرداری کئے تو بھی بارہا بچے کا مکھڑا کالا اور آماسیدہ ہو جاتا ہی اور سیون تڑکچاتا ہی

ایسی جچکیوں مین استنجا بند ہو جانے سے تکلیف پہنچتی تب اسکے

نکالنے کے واسطے وقت بوقت پرنی لگانا

مکھڑا نمود ہونیکے پہچانت کے بیان مین

جیسا تھری کی سربراہی کے واسطے تین طور بیان کیا ہوں ویسا ہی مکھڑا

نمود ہو نیکی سربراہی کو تین طور بیان کرتا ہوں جنکو سمجھے تو دوسرے

چھوٹے طوروں کو پہچاننے کے لئے کفایت کرتا ہی

But this object cannot always be attained, and it is then necessary to attempt the same thing by the forceps: if the operator is unable to succeed by means of these, without the employment of immoderate force, the attempt must be abandoned, and the head brought down without changing its position.

Under the circumstances of this case, the points of the blades must be directed towards the pubes, and, consequently, the handles towards the os coccygis. This is one of those cases in which there is great advantage from the curvature in the shank, for without it there would be inevitably such a degree of pressure on the perineum as would greatly risk its safety. As the head descends, the perineum must be supported, and the handles gradually directed towards the arch of the pubes.

Considerable time should be given in this position of the head; for it is surely a less evil to allow the woman to endure a little more pain, than to endanger the perineum by a hasty delivery.

3. When the head has descended into the cavity of the pelvis, the ears are sometimes opposed to the symphysis pubis and hollow of the sacrum, and the *occiput and face opposed to the sides of the pelvis*.*

In this case, the long diameter of the head corresponds with the shortest diameter of the outlet, consequently the sacro-ischiatic ligaments, the spinous processes of the ischia, and the situation of the shoulders at the brim, prevent the advancement of the child.

Under these circumstances, an attempt should be made to turn the head *half-round* with the fingers, as suggested in the presentation last under consideration; and if the fingers be inadequate to that amount of force which may be necessary, the forceps must be substituted to effect the same object.

(۱۳) تَتَرِي نَمُود هَوَتِي سَو جَچَکِيُون کا بیان

کبھی کبھی یہ ارادہ پورا نہیں کر سکتا ہو تو چاہئے کہ تولدی چمٹے سے آزمائش کرنا اگر ان چمٹوں سے سہل تر پھرایا جاوے تو فہما وگرنہ اس کے پھرانے کو بہت زور کرنا ضرور سمجھیں تو اسکو پھرانا موقوف کرنا اور سر کو اسی وجہ پر رکھ کے تولد کرانا یعنی بچہ نکالنا

ایسی حالت میں چمٹے کی ائی پشم ہڈی کے مقابلے پر رکھنا اور اسکا مُتہہ چونچ سی ہڈی کے مقابلے پر رکھنا اس طور کی جچکی میں تولدی چمٹے کی دندڑی خمیدہ ہونے سے بہت سے فائدے ہیں کیونکہ دندڑی سیدھی ہو تو اس کے لگنے سے سیون ایسا دبایا جایگا کہ پھٹنے کا خطرہ ہوگا جبکہ سراترتا جاتا تب سیون کو پشتی دیتے جانا اور چمٹے کے دستے کو پشم ہڈی کی کمان کی طرف سرکاتے جانا

سر ایسی حالت میں اترتا ہو تو تولد کرانے میں فرصت دینا کیونکہ عورت کو زیادہ درد سہنے سے کچھ اندیشہ نہیں مگر تولد شتابی سے کراوین تو سیون پھٹنے کا خطرہ ہوگا جو مشکل بات ہی

قیسرا جبکہ سر پیٹرو کے جوف کے اندر آ گیا ہو تو کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک کان پشم ہڈی کے جوڑ کے مقابلے پر اور دوسرا کان مکھن ہڈی کے کھب کے رو برو اور مکھڑا اور گدی پیٹرو کے دونوں بازوؤں کے مقابل رہتی ہی اس حالت میں جانیو کہ سر کی لنبی قطر پیٹرو کی گذرگاہ کی سب سے چھوٹی قطر میں آگئی ہی جس کے سبب سے چوٹر ہڈی اور مکھن ہڈی کی بندہ پتیاں اور چوٹر ہڈی کے کانٹے اور پیٹرو کے منہ میں بچے کے کاندھے اترے آجانے سے بچہ اترنے نہیں پاتا ہی

اگر ایسا اتفاق ہو تو اوپر لکھے گئے موافق دونوں ہاتھ کے انگلیوں سے بچے کے سر کو آدھا پھرا کر آزمائش کرنا اور اس کے پھرانے کو انگلیوں کا قوت کفایت

2. The ears may have the same relation to the circumference of the pelvis as in the former case, the *occiput being in the hollow of the sacrum*.*

In this position of the head, the presenting part will not be so conical towards the symphysis pubis; the bones of the cranium will not so readily overlap each other; and the largest, anterior, or quadrangular fontanelle will be felt towards the pubis, with the sagittal suture running backwards towards the sacrum.

Such being the relative malposition of parts, and the bones of the face unyielding, the labour is protracted; because the whole of the head must enter the pelvis before any part can emerge from under the symphysis pubis.

Should the pelvis be capacious, and the *force from behind* powerful, the face may be forced from under the arch of the pubis, the perineum having been put so much on the stretch as to endanger its laceration.

If the powers of the womb are inadequate to the expulsion of the head in this direction, an attempt should be made to turn the face into the hollow of the sacrum, by steadily pressing, in the intervals between the pain, against the opposite frontal and parietal bones with the fore-fingers of both hands retaining it in its altered position until the next pain, by which means, if the head be not firmly fixed, a more favourable position may be secured.

* Vide Plate 5.

(۱۰۴) تڏڙي نمود هوتي سو جڇڪيون گا بيان

دوسرا یعنی پہلے کے طور کے سریکا بچے کے دونوں کان پیٿروکے دونوں بازوون
برائے ہوئے ہوینگے لیکن اسکی کڏي مکھن ھڏي کي کھب مین
اتری هوي رھتي هي *

غرض سر کي ایسی بدیجا حالت هو تو نمود هونا سو تڏڙا پشم ھڏي کے جوڙ
کے موافق اتنا گا و دم سا نہیں رھتا اور سر کي ھڏيان ايک دوسرے پر آسانيت سے
نہیں چڙھڏين اور دريانت کئے تو سر مین سامھنہ وار کا بڙا یعنی چو ٽوڙہ ٽالو
پشم ھڏي کي طرف هي سو معلوم هوگا اور اسکا تير سا سيون مکھن ھڏي طرف
چلتا هي

بچے گا سر ایسے نا موافق وجہ سے رھے تو مکھڙے کي ھڏيان کچھہ نہیں
ھلڏين اسلئے ضرور هي کہ پشم ھڏي کي کمان مین سے کچھہ تڏڙا نکلنے کے آئے
تمام سر پیٿروکے جوف کے اندر اتر جاوے
اگر پیٿرو ڦلن اور رحم کي پکڙ زور آور هو تو شاید مکھڙا کمان کے اندر سے سیدھا
ٽھکيلا جايگا لیکن اس سے سيون ایسا ٽنجاٽا هي کہ اسکا پھٽنا کچھہ عجب
نہیں هي

اگر رحم کا زور کم هووے اور بچے کے سر کو اس حالت پر باھر
ڏھکيلنے کے واسطے کفایت نکرے تو طبیب درد کي مہلت مین دونوں
ھاتھہ کے کلمے کي اور بیچ کي انگلیون مین ايک ھاتھہ کي دونوں انگلیان بیشاي
کي ھڏي پر اور دوسرے ھاتھہ کي دونوں انگلیان سر کے دوسرے بازو کي دیوار کي
ھڏي پر رکھکے ایسا پھرانا کہ مکھڙا مکھن ھڏي کے کھب مین آجاوے من بعد
درد کي نوبت شروع هوي تڏہ سر کو وپسا هي پکڙے هوے رھنا

* پانچوین تصور یر دیکھئے

PARTICULAR CASES

REQUIRING THE USE OF THE SHORT FORCEPS, OR LEVER.

First, Presentations of the *vertex*. And,

Second, Presentations of the *face, forehead, and ear*.

OF VERTEX PRESENTATIONS.

Three cases will be sufficient to illustrate all the minor varieties of position of the head in this presentation.

1. The ears may be opposed to the sides of the pelvis, with the *occiput to the symphysis pubis*.* This, it will be recollected, is the most favourable position ; but exhaustion, hemorrhage, convulsions, want of room, and other circumstances, may justify the employment of the forceps.

In this position of the head, the lower blade should be applied first, with its concavity corresponding to the convexity of the head, the extremity of the blade directed backwards towards the promontory of the sacrum, and consequently the handle pointing forwards. The upper blade having been passed by the right hand, in a corresponding direction, attention to the rules already laid down will enable the accoucheur to conduct this case to a favourable termination,

* Vide Plate 4.

بعضی غیر طبعی جھپکیوں کے بیان میں جنکو پورا کرنے کے واسطے تولدی جھوٹے چمٹے یا اٹھنگن کو استعمال کیا جائے

اول بچے کے سر کی ٹٹری نمود ہوتی سو جھپکیاں اور
دوم مکھڑا یا پیشانی یا کان نمود ہوتے سو جھپکیاں
اول ٹٹری نمود ہوتے سو جھپکیوں کے بیان میں

اس قسم کی جھپکیوں میں سر بہت طرح سے آتا ہی مگر ذہن اطوار کو بیان کرین تو تمام جھوٹے تبدیلات کو پہچاننے کے لئے کفایت کریگا

پہلا یعنی بچے کے دونوں کان پیٹرو کے دونوں بازوؤں کو اور گڈی پشم ہڈی کے جوڑ کو لگی ہوئی رہتی ہی اب یاد رکھا جائے کہ یہ تو طبعی جھپکی کی حالت ہی مگر جھپکا نڈھال ہونے یا لہو کے بہنے یا کھینچاٹ یعنی تشنج کی بیماری اٹھنے یا بچے کا سر پیٹرو میں پھنسا ہوا رہنے یا دوسرے کسی مختلف واقعہ کے سبب سے تولدی چمٹا لگانا فرض ہوگا

اگر سر اس حالت پر ہو تو چمٹے کے نیچے وار کا پھلڈا * ایسا لگانا کہ اسکا جوف سر کے قبضے پر لگے اور اسکی انی مکھن ہڈی کی کھونچ کے مقابل رہے ایسا کہ دستہ اسکا سامنے بٹھرا رہے اور اوپر کے پھلڈیکو + اسوجہ سے سیدھے ہاتھ کے پار گھسا کر ملسوت کو باہم جمانا اور مذکور قانون کے موافق تولد تمام کرانا

* یاد رکھو یہاں چمٹے کے نیچے وار کا پھلڈا + اور اوپر وار کا پھلڈا بیان کئے گیا سو سبب یہہ ہی کہ انگلستان کے ملک میں عورات جھپکی کے وقت کروت لیتی رہتی ہیں اسواسطے چمٹے استعمال کرنے میں ایک پھلڈا نیچے وار اور دوسرا اوپر وار رہتا ہی اور اسکو ویسا ہی نام رکھے دیں - مگر ہندوستان میں عورتیں جھپکنی کے وقت جڈی لیتی رہتی ہیں اگر طبیب انکے بیچمین دتھیار استعمال کرتا ہو تو ایک بازو پر ایک پھلڈا اور دوسری بازو پر دوسرا پھلڈا لگانا

OF THE LEVER, OR VECTIS, AND WHALEBONE FILLET.

These pages being purely practical, do not admit of any lengthened discussion on the comparative value of the lever and forceps.

Some persons have lavished the highest praise on the one instrument, and equally eminent men have bestowed the most unqualified approbation on the other. As in most disputed points, "*media quodammodo inter diversas sententias*," will hold good here; for whilst, under some circumstances, the lever is doubtless preferable to the forceps, the latter is now very generally admitted to be, in the majority of cases by far the most useful instrument.

The lever, or vectis, is a very powerful, and consequently, a very dangerous instrument, if it be used on lever principles, acting upon, and injuring, the soft parts of the mother at the fulcrum, or point of support. In the hands of men who have not employed it rather as a *hook* than as a *lever*, it has done incalculable mischief.

The lever may be employed, subject to very much the same regulations as the forceps, only that it can be used earlier, and may be applied to any part of the head.

In many cases in which the lever and forceps are now used, a piece of round and smooth whalebone, bent and used as a fillet or vectis, answers every purpose, and is a much safer instrument. It is to be passed over the occiput and chin.

بلکن یعنی اٹھنگن اور حوت یعنی وہیل مچھلی کی ہڈی کی پتی کے بیان میں

بلکن اور چمٹے کے امتیاز کے باب میں لکھنے کو فرصت نہیں اسلئے کہ
میں تصنیف کرتا ہوں سو طبیعوں کے استعمال کا بیان ہی

بعضے طبیب ایک ہتھیار کو اور بعضے دوسری ہتھیار کو سرھاتے ہیں لیکن
یہ تکرار مبرری قیاس میں دوسری نگاروں کے سریکی اوسط درجے پر دی جیسا
کہ خیر الامور اوسطھا - کیونکہ کبھی ایسا حادثہ ہوتا ہے کہ جسم میں بلکن - چمٹے
سے مفید تر ہی مگر اندون میں انٹر جیکٹیون میں بلکن سے چمٹے کے فائدہ مدد
جانتے ہیں

بلکن یعنی اٹھنگن بڑی زور دار ہتھیار ہے اگر اسکو بلکن کے قاعدے کے
موافق استعمال کریں تو بہت خطرناک ہتھیار ہے کیونکہ اسکا ڈیکا جچا کے
متر پر لگیگا اور اسکو ضرر پہنچےگا بعضے طبیعوں کے ہاتھ سے بہت خرابی ہوئی
ہی جنہوں اسکو گل نہیں سمجھے بلکہ بلکن سمجھے بلکنی طور پر استعمال
کئے ہیں

جو قوانین کے چمٹے کے واسطے لکھے گئے ہیں سو انہیں قوانین کو بلکن کے
واسطے بھی جانیں مگر اتنا فرق ہے کہ بچے کا سر پٹروئے اندر آئے تگت چمٹا
نہیں لگانا اور بلکن کو اسکے پیشتر لگانے جائے اور بچے کے سر کی کونسی جگہ پر
لگے تو بھی کچھ پروا نہیں ہے

اندون میں جیکٹیون کے وقت بلکن اور چمٹے اکثر استعمال میں لاتے ہیں
لیکن انکے عرض میں حوت مچھلی کی ہڈی کا ایک گول ٹکڑا بلکن یا پتی کے
سریکا خما ہوا ہو تو بہت کام اس سے کر سکتے ہیں اور بہ نسبت دوسری ہتھیاروں
کے اس میں کچھ خطرہ بھی نہیں اگر اس سے عمل کرتے ہو وین تو چاہئے کہ گدی
یا ہڈی پر لگا کر مدد کریں

4. When the point of the blade comes in contact with the ear, the handle should be depressed, so that the point shall rise over the obstruction, and immediately the handle should again be elevated. Thus the extremity will be kept in contact with the side of the head, and the risk of including a part of the mouth of the womb be avoided.

5. Before the locking can be affected, it is often necessary slightly to withdraw one or both blades, and when they are brought both together, great care is required not to include any part of the mother, for even a single hair locked in will give pain.

6. Should the extremities of the handles closely approximate, or be very distant from each other when applied, it will generally be found that the application is not properly made, and the instrument will not retain its hold.

7. When fixed, the handles should be kept together by the hand, but not so tightly as to compress the head; compression should be employed only during a pain, when extractive power is used.

8. When power is used, it should be from blade to blade, combining moderate traction with the lateral motion.

If these directions are followed, in connexion with the observations made a few pages back, there will be but little difficulty in successfully employing the short forceps in the particular cases to which they are applicable.

چوتھا جبکہ پھلڈے کا سراکان کو لگے تب مٹھہ کو ایسا دبانا کہ اسکا سراکان کے اوپر سے ہوتے ہوئے پیلیدور پہنچے۔ بعد اسکے پھر مٹھہ کو بحال رکھنا غرض اسطور سے ہتھیار گھسارے تو اتنا فائدہ ہی کہ ہتھیار کا سرا بجھے کے سر کو لگا ہوا اندر جایگا اور رحم کا کچھہ ٹکڑا بیچھمیں نہ سپڑیگا

پانچواں ان دو نون پھلڈون کو اندر گھسائے بعد بارہا انکا ملسوت ہر بار نہیں جمتا اسو'سطے چاہئے کہ انکو ذرہ سامہنے کھینچکر جمانا اور وہ ملسوت جمنے کے وقت بہت خبر داری کیا چاہئے کہ جبکا کے بدن کی کوی جایی سنپڑ نجاوے اگر ایک بال بھی سنپڑا تو درد ہوگا

چھٹواں جب ہتھیار بجھے کے سر پر برابر لگا ہو تو اسکے دونوں مٹھہ ذرہ کھلے رہتے ہیں اگر دونوں مٹھہ با یکدیگر لگے ہوئے ہو وین یا دونوں کے درمیان بہت کشادگی ہووے تو یقین جانو کہ ہتھیار برابر نہیں لگا ہی اگر ویسا ہی کھینچتے تو ہتھیار ہی پکڑ بھی بجھے کے سر سے پھسل جایگی

ساتواں ہتھیار جمائے بعد اسکے مٹھہ کو فقط ہاتھ سے پکڑنا اور اتنے زور سے نہیں دبانا کہ بجھے کا سر چپک جاوے مگر رحم کی پکڑ ہوتے ہی طبیب مدد کر کے کھینچتے سو وقت فقط سر کو چپکانا جائز ہی

آٹھواں زور کرتے سو وقت پر زور دو طرفہ کرتے ہوئے ہتھیار کو آہستہ آہستہ کھینچتے جانا

اگر آگے لکھی گئیں سو تاکیدوں کو ان تاکیدوں کے ساتھ عمل میں لاوین تو انکے لائق کی جھکریوں میں کو تے چمٹے کا لگانا کچھ مشکل نہ پڑیگا

OF THE SHORT FORCEPS.

This instrument is a double lever, so constructed, that the fulcrum of each blade is in the handle of the other.*

DIRECTIONS FOR APPLYING THE SHORT FORCEPS.

1. The *short* forceps are to be applied to the sides of the head of the child, so that the ears and protuberances of the parietal bones shall be within the fenestræ (windows), and the locking part consequently either at the vertex or face.

2. They cannot be advantageously employed, until the head is in the cavity of the pelvis; and this is best determined by the fact, that the protuberances of the parietal bones have descended below the linea-innominata, or unless an ear of the child can be distinctly felt, (taking care not to mistake for it any portion of the womb;) and, except in cases of syncope from hemorrhage, it is scarcely ever necessary to use this instrument, until the ear has been distinctly felt for several hours.

3. The half to be first applied is that with the entire handle, and it should be held in the left hand, that the index and middle fingers of the right hand may be at liberty to guide the point of the blade to its destination. The other blade is to be unscrewed from the handle, and, being held in the right hand, is to be applied in an opposite line corresponding with the course of the first blade, the parts being prepared by the index and middle fingers of the left hand, whilst the third and little finger are employed in retaining the first introduced blade in its place. The handle is then to be screwed on.

* The translator has, here, omitted a discussion on the comparative advantage of the long and short forceps.

کو تے چمٹون کے بیان میں

بہہ ہتھیار دو بلکن یا اٹھنگن جمانے سے بنتا ہی جس کا ایک پھلڈا دوسرے پھلڈے پر ٹیکا کیا یا جاوے *

کو تے چمٹون کو استعمال کرنے کے قانون کے بیان میں

اول کو تے چمٹے بچے کے سر کے بازوؤں پر ایسا لگانا کہ بچے کے کان اور گھری کی دیوار کی ہڈی کے گتھے چمٹے کے پھلڈوں کی کھڑکیوں کے اندر آوے اور اس چمٹے کے جوڑیا بٹری یا مکھڑے کے مقابل لگا ہوا ہو

دوسرا بچے کا سر پیڑ کے جوف کے اندر آئے تگت چمٹون کو استعمال کرنا فائدہ نہیں اور بچے کا سر جوف میں آیا یا نہیں سواسکی پہچانت ایسی ہی کہ نہویری کی دیوار کی ہڈی کے گتھے پیڑ کے کلمے کی ہڈی اور بچم کی ہڈی کی قور کے نیچے اترے ہووین یا طبیب کا ہاتھ بچے کے کان کو برابر لگے مگر خبر داری دیا چھوے کہ رحم کے کسی تگڑے کو کان نہ سمجھیں اور جھکیون میں بچے کا کان طبیب کے ہاتھ کو لگے تو بھی تھوڑے گھنٹوں تگت ہتھیار نہیں لگنا لیکن لہو کے بہنے سے جچا بے ہوش ہووے یا اور کچھ ایسا حادثہ ہو تو اس تاکید پر عمل نہیں کرنا

تیسرا اگر چمٹے کے ایک نہ ایک پھلڈے میں اسکو دو تگڑے کر نے کو فرمادہ ہووے تو اول ثابت ہی سو پھلڈا لگاؤ اور لگانے کی طور یہی ہی کہ اسکو ڈانویں ہاتھ میں لیکر اور اس کے سرے کو سیدھے ہاتھ کے بیچ اور کلمے کی انگلیوں کے شمار سے اندر پہنچانا سب دوسرے پھلڈے کے دستے کا سلسلہ پھرا کر نکالنا اور سیدھے ہاتھ میں لیکر ڈانویں ہاتھ کے بیچ اور کلمے کی انگلیوں کے شمار سے پہلے پھلڈے کو لگائے سر کا سر کے دوسرے بازو پر لگانا اور سیدھے ہاتھ کے دو انگلی یعنی کلمے اور بیچ کی انگلیاں یوں رستہ بتا دے ہیں سو وقت اسی ہاتھ کے انگھوٹے اور چھوٹی انگلیاں فرمادہ ہی سو پھلڈا قائم رکھتی ہیں اور دوسرا پھلڈا لگائے بعد اسکا دستہ فرمادے پر لگانا

* اس جاب میں اصل کتاب کا مصنف کو تے اور لنڈے چمٹون کے فرق کے باب میں بہت بحث کیا ہی اور اس کتاب کا مترجم اس بحث کو بیفائدہ جانکر اسکو لکھنا مناسب نہ جانا

Ninthly. Should the instrument, when used, give much pain of a cutting or pinching character, we may rest assured that some part of the mother is included in the grasp, and we should immediately change the hold.

Tenthly. The time to be occupied in effecting delivery will depend on the degree of difficulty to be overcome; *time* being always considered to be equivalent to *power*.

نوان ہتھیار استعمال کرنے کے وقت کچھ چیرے گئے یا چپونٹی لڑی سریکا
درن ہو تو معاً اسکی گرفت کو کھولکر پھر بندھنا کیونکہ البتہ جبچا کے بدن کا کچھ
تکڑا سپڑ گیا ہو گا

دسموان ہتھیار لگا کر تولد تمام کرنے کا عرصہ جبچکی کی مشکلات پر موقوف
ہی لیکن اگر تولد شتابی سے تمام کرانا ضرور پڑے تو بہت زور لگانا اور دیری سے
تمام کرانا ضرور پڑے تو تھوڑا زور لگانا

Thirdly. The assistance given by instruments should always be afforded during pain, in order that the womb may be gradually emptied. Of course, if uterine contractions have ceased, all that can be done in this respect is to imitate nature by employing the power with intervals of rest.

Fourthly. Instruments should always be introduced slowly and cautiously, and during the intervals between the pains.

Fifthly. The patient should be placèd in the usual position, on her left side.*

Sixthly. The instruments ought to be brought as nearly as possible to the temperature of the body, by immersing them in warm water, and should be well anointed before their introduction.

Seventhly. Unless very urgent circumstances prohibit it, the employment of instruments should generally be made known to the patient, and always to her friends or attendants.

Eighthly. The extracting power should be employed in the direction of the axis of that part of the pelvis at which the head is situated; so that if it be at the brim, the handle of the instrument must be directed backwards against the coccyx; but as the child advances, that part of the instrument grasped by the operator's hand should be gradually directed towards the pubes.

* Throughout India, women are delivered, while lying on their backs, and if instrumental aid be required for them, the instruments must be used, while they are in that position.

تیسرا خوب یاد رکھا چاہئے کہ ہتھیاروں سے مدد دینا چاہئے ہو تو رحم کی پکڑ ہونے کے ساتھ مدد کرنا تا کہ رحم آہستہ آہستہ خالی ہو جاوے مگر رحم کی پکڑ بالکل صوفوف ہوگئی ہو تو طبیب کو چاہئے کہ رحم کی پکڑ کی طور پر یعنی فوراً دم دیدیگر مدد کرنا لہو کا بہنا یا بے ہوشی یا ایسے کچھ حادثے ہوں تو بچے کے نکالنے میں شتابی کرنا مگر ایسا نہیں ہو تو جلدی سے نہیں کرنا بلکہ آہستہ آہستہ نکالتے جانا اور بچہ طبیب کی مدد سے کتنا آہستہ نکلا تو بھی اسکو بس جاننا چوتھا ہمیشہ درد کی مہلت کے وقت میں ہتھیاروں کو بڑی خبر داری و آہستگی سے لگانا

پانچواں جچا معمول موافق اپنی ڈانوں بازو پر لپٹی رہنا *

چھٹواں ہتھیاران لگانے کے آگے انکو گرم پانی میں ڈالنا اور کمکما گرم کر کر چکنا خوب لگا کر استعمال کرنا

ساتھواں اتنے سخت حادثے واقع ہوں کہ طبیب کو ہتھیار لگانے کی بات جچا سے پوچھنے کو ذری بھی فرصت نہیں ملے تو بے پوچھے عمل کرنا مگر ویسا ہو تو بھی ہتھیار لگانے کے آگے بہر حال اس کے سگون کو پوچھکر لگانا

آٹھواں بچے کو ہتھیار سے نکالنے کے وقت بچہ پیڑو میں جس جس جاي پر ہی اس اس جگہ کے خط کے موافق زبر کر کے اسکو نکالتے جانا اور اس ترکیب سے نکالا چاہئے کہ اگر بچہ پیڑو کے اوپر کے گھیرے یعنی منہ پر ہو تو ہتھیار کے منہ کو پیچھے وار یعنی جونچ سی ہڈی کی طرف رکھکر بچے کو نکالنا اور بچہ جیسا جیسا نکلتا جاوے طبیب بھی ویسا ویسا ہتھیار کے منہ کو کھینچتے ہوئے ہڈی کی طرف لانا

* ہندوستانی میں عورات کو چٹی لپٹا کر جبکھی گراتے ہیں اگر ان میں سے کسی کو طبیب کی مدد ضرور ہو تو اسی حالت میں عورت کو رہنے دیکر چمٹا لگنا

The instruments most approved of in modern practice are,

First, Such as do not necessarily destroy either mother or child ; and these are the

Short and Long Forceps,

Lever or Vectis,

Blunt Hook, and

Fillet.

Secondly, Such as destroy the life of the child, or endanger that of the mother ; and these are the

Perforator,

Craniotomy, or Extracting Toothed Forceps,

Crotchet,

and

Scalpel.

Before describing these instruments, some GENERAL OBSERVATIONS, which are equally applicable to the employment of each of them, may be usually made.

First. Before using instruments, the bladder and rectum should, if possible, always be emptied ; the former by the introduction of the catheter, and the latter by the exhibition of an injection.

Secondly. Instruments should never be introduced whilst the mouth of the womb remains firm and undilated, or irreparable mischief may ensue. The perineum should also be in a yielding condition.

اس زمانے کے طبیبان جنچکي کے معاملے ميں نيچے لکھے جاتين
سو هتھيارون کو استعمال کرنے هيں

اول رے هتھياران جنکو جچا اور بچے کي سلامتي کے واسطے استعمال کرتے هيں

کونے اور لذیے بچہ کش تولدي چمچے

اڻهنگن يا بلکن

مستدلي گل اور

نوار

دوم رے هتھياران جنکو استعمال کرنے سے بچہ مر جاتا اور جچا کے جانکو

بهي خطرہ هوتا هي يعنے

مغز پھوڙني يعنے سر پھوڙني

مغز کش چمچا يعنے دانت داڙ نڪالنے هارا چمچا

اکوڙا يعنے نوڪدار گل اور چاکو

يهه نيچے لکھے جاتا سو بيان تمام هتھيارونکے استعمال

کرنے کا قانون هي

اول هر قسم کي هتھيار استعمال کرنے کے آگے حتي المقدور پھونکے اور مقعد

کي انڌري کو هميشه پچکاري سے خالي کرانا

دوسرا رحم کا منبه ساخت اور موحا رهے تو هتھيار کبهي نهين لگانا اگر

لگاوين تو بڑا خلل واقع ه وگا اور بهي سپون کي جاي ڏهيلى هوي تگ هتھيار

لگانا جائز نهين هي

The *cessation or diminution of pain* referred to, is either the consequence of original debility, or of an exhausted condition of the womb from the injudicious permission of long continued and fruitless exertions; and must be distinguished from that *occasional and temporary suspension of uterine efforts*, which is not associated with any other unfavourable symptom, and which may often be removed by repose, nourishment, and friction of the abdominal and lumbar regions. Where there is steady progress, although but small, the presenting part being loose in the pelvis, the vagina cool and clothed with secretion, the mind tranquil, the powers of the system not exhausted, and the rectum and bladder capable of emptying themselves, time may be allowed.

But, on the other hand, should the *pains* have been for many hours *strong and expulsive*; should the presenting part be firmly *wedged in the pelvis*, interrupting the bladder and rectum; surely, common sense dictates that timely assistance should be given to prevent exhaustion or sloughing.

Whenever, then, this state of things exists, with fever, restlessness, headache, ~~vomiting~~, (the mouth of the womb being fully dilated,) mental inquietude, abdominal tenderness, with heat, dryness, and pain about the vagina and mouth of the womb; unless the delivery be effected, low muttering delirium, feeble, rapid, and intermitting pulse, with cold, clammy perspiration, and death, will soon terminate the heart-rending scene.

رحم مذکور پکڑ کی نقصانیت یا درد کی موقوفی کی حالت دو سبب سے ہوتی ہے ایک تو قدیم سے ذاتی ہو وے دوسرا جبکہ بہت وقت تک بیفایدہ کوشش کرے جس سے رحم کا زور بالکل جانا رہتا ہے مگر حالت مذکور کو نیچے لکھے جاتا ہے سو حال سے بغور تمام پہچانا چاہئے بعدے کبھی کبھی رحم کی پکڑ تھوڑے وقت تک ٹھہر جاتی اور کچھ خلل کی علامت نظر نہیں آتی ہو تو جبکہ آرام دیوے اور کچھ تھلاوے پلاوے اور بیت و بدبہ پر ملے تو پھر شروع ہو ویندگی۔ اگر جبکہ کا معاملہ باوجود آہستگی کے جاری ہوتا رہے اور پڈرو میں بچے کا نمود ہوتا ہو عضو ڈھیلہ ہو وے اور رحم کا نالا اور فرج ٹھنڈی اور آنو آلودہ رہے اور جبکہ کا دل آسودہ اور بدن میں طاقت ہو وے اور مٹانہ اور مقدم میں استنجا اور پایخانہ پھرنے کا قوت رہے فرصت دینا روا ہے

لیکن برخلاف اسکے اگر سخت ڈھکیلنے کا درد گھنٹوں سے اٹھا ہے اور بچے کا نمود ہوتا ہو عضو پیڑ و میں پچر کے سر یکا ایسا پھنس گیا ہے کہ استنجا اور پایخانہ نہیں ہو سکتا تو البتہ جلد کمک کرنا شرط ہے تا جبکہ نڈھال نہ ہو وے اور اسکا ستر۔ ٹرنجاوے

جبکہ جبکہ پر ایسی حالت رہے اور ساتھ اسکے تپ اور بیتابی اور درد سر اور پی ہو اور رحم کا منہ پورا کھلا رہے اور دلکی ببقراری اور درد شکم ہو اور رحم کا منہ اور اسکا نالا خشک اور دردناک ہو وے تو ایسے وقت پر تولد جلد کرانا اگر نکراوے تو جبکہ دیوانی ہو کر بڑ بڑائی اور نبض کم قوت اور جلد اور بے قال چلنی ہے اور تمام بدن پر ٹھنڈا پسینہ نکلتا ہے اور آگے موت باقی رہتی ہے

SECOND DIVISION

Of Protracted Labours, or such as require *instrumental aid* for their *completion*.

General Observations.

To determine on the necessity for instrumental interference, is one of the nicest points in the practice of midwifery; for, whilst the unnecessary employment of instruments cannot be too strongly reprobated, no conduct ought to be more deprecated than that timid and cruel mismanagement which permits an interesting female to struggle under their fruitless efforts, till she sinks exhausted from such exertions, or is not delivered until irreparable mischief is done to the soft parts; in consequence of which she may linger out a wretched existence for a few weeks or months, the victim of criminal procrastination.

To assist in forming an opinion on this momentous question, some such general rules as the following may be laid down, before considering *particular cases*.

Should labour from any cause have proceeded until the contractions of the womb become so feeble as to be inadequate to expel the child, or should the pains have altogether ceased, then artificial aid may be justifiable.

بيان طول جيڪي کي دوسري قسم کا جسمين هتھيارون سے ڪمڪ کرنا ضرور هي

بپهه نيچے لکهي جاتي سو تا ڪيڏون ڪو اس قسم کي تمام
جيڪيون مڻ بجا لانا

جيڪي ڪے تمام عالم مڻ هتھيار کي ڪمڪ ضرور دي سو تڃو بز کرنا بڙي
نازک بات هي ڪيڏنڪه جيڪي مڻ بے سبب هتھيار لکانا بڙا گناه هي اور برخلاف
اسکے بے همتي يا جهالت سے هتھيار نا لڳاڙ جيڪي کي سربراهي کرنا سو بهي بڙا
گناه هي اور طبیب ڪے دل مڻ شک رهنے يا سربراهي برابر نهين ڪرڻے سے جيڪا
بيفائده ڪو شش ڪري يهان تڃ ڪه مڪنت سے نا توان هو ڪر مرجاتي هي - يا
نهين تو ستر کي جاي ڪو نهايت خلل پهڻچتا هي جس ڪے سبب جيڪا دو تڻ
هفتون يا مهيڏون تڃ پریشان حالت سے جيويگي اور آخر طبیب کي ڊيري ڪے
سبب سے مر جاويگي

هتھيار سے ڪمڪ دينا ضرور هي ڪر ڪے تڃو بز کرنا هي سو بهت نازک بات هي
مگر طبیب کي پهڇاڻت ڪے واسطے نيچے لکھے جاتے هيڻ سو قوانين جابز هيڻ
چاهے ڪه ان قوانين ڪو هرايڪ مشڪل جيڪي مڻ غور سے ديکھڪر عمل مڻ لاوين
اگر جيڪي کا معاملو يهان تڃ پهڻچے ڪه رحم کي پڳرمين اتنا نقصان
پڙے ڪه بچے ڪو نڪالڻے ڪے واسطے زور نفايت نهين ڪرنا هي يا درد بالڪل موقوف
هو ڪيا هي تو هتھيار سے ڪمڪ کرنا بجا هي

No invariable direction for the management of these cases can be given, because much must depend on the consistence, size, and situation of the obstruction. Some tumours may be elevated, and kept above the brim of the pelvis, until the presenting part occupies the superior aperture ; and others of them may be safely punctured.

Various other causes of protracted labours, of the division now under consideration, are mentioned by writers, such as cribrated hymen, contraction of the vagina, either congenital, or the result of disease, &c., but these are of very rare occurrence, and are usually overcome by the unaided powers of the womb ; and if not, the scalpel must be used, the greatest care being taken to divide only the obstructing part.

ایسی جینکیمیون پر فقط ایک قانون مقرر نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ اٹکا' و کرتین سو چیزوں کے ہر ایک ڈول اور قد اور جاکھ پر ایک ایک قانون موقوف ہی بعضے آماہی لفظے ایسے ہیں کہ بچے کے نکلنے کے وقت انکو پیٹرو کے گھیرے کے اوپر گھسا کر چڑھا سکتے ہیں تا بچے کا سر اتر کر پیٹرو کے گھیرے میں پھرے اور بعضی اٹکا' و کی چیزیں ایسی ہیں کہ چاہے تو پھوڑ کر انکا مضمحل نکال سکتے

بعضے مصنفان کہتے ہیں کہ طول جینکیمی کے اور سببان بھی ہیں یعنی بکر جھلنی کے سر کی ہونے سے طول جینکیمی ہوتی ہی اور مان کے پیٹ سے یا کسو مرض سے رحم کے نالے کی تنگی ہو تو بھی طول جینکیمی ہوتی ہی لیکن ایسے اٹکاوان نادر ہیں اگر کبھی ایسا ہی واقع ہوں تو بھی انسر رحم کے قوت سے مغلوب ہوتے ہیں وگرنہ جاکو سے مدد کیا جائے مگر احتیاط شرط ہی کہ سوائے اٹکا' و کی جاکھ کے اور کسو جاکھ کو خلل نہ ہو وے

A pendulous abdomen, by allowing the womb to hang over the pubes, will protract labour. This occurrence happens to women who are very fat, and who have borne many children. Such a patient should lay on her back during parturition, and a bandage should be passed round the belly, just tight enough to support it.

Anchylosis (bone union) of the os coccygis to the sacrum is another cause, for which no relief, but such as time affords, can be given.

Unfavourable position of the presenting part will protract labour, particularly when the axis of the head or shoulders has not its usual relation to the diameter of the pelvis. Such malpositions will often be overcome by time, or they must be rectified by means to be hereafter pointed out.

Want of room in the pelvis, or what is equivalent to it, an unusual size of the child, will interfere with labour. The capacity of the pelvis may be encroached upon by tumours of various kinds, as the cysts of ovarian dropsy, hernia of the bladder, intestines, omentum, &c., and the size of the child may be increased by the accumulation of water or of air, evolved by putrefaction in its head or other cavities.

Should the cause of impediment in these cases be trifling and compressible, powerful parturient efforts may overcome it; but if it be larger or incompressible, the case may require the forceps, scalpel, or perforator.

تندرہوان سبب پیٹ کے توند کے سبب سے بھی جبکی طول ہوتی ہی کیونکہ اس کے سبب سے رحم بشم ہڈی پر نہ ہلا رہتا اور یہ حادثہ موتے اور جثہ دار اور بہت بچے جنے سو عورات پر اکثر واقع ہوتا ہی ویسا کہی ہو تو جبکا کو جتی سلا کر تولد کرانا اور ایک کساوا پیٹ کے اطراف لپیٹنا تا کہ پیٹ کو سندھالے جو دواوان سبب کوئل کی چونچ سی ہڈی مکھن ہڈی کی کیل یعنی گاندھی سے پیوست ہونے سے جبکی طول ہوتی ہی تب کوی اسکو کمک نہیں کر سکتا ہی مگر سوائے فرصت دینے اور صبر کرنے کے اور کچھ علاج نہیں ہی

پندرہوان سبب بچے کا نمود ہوتا سو عضو پیڑو کے اندر نامزد افق طور سے اترنے سے جبکی طول ہوتی ہی اور خصوص بچے کے سر یا کاندھوں کا خط پیڑو کے عرصے کے قطر کے برابر نہیں اترے تو تولد دیر تلگ تمام نہیں ہوتا ہی اور کبھی فرصت دے تو وہ نا موافق نمود درست ہوتی ہی نہیں تو اسکی سربراہی کے لئے دوسرے باب میں لکھا جاتا سو طور کے موافق عمل کرنا ضرور ہی

سواہوان سبب پیڑو تنگ ہو یا بچا بڑا ہو تو بھی جبکی طول ہوتی ہی اور پیڑو کے جوف میں کسو قسم کی سوچ سے یعنی انڈیکی گلتی میں استسما ہوا ہی یا پھوٹنا یا انٹری یعنی رودہ یا چربی کی جالی یعنی پیٹ کے پردے کو فتق ہوا ہی تو تمگی ہوتی ہی اور بچہ بڑا ہونیکا سبب یہ ہی کہ بچہ مرے ہو کر ستر جانے یا سڑا پانی سرریا چھانی یا پیٹ کے اندر جمع ہو کر اسکا بدن پھولا ہی

ایسی جبکیوں میں اگر اتکا و بہت نہ ہو اور رحم کی پکڑ زور دار ہو تو البتہ یہہ اتکا و دفع ہوگا لیکن اتکا و بہت ہو یا سخت ہو تو تولد ی چمکا یا چاکو یا سر پھوڑی کی ہتھیار لیکر اس سے تولد تمام کرنا لگیکا

Powerful mental emotions, whether of a painful or pleasing nature, materially influence uterine contractions, which they will not only diminish, but altogether suspend; consequently, the mind of a woman in labour should be kept as free from sudden and strong affections as possible.

Distention of the bladder has, in many instances, prevented the womb, diaphragm, and abdominal muscles from exerting their full power on the uterine contents; and several cases are on record of such criminal negligence as has permitted this organ to burst. When this cause operates to protract labour, the catheter must be introduced, and *in all cases of protracted labour* the state of the bladder should be inquired into every few hours.

Preternatural shortness of the cord, either *actual* or from *entanglement* about the extremities or neck of the foetus, is a cause of protracted labour, for which very little can be done, and one which, fortunately, but rarely happens.

When there is reason to suspect its existence from unusual retraction of the head, just as it is about to be born, great care must be taken on the expulsion of the body, to keep the navel of the child close to the os externum (outer opening) of the mother, to prevent the forcible detachment of the after-birth, or inversion of the womb, or separation of the navel string.

دسوان سبب دلکے ولولے خواہ غم انگیز ہو یا خوشی آمیز انکے سبب سے بھی جچکي طول ہرتي هي ڪيونڪہ وہ ولولہ بھی رحم کے اوپر نہایت اثر رکھتا هي جس سے رحم کی پکڑ کبھی کم ہرتي اور کبھی بالکل موقوف بھی ہو جاتي هي اسواسطے چاہئے کہ طبیب ہمیشہ جچکي کے وقت جچا کے دل سے حتي المقدور ایسے جوشون کو نکالنا یا دور کرنا

گیارہواں سبب بہت بار پھکنڈا بھر کر رہنے سے بھی جچکي طول ہوي هي ڪيو نڪہ يہہ پھکنڈا بھرا ہوا ہو تو رحم اور پردے یعنی دیا فرغا اور پیٹ کی مچھلیوں کی پکڑ کا زور رحم کے مضمون کو ٹھکیلنے کے واسطے نہیں لگتا هي بلکہ متقدمین کتابوں میں لکھا گیا هي کہ کبھی کبھی طبیب کی نالایق غفلت سے پھکنڈا پھٹ گیا هي - جبکہ جچکي اس سبب سے طول ہووے تب يہہ علاج کرنا کہ پرنی کو پھکنے کے اندر رھنا نا خالي ہووے اور خوب یاد رکھا چاہئے کہ ہر قسم کی طول جچکي میں دو دو تین تین گھنٹوں کے عرصے میں ایک ایک دفعہ پوچھتے رھنا کہ استنجا ہوا یا نہیں تا پھکنے کے حال سے غافل نہ رہے

بارہواں سبب بچے کی آنول نال خود چھوٹی ہونے یا بچے کی گردن یا دوسرے اعضا کو لپیٹا جا کر کوتی ہونے سے جچکي طول ہرتي هي اور بنی آدم کی نیک نصیبی سے يہہ حالت واقع ہونا بہت شانہ هي ڪيونڪہ اسکے معالجتے میں طبیب لاچار هي

اس حادثے کی علامت يہہ هي کہ بچے کا سر تولد ہوتے ہی پھر جھٹکے سے اندر پھینچا جاتا اگر اسطور سے يہہ حادثہ پھینچا نا گیا تو چاہئے کہ بچے کا تولد ہونے ہی بڑی خبرداری کے ساتھ اسکی ناف کو زچہ کے سفر سے لگائی ہوي رھنا نہیں تو جھٹکا لگنے سے آنول بدوقت نکالي جاوے گی یا رحم الٹ جاوے گا یا نال قوت جاوے گا

Artificial dilatation of the œdematous neck of the womb must never be persevered in, if it be acutely sensible. When this is the case, the loss of blood will be highly beneficial; especially if, as sometimes happens, the threatening symptoms of convulsions be present.

Descent of the mouth of the womb before the head of the child, lengthens the duration of labour, because the expulsive efforts of the womb cannot be so completely expended on its orifice. This case must be managed very much in the same manner as the last.

Malposition of the womb is very embarrassing to those who have not met with the occurrence.

If the mouth of the womb be thrown *backwards* against the promontory of the sacrum, the labour is generally protracted. It principally happens to women with capacious pelves, and is not easily detected on the first examination.

Time will rectify this displacement, and the woman who is the subject of it should pass through parturition lying on her back.*

If the mouth of the womb be forced *forwards* against the symphysis pubis, or tilted over it with the fundus backwards, the case will probably prove to be retroversion of the womb continuing to the full period of gestation. This is a particularly trying case, in which nothing but time and patience can effect any thing.

* This arrangement has reference to the women of England who lie on their left side in child-birth.

رحم کی گردن کی آماس کے ساتھ درد ہوا تو اس کے منہ کے کھولنے کو کبھی کو شش نہیں کرنا بلکہ فصد کھول کر لہو نکالے تو بہت فائدہ ہوگا خصوصاً کھینچاٹ کی علامت نظر آوے تو بھی اس فصد سے بہت فائدہ ہوگا

آٹھواں سبب بچے کے سر کے ساتھ رحم کا منہ بھی اترتا تو جبکہ کی طول ہوتی کیونکہ بچے کے سر کے ساتھ رحم کے منہ کے اس اترنے کے سبب سے پکڑ ہوتی سو وقت رحم کا زور اپنا منہ بھرنے کے واسطے اثر نہیں کرتا ہے اور ساتویں سبب صین جو علاج لکھا گیا ہے سو اس کو یہاں بھی استعمال کرنا جائز ہے نواں سبب رحم اپنی برابر جگہ سے سرکنے کے سبب جبکہ کی طول ہوتی ہے اگر طبیب کو اس باب صین آگے تجربہ نہیں ہوا ہو تو اس حادثے کی تشخیص مشکل ہوتی اور تصدیق گذری ہے

اگر رحم کا منہ مکھن ہڈی کے کھرنچ کی طرف پیچھے وار پھرا جاوے تو جبکہ کی طول اور یہ حادثہ اثر بڑے پیڑرو والی عورتوں کو ہوتا ہے اور طبیب آزمائش کرنے کے وقت اس حادثے کو جلد نہیں پہچان سکتا ہے

اسکا علاج یہ ہے کہ فرصت دیوین اور تولد تمام ہوئے تک جیچا تو چتی

سلاوین *

اگر رحم کا منہ بسم کی ہڈی کی جوڑ کے مقابلے پر یا اس کے اوپر ڈھکیلا جاوے اور پندرا پیچھے ڈھل گیا ہو وے اغلب ہے کہ یہ حالت حمل تھمرے بعد واقع ہو کر پورے دن یعنی تولد کے وقت تک اسیموائی رہی ہے اور اس حادثے کو سوائے فرصت اور صبر کے اور کچھ علاج نہیں ہے

* اس تاکید کا سبب یہ ہے کہ انگلستان صین عورات اپنی ڈانویں کررت

ایٹ کر بچے جنتی ہیں

Should the *membranes be unusually rigid and thick*, so as to protract labour after they have fulfilled their office of dilatation, the only remedy is cautiously to lacerate them.

When *rigidity of the external parts* interferes with the expulsion of the child, time must be given, fomentations employed, and lard liberally introduced within the vagina ; great care must be taken of the *perineum*, which should be steadily supported, or not only the fourchette, but the perineum, through its whole extent, or even the recto vaginal septum, may be lacerated, and the woman rendered miserable for life.

Œdema of the neck of the womb is another cause of protracted labour ; and one which, if not well managed, sometimes proves very tedious. The neck becomes either in part or wholly thickened and puffy, communicating the sensation of a roll of dough. This state is produced by pressure of the head of the child obstructing the circulation.

Relief is to be afforded by *cautiously elevating the fundus uteri*, (*bottom of the womb*,) and by *dilating and supporting the mouth of the womb*.

During a paroxysm of pain, an assistant may gently elevate the fundus uteri, (*bottom of the womb*,) by a broad bandage applied round the belly, whilst the accoucheur very carefully supports and dilates the œdematous neck of the womb with his expanded fingers in the vagina.

By these means the mouth of the womb will slip back over the head of the child.

بانہچوان سبب جھلی سخت اور گھٹ ہونے سے جبکی طول
ہوئی تو چاہئے کہ رحم کے اور ستر کے منہ کو کشادہ کئے بعد آہستگی سے
جھلی کو پھاڑنا

چھتوان سبب اگر ستر کے لب سخت ہوئے کے سبب سے
بچے کے نکلنے میں اٹکاو ہووے تو چاہئے کہ فرصت دیوین اور اس عرصے میں
فرج کو سینکین اور ستر کے اندر چکنا یا گھی وغیرہ خوب لگاویں اور بہت خبرداری
سے سیون کی جایی کو ہاتھ کا ٹیکا دیکر بچاویں نہیں تو لبوں کی لگام اور سیون
کی جایی بلکہ کبھی پارخانے کی انٹری بھی بہت جائیدنگی اور عورت کو تا لب
زیست بیقراری اور تنگدلی رہیگی

ساتوان سبب رحم کی گردن کے ورم کے سبب سے بھی جبکی
طول ہوتی اور اسکا برابر علاج نہیں کئے تو وہ جبکی دیر تلگ رہیگی - ایسی جبکی
میں رحم کی گردن کی ایک جایی یا تمام گردن گھٹ اور پھولی ہوئی ہو جاتی
اور آماس آتاہی اور اسکو ہاتھ لگاویں تو بیلن کے سر کا معلوم ہوتاہی اسکا سبب
یہ ہی کہ بچے کا سر رحم کی گردن کو دابنے سے سوران موقوف ہوکر سوچ جاتی ہی
اسکا علاج یہ ہی کہ احتیاطاً رحم کے پیندے کو اٹھانا اور اسکے
منہ کو ٹیکا دینا اور کھلانا

اور چاہئے کہ درد کی نوبت پر کوئی ایک دُئی جہا کے پیٹ کو پٹھے سے
سمیت کر اٹھانا اور اتھاتے ہی طبیب اپنے دو انگلیوں کو ستر کے اندر رکھ کے رحم کو
ٹیکا دیتے ہوئے اسکی آماسیدہ گردن کو آہستہ آہستہ انگلیاں چیر کر کھولتے جانا
ایسا کرنے سے رحم کا منہ کھلتا کھلتا بچے کے سر پر سے پھسلکر اوپر

Rigidity of the mouth and neck of the womb give rise to a very protracted labour. With this condition of parts, if the finger be carried within the mouth of the womb it feels thick, smooth, and unyielding; and whenever this sensation is communicated to the finger on examination, considerable time will elapse before the mouth of the womb dilates; and if assistance be not given, after suffering through days and nights, the mouth of the womb may remain close, thick, and hard.

The *management* of these cases requires considerable discretion, and although *time* will usually terminate them, yet the dilatation may be materially accelerated by the *abstraction of blood*, in quantity to be regulated by the powers of the woman. This being done, the bowels should be freely opened by an aperient, exhibited by the mouth, and by a large emollient clyster.

After these means have been adopted, a few ounces of tepid water or gruel, with from *one to two drachms of tincture of opium*, should be thrown into the rectum; or the mouth of the womb may have gently rubbed into it from *one to two drachms of the extract of belladonna*. By these means, relaxation is often speedily secured.

Stimulants, fatigue, exertion, and a hot close room, must be studiously avoided; and her mind should be kept calm by every attention and kind assurance that can be given her, so that her hope and confidence may not fail. Nothing can justify the very common, absurd practice of urging a patient, under these circumstances, to *hold in her breath and force down*, whilst the mouth of the womb is undilated and rigid.

چوتھا سبب رحم کے مُنہ اور گردن کے ساخت ہو نے سے بڑی طول جھپکی ہوتی - رحم کے مُنہ اور گردن کے ساخت ہو نے کی علامت یہ ہے کہ اگر رحم کے مُنہ کے اندر انگلی رکھ کر دیکھے تو ہموار اور گھٹ معلوم ہوتا اور نہیں دیتا ہی جب ایسی حالت ظاہر ہو وے تب رحم کا مُنہ دیر تلک نہیں کھلیگا بلکہ مدد نہ دیوین تو بہت رات اور دن تگت عورت درد سہتی رہیگی تو بھی رحم کا مُنہ سخت اور گھٹ ہوگا اور مچا ہی رہیگا اس طور کی جھپکی کا علاج کرنے میں بہت امتیاز چاہئے سچ ہی کہ اگر فرصت دیوین تو کیوں بھی تمام ہوگا مگر عورت کے قوت کے مقدار موافق فصد کر کے لہو نکالکر ذرہ جلد خلاص کرا سکتے ہیں - چاہئے کہ فصد کئے بعد پایخانہ کرانا یعنی جلاب کی دوا پلانا یا پانی اور کچھ چکنا ملا کے پچکاری مارنا یہ علاج کئے بعد افیون کے عرق کے ایک یا دو درام یعنی ساٹھ یا ایک سو بیس بونڈ کو ادباو سیر پانی یا گدنجی میں ملا کر رودہ ششم کی راہ سے پچکاری مارنا یا اکسٹراکٹ آف بلاڈنا * ایک درام یا دو درام لیکر رحم کے مُنہ پر نرمی سے ملنا - انٹرایسے معائنہ سے رحم کا مُنہ جلد کھلیگا خوب یاد رکھیں کہ جچا کو گرم چیزیں کبھی نہیں کھلانا اور معذت کرنے اور تھک جانے نہیں دینا اور بھی جچا کو گرم کو تھری میں نہیں رکھنا اور جھپکی تمام ہوئی تگت ہر طرح کی تسلی کی باتوں سے اس کے دلکو سنبھالتے رہنا تا کہ اسکو توقع اور امیدواری صحت کی قائم رہے جبکہ رحم کا مُنہ گھٹ اور سخت رہتا ہی تب بہت لوگ بولتے ہیں کہ دم روک کر خوب زور سے کیلو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ رحم ایسا گھٹ اور سخت ہو وے سو وقت ایسا کیلنا اور دم روکنا صرف نادانی ہی

An *excessive quantity of liquor amnii, (fluid of the amnion,)* by over distending the womb, will enfeeble its contractile power. Should this cause be *very obvious*, the membranes may be punctured by a probe or quill, or by scratching with the finger nail, but the necessity for this *very rarely occurs*, and certainly not until the membranes distended with fluid have fully performed their office of dilating the mouth of the womb and the passage to the os externum (external opening.)

Prematurely discharging the liquor amnii (fluid of the amnion) cannot be too sedulously avoided; for among the most wearisome and trying cases of protracted labour, both to the accoucheur and patient, those which follow this occurrence must be classed; consequently a practitioner should not rashly interfere in those cases where the liquor amnii (fluid of the amnion) is supposed to be in excess, or he may expect his temerity to be attended with augmented sufferings to his patient, inasmuch as the mouth of the womb and vagina must be slowly dilated by some hard or irregular part of the child, instead of the soft wedge formed by the membranes filled with their fluid.

When this circumstance occurs, from some accidental cause in the earliest stage of labour, the process is always protracted, and the woman must submit to an incessant dribbling of the liquor amnii (fluid of the amnion) without obtaining any relief from manual interference.

Children, under these circumstances, are not unfrequently expelled dead.

Twenty or thirty grains, infused in water, generally answers better than a larger dose, as it does not affect the stomach with nausea or vomiting. When it does this, it may be exhibited in combination with ammonia, and repeated until three doses have been given.

بيان تيسرا ڪٻهي رحم کي ڪم زوري جهلي ڪا پاڻي زياده هونءَ سے هونءِ هي ڪيڏانهن پاڻي بے نهايت هونءِ سے رحم ٻهول جاتا اور پڪڙج وقت ڪم زور پڙجاتا هي اسڪه واسطه علاج ڪرنا بهت نادر هي يعنءِ اڪر اس حالت ڪو خوب پهچائے تو جهلي ڪو سلائي يا پرسے چما ڪر پهاڙنا يا ناخن سے توڙنا - مگر خوب ياد رکها چاهئے ڪه رحم ڪے منهن اور اسڪه نالے اور ستر ڪو جهلي برابر ٽهولے تڪ ڪٻهي نهين پهاڙنا

بلڪه نهايت خبرداري ڪرين ڪه جهلي ڪا پاڻي جلد نه نڪلے ڪيڏانهن اڪثر طول جڇڪي سے تصديع و تڪليف هونءِ هي خصوص ايسي جڇڪي سے (جو بعد جهلي ڪا پاڻي نڪلے ڪے تمام هونءِ هي سو) زياده تصديع و تڪليف جڇا اور طبیب ڪو هونءِ هي اسلئے جبڪه طبیب سمجھے ڪه جهلي مدين پاڻي ڪثرت سے هي تب چاهئے ڪه بے قائل اسڪو هاتھ نه لڳا وے اڪر طبیب اڀنءِ زعم سے ايسي حالت مدين بے سبب جهلي ڪو پهاڙے تو (و جهلي جو نرم پنجر ڪے سر ڪا رحم ڪے منهن اور ستر ڪو ٽهونءِ تي هي سو) اسڪه عوض مدين بچے ڪا ڪوي ساخت يا نوڪدار عضو رحم ڪا منهن ٽهولنءِ ڪو ٻاهر نڪايگا جس سے جڇا ڪو بے نهايت ايذا پهچنديگي

جبڪه مذڪور حادثه جڇڪي ڪي پهلي منزل مدين اتفاقا هوا تب جڇڪي ڪا معاملہ هميشه طول هوگا اور جهلي ڪا پاڻي ٽپڪتا جايگا تب طبیب لاعلاج هي اور عورت ڪو صبر نهايت ضرور

ايسي حالت مدين اڪثر بچھ مردہ نڪلتا هي

ايرگت آف راي ڪا خوراک بيس يا تيس دانے گرم پاڻي مدين ڏالڪر پانچ لفظون تڪ دم ديڪر اسڪا خسا نده پلانا - اس سے زياده ديون تو ڪٻهي جي مٽلاو يگا يا في هوگا اڪر مذڪور مقدار سے بهي جي مٽلاو يا في هووے تو امونيه ڪے ساتھ ملا ڪر ٽهلانا اڪر ايڪ مرتبه دينے سے فايده نهو تو ٻه مرتبن مرتبے تڪ دينا

Plethora, as indicated by the calibre of the vessels, or by the force or frequency of the circulation, will sometimes produce this feeble and partial action of the womb.

The abstraction of a few ounces of blood will accelerate the progress of labour retarded by this cause.

“ 4. When the after-birth is retained from a deficiency of contraction.

“ 5. When patients are liable to hemorrhage immediately after delivery. In such cases the ergot may be given as a preventive, a few minutes before the termination of the labour.

“ 6. When hemorrhage or lochial discharges are too profuse immediately after delivery, and the womb continues dilated and relaxed without any ability to contract.”

On the other hand,

“ 1. It should never be administered when nature is competent to a safe delivery.

“ 2. It should never be administered until the regular pains are ceasing, and are ineffectual, and there is danger to be apprehended from delay.

“ 3. It should never be administered until the rigidity of the mouth of the womb has subsided, and a perfect relaxation induced.

“ 4. It should never be administered in any case of preternatural presentation that will require the foetus to be turned.”

Under the precautions which are here quoted, the efficacy of the ergot is very striking; being followed, in from five to twenty minutes after its exhibition, by a bearing-down effort, which gradually increases, and goes on, without any intermission, till the delivery be completed. It is this uninterrupted action of the womb which renders the remedy so improper when the presentation is unfavourable, as any attempt to turn the child must, of necessity, prove abortive, and even danger-

تولد غیر طبعی

بیان دوسرا رحم کی کم زوری اور بے ترتیب پکڑ کبھی کبھی افراط خون کے سبب سے ہوتی ہے اور افراط خون کی پہچانت یہ ہے کہ نبض کا زور زیادہ ہووے یا سوران جلد چلے

اگر اس سبب سے جبکہ کی کا معاملہ طول ہو تو فصد کھولکے شمار ادپاو سیر کے لہو نکالیں

۴ جبکہ رحم اپنی کم زوری کے سبب سے آنول کو باہر نہیں نکال سکتا ہوتا دینا
۵ جبکہ جبچایوں کو بعد تولد کے خون بہنے کی عادت ہووے تو اس دفعہ اس عادت کو دفع کرنیکے واسطے تولد تمام ہونیکے تھوڑے لمحوں کے آگے ایرگٹ آف رای دینا

۶ جبکہ تولد کے بعد لہو کا بھنا ہو یا نفاس نہایت ہو اور رحم نہ سکڑ کر ٹھیلا اور کھلا ہوا رہا تو دینا

جانبین کہ مذکور حالتوں میں ایرگٹ آف رای سے ہمیشہ فائدہ پہنچتا ہے - مگر بر خلاف اسکے سے ذیچے لکھی جانبین سو حالتوں پر ایرگٹ آف رای کو کبھی استعمال نہیں کرنا یعنی

- ۱ جبکہ وجود برابر اور سلامتی سے تولد کو تمام کراتا ہو تو نہیں دینا
- ۲ جبکہ رحم کی طبعی پکڑ کم ہووے اور کفایت نہ کرے اور دیری کسے تو خطرہ جان کا ہوتا ہے سریکا معلوم ہووے تگت نہیں دینا
- ۳ رحم کے منہ کی سختی اتر کر برابر ٹھیلا اور کشادہ ہووے تگت نہیں کھلانا
- ۴ جبکہ ایسی کوئی غیر طبعی نمود نہ ہووے کہ جس میں بچے کو الثانا ضرور پڑے تب کبھی نہیں کھلانا

ایرگٹ آف رای استعمال کرنے میں مذکور تاکید پر عمل کریں تو اسکا فائدہ جلد تر نظر آویگا اور اکثر اسکو کھلانے بعد پانچ لمحوں سے بیس لمحوں کے عرصہ میں رحم اپنے مضمون کو ڈھکیلنے کوشش کرتا ہے اور وہ کوشش تولد تمام ہوتی تگت پی در پی بلا توقف ہوتی رہتی ہے اور جبکہ میں کچھ غیر طبعی نمود ہوتی ہے سو وقت یہ دوا دینا بہت نا مناسب ہے کیونکہ یہ دوا دے بعد رحم کی پکڑ میں کچھ توقف نہیں ہوتا ہے اور اسوقت بچے کو الثانا بالکل غیر ممکن ہے بلکہ اسوقت الثاوی تو خطرہ جان کا ہوگا

The *ergot of rye* may be strongly recommended for the relief of these and some other cases, connected with an enfeebled condition of the womb.*

* Perhaps the following remarks may be deemed a summary of what is known of its powers:—

The *SECALE CORNUTUM*, or ergot of rye, was first used by a German (Camerarius,) in the year 1663. It was deemed so deleterious by the French, in 1774, as to be proscribed by a legislative act, but it has of late attracted the notice of physicians, as possessing certain specific powers over the womb, “more certain than tartrate of antimony upon the stomach, or jalap upon the intestines.” The ergot may be advantageously given, under the following circumstances:—

“1. When, in lingering labours, the child has descended into the pelvis, the parts dilated and relaxed, the pains having ceased, or being too ineffectual to advance the labour, there is danger to be apprehended from delay, by exhaustion of strength and vital energy, from hemorrhage, or other alarming symptoms.

“2. When the pains are transferred from the womb to other parts of the body, or to the whole muscular system, producing puerperal convulsions.

“3. When in the early stages of pregnancy, abortion becomes inevitable, accompanied with profuse hemorrhage and feeble uterine contractions.

اور اس قسم کی جھپکیاں جو رحم کی کم زوری پر موقوف ہیں سو انکی واسطے ایرگٹ آف رای * بہت مفید ہی

* ایرگٹ آف رای کے فائدہ کی تفصیل یہہ ہی کہ ایرگٹ آف رای اسی کو کہتے ہیں جو دیوگندم کے بھتے مین کالے دانے نمود ہوتے ہیں اور بے کالے دانے اکثر فیلسوفزن کی دانست مین دیوگندم کے مریض دانے ہیں اور جا نیو کہ سنہ ۱۶۶۸ عیسوی مین مطابق سنہ ۱۰۸۴ ہجری کے الیمان کا ایک عالم کمیرنیس نامی نے اس ایرگٹ آف رای یعنی دیوگندم کے کالے دانوں کو اول تولدی طبابت مین استعمال کیا - مگر فرانسس لوگ اسکو بہت خراب دوا جانتے تھے اسواسطے سنہ ۱۷۷۴ عیسوی مطابق سنہ ۱۱۹۰ ہجری مین انکے سرکار نے اسکو بالکل منع کر دیا لیکن اندنون مین اطبا اسکو پھر استعمال کرنا شروع کئے ہیں کیونکہ معدے پر تارثریت آف انتیمونی اور پیت پر جالب جیسی قادرو موثر ہوتے ہیں یہہ دیوگندم بھی بے شک ان سے زیادہ ترقدرت و تاثیر رحم پر رکھتا ہی

یہہ ایرگٹ آف رای اکثر ان ذیلکے لکھے جانے سو عارضوں کو زایدہ بخشا ہی

۱ طول جھپکیوں مین جب بچہ پیڑو کی جوف مین اُترا ہی اور رحم کا ڈالا اور منہ کھلے اور تھیللا ہوے ہو یا درد موقوف دوا ہو یا درد تولد کرانے کو بس نہین ہو تب دیری کرنے سے لہو کا بہنا ہوگا یا دوسرے ایسے خطرناک حادثے واقع ہووینگے جس سے جان کا زور توت جاکر جچا کے جینے کا خطر ہووے تو دینا

۲ رحم کا درد ہوتے سو وقت اس عضو مین موقوف ہو جانا اور بدن کے دوسرے اعضا بلکہ تمام مچھلیوں مین پکڑو کر کھینچات کی بیمہاری ہو تو دینا

۳ عورت حاملہ ہوئی سو تین مہینوں کے اندر حمل گرتا ہی کر کے معلوم ہووے اور لہو کا بہنا نہایت ہو اور رحم کی پکڑ کم زور ہو تو دینا

He must, indeed, be destitute of the ordinary ingredients of humanity, who feels not for a woman agonizing before him in paroxysms of pain which appear intolerable, and seem to threaten the extinction of life. It is true, that he will often be so harassed by mental inquietude and bodily fatigue, that the maintenance of a cheerful countenance is almost impracticable; but nothing can justify peevishness or insensibility, or indifference to the sufferings of his patient. On the contrary, tenderness and delicacy of manner, and whatever can soothe agitation and fear, or alleviate pain, however trifling the means, must never be neglected.

But to advert to the various causes of protracted labours of the *first division*, or those which are brought to a favourable termination by the unaided powers of the womb.

Feeble or irregular uterine action will protract labour. Any circumstance debilitating the constitution, or the womb only, will produce this condition.

Parturition, protracted from this cause, usually occupies a long time; during which, it is of the greatest moment to *support the powers of the system* by mild unirritating, nutritious diet, and by kind and sympathising conduct: no voluntary exertions, or forcible straining, should be permitted: the room ought to be cool and well ventilated; every encouragement to repose should be given; and uterine action must be increased, by steadily employed *friction* of the belly and loins, with moderate pressure on the uterine region. An injection of a pint of tepid water, or gruel, with a handful of salt, will sometimes increase the uterine action. *Opium* is a very efficient remedy for this cause of protracted labour; it should be given either by the mouth or rectum, not in such a quantity as to paralyse the energy, but in a dose of about twenty drops of the tincture, or two grains of solid opium, so as to procure sleep, and suspend irregular or feeble contractions of the womb, that, on their recurrence, it may act with redoubled energy.

اور کسو طبیب میں یہ نہو تو اسکو فالایق سمجھو جب کسو عورت کو درد جان نکلے سریکا جھنجھوڑتا ہو اور اسکی ایسی رنجشی پر کوی طبیب رحم ڈکرے تو وہ اہلیت اور بشریت سے دور ہی یقین ہی کہ بارہا طبیب اپنے بدن کی ماندگی اور دل کی بیگلی سے ایسا بیقرار رہتا ہی کہ خوش چہرہ دونو مہال ہووے تسہر بھی بیمارہ کی رنجشی سے بے پروا ہی کرے اور چڑکھا دے تو بڑی بے انصافی ہی - بلکہ برخلاف اسکے طبیب نرمی اور غریبی سے جیچا کو بہر طور تسلی دیکر اسکے دل کے ڈر اور بدن کے درد کو دور کرانا

اب طول جیچکی کی پہلی قسم یعنی جو رحم اپنی ہی قدرت سے بے مدد غیر کے جیچکی کا عمل پورا کرے سو اسکا بیان کیا چاہے

بیان اول رحم کی پکڑا کر دے ترتیب ہو یا کم زور ہو تو جیچکی طول ہوتی اور جائز کہ کسی سبب سے جیچا کا مزاج ضعیف ہو یا رحم خود ناتوان ہو تو بھی ویسی حالات پیدا ہوتی ہین

اگر جیچکی اس سبب سے طول ہو دے تو اکثر دیر تک تمام نہوتی ہی تب اسکی سربراہی کا طور یہہ ہی کہ اس عرصے میں جیچا کو ایسی غذا کھلانا کہ جسکی خاصیت تھنڈی ہو دے اور اس سے جیچا کو قوت پہنچے اور بھی خیر خواہی اور رحم دلی کی باتوں سے جیچا کی مزاج کو تقویت دینا اور جیچا کو دم روکنے یا زور سے کیلئے کو نہیں دینا - اور جیچا رھتی سو کو تھری کو چارہ طرف سے ہوا آبی سریکی تھنڈی رکھنا - اور جیچا کو نیند آتی مثال ہر طور سے راحت پانے دینا پیٹ پر رحم ہی سو جگہہ دابذا اور پیٹ اور رحم کو خوب ہلک کر رحم کی پکڑ کو بڑھانا - اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو ایک مٹھی نمک کمکے پانی میں یا گنچی میں ڈال کر بچکاری مارے تو شاید رحم کی پکڑ زیادہ ہوگی جب جیچکی اس سبب سے طول ہو تو افیون بہت مفید ہی چاہے کہ اسکو افیون کھلاوے یا زودہ ششم کے اندر رکھے لیکن افیون اتنی سرس نہیں دینا کہ جیچا سن ہو جاوے اور اس دوا کو دینا چاہے تو ایک خوراک کو شمار بیس بوند افیون کے عرق کے دینا یا افیون دو دانے بھر دینا تا کہ جیچا کو نیند آگے اور بے ترتیب اور چھوٹے درد موقوف ہو جاوے اور جیچا بیدار ہو ہی بعد رحم کی پکڑ دو چند ہو دے

Whilst the patient and her friends are all bustle, consternation, and despair, his countenance and manner must never express alarm or want of resource, under the most trying and adverse events. His knowledge should be so well arranged, and his plans in such a state of readiness, as to admit of their immediate application. Every now and then he will be so circumstanced, and overtaken by such occurrences, that he dares not defer acting until a second opinion is obtained : but he must at once determine on a plan, and adopt and pursue it with prompt and active decision. Neither his hand nor his heart must, for a moment, lose their firmness ; but with a mind unassailed by fear or doubt, he must accomplish his purpose with calmness and steadiness. On the occurrence of formidable difficulties or imminent danger, his coolness and calm consideration should at once be engaged on behalf of his patient ; and with an increase of peril, there should be an increase of self-possession on his part ;—but all this should be founded on knowledge and judgment, and not on ignorance and presumption ;—for confidence and decision are as frequently the offspring of the latter as of the former.

In such different degrees do medical men possess these important qualifications, that one will retain the confidence of his patient during a protracted labour of many days ; whilst another, by his timid countenance, and vacillating conduct, will lose her confidence in as many hours.

But there is another feature, without which an accoucheur is essentially deficient : it is *kindness of manner*.

کتنی مشکلات یا خراب حادثے واقع ہو وین تو بھی طبیب کے چہرے پر خوف یا لاعلاجی کے آثار نظر نہ آوین اگرچہ جبکہ جیٹا اور اُسکے سگے گھبراہٹ اور نا اصدیدی سے گڑبڑی کریں۔ پن طبیب اپنے علم اور تجویز کو ایسا حاضر و تیار رکھنا کہ ضرور پڑتے ہی بلا توقف انکو کام میں لاوین اور کبھی کبھی ایسے حادثے واقع ہوتے ہیں کہ دوسرے طبیب سے کچھ مدد چاہنے کی فرصت نہ ملتی ہی تب اپنے دلمین کچھ تجویز بڑھرا کر معاً چالا کی سے اسپر عمل کرنا۔ اور اپنے ہاتھ اور دل کی جرات سے ایک آن بھی توقف نہ کرنا اور اپنے من پر ڈر اور شک و شبہ کو غالب نہ ہونے دیکر قائم مزاجی اور ثابتی سے اپنی تجویز کو ادا کرنا جبکہ بڑی مشکلات اور خطرناک حادثے واقع ہوتے ہیں تب گھبرا نہو کر اپنی بیمارہ کی کمک کرنے میں اچھی اچھی تدبیر سے دل لگا نا اور موت کا خطرہ ترقی پر ہو تو اپنی قائم مزاجی کو بھی ترقی دینا۔ لیکن یاں رکھا چاہے کہ اس عمل کی بذیاد علم اور عقل سے ہی نہ کہ جہالت اور زعم سے کیونکہ جرات و دلیری اور راب کبھی مغروری سے ہوتی ہی سو وہ چال جالوں کی ہی اور کبھی جو علم سے ہوتی ہی سو وہ عمل عقلمند و نگا ہی

طبیعیوں کے درمیان جرات اور دلیری میں بہت فرق ہی مثلاً کہ کوی طبیب اپنی بیمار جیٹا کو بہت روز تک علاج کیا تو بھی وہ بیمارہ بے توقع نہیں ہوتی ہی اور کوی طبیب اپنے چہرے پر فکر مندی کی آثار رہے اور چال چلن میں تغیری بتلاوے تو اسکی بیمار جیٹا یہہ حال دیکھ کر دو گھنٹوں کے عرصے میں بے توقع ہو جاتی ہی

لیکن طبیب کو دوسری ایک شرط ضرور ہی یعنی دل سوزی اور رحم دلی رہا چاہے

A fifth is altogether unconcerned about the condition of the soft parts, until the head has been so long and firmly wedged in the superior aperture of the pelvis, that mortification follows.

To complete this mournful series of portraits, another, instead of waiting for uterine action to throw off the after-birth, will pull at the cord until the womb is inverted, or formidable hemorrhage follows; and when, as a consequence of his meddling, the womb is filled with coagulated blood, and strives to empty itself by strong contractions, which are called after-pains, he will strive to counteract this salutary operation, by exhibiting large doses of opium to quiet these pains, which are intended to repair the mischief he has himself produced. These sketches are not one shade too deep, and they are but a sample of those practical evils which are of almost every day occurrence.

Unexpected circumstances very often occur in the practice of midwifery, in which a little mechanical dexterity will materially tend to shorten the duration, and mitigate the severity of the woman's suffering. This is so often seen, that an accoucheur will find an acquaintance with mechanical principles of no inconsiderable importance.

An accoucheur must always maintain a calm and unruffled temper, and that well-conditioned state of mind, which will prepare him for the occurrence of unexpected and alarming difficulties.

پانچواں کوئی جاہل بچہ کا سر پیٹو میں آیا بعد اترتا یا نہیں سو خیر اور جیسا کہ فرج کی حالت کی بھی خبر نہیں رہے سر کو اُسی جگہ میں بہت دیر تک رہنے دیتا جس کے سبب سے سر بچر کے سر کا پھنس جاتا اور تمام جگہ سڑ جاتی

اب میں بیان کیا سو بہت غناک کیفیتیں ہیں لیکن اس سے بد تر یہ ہے کہ بعض جاہل طبیبوں نے رحم اپنے زور سے آنول نکالے تگ نہ تھیر کر فال کو پکڑ کر کھینچتے رہتے جس سے کبھی رحم الٹ جاتا ہی یا لہو جاری ہوتا ہی اور دیکھو کہ اگر اس جاہل کی بے ضرورت حرکت سے لہو کے بہنے پر رحم میں خون منجمد ہووے اور رحم از خود آفترا پین یعنی درد ثانی سے اس خرابی کو (جو طبیب کی جہالت سے ہوئی) درست کرنے کے لئے بڑی پکڑ کرتا ہو تو بھی وہ جاہل چپ نہیں رہتا ہی مگر اس مفید درد کو نا سمجھ کر اُسکو دفع کرنے کے واسطے بہت افیون کھلاتا ہی میں ایسا بیان کرنے میں کچھ مبالغہ نہیں کرتا ہوں مگر روز مرہ گذرتین سو خرابیوں سے شمعہ بیان کیا ہوں

اگر طبیب کو علم منجذیق میں کچھ راہ ہو تو البتہ جتنی کی کار میں بہت فائدہ ہوگا کیونکہ انٹر ایسی ناگہانی کیفیت واقع ہوتی ہی تب اسکی صنعت سے تولد کی درازی اور جیسا کہ درد انگیزی کم ہوگی بہت بار دیکھا کہ علم منجذیق سے وثقیت رکھتا ہی سو اُسکو جتنیوں میں بہت فائدہ ہوا ہی

چاہئے کہ طبیب ہمیشہ اپنی مزاج کو حلیم اور سلیم رکھے اور دل ہی ایسا مضبوط رکھا چاہئے کہ ہر طور کی مہیب اور ناگہان مشکلوں کو دفع کرنے کے واسطے قیام رہے

First. Such labours as are brought to a favourable termination by the unaided powers of the womb.

Second. Such labours as require instrumental aid.

Within the whole range of obstetric science there is nothing which so much distinguishes the judicious practitioner from the man who disgraces medicine, as the management of *protracted labours*. One man, by incessant meddling, produces rigidity of parts, and even inflammation of the mouth of the womb, so that his patient through his folly shall suffer from a most painful and protracted labour.

Another officiously interferes with the beautifully simple and admirably adapted process of nature; and presumes, that, by rupturing the membranes as soon as he can detect them, or by using his lever on lever principles, by which many women are rendered wretched for life, he shall accelerate parturition.

A third urges his patient to be constantly taking stimulants, such as wine and spirits; or to employ voluntary exertion, and desires her to hold in her breath and force down, whilst the mouth of the womb is not half dilated enough to permit the head to pass; and the consequence is, that the woman becomes so exhausted by useless exertions, that she at last has not power enough to expel the child, and instruments must be had recourse to.

Another practitioner allows the head to remain in a position which will never permit it to pass through the pelvis for hours and even days, until the mother is worn out by fruitless efforts; though the malposition might have been rectified at the commencement of labour.

(۸۰) تولد غیر طبعي

اول تمام جچکيوں کو جو رحم اپنے ہی قدرت سے بغیر مدد کسی کے تولد کا عمل پورا کرے

دوم وے جچکيان جن مین ہتیاروں سے کمک کرنا ضرور پڑے

اس علم کے ہر طور کی جچکيوں مین اس طول جچکي کی سربراہی بہت مشکل ہی اور اسکے علاج کرنے مین ہر ایک طبیب کی لیاقت و جہات صاف پہچانی جانی چنانچہ کبھی جاہل بارہا ہاتھ لگا کر تمام ستر کی نرم جاکو ایسا سخت کرتا اور رحم کے منہ مین ایسا جوش خون ہونے دیتا کہ جچکا اسیکی نانی سے بہت دردناک اور طول جچکي مین گرفتار ہوتی

دوسرا کوئی جاہل بارہا اس سلیس اور عجیب قدرتی معاملے مین بے سبب دخل دیتا اور تولد جلد تر کرانے کے زعم سے جھلی ہاتھ کو لگتی ہی اُسکو توڑتا اپنے لیور یعنی بلکن سے بلکنی کام کرتا ہی حالانکہ اس ہتھیار سے بہت سی عورات کا بدن خراب ہوا جس سے وے اپنی تمام عمر پریشان تھیں

تیسرا کوئی جاہل اپنی بیمار جچکا سے معجز ہوتا ہی کہ بار بار دارو یا شراب پیو یا جبکہ بچے کا سر گذرنے کے واسطے رحم کا منہ آدھا بھی نہ کھلا ہو تب جچکا کو کہتا ہی کہ خوب دم روک کر کیلو جسکا نتیجہ یہہ ہی کہ جچکا ایسی بیفایدہ کوشش کرنے سے اتنی کم زور ہو جاتی کہ وقت پر بچہ کو ڈھکیلنے کے واسطے زور بس نہیں ہوتا تب ہتھیار سے کمک دینی ضرور پڑتی ہی

چوتھا کوئی جاہل بچے کا سر ایسی بے موقع جاکو مین آوے جسکا گذر پیٹرو کے اندر سے نہیں ہو سکے اگر چیکہ اسکو جچکي کے شروع مین درست کرنا سہل تھا لیکن بچے کے سر کو اسی نا موافق جاکو مین گھنٹوں تک بلکہ دنوں تک رہنے دیتا جس عرصے مین جچکا بیفایدہ کوشش کر کے بیتاب ہوتی ہی

PRETERNATURAL LABOURS.

Under this class the following **six orders** will be treated of

First. Protracted labour.

Second. Those labours in which any other part than the head presents, such as the breech, feet, hands, navel-cord, &c.

Third. Labours with a plurality of children.

Fourth. Labours attended with convulsions.

Fifth. Labours with uterine hemorrhage.

Sixth. Labours in which laceration of the womb or contiguous parts occurs.

First Order.

PROTRACTED LABOUR.

The term *protracted* is here applied to all labours called by different authors, *laborious, lingering, difficult, perilous, impracticable, tedious, perplexing, instrumental, &c.*

Cause and Management.

All protracted labours might be said to originate in *defective parturient power*, or in *preternatural resistance*; but they must be more minutely looked at under *two divisions*.

غیر طبعی جھکے کے بیان میں

اس قسم کی جھکیوں میں چھ ترقیب ہیں یعنی

پہلی ترقیب جھکیاں جو دیرنگ خلاص نہیں ہوتیں یعنی طول جھکیاں

دوسری ترقیب جھکیوں میں بچے کا سر نمود نہو کر دوسرا کچھ عضو

جیسا چتر پانوں یا شاہہ یا آڈل نال وغیرہ نمود ہوتے ہیں

تیسری ترقیب جھکی کے وقت پر رحم میں آڈل جانولے یا تین یا چار

بچے، ملکر ہوتیں

چوتھی ترقیب جھکیوں میں تشنچ یعنی کھینچاٹ کا مرض واقع ہووے

پانچویں ترقیب جھکی کے وقت پر رحم میں سے لہو کا بہنا یعنی لہو

جاری ہوتا ہے

چھٹویں ترقیب جھکی کے وقت پر رحم یا اسکے نزدیک کی کوئی جلی

بھٹ جاوے یا تزک جاوے

پہلی ترقیب کا بیان جسم میں جھکیاں دیرنگ خلاص نہیں ہوتیں

دوسرے مصنفان اس ترقیب کو اور نام دیئے ہیں چنانچہ بعضے ماحتمی

بعضے دراز بعضے مشکل بعضے خطرناک بعضے غیر ممکن بعضے ڈھیل

بعضے کٹہن اور بعضے ضروری ہتھیاری کہتے ہیں لیکن میں ان سب کو

طول جھکی یعنی دیرنگ خلاص نہیں ہوتی سو جھکی کرکر نام رکھا ہوں

جھکی دیرنگ خلاص نہیں ہونیکا سبب اور اسکے علاج کے بیان میں

جھکیاں طول ہونے کا سبب یا جنے کا زور کم ہونے یا روکاؤت نہایت

ہونے سے ہے لیکن طول جھکیوں کو پہنچانے کے واسطے یہ دو نام بس نہیں

ہیں اس واسطے ذیل کے لکھے جائیں سو دونوں قسم کو اور غور سے دیکھیں

Should this effort be unsuccessful, one or two fingers may be very cautiously insinuated between the edge of the after-birth and womb, which must be slowly and tenderly separated. The hand should never be withdrawn, until the object is completely effected, and uterine contractions excited.

It is of great importance to remove every portion of the after-birth, if it can be done without violence; or hectic fever, or inflammation of the womb, or hemorrhage may supervene and destroy the woman. In some cases a very small piece has induced fatal results, either by hemorrhage or irritative fever.

(۷۸) تولد طبعی یعنی ذاتی جھجکی

اگر اس سے کچھ کامیابی اور فائدہ نہ تو ایک یا دو انگلیوں کو آنول اور رحم کے بیچمیں دیکر اُنکی پیوستگی کو چھوڑا نا اب خوب یاد رکھا چاہیے کہ اس کام کے واسطے ہاتھ کو اندر رکھتے تو تمام آنول برابر چھٹی اور رحم کی پکڑ پھر شروع ہوئی تگت ہاتھ کبھی نہیں نکالنا

ایک بڑی بات یہ ہے کہ آنول کے تمام ٹکڑوں کو بغیر خلل کے چھوڑ کر نکال سکتے ہیں تو نکالیں نہیں تو تپ دق یا رحم کا جلن یعنی جوش خون یا لہو کے بہنے کا غلبہ ہو کر جچا کو ضایع کریگا اور جانو کہ بعضی جھجکیاں ایک چھوٹا سا ٹکڑا رحم میں رہا جاتا ہے تپ دق یا لہو کا بہنا واقع ہو کر مرگئی ہیں

It has been before directed never to draw down by the cord, unless its insertion into the substance of the after-birth can be distinctly felt and grasped; and, in this case, the importance of the direction is obvious, because the inevitable consequence of pulling by the cord will be its separation, by which the difficulty of removing the after-birth will be augmented.

The *management* of this case consists in *subduing the spasmodic constriction*; and this is to be accomplished by the exhibition of a full dose of opium, not less than *forty* or *fifty drops* of tincture of opium, or from *two* to *three grains* of the gum. Usually within half an hour after its administration, the constricted part becomes *dilatable*, and may be overcome by the cautious introduction of the hand into the womb through the stricture.

The *third* cause of detention of the after-birth constitutes one of the most formidable and trying cases in obstetric practice. It arises from *adhesion between* the womb and after-birth, in consequence of the deposition of coagulable lymph from inflammatory action, which may have existed during gestation.

This adhesion is not often found to unite the whole surface of the after-birth to the womb, consequently, a part is loosened, and hemorrhage, with a retraction of the cord on the cessation of secondary pains, excites suspicion of the state of things, and leads to an examination by the vagina.

The unaided efforts of the womb can never detach and expel the after-birth under these circumstances; and, consequently, the hand of the accoucheur, guided by the cord, must be very carefully introduced into the womb, and an attempt made to detach the after-birth by drawing its circumference to the centre of the mass.

(۷۷) تولد طبعي يعنے ذاتي جچکي

آگے لکيا کيا هي کہ نال کي جڙ هاتھ کو نهين لڳي اور آڻول کو نهين پکڙ سگي تو نال سے کيبي نهين پهيندڇنا - جب رحم اس دو حائي ڏال پر هو تب او پر لکھي سو ٽاڪيدون پر عمل کرنا نهايت ضرور هي نهين تو اُسے کيبيدڇنا سے نال البته توڏيگا اور آڻول کو نڪائا مشڪل هونگا

اب اسکا علاج يهه هي کہ اس اڪڙاٽ کو مغلوب کرانا اسواسطے افيون يا اسکا عرق ذره زياده ٺهلاڻا يعنے افيون کي عرق کي چاليس يا پنچاس بوند ٺهلاڻا يا دو تين دانے بهر افيون دينا - بعد آده گھنٽے کي منچھليون کي اڪڙت نا زور کم هوتا هي تب ٻڙي خرداري سے آهسته آهسته رحم کي اندر هاتھ ڏاڪر اس اڪڙاٽ کي پيلبور هاتھ پهتڇا کر آڻول کو نڪال سگتي هيئن

تيسرا سبب آڻول اور رحم کي پيدوستگي نا يهه هي کہ عورت حمل کي حالت صدين تهي سو وقت خون کي جوش کي مارے رحم اور آڻول پيدوست هونے هيئن اگر ايسا هو تو سمجهين کہ جچکي کي فن مدين اس سے دشوار تر کوئي مصيبت نهين هي

مگر تمام آڻول رحم سے پيدوست نهين هڙي هي فقط ايک ٽڪڙا اسکا لڳ جاتا باقي ٽهڙيلا لڳتا رهتا اور اسکي علامت بهه هي کہ درد ثاني (جسکو آڻول نڪالنے ذ درد کہتے هيئن سو) هوتا هي اس سے آڻول نهين نڪلتي ليڪن خون بهتا اور نال کو جھڻگا بدبھتا هي

ايسا هو تو رحم از خود آڻول کو نهين نڪال سگتا هي - اس لئے طبيب ٻڙي خرداري سے اپنے هاتھ کو نال کي شمار پر رحم کي اندر پهتڇانا اور اسکي پيدوستگي جھڙائے کي واسطے آڻول کو سمهڻا

First. Should the after-birth be retained in the womb, in consequence of insufficient power in that organ to separate and expel it, as when the womb has become exhausted by protracted exertions, on an external examination of the belly, instead of communicating to the hand the sensation of a hard ball just above the symphysis pubis, it will be found large and loose, occupying no inconsiderable part of the cavity of the belly. Under these circumstances, no reasonable man would think of *forcibly* extracting the after-birth, by pulling at the cord, as he would, most likely, invert the womb; or, should he succeed in detaching the mass from its connexion with the womb, the large uncontracted orifices of the uterine vessels must inevitably pour out streams of blood, and the woman would, most likely, fall a victim to his temerity and ignorance.

The management of this case resolves itself exclusively into the *production of uterine contraction.*

This object is to be accomplished by *external* and *internal* means.

The *former* are, the steady employment of pressure on the belly with a bandage, or by the hands of an assistant; grasping the womb within the palm of the hand; briskly rubbing the uterine region; and dashing the belly with cold water. The *internal* means to be employed are, the introduction of the hand within the cavity of the womb, in which it is to be cautiously moved about until, by its contractile efforts, it expels the hand and after-birth; and the injection of cold water into the womb.

A *second* cause of the detention of the after-birth is *irregular contraction* of the womb. This spasmodic affection of its muscular fibres may occur either in the longitudinal or circular ones, but it is most frequently the latter that take on spasmodic action, either at the neck of the womb, which they close, or about the middle, dividing the womb into two chambers, constituting the *hour-glass contraction.*

(۷۹) تولد طبعی یعنی ذاتی جھکی

اگر جھکی کے عمل میں بہت وقت تک رحم میں پکڑ رہنے سے آخر کو نڈھال ہو جاوے اور اسلئے رحم کی پکڑ کم زور ہو وے یا بالکل موقوف ہو وے تو طبیب ناف کے تلے ہاتھ رکھ کر دیکھے تو رحم گولا ہوئے سریکا معلوم نہیں ہو۔ یگا لیکن بڑا سا اور ڈھيلا اور تمام پیٹ میں پھیلا سریکا معلوم ہو۔ یگا۔ ایسی حالت پر کوئی عقلمند آنول کو نہیں نکالے گا کیونکہ اگر ڈال سے کھینچے تو بیشک رحم الٹ جائیگا اگر خوب کھینچ کر نکالے تو رحم گولا نہیں بنیگا اور اس کے شرابن اور رگوں کے منہ کھلے رہنے سے لہو کا بہنا ہوگا اور اغلب دی کہ جچا طبیب کی جہالت اور بے تدبیری سے مرجائیگی اس حالت کا علاج یہہ ہی کہ رحم میں پکڑ پھر شروع کرانا۔

ایسی پکڑ ہونے کے واسطے کبھی باہر وار اور کبھی اندر وار کا علاج کرنا ضرور ہی

باہر وار کے چار طرح کے علاج ہیں یعنی پیٹ پر پشکا خوب کسکر باز دھنا اور دائی کے ہاتھ سے خوب دبانا۔ یا ہتھیلی سے رحم کو پکڑنا یا ہتھ سے پیٹ کو خوب مالش دینا جہانکہ رحم ہی اور پیٹ پر تھنڈا پانی مارنا اندر وار کا علاج دو طرح کا ہے پہلا یہہ کہ طبیب اپنے ہاتھ کو رحم کی جوف میں ڈال کے اسوقت تک ہلانا کہ رحم کی پکڑ پھر شروع ہو کے آنول اور ہاتھ کو باہر ڈھکیلے۔ دوسرا یہہ کہ رحم کی جوف میں تھنڈا پانی پچکاری سے مارنا دوسرے سبب کا بیان

دوسرا سبب رحم کی پکڑ بے ترتیب ہونے کا سبب یہہ ہی کہ رحم کے آڑے یا لٹے منجھلی کے ریشے اکثر جاتے ہیں اور اکثر رحم پر ہیں سو آڑے ریشے اکثر تے ہیں جس سے رحم شیشہ ساعت کی شکل کے مثال دو خانے بنتا ہی

To guard against the possibility of inversion of the womb occurring without our knowledge, the after-birth should be permitted to slip by the fingers of the left hand retained in the vagina; and, in order to facilitate its extraction, the cord should always be directed in the axis of the brim, cavity, and outlet of the pelvis, as the after-birth passes those parts.

The hand of the accoucheur should afterwards be laid on the belly, to ascertain that the womb is well contracted; and the pulse should be felt, lest internal hemorrhage, re-distending the womb, may be going on, and endangering the patient's life.

It is of great moment that a bandage be fixed over the region of the womb: this being done, and a well-aired napkin applied to the labia pudendi, (edges of the private parts,) some mild, cool nourishment may be given to the woman, who, after having remained tranquil for half an hour, and having had her soiled linen removed, may be drawn up to the head of the bed. During her removal she must remain perfectly passive, and is on no pretence to be raised from the horizontal posture, lest hemorrhage, or prolapsus uteri (falling down of the womb) should follow.

DETENTION OF THE AFTER-BIRTH,

May depend either—

First, on diminution, or loss of contractile power in the womb.

Secondly, on irregular contraction. Or,

Thirdly, on adhesion between the womb and after-birth.

(۷۵) آنول کے قید یعنی اٹکاو کا بیان

یعنی آنول پیڑز کے اوپر کے گھیرے یعنی 'منہ' پر ہو تو اسکے خط پر نال د کہینچنا اور ذرہ نشیب یعنی جوف میں انرے تو اسکے خط پر کہینچنا اور گذرگا۔ پر آوے تو اسکے خط پر کہینچکر باہر نکالتے جانا مگر کہینچنے کی ترکیب یہہ ہی کہ ڈانوان ہاتھ رحم کے فالے کے اندر رکھے ہوئے سیدھے ہاتھ سے آنول نال د کہینچتے جانا تا آنول ڈانواں ہاتھ کے انگلیوں میں سے پھسلتی جاوے ایسا نہ تو معلوم ہوتا ہی کہ رحم نہیں الٹا ہی

اب جبچکی کا معاملہ تمام ہوا ہی مگر طبیب کو چاہئے کہ جبچا کے پیت پر ہتھ رکھ کر دیکھے کہ رحم گولا ہوا دی یا نہیں اور بھی نبس دیکھنا کہ صبادا لہو اندر وار بہنے سے جبچا کے جان کا خطرہ ہووے

بہر حال پیت پر رحم دیسے سریکا ایک ہٹکا یعنی کساوا باند ہذا اور ایک سوکھا کپڑا ستر پر لگانا اور جبچا کو تھنڈی خاصیت کی غذا کھلا کر لپیٹ دینے دیند اور آدھ گھنٹے تک راحت پائی بعد جبچا کے غلیظ کپڑے بدلانا اور اسکو بچھوڑ کے سرہانے پر کہینچنا مگر اسکو اپنے ارادے سے کچھ حرکت کرنے نہیں دینا اور اسکو بھڑے بھی نہیں کرنا کہ صبادا لہو بہے یا رحم الٹ جاوے

آنول کے قید یعنی اٹکاو کا بیان

آنول کا اٹکاو تین سبب پر موقوف ہی

اول سبب یہہ کہ رحم کی پکڑ کم زور ہووے یا بالکل موقوف ہووے

دوسرا سبب یہہ کہ رحم کی پکڑ بے ترتیب ہووے

تیسرا سبب یہہ کہ آنول اور رحم کی پیوستگی ہووے

As soon as the child manifests unequivocal signs of life, a ligature, consisting either of a piece of a tape, or of a few threads, must be passed round the navel cord, about two inches distant from the navel, and a second ligature at the distance of three inches from the first. The navel cord is then to be divided by a round-pointed pair of scissors, at a point equidistant from each ligature, taking care that nothing but the navel cord be included in the incision. All this should be done under the bed-clothes it being indelicate and unnecessary to expose either mother or child.

Having transferred the child to the nurse, a broad bandage, which always ought to be passed round the belly of the mother, before, or during labour, should be moderately tightened, so as to compress the womb, or the womb should be supported by gentle pressure made by the hands of an assistant, which will be found very materially to aid its efforts to detach and expel the after-birth.

The management of the after-birth constitutes a very important part of the duties of the practitioner. If the womb be not permitted to empty itself gradually and perfectly some untoward and alarming circumstance is likely to occur in this stage of parturition.

Generally, from *fifteen* to *thirty* minutes elapse between the birth of the child and the expulsion of the after-birth. The woman then complains of a slight pain in her back or belly, and this secondary contraction of the womb detaches the after-birth, although it but rarely expels it from the passages; whence it may usually be removed by coiling the navel cord round two of the fingers of the right hand, whilst, guided by the cord, the thumb and index finger of the left hand should always be passed up to its insertion, which, when felt, is a pretty sure indication of the detachment of the whole mass from the parietes (walls) of the womb. By this measure, also, the navel cord is prevented from breaking off, and a firmer hold of the after-birth is obtained.

تولد طبعی یعنی ذاتی جچکی

(۴)

جبکہ بچے مین جینے کے آثار ہووین تب ایک ڈوری کا ٹکڑا لیکر نال کو ڈاف سے دو انگل کے فاصلے پر باندھنا اور پھر اُس گانتھی سے تین انگل کے فاصلے پر بھی ایک ڈوری سے باندھنا اور نال کو اُن دونوں بندنوں کے برابر بیچ مین منڈاں کی قینچی سے کترنا اور یہ سب کام اُٹھائے ہوئے چادر کے اندر کریں تا جچا کی شرم نظر نہ پڑے

خبر بچے کو دای کے حوالے کر کے وہ بٹکا جو جچکی کے اول یا جچکی کے وقت جچا کے کمر پر لپٹا تھے سو اب رحم دیے سریکا اور ذرہ کسکر باندھنا یا دای کو ہاتھ سے رحم کو دبانے کے واسطے بولنا جس سے آنول نکالنے کے واسطے رحم کو زور ہووے

جچکی کے معاملے مین طبیب کو آنول نکالنے کا بڑا کام ہی یاد رکھا چاہئے کہ اگر جچکی مین طبیب کی نا موافق سربراہی سے رحم اپنے مضمون کو آہستہ آہستہ نہیں ڈھکیلا ہو تو اغلب ہی کہ جچکی کے اس منزل مین کچھ خلل ہوگا بلکہ جان کا خطرہ

انثر جچایوں کو ایسا ہوتا ہی کہ بچہ پیدا ہوئے سو پاویا آدھے گھنٹے کے بعد آنول نکلتی اس عرصے مین جچا کو پدیت یا پدیتھ مین درد ہوتا یعنی درد ثانی جس سے آنول رحم سے چھوٹتی پین انثر ستر کے باہر نہیں آتی ہی اس لئے اسکے نال کو سیدھے ہاتھ کے دو انگلیوں پر لپدیت لیکر ڈانوبن ہاتھ کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے اُس نال کو پکڑے ہوئے اسکی جڑ تگ پھینچنا اگر وہ دونوں انگلیاں اُس نال کی جڑ کو لگیں تو سمجھنا کہ آنول رحم سے چھوٹ گئی ہی اور یہ کام دونوں ہاتھ سے کرنے مین اتنا فائدہ ہی کہ ایک تو آنول کو اچھی طرح سے کھینچ سکتے ہیں دوسرا نال نہیں توڑنے پاتا ہی اگر اس نال کی جڑ ڈانوبن ہاتھ کم انگلیوں کو لگی تو اسکو اس طرح سے نکالنا ضرور ہے

At this stage of the process another change takes place:—the shoulders having entered the cavity of the pelvis, nearly in the same direction as they passed the brim, meet with the obstacles that the head encountered; and, from similar causes, effect the same turn, during which the body of the fœtus takes a new direction, so that the face is turned from the sacrum to one of the thighs, generally to the right, and the shoulders to the sacrum and pubes; in this way the shoulders pass with ease through the outlet of the pelvis, having their greatest width corresponding to its long diameter.

It appears, that all a practitioner can do towards preventing the rupture of the perineum, consists,—first, in preventing the head from passing over it, until it has acquired sufficient dilatability,—secondly, in preventing the head from passing *suddenly* over it, even when it has acquired this dilatability,—and, thirdly, in assisting the head to take its natural direction, viz., such as that the occiput turns up before the symphysis pubis. With every precaution, laceration, even to a considerable extent, will sometimes take place, but attention to these objects will generally prevent it.

Some intelligent men think that pressure on the perineum does harm, but that much benefit results from pressing back the head so as to secure its slow exit. The hand may perform the office of an inclined plane, as the full relaxation and retraction of the perineum are the objects to be aimed at.

In natural labour, no other interference is justifiable, and too strong terms cannot be employed to reprobate the practice of hastening the birth of the body, by dragging it forcibly by the head into the world. It should be left to be expelled by the unaided contractions of the womb.

اب جھپکی کے معاملے کی اس منزل پر اور ایک سرکار ہونا لازم ہی جیسا کہ چوتڑی ہڈی کے کانٹوں سے سرکار یا گیا تھا ویسا ہی ان کانٹوں سے کاندھے بھی سرکار جاتے ہیں جس کے سبب بچے کا بدن پور جانا یعنی سمہہ بچے کا مکھن ہڈی کی طرف سے مان کی ران طرف پھرتا اور ایسا ہو نہ سے ایک کاندھا، مکھن ہڈی کے کپ مین اور ایک پشم ہڈی کے اندر وار آنا ہی تب کاندھوں کی ہڈی چڑڑائی پیڑ کے بڑے عرصے میں سمائی جائے آسانیت سے باہر نکلیں گی

طبیعی سیوں نہیں تڑکے سریکا اتنی خبر داری کرنا کہ پہلا سیوں خوب ڈھیلا اور کھلا ہوئے تگ اسپر سے سر کو گذر نہ نہیں دینا دوسرا سیوں کھلا اور ڈھیلا ہوئے تو بھی بچے کے سر کو جھپکے سے نہیں نکلنے دینا تیسرا طبیعی ایسی کمک کرنا کہ تا بچے کا سر برابر راد پر نکلے یعنی گڈی مان کی پشم کی جابی کی طرف اینٹھی رہے۔ طبیعی کتدی خبر داری کیا تو بھی کبھی کبھی ذرہ تڑنڈا ہی مگر ان ناکیدوں پر دھیان رکھ کر چلے تو اکثر اس تڑکنے کو دفع کر سکیں گے

بعضے کامل اطبا کا قول ہی کہ سیوں پر ہاتھ رکھنے سے تولد میں حرکت ہتی ہی مگر بچے کے سر کو ہاتھ سے تھانبتے تھانبتے آہستہ نکلنے دیوے تو بڑا فائدہ دی غرض مقصد دل یہہ ہی کہ سیوں پورا کھلے اور ڈھیلا پڑے تگ بچے کے سر کو نہیں گذر نے دینا اس واسطے ہاتھ کو ڈھالو کے طور سے ٹیکا دیئے ہوئے رکھے تو البتہ فائدہ ہوگا

طبعی جھپکی میں مذکور بیان کے سواے اور کچھ دخل دینا انصاف نہیں ہی مگر بعض جاہلان طبعی جھپکی کو جلد تر کرانے کے لئے بچے کے سر کو پکڑ کر کھینچکے باہر نکالتے ہیں سو اس میں بڑی خرابی ہی اور جیسا کہ سر سے مدد باہ نکلا ویسا ہی بدن کو بھی نکلنے دینا

First, by the sacro-ischiatic ligaments ;

Secondly, by the spinous processes of the ischia ; and,

Thirdly, by the position of the shoulders, which are opposed to the shortest diameter of the brim of the pelvis, i. e. to the promontory of the sacrum and symphysis pubis.

If the form of the spinous processes of the ischia be recollected, it will be evident that the occiput having a tendency to turn forwards by the position of the head, on its descent into the cavity of the pelvis, will be assisted in effecting this course by the unequal pressure of the processes of the ischia on the sides of the head ; for, whilst one spinous process presses on the edge of the parietal bone next the forehead, the other is pressing on that edge of the opposite bone which is nearest the occiput, so that the apex of the occipital cone necessarily passes under the arch of the pubes.

As the head passes through the inferior aperture, its long diameter pretty nearly corresponds to the diameter of the inferior part of the cavity of the pelvis, and its short diameters correspond to the diameters of this aperture, i. e. the one between the parietal protuberances to the short diameter, and the one between the foramen magnum (great hole) and top of the head, to the long diameter, whilst the same change applies the long diameter of the shoulders to the widest part of the brim, which enter without any difficulty.*

On the emergence of the occiput, in the form of a cone, (an admirable contrivance, gradually to open the soft parts,) the chin recedes from the chest, and the occiput turns up towards the abdomen of the mother, so that the chin and occiput describe a curved line during the gradual exit of the head from the vagina.

* See Plate 3.

تولد طبعي يعنے ذاتي جڳھي

پهلي حرڪت مڪهن اور چوٽر ڪي هڏيون ڪي بند پڦيون س هـ

دوسري حرڪت چوٽر هڏيون ڪے دونون کانٿون س هـ اور

تيسري حرڪت بڻجے ڪے کاندھون ڪے سبب س هـ ڪيو نڪھ بڻجے ڪا سر

پيٽرو ڪے اندر پهنجے بعد ايڪ کاندھا پشم هڏي پر اور دوسرا کاندھا مڪهن هڏي پر

لکٽا هـ جو پيٽرو ڪے گهيرے ڪي کم چوٽاڻي هـ

جڳھ بڻجے ڪا سر پيٽرو ڪے اندر اُٿرنا هـ تب اسڪي ڪڍي پشم هڏي طرف نرد

پهري هوي رهتي هـ اور اسطوڙ س اتر ن مدين چوٽر هڏي ڪے دونون کانٿون ڪے

سبب س اور پهرايا جاتا اور ان کانٿون ڪي شڪل نهن مدين هو وے تو معلوم ٿوگا

ڪھ بڻجے ڪا سر پيٽرو ڪے اندر خوب اُترے بعد ايڪ کانٿا بڻجے ڪے سر ڪي ديوار ڪي

هڏي پر (جڳھانڪھ پيشاني ڪي هڏي ڪا جوڙهي) لکٽا اور دوسرا کانٿا سر ڪے دوسرے بازو

ڪي ديوار ڪي هڏي پر (جڳھانڪھ ڪڍي ڪي هڏي ڪا جوڙهي) لکٽا اور ان دونون کانٿون ڪے

دٻان س بڻجے ڪي ڪڍي سامهن وار پهرايا جاکر پشم هڏي ڪي کمان ڪے اندر س

کا و دم سريڪي نڪلتي هـ

جڳھ بڻجے ڪا سر پيٽرو ڪے نيچے وار ڪي راه مدين س گذرتا تب جانو ڪھ

اسڪي لنبي قطر پيٽرو ڪي گذرگاه ڪي لنبي قطر مدين هـ اور اسڪے ڪوٽي قطار هـ

پيٽرو ڪي گذرگاه ڪے ڪوٽي قطر مدين مدين يعنے آڙي قطر (جوسر ڪے دو ديوار ڪي هڏيون

ڪے گُٽھون ڪے درميان ڪا عرصه هـ) سو پيٽرو ڪي ڪوٽي قطر مدين اور ڪهڙي قطر (جو سر ڪے

بڙے سوراخ س ٿٽري تڱ ڪا عرصه هـ) سو پيٽرو ڪي لنبي قطر مدين سماي جاتي

هـ اور سريسا سر ڪے اور گذرن س بڻجے ڪے کاندھون ڪا لنبا خط پيٽرو ڪے اوڀر ڪے گهيرے

ڪے سب س چوٽي جاي مدين آڪر آسانيت س اُٿرتا هـ *

تب ڪڍي فرج ڪي نرم جاي ڪو ڪهولني ڪے واسطے گاوم بنڪر آهسته باهر نڪلتي

اور ٿهڏي جهاتي پر س او پر اُٿهڏي هـ اور گردن کمان ڪے سريڪي اينت جاتي هـ

Uterine contractions recurring with augmented frequency, force, and duration, gradually propel the fœtus along the passages, until the head presses on the perineum, which is put on the full stretch; and also against the soft parts, which it protrudes. These by degrees dilate, and permit the forehead, face, and chin to pass over them, whilst the occiput emerges, and turns up from under the arch of the pubis. After the complete extrusion of the head, the other parts of the body are expelled sometimes by the same pain, but more frequently by one which speedily follows.

Now and then the same pain detaches and expels the *after-birth*; but more commonly the womb remains at rest about a *quarter* of an hour, when it resumes its contractions, and throws off the after-birth, with its adherent membranes.

This completes the beautifully simple process of natural labour, during the whole of which no assistance is required from us; but, on the contrary, any officious interference is likely to be productive of some untoward occurrence.

Several important *changes in the relative situation of the parts*, which well deserve attention and admiration, occur during this interesting process.

At the commencement of labour, the head is found at the *brim* of the pelvis, having its long diameter adapted to the longest diameter of the pelvis; or, in other words, with the forehead and occiput opposed to the sacro-iliac symphysis and opposite acetabulum; the forehead being usually directed to the *right* sacro-iliac symphysis; and the occiput to the *left* acetabulum.*

It descends into the *cavity* of the pelvis, without undergoing any very material change in the relation which it bears to the circumference of the pelvis, except that the forehead is directed a little more backward towards the hollow of the sacrum.† Its further descent without some change of position is resisted by *three* obstacles.

* See Plate 1.

† See Plate 2.

(۷۱) تولد طبعی یعنی ذاتی جھجکی

اسکے بعد پی در پی زور بزر رحم کی پکڑ دھکی اور دیر تلگت رھتی اور بچہ رستے پر آھستہ آھستہ ڈھکیلا جاتا ھے اور سیون اور فرج کے دونوں کڈاڑے سر کے دابنے سے تنے جاتے ھیں بعد اسکے ستر کے لبان رفتہ رفتہ کُپلتے ھیں تب بچے کی پیشانی اور منہ اور تَبڈی باھر نکلتی اور گڈی نکلکر جھپا کی بشم تگت اُبڈت جاتی ھي ۔ بچے کا سر نکلتے ھي کبھی اسی درد سے بدن بھی نکلتا مگر انٹر اسیک در پی بدن کا نکلتا ایک دوسرے درد سے ھوتا ھي

یعنے وقت اسی درد سے آدول بھی نکلتی ھي اگر فی الحقیقت پہچے تو اکثر عورتوں کو بچہ جنے بعد پاؤ گھنڈے تک راحت دوتی اور اسکے بعد پھر ایک درد رحم کا ھوتا جس سے آنول اور جھلیان نکلتی جاتیں

اس کام سے طبعی جھجکی کا سلیس معاملہ تمام ھو گیا ھي جس میں انسان کی کمک ضرور نہیں بلکہ بے سبب کمک دیوین تو اُس میں خلل ھوگا

اس معاملے میں دریافت کیا چاہئے کہ جھجکی کی ہر منزل میں بچے کا سر کونسی کونسی جاي پر پہنچتا ھي

جھجکی کے شروع میں بچے کا سر پیڑ کے اوپر کے گھیرے پر ھي اور اسکی لذبی قطر پیڑ کی لذبی قطر کے مطابق ھي یعنی پیشانی اور گڈی پھرے کی ھڈی کے پیالے * پر اور مکھن اور پھرے ھڈی کی جوڑ پر رھتی ھي ۔ اکثر جھجکی میں بچے کی پیشانی مکھن اور پھرے ھڈی کے سیدھی جوڑ طرف اور گڈی ڈانویں پیالے طرف رھتی ھي †

اُس حالت سے زیادہ فرق نہیں ھوتا ھي لیکن جیسے کا تیسرا پیڑ کے جوف میں اترتا ھي تب اتنا فرق ھوتا ھي کہ اترنے میں بچے کی پیشانی ذرہ پھر جاکر مکھن ھڈی کے کہب کی طرف آتی ‡ بعد اسکے بچے کا سر سرنگے کے سوائے باھر نہیں آتا کیونکہ یے تین حرکتیں حایل ھوتی ھیں یعنی

* پیالا لائن - اسٹابلیم انگریزی - Vinegar Cup. † پہلی تصویر دیکھیے

NATURAL LABOUR.

The process of natural labour is at once so simple and so beautiful, that it cannot fail to excite the admiration of those who investigate minutely the operations of nature.

It would be useless to repeat what has been advanced respecting the precursory and accompanying symptoms of parturition, although it is necessary to recall those statements to mind, as constituting a part of the history of natural labour.

The premonitory symptoms having continued for an indefinite time, pains in the loins darting through the pelvis, with mucous discharge, indicate the near approach of labour. For some time the pains are of the *dilating* kind ; and, on an examination per vaginam, will be found rather to be diminishing the thickness of the edges of the mouth of the womb, than to be enlarging its area. When the edges of the mouth of the womb are not thicker than the other parts of the expanded neck, it begins to open ; and, as soon as it can admit the extrusion of any portion of the membranes distended with the fluid of the amnion, the pains become rather of the *expulsive* character, and there will be a sensible bearing-down of the whole uterine tumour. Successive paroxysms of pain dilate the mouth of the womb more and more, whilst the protruded membranes, distended like a tense bladder, fill up the opening, and perform the office of an inimitable wedge, till the womb and vagina form one continuous passage. Soon after this, the membranes generally burst during a strong pain, having previously contributed to the dilatation of the vagina ; and, with the escape of the fluid of the amnion, there is sometimes a temporary suspension of pain, and the head of the child is propelled into the superior aperture of the brim of the pelvis, or descends into the cavity, but more frequently this advance is not made until several pains have followed this occurrence.

تولد طبعی یعنی ذاتی جھکے کے بیان میں

طبعی جھکے کا معاملہ ایسا سلیس اور خوب ہی کہ خدا کی قدرت دریافت کرنے والے اسکو دیکھیں تو متعجب ہووینگے

اگر چہ کہ جھکے کے عمل کی آگاہی کرتین اور اُسکے ساتھ ہوتین سے علامتوں کا بیان جو آگے لکھا گیا ہی سو پتہ لکھنا بدیادیدہ ہی تسہیل بھی ہے علامتین طبعی جھکے کے ساتھ بھی ہین اسلئے اس مقام میں یاد دلانیکے واسطے شہہ ایک ظاہر کرنا ضرور پڑا۔ اب معلوم کیا جائے کہ

جھکے کی آگاہی دیتی ہین سو علامتین غیر مقرر عرصے تک رہکر جھکے کا وقت قریب آتے ہی کمر سے درد پیڑو میں اترتا اور فرج سے آنو جاری ہوتی ہی اور تھوڑے وقت تک یہہ درد (جسکو رحم کا منہہ کہولنے کا درد کہتے ہین سو) پی در پی ہوتا ہی تسہیل بھی رحم کے نالے کی راہ پر انکلیوں سے دریافت گئے تو معلوم ہوتا ہی کہ رحم کے منہہ کو تو کہلتا نہیں مگر فقط اسکے منہہ کے لبوں کو پتلا کرتا ہی۔ اور رحم کی گردن اور منہہ سب پتلا ہوا تو منہہ کہولنا اور اندر سے جھلی کا تڑکا نکلنا شروع ہوتا ہی۔ بعد اسکے جو درد کہ ہوتا ہی سو رحم کے اندر ہی سو مضمون کو ٹھکیلنے کے واسطے ہی اسلئے اُسکو ڈھکیلنے کا درد کہتے ہین اور اُسکے ساتھ رحم اور پیت درد اترتا ہی بعد اسکے لگتا لگت درد ہوتا اور رحم کا منہہ کہلتا جاتا اور جھلی اُسکے منہہ میں پھرنے سریکی گھسکر رحم اور اسکے نالے کو ایک رستہ ہوئے تلگت کہولتی جاتی ہی ایسے وقت میں جھلی نالے کو کہولی بعد درد سخت درد ہوا تو بھتی جس سے پانی نکلتا اور درد تھوڑے لمحوں تک تھیر جاتا ہی اور بچے کا سر پیڑو کے اوپر کے گھیرے لگت یا پیڑو کے جوف میں ٹھکیلا جاتا ہی مگر فی الحقیقت بوجھے تو بعد جھلی بھنے کے بچے کا سر انڈی دور تک ٹھکیلا جانے کو اکثر جھے سات بار درد لگتا لگت ہوا چاہے

When vomiting continues or returns, in a protracted labour, after the mouth of the womb is fully dilated, with abdominal tension and pain, without uterine contractions, and with ejections from the stomach of fluid like dark coffee-grounds, with foul tongue, and rapid and hard pulse, it generally must be viewed as indicative of inflammatory action, or exhaustion and laceration, and requiring immediate and most efficient interference.

Besides these attendants on parturition, the pulse usually becomes quick and full, the countenance florid, the whole surface of the body covered with profuse perspiration, and the lower extremities cramped.

(۵) جبکی کے علامات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں سو علامتوں کا بیان

مگر نیچے لکھی جاتیں سو علامتوں کے ساتھ ہی ہوئے تو بُرا جانو یعنی
 طول جبکی مین رحم کا مُنہ پورا نہالے۔ بعد اگر پیٹ پھوگا اور دُکھتا ہو اور رحم
 کی پکڑ بالکل موقوف ہوئی ہو اور معدے مین سے جو فی ہوتا ہی سو قہوے کی
 مٹی کے سربکا ہو اور جیدہ سفید یا میلہ ہو اور نبض جلد اور سخت ہو اور ایسی
 علامتوں کے ساتھ ہی ہو تو اُسکو لہو کی جوش یا جبکا کا قوت صرف ہو نہ یا کسو
 جایی کے ترانے کی علامت سمجھو اور ایسے وقت پر جبکا کو ترنت مدد کرنا
 منطوری

مذکور علامتوں کے سوا مے جبکی کے عمل مین نبض اکثر جلد اور پوری
 چلتی ہی اور چہرہ لال اور بدن پسینہ آلودہ ہوتا اور ذہن کے دھڑ مین
 اثرات ہوتی ہی

When the mouth of the womb is considerably dilated, *expulsive pains*, sometimes termed *forcing* or *bearing-down* pains, commence in the loins, and gradually proceed round the abdomen, till they meet at the region of the pubes.

If the accoucheur's hand be placed on the flaccid parietes (walls) of the abdomen, previous to the accession of a paroxysm of expulsive pain, before the woman is aware of it, the womb may be felt contracting to a hard, tense, incompressible tumour.

Between these pains there are regular intervals of ease, which gradually become shorter, whilst the pains, in an inverse ratio, increase in their duration and severity; and now it is that the abdominal muscles and diaphragm afford their assistance.

During each propelling effort, a larger portion of the membranes, distended with liquor amnii, is forced through the mouth of the womb, performing to it and all the parts through which the child has to pass, the office of a soft but powerful wedge. With these pains there is often present a frequent disposition to empty the rectum; and sometimes this is so harassing, as to justify the administration of a small enema, with a few drops of tincture of opium.

Vomiting is a common attendant on uterine pain, and is beneficial, by ejecting food, which, from its quantity or quality, may be a source of inconvenience to the stomach.

It principally occurs during the dilating pains, and unquestionably assists in the relaxation and dilatation of the mouth of the womb.

ڈھکیلنے کے درد کے سبب سے رحم گھٹ اور سخت اور تذبذباً لٹا بڑتا
 ہی اگر طبیب اُسکو پہچاندا جاھا تو وہ درد ہونے کے آگے جبکا کے پیٹ کا پوست
 ڈھیلا رہے سو وقت اسپر ہاتھ رکھ کر دیکھے تو معلوم ہوگا

ان دردوں کی نوبتوں کے بیچ میں راحت کے وقفے بھی ہیں مگر راحت کے
 وقفے کا عرصہ پی در پی کم ہوتا جاتا اور درد کا زور اور اسکی نوبت کا عرصہ رفتہ
 رفتہ بڑھتا جاتا ہی اور اُسکے ساتھ دیا فرغمہ یعنی بڑھ اور پیٹ کی مچھلیاں
 بچے کو ڈھکیلنے کے واسطے کمک دیتے ہیں

ہر ایک ٹھکلات سے ذرہ ذرہ ٹکڑا جھلی کا پانی بھرا ہوا پتھر کی طور سے
 نکالا جاتا جس سے بچے کے نکلنے کا تمام رستہ کھلتا ہی - اکثر جبچکیوں میں ان
 دردوں کے ساتھ جبکا کو پانخانے کی حاجت بارھا ہوتی اور اس سے بہت تصدیع
 پہنچتی ہی اسواسطے اُسکو منع کرنے کے لئے افیوں کے عرق کے دس بارہ بوند
 بچکاری سے مارنا جائز ہی

قی بھی بارھا رحم کی پکڑ کے ساتھ ہوتا اور اُسکو فائدہ مند جانو کیونکہ
 کھانا جو پیٹ میں ہی اگر بہت ہو یا خراب خاصیت دار ہو اُسکو قی نہیں کرا۔
 تو تصدیع ہوگی

قی جو ہوتا ہی سو انٹر کھولنے کے دردوں کے ساتھ ہوتا اور رحم کے منہ کو
 ڈھبلا کرنے اور کھولنے میں کمک کرفا ہی

Paroxysms of ~~intestinal~~ pain, or such as are termed false or spurious pains, may be distinguished from genuine labour pains, by being unconnected with uterine contraction; by attacking different parts of the abdomen; and by recurring irregularly.

These pains usually originate in some source of intestinal irritation, and may almost always be removed by emptying the bowels, and by subsequently exhibiting an opiate. They can hardly be confounded with enteritis by an observant practitioner.

The uterine pains are either *dilating* or *expulsive*.

Dilating pains, or, as they are popularly termed, *grinding* pains, result from uterine contraction. They are principally confined to the back, occur in the earliest stage of labour, and are peculiarly distressing to the patient, who expresses her sufferings by restlessness, despondency, and moaning. They often continue a long time without the intermissions being free from uneasiness, and appear almost exclusively to dilate the mouth of the womb.

It is during the existence of these dilating pains that *rigors* most commonly occur. They generally appear when the mouth of the womb is approaching to its full degree of dilatation, and are then not unfrequently accompanied by a slight discharge of mucus, either with or without blood, commonly called a "show." These rigors are not dependent on a state of actual cold, and the patient herself will often express her surprise that she should shiver so violently, and yet feel quite warm; they are the result of a peculiar sympathy, that exists between the mouth of the womb and other parts of the body.

(۶۶) جنجکی کے معاملے کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں سو علامتوں کا بیان

انتڑی مہین ہوتا یا

رحم مہین ہوتا ہی

اس انتڑی کے درد جنکو جھوٹے اور کاذب درد بھی کہتے ہیں سو انکو

سانچے دردوں سے اس طرح تشخیص کرنا کہ ان دردوں کے ساتھ رحم کی پکڑ نہیں ہوتی اور پیٹ کے اندر جدی جدی جایی مہین درد اٹھتا اور وقت بیوقت ہوتا ہی

یسے درد ان اکثر انتڑیوں کے فساد سے برپا ہوتے ہیں اور انکا علاج یہہ ہی کہ انتڑیوں کو خالی کرا کر افیون یا اسکے عرق کا ایک خوراک دیوے تو دفع ہو ویندے - ان دردوں اور انتڑیوں کے لہو کے جوش سے ہوتے سو دردوں کے بیچ مہین طبیب کامل غور سے دیکھے تو تشخیص کر سکیگا

رحم کے درد دو قسم کے ہیں ایک کو کھولنے اور دوسرے کو

ڈھکیلنے کا درد کہتے ہیں سو انکے بیان مہین

کھولنے کا درد جسکو انگلستان کی عورتیں گریسٹنگ پین کر کے نام رکھ

ہیں سو وہ رحم کی پکڑ سے اٹھتے ہیں اور ان دردوں کی جایی اکثر پیٹھ مہین ہی اور وہ جنجکی کے معاملے کی پہلی منزل مہین اٹھتے ہیں اور جیسا کہ بہت تکلیف دیتے ہیں جو اسکی بیکلی و مایوسی اور کراہنے سے معلوم ہوتی ہی - اور ان دردوں کی نوبت بڑے عرصے ٹگت رہتی اگر ایک نہ ایک وقت ذرہ ٹھیریں تو بھی جیسا کہ بیکراری رہتی اور ان سے صرف رحم کے منہ کھلنے کا فائدہ ہی

جبکہ جیسا یوں کو تھر تھری یعنی لرزہ * ہوتا ہی سو اکثر ان دردوں کے ساتھ ہوتا اور بھی یہہ تھر تھری رحم کا منہ پورا کھلنے کے قریب ہی سو وقت پر نمود ہوتی اور اسکے ساتھ کبھی کبھی آدو خون آلودہ نکلتی جسکو انگلستان کی عورات شو یعنی ذموندہ کہتے ہیں اور یہہ تھر تھری تھنڈ کے سبب سے نہیں ہوتی ہی بلکہ بارہا جیسا خون تعجب ہوتی ہی کہ با وجود بدن گرم رہنے کے اتنے زور سے تھر تھری ہوتی اور یہہ تھر تھری رحم کے منہ اور دوسرے اعضا کی همطبعی کے سبب سے ہی

* رایگر یعنی لرزہ یعنی تھر تھری

The lying-in room ought to be as cool and well ventilated as possible, and two attendants, besides the accoucheur, are quite sufficient for every possible occurrence.

SYMPTOMS PRECEDING LABOUR.

For some days previous to the accession of labour certain symptoms are often present, which, by women who have borne children, are known to be precursors of that eventful hour.

Restlessness, particularly at night, very frequently precedes parturition for days and weeks, and is rarely to be considered as bearing unfavourably on labour.

Subsidence of the womb and belly is not an unusual monitor of the approaching suffering. It may be viewed in a favourable light, inasmuch as it indicates room in the pelvis.

Glairy mucous secretion from the mouth of the womb and vagina, popularly termed *show*, sometimes occurs for days before the more active symptoms of labour. It is often streaked with blood, and tends to lubricate the parts concerned in parturition.

Irritability of the bladder and rectum, demanding their frequent relief, is another occasional precursor of labour.

SYMPTOMS ACCOMPANYING LABOUR.

In consequence of the resistance which the uterus meets with during its contractile efforts, *pain* accompanies every such contraction; but the pain attendant on parturition differs very materially in its nature and in its influence on the womb. These paroxysms of pain are either

(۶۹) جچکي کے معاملے کے ساتھ ظاہر ہوتی سو علامتوں کا بیان

چاہئے کہ جبکہ کي کوٹھري اچھي ہوادار ہووے اور کيسا بھي حادثہ واقع ہووے پر طبیب کے ساتھ دو عورتين خدمت مين ہووین تو اس کي سربراھي کے لئے بس هين

جچکي کا معاملہ شروع ہونیکے آگے ہوتين سو علامتوں کے بيان مين جچکي کا درد ہونے کے آگے تھوڑے دنوں سے بعضي علامتین شروع ہوتين جن سے بچے جنمي ھوي عورتين واقف ھوتی هين کہ اب وقت جچکي کا قریب پہنچاھي

اثر تولد ہونیکے تھوڑے روز بلکہ هفتوں کے آگے عورتوں کے تین خصوصاً راتکو بیقرار ھوتی ھي لیکن یقین سمجھو کہ یہہ خراب علامت نهين ھي رحم اور پیٹ ذرہ نیچے اُترنے سے بھي معلوم ھوتا ھي کہ اس درد کا وقت قریب پہنچا مگر اسکو علامت ذیک سمجھو کیونکہ اس سے معلوم ھوتا ھي کہ پیٹرو مين چوڑائی ھي

جچکي کے درد کے آگے تھوڑے روز رحم کے منہ اور نالے سے علامت یعنی گاڑی آنو تغریق ھوتی جس مين اثر خون کے تار بھي رھتے اور اُس سے تولد کا رستہ چمکتا ھوتا ھي

پھکنے اور پایخانے کي انتڑي کي تخریش ھونے سے بھي معلوم ھوتا ھي کہ جچکي کا معاملہ قریب ھي اور اسکي تخریش ھونے سے باردا جچکا کو استنجا اور پایخانے کي حاجت ھوتی اور راحت پہنچتی ھي

جچکي کے معاملے کے ساتھ ظاہر ہوتين سو علامتوں کے بيان مين رحم اپنے مضمون کو نکالنے کے واسطے پکڑ کرتے ھي اٹکا ھوتا ھي جس کے سبب سے ھر پکڑ کے ساتھ درد ھوتا مگر جچکي کے عمل مين دو طور کے درد اُٹھتے هين جنکا اصل اور اثر اور فائدہ جدا جدا ھي ان دو طور کا درد یا

On the cessation of the uterine contraction, the finger is to be carried forwards, through the mouth of the womb, and the presenting part and its position, with the condition of the mouth of the womb, must be known before the fingers are withdrawn.

The woman and her friends always expect some part of the information thus obtained ; and, whilst the uncertainty of the *duration* of labour should always guard us against giving an opinion on that point, we are bound to communicate any favourable intelligence for their encouragement.

Having satisfactorily ascertained what he wished to know, the practitioner should withdraw, lest his patient be induced to retain the contents of the bladder and rectum too long.

The state of these two viscera ought to be ascertained from the nurse, and, if requisite, the bowels should be opened by an enema.

The patient may be permitted to take any plain food, but should not be allowed stimulants. Such refreshments as ripe sub-acid fruit, may be liberally granted.

Her spirits should be kept up by kind and cheerful conversation ; she should be encouraged to walk about the room during the first stage of labour, and every effort should be made to divert her thoughts from her suffering.

She should not be urged to make any voluntary exertion to expedite the progress of parturition ; but the entire process should be left as much as it can be to nature.

(۳۰) جیچکی کی سربراہی کے قوانین

رحم کی پکڑگی فوبت تمام ھوئی بعد انگلیوں کو اسکے منہ کے اندر پھنچانا اور انگلیاں نکالنے کے آگے بچنے کا کونسا عضو نمود ہوتا ھی سو اور رحم کا منہ سخت ھی یا نرم ھی سو دریافت کرنا

طیب یہ سب حال دریافت کئے بعد جیچا کو اور اسکے سگون کو کچھہ کیفیت ظاہر کرنا کیونکہ انہوں اسکو سننے منتظر رھتے ھین اور یاد رکھین کہ تولد کتنے عرصے ھین ھو ویگا سو کبھی نہین بولنا کسو اسطیکہ اسکی طوئی کا عرصہ بولنا مشکل ھی مگر تشخیص میں جیچکی کی درستگی کی خبر تھیری ھو تو بدشک بولنا

اگر طیب اس دریافت سے خاطر جمع ھوا ھو تو چاہئے کہ باہر جاوے تا جیچا حاجت بشری سے فارغ ھو وے

●

پھکنے اور مقعد کی انڈری کی حالت دانی سے دریافت کرنا اگر ضرور ھو تو پچکاری مار کر انڈریوں کو خالی کرنا

ایسے وقت پر جیچا کو فقط تھنڈی خاصیت کا کھانا کھلانا اور دارو شراب یا کوئی ایسی تھریک دینے ھاری چیزین بالکل منع ھین اور اگر چاہئے تو تغذین کی خاطر پکا ھوا میوہ کھانے دینا

●

مہر اور خوش گفتگو سے جیچا کے دلکو بھلاتے رھنا اور جیچکی کی پہلی منزل میں جیچا کو کوٹھری کے اندر اسکے خاطر خواہ تھلنے دینا تا اسکا دل درد پر سے اُتر جاوے اور طیب اسکے دل سے درد کو بھلانے کے لئے بہت کوشش کرنا

جیچکی کا عمل چلانے کے واسطے خوب دم روک کر کیلو یا خود محنت کر کر کے جیچا سے بچد نہین ھونا مگر برخلاف اسکے کچھہ خلل پذیر نہو تو تمام معاملے کو خدا کی قدرت پر سونپ دینا

Independent of these, which some may think unimportant considerations, it is highly necessary that the accoucheur should, at a very early period of labour, make himself acquainted with the presenting part of the child, and with its position in relation to the circumference of the pelvis; because it often happens that this inquiry detects some malposition of the head, which must be rectified at the commencement of the labour: or the presentation of some other part, which may require his immediate and active interference. This knowledge is to be acquired by what is termed *examination*, or, among women, *taking a pain*, from the popular opinion, that by the act some relief is given to the patient.

This *examination per vaginam* is usually proposed too abruptly, and made too rudely. Delicate women revolt at the idea of this proceeding; and therefore its necessity, and the advantages to be obtained from it, should always be explained to them. The proposal should be made to the nurse, or some friend, and the medical man should be out of the room whilst the patient places herself at the foot of the bed, on her left side, having her knees drawn up towards the abdomen, and her feet pressing against the bed-post.

Unless the parts are well lubricated by mucous secretion, the index and middle fingers of the left hand are to be anointed with oil, or lard, and carried up to the os externum (external opening,) the situation of which may be ascertained by the hips. The fingers should be introduced at the posterior part of the vagina, and with moderate effort be steadily pressed forward to the mouth of the womb. Thus far the proceeding should be carried on during a paroxysm of pain; but, until the pain ceases, nothing further is to be done, except to ascertain the degree of expulsatory power exerted by the womb, and this must be done very cautiously, or the membranes will be lacerated, and the fluid of the amnion escape.

تھوڙي لوگ ان باتون جو بي فائده جانين ٿا مگر نهايت ضرور هي ته طبیب
 ٿولڊ ڪم ابتدا مين دريافت ڪرنا ته بچي ڪا ڪونسا عضو نمود هوتا هي اور بچي
 پيڙو ڪم گھير ڪم ڪس طرف هي ڪيون ٿا اڪثر ايسا واقع هوتا هي ته طبیب مين
 دريافت ڪرڻي ڪم بچي ڪا سر برابر رستن پر نهين رها تو اسڪو جھڳي ڪم شروع مين
 درست ڪر سگھيا جو نهايت ضرور هي اسبات ڪو معلوم ڪرڻي ڪم واسطو دريافت ڪيا
 چاهي ٿا۔ اور انگلستان ڪي عورتين اس دريافت ڪم جھڳي ڪو تھوڙي راحت هون
 هي ڪر ڪم سمجھ ڪر اسڪا نام درد ليذا رڪي ٿا مين

خوب ياد رڪي چاهي ٿا ته دريافت ڪرڻي ڪم ارادي ڪا ذکر دفعي
 هڙا هڙي ڪم نهين ڪرنا ڪيون ٿا نازڪ علاج عورتين اس ڪام ڪي خبر سٺ ڪم بهت
 شرمندو هون مين اسواسطو چاهي ٿا ته اول اسڪا فائده و ضرورت بيان ڪرين اور اپنا
 اراده ڏاڻي ڪو يا اسڪي سڳون ڪو ظاهر ڪرين اور طبیب آپ اس ڪو تھري ڪم باهر
 جا ڪر جھڳي ڪو تيار هون ڪي فرصت ڏيون ٿا جھڳي اسطور ڪم تيار هون ڪم جھڳي
 چار پاڻي ڪم پاڻي ڪي پٽي پر گڏ ڪم پيٽ مين لمي هون ڏاندين ڪروٽ سوو ڪم

اگر تمام ستر ڪي جاي خوب آڻو آلودو هون تو خير۔ نهين تو طبیب
 ڪو چاهي ٿا ته اپنے ڏاندين هاتھ ڪي ڪم اور بچي ڪي انگلي ڪو تيل يا گھي لگا ڪر
 چوٽر ڪي شمار ڪم ستر تگ پھڇاڻا اور ان انگليون ڪو رحم ڪا منھ لڳي تگ
 تھوڙي قوت ڪم گھسانا اتنا ڪام درد هي سو وقت پر ڪرنا اور طبیب آپ بهي
 به درد تھير ڪم تگ توقف ڪرنا اور اس عرصه مين به دريافت ڪرنا ڪم رح
 اپنے مضمون ڪو ڏھڪيلن ڪم واسطو ڪتنا زور رڪي ٿا هي اور اس دريافت مين اپني
 انگلي ڪم جھلي نه پھي اور پاڻي نه ڦلڪي سريڪا بهت خبرداري ڪرنا ضرور هي

STAGES OF LABOUR.

Certain phænomena occur, during the progress of parturition, which may be arranged under three divisions, or stages.

The *first* comprehends all those circumstances that occur before the complete dilatation of the mouth of the womb.

The *second* includes all that takes place between the complete expansion of the mouth of the womb, and the expulsion of the child.

The *third* embraces every thing connected with the detachment and expulsion of the placenta (after-birth) and membranes.

GENERAL RULES FOR CONDUCTING LABOURS,

Equally applicable to Natural and Preternatural.

Sometimes circumstances of so much moment occur, in the earliest stages of labour, that a practitioner should never long defer his visit, after being summoned to a parturient woman : either the sudden expulsion of the child through a capacious pelvis, which always excites alarm, and may invert the womb ; or formidable and even fatal hemorrhage may demand his immediate and active interposition. Besides, to a female who at this time is the subject of suffering and fear, it is consolatory to know that her medical attendant is acquainted with her state ; and, although it is the duty of the nurse to prepare (or, as it is technically called, *guard the bed,*) and also to change the dress of her mistress, still it can never be derogatory from the dignity of the accoucheur to see that every thing likely to conduce to the comfort and safety of his patient is arranged, previous to the accession of those active symptoms which more decidedly characterise labour.

خوب یاد رکھا جاوے کہ جپچکی کی تین منزلیں ہیں

اور جپچکی کے عمل میں گذرتین سو کیفیتیں پہلی یا دوسری یا تیسری منزل میں واقع ہوتی ہیں لیکن چاہے کہ ہر سرگذشت کو اس منزل میں دیکھے پہلی منزل کا بیان کہ جپچکی کے عمل کے شروع سے رحم کا منہ پورا کھلے تگ گذرتین سو کیفیتوں کو جپچکی کی پہلی منزل کہتے ہیں

دوسری منزل کا بیان کہ رحم کا منہ پورا کھلے بعد بچہ نکل جاوے تگ گذرتین سو کیفیتوں کو دوسری منزل کہتے ہیں

تیسری منزل کا بیان کہ رحم بچے کو نکالے بعد آنول اور جھلیان رحم سے چھوٹکر باہر نکلے تگ گذرتین سو کیفیتوں کو تیسری منزل کہتے ہیں

جپچکی کے معاملے میں نیچے لکھے جاتے ہیں سو قوانین پر عمل کرنا اور خواہ جپچکی طبعی ہو یا غیر طبعی ان قوانین پر چلنا منظور ہے

جبکہ طبیب کو جپچکی کے وقت پر بلاوا آتا ہے تب طبیب تروت جانا اور دیری نہیں کرنا کیونکہ کبھی کبھی جپچکی کی اول منزلوں میں بڑے سخت حادثے ہوتے ہیں یعنی کبھی پیٹرو بڑا ہووے تو بچہ یکا یک نکل جاتا جس سے دایان بہت گھابری ہوتیں اور بھی اتفاقاً رحم الٹ جاتا اور کبھی خون انڈی کثرت سے بہتا کہ عورت کے جان کا خطرہ ہووے اور ایسے حادثوں پر معاً جالاکہ سے کمک کرنا ضرور پڑیگا اور بھی جپچکی کے وقت پر جو عورت کہ ڈر اور درد سہتی ہے سو اسکے دل کو تسلی ہوگی کہ طبیب آکر اپنی حالت کو دیکھتا ہے سچ ہے کہ پلنگت اور لباس جپچا کے واسطے تیار رکھنے کا کام دائی کا ہے لیکن طبیب جپچا کی راحت اور درست ہونے کے واسطے جپچکی کا زور بڑھانے کے آگے یہ سب چیزیں تیار ہیں یا نہیں کر کے پوجھنا اسمیں طبیب کی عزت کچھ کم نہیں ہوتی ہے اگرچہ کہ یہ کام دائی کا ہے

First, the occipito-vertex presents.

Secondly, there is sufficient room in the pelvis to admit of the ready descent of the head of the child in that direction which permits the occiput (back of the head) to emerge from under the arch of the pubis.

Thirdly, there is parturient energy adequate to the expulsion of the contents of the womb without manual interference, and without danger either to the mother or child. And,

Fourthly, the process of parturition is completed within a moderate time.

PRETERNATURAL LABOUR embraces all the varieties not to be comprehended in the class of natural labour, whether from their *difficulty*, *duration*, or *danger*. They may be arranged under the following **six orders** :

First, Protracted labours.

Second, Those labours in which any other part than the head presents, such as the breech, feet, hands, cord, &c.

Third, Labours with a plurality of children.

Fourth, Labours attended with convulsions.

Fifth, Labours with uterine hemorrhage.

Sixth, Labours in which laceration of the womb or contiguous parts occurs.

حال پہلا یہہ ہی کہ بچے کے سر کی چاندی * نمود ہووے

حال دوسرا یہہ ہی کہ پیٹرو مین اتنی وسعت ہووے کہ جسکے اندر بچے کا سر پیٹ مین سے خلا مگی کے ساتھ اُتر سکے اور وہ اُس شمار سے اُتر جاوے کہ بچے کی گڈی پشم ہڈی کی کمان کے اندر سے برابر نکلنے پاوے

حال تیسرا یہہ ہی کہ رحم کا مضمون نکالنے کو جینکی کا زور بس کرتا ہی مگر اتنا زور چاہے کہ کسو کے ہاتھ سے کچھ کمک ضرور نیٹے اور زور اتنی نرمی سے بھی دوا چاہے کہ اس سے جینا اور بچے کے جان کا خطرہ نہوے چوتھا حال یہہ ہی کہ جینکی کا معاملہ معتدل وقت مین تمام ہووے

قسم دویم تولد غیر طبعی ہر ایک قسم کی جینکی جو طبعی نہیں ہی خواہ جینکی مشکل ہو یا بہت وقت لگا ہو یا جینا یا بچے کے جان کا خطرہ ہو تو اسکو غیر طبعی جینکی کہتے ہیں ان قسم کی جینکیوں مین چھ ترتیب دیں

ترتیب پہلی کہ جینکیاں دیر تلک خلاص نہیں ہوتیں یعنی طول جینکیاں ترتیب دوسری کہ جینکیوں مین بچے کا سر نمود نہ ہو کر دوسرا کچھ عضو جیسا چونٹر - پانو - ہاتھ - یا آنول نال وغیرہ نمود ہوتا ہی

ترتیب تیسری آنولے جانولے یا تین یا چار بچے رحم مین ملکر ہووین

ترتیب چوتھی جینکیوں مین تشنج یعنی کھینچاٹ کا مرض واقع ہووے

ترتیب پانچوین جینکی کے وقت پر رحم مین سے لہو جاری ہوتا ہووے

ترتیب چھوین جینکی کے وقت پر رحم یا اسکے نزدیک کی کوی جانی

بہت یا تڑک جاوے

PARTURITION,

Is that process, occurring at the expiration of thirty-nine weeks from conception, by which the womb detaches and expels its contents, and returns nearly to the condition in which it was previous to impregnation.

Cause.

Many reasons have been assigned for the accession of labour at the expiration of the thirty-nine weeks after impregnation, but the only one reconcileable with positive and observable facts is, that the womb ceases at that time to receive any further augmentation of its component parts, and is stimulated by the mature ovum (egg) coming in contact with its neck and mouth ; or perhaps it may be referred to the recurrence of a menstrual period, when the womb, from its own distention and weight of contents, is no longer able to bear that increase of susceptibility which accompanies these periods.

CLASSIFICATION OF LABOURS.

Most of the modern arrangements will be found to be objectionable, if submitted to the test of *nosological correctness*.

The division of labours originally made by Hippocrates into

Natural, and

Preternatural,

is sufficiently comprehensive, whilst it forcibly recommends itself by its simplicity and perspicuity.

NATURAL LABOUR is characterised by four circumstances :

جپچکی کے عمل کے بیان میں

حمل ٹھیرتے سو وقت سے اڑھائییس ہفتے گزرے بعد واقع ہوتا ہی سر
معاملے کو جپچکی کا عمل کہتے ہیں جسمین رحم اپنے مضمون کو چھوڑا کر نکالتا
اور پھر حالت اصلی پر آجاتا

جپچکی کے عمل کے سبب کے بیان میں

حمل ٹھیرے سو وقت سے اڑھائییس ہفتے گزرے بعد واقع ہوتا ہی سو معاملے
کے باب میں بہت سے خیالات بیان کئے گئے ہیں لیکن نمودار اور مقرر
حقیقتوں کے مطابق ایک قیاس یہہ ہی کہ رحم کی بڑوپی اور ترقی اس وقت سے
موقوف ہی اور رحم کا انڈا پختہ ہو کر رحم کی گردن اور منہ کو کھلنے کے واسطے
ترغیب دیتا - یا نہیں تو رحم کو اسکے مضمون کے بوجہ اور پورے پھلاؤ پر
حیض کی ایک ذبذبت ہوتی ہی جس سے طاقت زیادہ تاحمل کی نہیں رکھتا ہی

جپچیون کی تفصیل نامے کے بیان میں

اندھون میں جپچیون کے تفصیل نامے کہ مصنفان جپچکی کے ہر قسم کے
بیان کے واسطے بنائے ہیں سو اندھون سے ایک بھی مناسب نہیں معلوم ہوتا ہی
اگلے دنونمیں ہپاکرٹس فیلسوف جپچیون کو یون تقسیم کیا ہی

قسم اول تولد طبعی یعنی ذاتی جپچکی

قسم دوم تولد غیر طبعی یعنی جو جپچکیان کہ ذاتی نہیں ہیں

اب معلوم ہووے کہ ہر جپچکی کو پہچاننے کے واسطے اوپر لکھے گئے سو
دو نام بس کرتے ہیں اگرچہ انکا بیان مختصر گئے ہیں ین انکی معنی صاف
نکلتی ہی کیونکہ ہر طور کی جپچکی ان دو قسم میں داخل کمی جاتی ہی

اگر جپچکی طبعی ہووے تو اسکی علامتین ان چار حال سے معلوم

ہوتی ہیں یعنی

If the woman's life be endangered by hemorrhage, then extraordinary measures may be requisite ; such as plugging up the vagina ; dashing cold water on the belly ; the introduction of ice within the vagina ; and the exhibition of lead internally, in combination with opium and acetic acid. Lead is a much more valuable, efficient, safe, and manageable medicine than is generally supposed.

Sometimes the hemorrhage is kept up by some portion of the ovum remaining partly within and partly without the womb. Should circumstances demand it, this may be removed by careful digital interference, or with a pair of curved dressing forceps.

Premature separation and expulsion of the ovum (egg) occurs more frequently at the sixth, tenth, and twelfth weeks, and at the seventh month. Women disposed to abort should, therefore, more sedulously avoid the exciting causes of abortion at those periods of utero-gestation.

اگر لہو کے بہنے سے عورت کے جان کا خطرہ ہووے تو رحم کے مابجری مین
چندی کا گتہ لگانا اور تھنڈا پانی انڈیلنا اور رحم کے فالے مین یمن داخل کرنا اور شیش
کی ادویہ اور افیون اور سرکہ ملا کر کھلانا بعضے حکما شیش کی دوا کو حقیر جانتے
ہیں لیکن میری سمجھ مین یہہ تو بہت مفید و موثر چیز ہی

کبھی کبھی لہو کا بہنا دیر تک ہو تو سمجھو کہ انڈیکا کچھہ ٹکڑا آدھا رحم کے
اندر اور آدھا باہر رہ گیا ہی اگر ضرور ہو تو دو انگلیوں سے یا خمیدہ چمٹے سے اُسکو نکالنا

جب انڈا رحم سے جدا ہو کر نکلتا یعنی پیت گرتا ہی سو اکثر چھتوین یا دسویں
یا باروین ہفتے یا ساتویں شمسی مہینے کو ہوتا ہی اس لئے پیت گرنے کی
عادت والی عورتوں کو اُن عرصوں کے وقت پر پیت گراتے سو علتوں سے بہت
خبر داری کیا چاہئے

tion, or, as is common with quadrupeds, they may expel the contents of the womb from sympathy.

Should a syphilitic taint be known to exist in either parent, a mercurial course for some weeks must be adopted.

A second class of means are applicable to the symptoms which threaten the immediate detachment and expulsion of the ovum, and the *principal indication is to prevent uterine action*; for, if this be established, abortion can but rarely be prevented.

It is at this point that the progress of the mischief may often be arrested, by moderating the force and diminishing the frequency of the action of the heart, by local and general bleeding; by injecting, per anum, three or four grains of opium, previously rubbed down with cold water; by absolute quietude of mind, and repose of body in an horizontal posture; by light covering; cool air; cold injections, per anum et per vaginam; and by the exhibition of nitrate of potash, in doses of ten grains, in any cold fluid, every two hours, unless it nauseates.

Should uterine action commence, abortion almost inevitably follows. But, even then, most of the means just enumerated must be persevered in, with a view to counteract the bad effects of severe and protracted pain and hemorrhage. *Opium* should not be given unless with the intention of temporarily subduing the contractile efforts; which, if feeble, may be arrested for a time, so that when they recur, it may be with that degree of augmented power which is necessary to expel the ovum. The ergot of rye may be advantageously used to assist the feeble uterine energies.

Stimulants can scarcely ever be necessary.

جیسا کہ چار پائی جانوروں میں گاہن جانور دوسرے جانور کی تولد کو دیکھے تو اسکا پیت گرتا ہی ویسا ہی اُن عورتوں کا پیت بھی گریگا

اگر بدان لگنے سے اسکے مزاج میں خلل ہوا ہو تو اُسکو دو تین ہفتوں تک پارا کھلانا

اگر ایسی علامتیں نمود ہوویں کہ انڈا گرنے کی صورت ہوتی ہی تب رحم کی پکڑ شروع نہ ہوئی سریکا علاج کرنا کیونکہ پکڑ شروع ہوئے بعد پیت کے گرنے کو بچانا ڈاںر ہوگا

رحم کی پکڑ شروع نہ ہوئی تگت علاج کریں تو اسکے انڈے کا نکلنا اکثر موقوف ہو جایگا اور ایسا معالجہ کرنا کہ دل کی طپش اور سوران کی شتابی اور زور کم ہو جاوے یعنی نصد کھولنا اور جونک یا کتورے یعنی سنگت لگا کر لہو نکالنا اور تین چار دانے بھرا فیون کو تھنڈے پانی میں گھولکر مقعد کی راہ سے پچکاری مارنا اور عورت کو جتنی سلاخے ہوئے رکھنا اور دل و بدن کو بالکل راحت دینا اور بدن کو ہلکا رکھنا اور تھنڈی ہوا آنے دینا۔ مقعد اور فرج کے نالوں میں تھنڈے پانی سے پچکاری مارنا اور دس دانے بھر شورے کو پانی میں گھولکر جی نہیں متلائے تو دو دو گھنٹوں کو ایک ایک بار پلاتے جانا

اگر رحم کی پکڑ شروع ہوئی تو پیت اکثر گرتا ہی تسپریبی مذکور معالجہ کیا چاہئے تا کہ نہایت درد نہ آئے اور لہو کا بہنا نہ ہوئے اگر افیون دینا چاہے تو فقط اس ارادے پر جائز ہی کہ اگر پیت گرنے کے وقت رحم کی پکڑ کم زور ہووے تو افیون دیکر نرمے وقت تگت موقوف کرانا تا کہ پھر از سر نو زور سے پکڑ شروع ہووے اور رحم کی پکڑ کم زور ہی تو ارگت آف راے دینا جائز ہی

دارو اور جوش انگیز چیزیں دینا کبھی ضرور نہیں ہی

Prognosis.

This should always be guarded ; because, although the immediate consequences of abortion be not alarming, it often debilitates the system, and produces a long train of distressing symptoms dependent on vascular disturbance. The immediate danger depends very much on the extent of the hemorrhage, which is usually more formidable in the latter than in the early months of pregnancy.

Treatment.

The remedial means which bear on the *predisposing causes*, embrace a sedulous avoidance of all those circumstances which produce local and constitutional irritability, congestion, or debility ; and the steady employment of means to subdue such a condition when existent.

If there be *debility* and *irritability*, recourse must be had to sea-air and cold bathing ; the daily use of the bidet ; cold water injections, per vaginam or per anum ; with the exhibition of vegetable tonics, or mineral acids, internally : sexual separation should be enjoined, and a recumbent posture enforced, for some weeks before and after the usual period of abortion ; with abstinence from fermented liquors.

In the majority of cases there is *local congestion*, demanding topical bleeding, by leeches or by cupping from the loins, perineum, or groin ; and in such cases dry diet should be insisted on. Women disposed to abort, should never be present in a lying-in room during parturi-

پیت گرنے کا نتیجہ سمجھنے کے بیان میں

پیت گرنے کا انجام بولنے پر خبر داری کیا چاہئے کیونکہ اگرچہ اسکے گرنے سے خطرہ جان کا نہیں ہوتا ہی تسپر بھی مزاج بارہا کم زور پڑتا اور اسمین دوسرے خللان نمود ہوتے ہیں اگر پیت گرنے کے وقت پر کچھ خطرہ جان کا ہو تو سمجھو کہ لہو کے بہنے سے ہوگا لیکن جاننے کہ حمل کے پہلے مہینوں میں پیت گراتو لہو کا بہنا اکثر کم اور آخری مہینوں میں کثرت سے ہوگا

پیت گرنے کے علاج کے بیان میں

ترغیب کرقي هيں سو علتوں کے دفع کرنے میں چاہئے کہ حاصلہ عورتیں ہر واقعے سے پرہیز رکھیں کہ جس کے سبب سے بدن یا کسو جاي میں تخریش اٹھے یا لہو کا جمع ہونا ہووے یا ناقوانی ہو جارے لیکن یہ علتیں ظاہر ہو تو انکا علاج ایسا کرنا کہ دفع ہو جاوے

یعنے تخریش اور ناقوانی ہو تو حاصلہ کو دریا کے کنارے پر رکھنا تا دریا کی ہوا کھارے اور اسکے پانی میں نہاوے اور سریندی حمام کرنا اور رحم اور مقعد کے نالوں میں تھنڈے پانی سے پچکاری مارنا اور کتربی جڑی بوٹی کا خساندہ بلانا اور قیزاب میں پانی ملا کر دینا اور پیت گرنے کی عادی وقت کے دو تین ہفتوں کے آگے سے بچھونے کا پرہیز کرنا اور عورت کو چٹی سلاے ہوئے رکھنا اور نشہ آور چیزیں کبھی نہیں دینا

ایسی عورتیں کہ جنکو پیت گرنے کی عادت پڑ گئی ہی انکو رحم یا فرج کی جگہوں میں لہو کا جمنا ہوتا ہی جسکے علاج کے واسطے کمر یا سیون یا چڈوں سے جونک یا کتورا یعنی سنگ لگا کر لہو نکالا چاہئے اور روکھا کھانا دینا یعنی مقدور بھری پانی سے پرہیز کرنا اور پانی کے عوض میں کچھ پھل کھلانا اور پیت گرنے کی عادت والی عورتوں کو دوسری عورتوں کی جچکی کے وقت حاضر نہیں رکھنا نہیں تو

ABORTION.

The separation and expulsion of the *ovum* or *egg* from the womb, before the *fœtus* is able to carry on the functions of vitality, independent of its connexion with the womb, is termed Abortion, or Mis-

Symptoms.

Uterine hemorrhage, either with or without flakes of membranes, with intermitting pain.

These are usually preceded by several premonitory symptoms, which are too fallacious to be relied on : such as, lancinating pains in the breast, followed by flaccidity ; cessation of the morning sickness ; rigors, coldness of the lower part of the belly ; and sometimes an offensive discharge from the womb.

Predisposing Causes.

Irritable and feeble condition of the uterus, not admitting of its distention beyond a certain extent ; and premature development of the mouth of the womb.

Exciting Causes.

All such as enfeeble the womb, or destroy the life of the ovum, so as to interfere with the progress of utero-gestation : such as, general febrile excitement ; plethora ; diseased rectum or bladder ; powerful mental emotions ; violent exertion, such as dancing, riding, &c. ; emetics ; purgatives ; fatigue ; rapid and excessive accumulation of the liquor amnii ; syphilitic taint, &c.



اسقاط حمل کے بیان میں

ذکر کیا گیا ہے کہ حمل کے چھوین مہینے تک جنین بچہ بغیر رحم کی اپنے ہی اعضا کی قدرت سے نہیں جی سکتا ہے سو اسوقت کے آگے اگر انڈا رحم کے اندر وار سطح سے جدا ہو کر نکلے تو اسکو اسقاط حمل یا پیٹ گرن کہتے ہیں

اسکی علامتوں کے بیان میں

رحم سے لہو کا بہنا ہوتا ہے کبھی کبھی جہلی کے ٹکڑے اسکے ساتھ نکلتے اور درد بھی وقت بوقت ہوتا ہے

مگر اور علامتیں بھی ایسی جھوٹی ہیں کہ لائق اعتبار کے نہیں جیسا کہ چھا دیوں میں تڑک ہوتی اور وہ ڈھیلے پڑ جاتی ہیں اور فحش کے اروے کھانہ موقوف ہو جاتا اور تھنڈ کی سی تھر تھری ہوتی اور پیٹ کے ذیقے کی جگہ تھنڈی ہوتی اور کبھی کبھی رحم سے تعفن دار رس جاری ہوتا ہے

پیٹ گرنے کو ترغیب دینے کے بیان میں

پیٹ گرنے کی ترغیب دیتی ہیں سو علتیں یہ ہیں کہ رحم کے نفس میں تخریش یا ناتوانی ہونے سے رحم اپنے ایک چھوٹے درجے سے نہیں بڑھ سکتا یا اسکے منہ کے مقدار جلد کلان ہووے

پیٹ کو گراتین سو علتوں کے بیان میں

جنہی علتیں کہ رحم کو کم زور کرتیں یا انڈے کے جاں کو قبض کرتیں اور حمل میں خلل ڈالتی ہیں سو یہ ہیں کہ تب کی حرارت یا زیادتی خون یا پھکنے یا رودہ ششم میں مرض ہووے یا داکا ولولہ خواہ غذاک ہو یا خوشی انگیز یا نامعقول محنت خواہ ناچ سے ہو یا سواری وغیرہ سے یا بارہا قی یا جلاب ہووے یا حاملہ نہایت تھک جاوے یا جہلی کا پانی کثرت سے بڑھ جاوے یا آگے بدان لگنے سے کچھہ خلل آیا ہو

But it may be impracticable to withdraw the urine, and it then becomes necessary to replace the womb, or the bladder may slough or burst, or adhesive inflammation may ensue. The woman being on her hands and knees, the fore and middle fingers of the accoucheur's left hand, well anointed, are to be gently passed up the rectum to the fundus of the womb, which they are to elevate; whilst the neck of the womb is at the same time to be carefully depressed by two fingers of the right hand in the vagina. Should the fingers employed to elevate the fundus of the womb not be long enough to effect this object, a piece of whalebone may be substituted, having a small piece of sponge attached to one extremity, as a pad; but this requires extreme care.

In some few melancholy instances, the womb has been firmly wedged into the pelvis by adhesive inflammation. Such cases have terminated fatally; nor is it probable that the result would have been more favourable had a trocar been passed through the womb, to discharge the fluid of the amnion; or had the symphysis pubes been divided, in compliance with the recommendation of some respectable men. In one case, the bladder was tapped above the pubes; the womb was subsequently reduced, and the woman did well.

In several patients, the womb has remained partially retroverted to the full period of utero-gestation; of course, without an entire retention of urine and fæces. During parturition, after severe and protracted sufferings, the mouth of the womb has descended, and the child has been expelled; but, in some cases, the patients died undelivered.

(۱۱) رحم کا پسندا پہنچنے کی بیماری کا بیان

اگر پھکنے کا نالا ایسا بنگا ہووے کہ استنجا نکالا نہ جاوے تب ہاتھ سے رحم کو برابر پھرایا چاہئے نہیں تو پھکنے میں لہو کا جوش ہوگا اور اسوقت وہ ستر یا پھٹ جائیگا یا چمت جائیگا۔ اسکا معالجہ ایسا کرنا کہ عورت کو کھڑی اور گڑگون پر کھڑے کرنا اور طبیب اپنے ڈائوین ہاتھ کی دو انگلیوں کو قیل لگا کر آہستہ رودہ ششم میں سے رحم کے پیندے تک پہنچانا اور اس پیندے کو آہستہ اٹھانا اور اسوقت سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں کو رحم کے نالے میں گھسا کر اسکی گردن کو اتارنا اگر ان انگلیوں کی لمبائی رحم کے پیندے کو اٹھانے بس نہوتو حوت یعنی وہیل مچھی کی ہڈی کا ٹکڑا لیکر اسکی پی ریسپنڈنج کا ٹکڑا باندھکے انگلیوں کے عوض میں استعمال کرنا مگر ایسی ہتھیار سے بہت خبرداری کرنا ضرور ہی

افسوس ہی کہ کبھی کبھی رحم لہو کے جوش سے پیڑو کے اندر پیوست ہوگیا ہی اور جتنی عورتوں پر کہ یہہ حادثہ گذرا اتنی سب کے سب مرگئی ہیں لیکن بعضے عاقل طبیب کہتے ہیں کہ اسکا معالجہ ایسا کرنا کہ بذل نامی چاکو کو رحم میں چبانا تا کہ جھلی کا پانی نکلے اور راحت کے واسطے پشم ہڈی کی جوڑ کو جدا کرنا غرض میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہہ علاج کبھی نئے ہو تو بھی اغلب کہ فائدہ نہوا ہوگا مگر سچ ہی کہ ایک عورت کو استنجا بند ہونے سے طبیب چاکو لیکر اسکی پشم کی ہڈی کے اوپر سے پھکنے کو چپا کر اسکو خالی کرائے بعد اسکے رحم کو درست کرکے عورت کو بچپایا

بعضی عورتوں کو حمل کے پورے دنوں تک بغیر بند ہونے استنجا اور پاپخانے کے رحم ویسا ہی پیچھے ڈھلا ہوا رہا اور آخر کو نہایت درد سے رحم کا منہ لٹر کر پیچہ نکل گیا مگر بعضی نواد نہو کر ویسا ہی مرگئی ہیں

Cause.

An over-distended state of the bladder, which presses down the rectum, and from its connexion with the womb at its neck, naturally elevates that organ as it rises in the abdomen. This is the most common, but not the only cause of this malposition of the womb ; which, though perhaps never dissociated from distended bladder, may nevertheless be produced by powerful mental emotions, or some other causes acting on the bladder, provided the womb, either by impregnation or disease, be enlarged to about the size it attains between the third and fourth month of utero-gestation.

Treatment.

The regular employment of the catheter is the principal means of cure. The bladder must be emptied twice daily, until the uterus by its growth rises above the pelvis. The catheter should be small, flat, and curved considerably more than under ordinary circumstances ; and generally a flexible male catheter will be required. The distorted course of the urethra must be borne in mind, which will point out the necessity for depressing the handle considerably, during the introduction of the instrument ; and not unfrequently it will be necessary to introduce two fingers into the vagina, so as to depress the neck of the womb.

The bowels should be kept open by clysters ; and absolute rest, in a recumbent posture, must be enjoined. Under this management, the womb very often replaces itself in a few days, without it being requisite to restore the organ to its original situation by any manual interference.

(۵۵) رحم کا پیندا پیچھے ڈھلنے کی بیماری کا بیان

اس بیماری کی علت کے بیان میں

اس بیماری کی علت اثر یہہ ہی کہ پھکنا استنجا سے بھر جا کر تڑا جاتا اور اس حالت میں متعد کی انتڑی کو نیچے دباتا اور پھکنا اوپر چڑھتا جاتا ہی جسکے سانہہ لگاؤ کے سبب سے رحم کا منہہ بھی اوپر کھینچا جاتا مگر اور علتیں ہوتی بھی جانتے کہ انکے ساتھہ بھی پھکنے کی تناؤت ہوئی ہی چنانچہ رحم حاصلہ ہونے یا کچھ مرض آنے سے تیسری اور چارویں مہینے کے حمل کے سریکا بڑا ہووے تو بھی یقین ہی کہ داکے والوں سے پھکنے پر کچھ خلل پہنچتا ہی

اس بیماری کے علاج کے بیان میں

اس بیماری کا بڑا علاج یہہ ہی کہ پرنی یعنی قاتاتیر سے استنجا نکالنا اور چاہئے کہ رحم پیٹرو کے اوپر کے گھیرے پر چڑھے تکت ایک روز میں دو بار پھکنے کو خالی کرتے جانا اور پرنی پتلی چپکی ہوئی اور معمول سے زیادہ خمدار ہونا مگر اثر ایسی بیماریوں میں مرد کی دمدار * پرنی کو استعمال کرنا ضرور پڑتا دلمین یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی بیماری میں استنجا کا نالا بہت بڑگا ہو جاتا اسلئے پرنی لگانے کے وقت اسکے دستے کو خوب نیچے دباتا بلکہ پھکنے کے نالے کو سیدھا کرنے کے لئے دو انگلیاں رحم کے نالے کے اندر رکھ کر اسکی گردن کو ذرہ دبا نا

یا بخانا نہ روز بروز نہ تو پھکاری مار کر انتڑیوں کو خالی کرتے جانا اور صورت کو چتی سلا کر راحت کئی دینا اور بازہا ایسا معالجہ کرنے سے رحم بغیر ہاتھ لگاے کے تھوڑے دنوں میں برابر ہو جاتا ہی

Unless the superincumbent pressure of the gravid womb could be removed, the treatment must be palliative: but the turgescence of the vessels may be diminished by an elastic and well-applied roller; by aperients; by abstemious living; and by keeping the lower extremities as much as possible in a horizontal position.

Œdema of the labia pudendi, or even of the whole body, now and then occurs towards the close of pregnancy, in consequence of the reflux blood being interrupted in its course by pressure.

Aperients, moderate friction, regular but gentle exercise, and when at rest a recumbent posture, should be enforced. When the labia only are œdematous, warm fomentations of decoction of poppies will afford relief. Should the skin be enormously distended, a few slight punctures may be made into the cellular substance, but they are better avoided.

RETROVERSIO UTERI,

Is that displacement of the womb, which occasionally takes place between the third and fourth months of pregnancy, before the uterus has risen above the superior aperture of the pelvis. The fundus uteri (which should incline upwards and forwards) is thrown downwards below the promontory of the sacrum, and presses on the rectum; whilst the mouth and neck of the womb are forced upwards and forwards, either against or over the symphysis pubis. This displacement is commonly attended with constipation, tenesmus, and retention of urine.

(۴۴) رحم کا پیندا پیچھے ڈھلنے کی بیماری کا بیان

تولد ہوئے تگت یہہ بیماری دفع نہیں ہوگی لیکن بالفعل اس سے راحت پانے کے واسطے نرم پٹی اُن رگوں پر باندھنا - جلابان دینا اور کم خوراک کھلانا اور پانوں سیدھا لنبے کے ہوئے بٹھلانا

ساتویں فرج کے لب بلکہ تمام بدن سوچنے کی بیماری ہی جسکا سبب یہہ ہی کہ تولد قریب ہوتے ہی لہو کے بہنے میں آٹکاو ہونے سے سترے لب بلکہ تمام بدن سوچ جاتا ہی

اسکا علاج یہہ ہی کہ جلابان دینا اور نرم مالش کرنا اور روز بروز تھلنے کا مشق رکھنا اور گہر میں رھتے سو وقت جڈی ملا نا البتہ فائدہ ہوگا - اگر فقط ستر کے لبوں کی سوچ ہووے تو خشکاش کے بوٹوں کے جوشاندے سے انکو دھونا اور اگر اُنکی جلد بہت سوچے گڈی ہو تو اُسکی دفع کے واسطے نشتر سے کھو نکچے مارنا اگر فی الحقیقت پوچھے تو ایسا کرنے سے نکچہ خلل ہوگا

رحم کا پیندا پیچھے ڈھلنے کی بیماری کے بیان میں

یہہ حادثہ کبھی کبھی حاملہ رحم پٹرو کے اوپر کے گہبرے پر چڑھنے کے آگے یعنی حمل کے تیسرے اور چوتھے مہینے کے درمیان میں گذرتا ہی یاد رکھیں کہ اگر حاملہ رحم برابر چڑھتا ہو تو اُسکا پیندا سیدھا رخ کرتا ہوا اوپر اور سامنے وار دیکھتا رھتا ہی مگر اس بیماری کے پھراؤ سے اسکا پیندا پیچھے وار مکھن ہڈی کی کھونچ کے نیچے ڈھلا جاتا اور اسکی گردن اور منہ ہڈی کی جوڑ پر یا اس کے اوپر پھری رھتی ہی - اس بیماری میں رحم کا پیندا مقعد کی انتڑی کو دبانا جس سے کیلنے کی رغبت اور پیٹ میں قبضیت ہوتی اور استنجا بند ہوتا ہی

. *Irritation of the neck of the bladder*, connected with an inability to walk; the sensations attendant on procidentia uteri, ardor urinæ, and sometimes retention, with a considerable yellowish mucous discharge, now and then harass women in the early months of pregnancy, but often disappear as the uterus rises and gets above the pelvis.

This painful complaint must be subdued by a recumbent posture, mild and unirritating aperients, particularly castor oil, with mucilage of gum arabic, diminished quantity of fluid, and that of the blandest quality. Should retention of urine and inflammation of the neck of the bladder supervene, the employment of the catheter and lancet must be had recourse to.

Petechiæ, vibices, and ecchymosis, sometimes result from some of the cuticular vessels of the abdomen giving way from distention; this discoloration and cracking of the skin often alarms timid women very unnecessarily.

Gentle friction and a recumbent posture will usually relieve. Should exudation of serum from the cuticular cracks be distressing, the parietes of the abdomen may be sponged several times daily with thin water-gruel, or tepid water.

Varices of the veins of the lower extremities occur during the latter months of utero-gestation, and sometimes give way, occasioning considerable hemorrhage.

حمل کی کیفیتوں کا بیان

چوتھی پہونکنے کی گردن میں قخریش ہوتی اور ماتھ اُسکے چلنے کی ناطاقتی کی بیماری - کبھی کبھی حمل کے پہلے مہینوں میں رحم کے نیچے کرنے کی علامتیں یعنی استنجا چلنے اور استنجا بند ہونے اور پیدلی آنو کی تفریق ہونے سے عورتوں کو تصدیق ہوتی ہے مگر معلوم کریں کہ رحم پیڑو کے اوپر چڑھے بعد سے سب رنجشیں دفع ہو جاتیں

اس رنجش انگیز بیماری کے علاج کے واسطے عورت کو چٹی سلانا اور نرم نرم جلابان جیسا ارڈی کا تیل گوند ملا ہوا دینا اور پیاس کو مارنا لیکن کچھ پینے کو دے تو بالکل سادہ پھیکا دینا اگر پھکنے کی گردن میں لہو کا جوش ہو اور استنجا بند ہو تو پرنی یعنی قاتلیر اگاتا اور فصد کھولنا ضرور ہے

پانچویں لہو بند جانے یا پوست ترک جانے کے سریکے داغوں کی بیماریاں ہیں کبھی کبھی بے داغان حاملہ رحم کے تنے کے سبب سے پیت کی باریک شراین اور رگین پھٹنے سے پیت پر نمود ہوتی ہیں - کم ہمت عورتیں ان داغوں اور پوست کے ترکنے کو دیکھ کر بے سبب گھبراہٹ ہوتی ہیں

اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ عورت کو چٹی سلانا اور نرمی سے پیت پر مالش کرنا مگر پیت پر ہی سو ترکات میں سے پھنسی سما پانی یعنی زرد آب فلکمر عورت کو تصدیق بہت ہوتی ہوتو گنجی یا کمکما پانی لیکر ایک روز کو پانچ سات بار پسینے سے دھونا

چھٹویں لہو کی رگین بانٹے جانیکی بیماری یعنی حمل کے آخری مہینوں میں عورت کے نیچے کے دھرمین میں لہو کی رگین بانٹے جاتی ہیں بلکہ کبھی پھٹی بھی ہیں کہ جس سے لہو جاری ہوتا ہے

This condition of the intestinal canal might be in a great degree obviated by the regular use of ripe sub-acid fruits, vegetables, and moderate daily exercise. Should pharmaceutical interference be necessary, the following formula is very well adapted to overcome the affection.

Compound Extract of Colocynth 1 drachm.

Extract of Hyoscyamus 24 grains.

Beat them well together so as to make a mass to be divided into 24 pills, two or three of which to be taken when the bowels are confined.

The daily exhibition of a common enema, so commonly resorted to on the Continent of Europe, is preferable to the prevalent and pernicious custom in this country of stimulating the bowels to action by a daily recurrence to purgative medicines.

Sometimes the rectum so completely loses its tone, as to become enormously distended with hardened feculent matter, and requires its contents to be broken down, and washed out by some mechanical contrivance.

Severe cutting pain, in the direction of the linea innominata, is occasionally produced by the gravid uterus resting on this edge of bone, when sharper than usual.

Horizontal posture on the back, and the nice adaptation of a soft oblong pad to the pendulous abdomen, supported by a bandage passed over the shoulders, will afford relief.

اگر حاملہ عورت روز بروز تبدیل چلنے کی کثرت رکھے اور بکے پھل اور ترکاری کھائی جاوے تو یہہ بیماری آنا مشکل ہی مگر دواہیونسے علاج کرنا ضرور پڑے تو نیچے لکھے جو نسخے کے موافق گولیان بذاکر دیویں تو یہہ قبضیت دفع ہوگی

کمپونڈ ایکسٹراکٹ آف کولوسنتہ کا ایک درام

یکسٹراکٹ آف ہیمسپیمس کے ۲۴ دانے

دو دنوں کو خوب کوٹکر ملا کر ۲۴ گولیان بنوانا اور پیٹ قبض کیا ہو تو ان

مہین سے دو یا تین کھلانا

انگلستان میں روز بروز پیٹ خالی کر ذیکے واسطے جلابان دینے کا دستور ہی سو

اس سے فرنگستان کے دوسرے ملکوں میں پچکاری مار کر پیٹ خالی کرتے ہیں سو

دستور کو بہت بہتر سمجھتا ہوں

کبھی کبھی رودہ ششم اتنی کم قوت ہوتی کہ پایخانے کو نکالنے کی قدرت

نہیں رکھتی جس سبب سے پایخانہ اس کے 'ذرجمع' ہوتا اور اس سے یہہ انتڑی

پھولی جاتی ہی اُسوقت اسکو مناجذیق کی کسو حکمت سے خالی کرنا ضرور پڑتا ہی

تیسری سخت چیرقے سریکے درد کی بیماری یہہ درد پشم

اور کُکے کی ہڈی کی قور کے جایی میں اٹھتا اور اسکا سبب یہہ ہی کہ وہ قور بہت

قیز ہونے سے اور رحم اسپرٹیکا کرنے سے ویسا درد اٹھتا ہی

اور اسکے علاج کے واسطے چاہئے کہ حاملہ کو چتی سلا کر رکھے اور تونددار پیٹ

کے اطراف ایک بٹی برابر سے جھول باندھنا اور دوسری بٹی کاندھوں کے اوپر سے ایسی

باندھنا کہ اس پیٹ کو اٹھائی ہوئی رہے

A variety of complaints, which depend on *nervous irritability* and *vascular excitement*, are apt to occur, which require the same management as when existing under other circumstances.

To *pressure* of the gravid womb on contiguous viscera, may be referred—

Hæmorrhoids, a disease of frequent occurrence during gestation, in consequence of interruption to the free return of blood to the vena portæ by the hæmorrhoidal veins, producing distention and pain.

First, unload the bowels by mild aperients, such as the super-tartrate of potash, castor oil, confection of senna, precipitated sulphur. &c. *Secondly*, subdue inflammation and pain, by lessening the bulk of the distended hæmorrhoidal vessels by leeches; puncturing the tumified veins; by a poultice composed of oat or linseed meal, and the decoction of poppies; and, *thirdly*, restore the vessels to their original condition by cold enemata and astringent applications.

Should the tumours be a source of much vexation, so as to threaten uterine irritation and contraction, they may be removed by the scalpel, or by a clean-cutting pair of scissors; but this is somewhat hazardous.

Constipation is a very common attendant on pregnancy, and originates in torpor of the bowels, or in pressure of the gravid uterus,

چوتھا طرح بطرح کی رنجشیں جو نسوں کی تخریش اور خون کے غلبے کے سبب سے اس حمل کے ایام میں ہوتی ہیں سو انکا و بسا ہی علاج کرنا جیسا کہ دوسرے ایام میں دے رنجشیں ہووین تو کرتے ہیں

حاملہ رحم اپنے اطراف کی انتڑیوں اور اعضا وغیرہ کے اوپر ٹیکا کرنے سے بے نیچے لکھے جاتی سو بیماریاں آتی ہیں یعنی

اول مولم کی بیماری یہہ بیماری حمل کے ایام میں بارہا ہوتی کیونکہ مقعد کے رگوں سے پرتا نامی رگ کو لہو جاتا ہے سو وقت اٹک ہوتی جس کے سبب سے دے رگین تذابجا تیں اور درد انگیز ہوتی دین

اسکا علاج یہہ ہی کہ اول انگور کا نمک یا ارڈی کا تیل یا سنا مکی کرب یا سفید گندھک بھلا کر جلاب کرنا تا انتڑیاں خالی ہووین دوسرا چونک لگا کر لہو کا جوش یعنی جلن اور درد دفع کرنا تا کہ مولم کی رگوں کا بھلاؤ و دبجاوے یا پھولی ہوئی رگوں کو نشتر مار کر خالی کرنا یا اسی کی بیہیج کے آتے اور خشکاش کے بوڈوں کے جوشاندے سے پبلٹس بنانا باندھنا - اور قیسرا مذکور معالجات کے بعد تھنڈے پانی سے بچکاری مارنا اور قبضیت یعنی سافا کے دواہان لگا کر رگوں کو حالت اصلی پر لانا

اگر بواسیر کے پھول ہوئے رگین ایسی تصدیع دیوین کہ رحم کی تخریش اور سمٹاؤ و ہویگی سریکا معلوم ہووے تو انکو چاکو یا تیز کتري سے تراش کر نکالنا مگر جانین کہ اسمین تھوڑا خطرہ ہی

دوسری بیماری پیٹ قبض کرنے کی یہہ بیماری بارہا حمل کے ایام میں تکلیف دیتی اور اسکا سبب رحم کے داہنے یا انتڑیوں میں سستی پیدا ہونے سے ہی

Infusion of *calumba*, or some other vegetable bitter, taken with an acid and alkali, in a state of effervescence, is beneficial. Should the symptoms be very urgent, so as to endanger the support of the woman, the stomach must be kept in a state of absolute rest, and nourishment must be exhibited by the absorbents of the skin and intestinal canal. *Opium*, to the extent of two grains for a dose, with the same quantity of *capsicum*, is sometimes very efficacious when the stomach is singularly irritable, and the constitution much enfeebled. Now and then, *premature labour*, artificially effected, is essential to the safety of such women.

Cardialgia is often a very troublesome affection of the stomach. This sensation of heat in the throat and fauces, with frequent eructations of acrid fluid, requires the exhibition of such medicines as will carry off the excessive quantity, and correct the morbid quality of the fluid thrown up into the mouth. To secure these objects, *magnesia*, *liquor potassæ*, *liquor ammoniæ*, *vegetable bitters*, &c., are usually employed with advantage.

Pain in the head, with many other symptoms occurring within the first few months of pregnancy, are referrible to vascular congestion, owing to the constitution not being reconciled to the plethora consequent to the cessation of the menstrual secretion ; so that, until the balance in the circulation is established, it is necessary to deplete the system by the steady use of laxatives, and by having occasional recourse to general and local bleeding.

The necessity of these remedial means exists very commonly in women who begin to bear children late in life, as well as in such as are of thick stature, with short necks. Such women should be bled at about the fifth and eighth months, by which means puerperal convulsions may sometimes be averted.

گھسبیا یا چرائیتے کی سریکی اور کچھ کڑی جڑی بوٹی کو گرم پانی میں خساندہ کر کے اس کے پانی کو تیزاب اور تھار کے ساتھ ملانا اور دونوں ملتے اور اُبلتے ہی معاً پلا دینا تب فائدہ بخشدیگا۔ اگر اذیت ہے تو کہ عورت کا جینا مشکل نظر آوے تب معدے کو کمال راحت دینا اور بیمار کو پالنے کے واسطے بدن کے جاذبوں اور انٹریوں سے غذا پہنچانا جبکہ معدہ بہت مضطرب اور بدن ذہایت نہ تو رہے تب افیون دو دانے بھر اور لال مرچ دو دانے بھر ملا کر تھلوی تو بہت فائدہ ہوگا مگر ایک نہ ایک وقت حاملہ عورت اس شکایت سے ایسی پریشان ہو جاتی کہ اس کی جان بچانے کے لئے وضع حمل کرنا ضرور پڑتا ہے

دوسرا سپنہ جلنا ہے سو بھی معدی کی بیماری ہے اس بیماری سے حلق میں گرمی دیتی اور بارہا کھٹا پانی منہ میں ڈکار کے ساتھ آتا اور اُس کا علاج ایسے دواؤں سے کرنا کہ اس پانی کا معتاد اور تدریجی دفع ہووے اس واسطے اس کے مہینوں میں مرگنسیسید اور لیقور پوٹاسی اور لیقورامونی اور کڑی جڑی بوٹی وغیرہ دینے سے فائدہ بخشتا ہے

تیسرا سرکارد اور دوسری ازاری علامتیں جو حمل کے پہلے مہینوں میں نمود ہوتی ہیں سو حیض بند ہو نیکے سبب سے ہوتی ہیں جس سے عورت کا مزاج نا صاف رہتا اور لہو بافراط ہونے سے اُس کے جسم کی کسی دوسری جالی میں جمع ہوتا ہے لیکن اس کے دفع کے واسطے سورن برابر بہے نکت جلاب دیکر با فصد کر کے یا جرنک لگا کر بدن کا لہو کم کرنا

اندر ایسے معالجات ان عورتوں کو ضرور پڑتے کہ جن کو بڑی عمر میں پیٹ رہتا ہے اور بھی ان عورتوں کو کہ جن کا جسم فرہ اور گردن کوئی ہے - غرض ایسی عورتوں کو پانچویں اور آٹھویں مہینے پر فصد کھولنا جس سے جھپکی کے وقت پر تشنچ یعنی کھینچات کے مرض کا اتنا اذیشہ نہ ہوگا

During the term of utero-gestation, the diet should be moderately nutritious, and easy of digestion. All stimulants should be prohibited, because the vascular and nervous systems are already too highly excited.

Regular and moderate exercise on foot should be enjoined ; and all violent bodily exertion, and powerful mental emotions, should be carefully avoided ; for occurrences which produce no disturbance in the constitution of an unimpregnated woman, very sensibly affect one whose mental and physical condition is rendered irritable by impregnation.

The *diseases* and *inconveniences* of the pregnant state may be traced either to *irritability of the nervous and plethoric condition of the vascular systems* ; or to *pressure on contiguous organs by the gravid womb*.

Nausea and *vomiting* are the earliest and most distressing attendants on utero-gestation.

These troublesome complaints harass women most on their first rising from an horizontal position in bed, and sometimes recur frequently through the day. Nausea and vomiting generally disappear soon after quickening ; but with some they continue through every stage of pregnancy.

Medical interference is not always necessary. Should this condition of the stomach be a source of much distress, a *blister*, or *leeches*, or *cupping glasses*, applied to the pit of the stomach, will often afford relief. *Saline aperients*, in moderate doses, taken daily before rising, are useful.

حمل کے ایام میں حاملہ کو قوت دار و مضامیت آور خوراک دینا اور ہر طور کی نشہ اور مسکر رس اور غذا یا عرق دینا بالکل منع ہے کیونکہ حمل کی حالت میں شرابیں اور نسان ہمیشہ متحرک رہتے ہیں

حاملہ روز بروز ایک اعتدال پر پیدل چلنے کی کثرت رکھنا اور اسکو بدن کی ہر طور کی سخت محنت یا داکے والے سے آزاد رکھنا کیونکہ جو تکلیفات کہ فاحاملہ عورت پر گذرین تو اسکو خلل نہیں پہنچتا ہے سو حاملہ عورت کو (جسکا دل اور بدن حمل کے سبب سے نہایت متحرک ہے) جلدی سے اثر کرینگے

جو بیہاریان یا تکلیفین کہ باردار حالت میں ہوتیں سو نسوں کی تاخیر دیش یا شرابیں کے پر خون ہونے پر موقوف ہیں یا حاملہ رحم اپنی اطراف میں سو اعضا پر ٹیکا کھانے سے ہوتی ہیں

اول جی مقلانا اور قی ہونا یعنی اروے کھانا سو حمل کے حالت کی پہلی تکلیف ہے جس سے بہت تصدیع ہوتی ہے

یہ شکایتیں اکثر حاملہ عورتوں کو فاجر کے وقت بچھونے پر سے اٹھتے ہی نمود ہوتی ہیں اور کبھی کبھی بعضی عورتوں کو دمنین بھی بارہا ہوتیں۔ اکثر حاملہ عورتوں کو بچہ پھرے بعد اروے کھانا موقوف ہوتا مگر بعضوں کو حمل کے دن پورے ہوئے تک رہتی ہے

اس کے علاج کی ضرورت نادر ہے مگر معدیکہ مذکور حالت سے بہت تصدیع ہو اور معالجتہ کرنا ضرور پڑے تو پیت کی کوڑی پر پھپھولے اٹھانا یا چونک یا کتورا یعنی سنگ لگا کر لہو نکالنا فائدہ ہوگا اور نمکی جلاب کو چھوٹے خورا کون کے ساتھ روز بروز سیر سے بچھونے سے اٹھنے کے آگے کھانا

DURATION OF PREGNANCY.

Although most modern accoucheurs think that a woman rarely carries a child in utero longer than 273 days, *thirty-nine weeks*, or *nine calendar months*, there is too much evidence to be rejected in support of the opinion, that gestation does sometimes proceed to the extent of forty-five weeks.

A legitimate and rational conclusion, from the mass of authenticated evidence on this subject, appears to be, that the process of utero-gestation *usually* requires thirty-nine weeks for its completion ; but circumstances may occur to retard the perfection of this process, so that the child when born, although later than usual, shall not exceed the ordinary size ; whilst on the other hand it must be admitted, that sometimes the process is prematurely completed, and a perfect child of the usual size expelled two or three weeks before the termination of the ninth month.

Utero-gestation is generally computed either from a single coitus ; from a fortnight subsequent to the last menstrual secretion ; or from the time of quickening. In either of the first two methods of calculating, *thirty-nine weeks* are allowed : in the last, about *nineteen* or *twenty weeks*.

PHENOMENA OF UTERO-GESTATION.

If women lived less unnaturally, pregnancy and parturition would be attended by fewer of those painful symptoms which usually accompany them in civilised society.

حمل کی کیفیتوں کا بیان

حمل کے عرصے کے بیان میں

اگرچہ کہ اندنوں میں اکثر اطبا اس رای پر ہیں کہ نادر ہوتا ہی کہ بچہ رحم میں دو سو تریہتر روز ۲۷۳ یا انتالیس ہفتے یا نو (۹) شمسی مہینوں سے زیادہ رہے تسپر ہی بہت سی دلائل ہیں کہ حمل کے ایام کا حد کبھی پدنتالیس ہفتوں تک بھی ہوتا ہی

اس بات پر آئیں سو معتبر دلائل کو دریافت کرنے سے کامل رائے یہہ تھی کہ اکثر حمل کا معاملہ پورا ہونے کو انتالیس ہفتوں کا عرصہ ضرور ہی مگر کسو طرح کے واقعے یا کیفیتوں کے سبب سے کبھی کبھی حمل کے متدیعے تمام ہونے میں کچھ توقف ہوتا ہی جس سے بچے کا نرادر دیر سے دوتا لیکن قد اسکا معمول پر رہتا ہی ۔ اور اسکے برخلاف بعضے وقت پر بچہ جلد پورے قد کو پہنچتا ہی جس کے سبب سے بچہ نوین شمسی مہینے کے دو تین ہفتوں کے آگے تولد ہوتا مگر معمولی قد پر رہتا ہی

حمل کے ایام کا حساب تین طور سے گنتے ہیں یعنی ایک مرتبہ ہمبستر ہوئے سو وقت یا آخری حیض کے بعد دو ہفتوں سے با بچے کے پھرنے کے وقت سے گنتے ہیں ۔ اگر ایک مرتبے کی منجاعت یا حیض کے بند ہونیکے وقت سے گنیں تو انتالیس ہفتے اور بچے کے پھرنے کے وقت سے حساب کریں تو انیس یا بیس ہفتے گنتے ہیں

حمل کی کیفیتوں کے بیان میں

اگر عورتو نیکے گذران کا طور طبعی ہوتا تو حمل اور جپکگی کی حالات میں اُنہر اتنے دردناک حادثے نہیں گذرتے جیسا کہ اس زمانے کے شہری لوگ میں نمود ہوتے ہیں

At the close of the *fourth month*, it rises above the brim.

During the *fifth month*, it is about midway between the superior aperture of the pelvis and navel.

At the *sixth month*, the upper edge of the fundus uteri is a little below the navel.

At the *seventh month*, just above it.

During the *eighth month*, it is equidistant from the navel and pit of the stomach : and

At the commencement of the *ninth month*, it extends to the pit of the stomach, from which it usually subsides a week or two before labour, to the situation it occupied between the seventh and eighth months.

But in *corpulent* women, external examination communicates very little information ; and therefore it becomes essential to institute an inquiry per vaginam, in order to ascertain the condition of the mouth and neck of the womb.

During the first *four* months of pregnancy, the mouth of the womb is shut up by a glutinous deposit, secreted by the glandulæ nabothi. It is also somewhat increased in size ; changed from its oval to a circular form ; and is thrown rather backwards. The cervix uteri is scarcely altered in length until the *fifth* month, when it begins to shorten and expand, so that it loses half an inch ; during the *seventh* month, another half inch is lost ; and at the end of the *eighth* month it disappears, leaving the circumference of the mouth much larger than before, to be expanded during the *ninth* month.

Thus it appears, that the existence of pregnancy can only be determined by the concurrence of several symptoms.

چوتھے مہینے کے آخری کو پیڑوں کے گھیرے کے اوپر چڑھتا ہی
 پانچویں مہینے میں پیڑوں کے گھیرے اور ناف کے بیچا بیچ میں رہتا ہی
 چھٹویں مہینے میں رحم کے پیندے کے اوپر وار کی جاتی ناف کے
 ایک ذرہ نیچے رہتا ہی

ساتواں مہینا لگتے ہی ناف کے ذرہ اوپر رہتا ہی

آٹھویں مہینے میں ناف اور کوری کے بیچا بیچ میں آجاتا ہی
 اور نواں مہینا لگتے ہی کوری تگت چڑھتا ہی مگر رحم ایک یا دو
 ہفتے آگے جھکی کے پھر اس جگہ تگت اتر جاتا کہ جہاں ساتویں اور آٹھویں
 مہینے میں تھا

اگر عورت قریب ہو تو اوپری پہچانت سے کچھ خبر نہیں پائی جاتی ہی
 اصل ضرور ہی کہ رحم کے نالے کے اندر سے دریافت کریں تا کہ رحم کے منہ
 اور گردن کی حالت معلوم ہوے

حمل نے پانچویں مہینے تک رحم کا منہ سرش کے سے گتے سے موجا
 رہتا ہی جو گٹا نابوتہ نامی گلتیوں سے تفریق ہوتا ہی اور رحم کے منہ کا قد
 بھی ذرہ بڑا رہتا اور وہ بیضہ سا تھا سو گول شکل کا بنتا ہی اور ذرہ پیچھے وار
 پھرا رہتا ہی پانچویں مہینے تک رحم کی گردن کی لنبائی میں کچھ فرق
 نہیں ہوتا مگر بعد اسکے ذرہ کوئی ہوتی اور پھیلنا شروع کرتی ایسا کہ لنبان میں
 آدھا انگل کم ہوتی ساتویں مہینے میں پھر آدھا انگل کوئی ہوتی آٹھویں
 مہینے کے آخری میں گردن کی صورت بالکل نہیں رہتی ہی اور رحم کے منہ
 کی صورت آگے سے چوڑی ہوتی اور منہ نوں مہینے میں پھیل جاتا ہی

غرض اس سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ حمل تھیرنے کے وجود کی پہچانت ایک
 علامت پر موقوف نہیں بلکہ بعضی علامتوں کی دلائل چاہئے

Enlargement of the breasts usually accompanies pregnancy, and is combined with lancinating pains through these glands; and often with the secretion of a whitish serum. But these symptoms will sometimes arise from a diseased condition of the uterus.

Darkened and enlarged areolæ are said to be the best individual proof of impregnation in first pregnancies; but to be able safely to rely on this appearance, much judgment and experience are necessary.

Quickening is the first perception of the fœtus in the womb. Its symptoms are referrible to the sudden starting of the womb above the brim of the pelvis, and to the sudden removal of the pressure of that organ from the iliac vessels; in consequence of which the blood descends, and a temporary exhaustion of the vessels of the brain follows: therefore it is, that women often faint on this occurrence taking place. It usually occurs at a week or fortnight beyond the fourth calendar month, or a little beyond the nineteenth week, and presents demonstrative evidence of utero-gestation; and, although the movements of intestinal gas are sometimes mistaken for it by women themselves, yet a medical man can hardly be imposed upon.

Enlargement of the abdomen is not alone to be relied on, because it may result from diseased abdominal viscera, or from an accumulation of fluid in its cavity.

The gravid womb rises in the abdomen in a ratio corresponding with the advance of pregnancy. Where the parietes of the abdomen are thin, it may be felt *at the end of the third month*, just at the brim of the pelvis.

(۴۶) حمل کی علامتوں کا بیان

تیسری علامت چھاتیوں کا بڑھنا ہی سو اکثر حمل کی حالت میں چھاتیاں بڑھتی ہیں اور انہیں تڑکھتی بارھا سفید رس انہیں تغریق ہوتا ہی تسپر بھی جانا چاہئے کہ یسے علامتیں کبھی رحم کی مریض حالت سے بھی نمود ہوتی ہیں

چوتھی علامت پستون پر ہیں سو حلقے کالے اور بڑے ہوتے ہیں حکما کہتے ہیں کہ پہلے حمل میں یہہ سب سے بہتر دلیل ہی مگر اسکو برابر پہچاننے کے واسطے بہت تشخیص اور تاجربہ چاہئے

پانچویں علامت بچے کا پھرنا ہی جو بچہ رحم میں ہی سو اسکی یہہ پہلی پہچانت ہی اور یہہ علامت رحم پیٹرو کے پھیرے کے اوپر یکا دک آجانے سے اور الیک نامی شراین اور رگین (رحم کے اوپر انہنے کے بسبب) خلعگی پانے سے نمود ہوتی ہی تب اُنکا لہو اترنے پاتا ہی جس کے سبب سے دماغ کی شراین خالی ہوتی ہیں اور عورتیں بارھا اس واقعے پر بےہوش ہوتی ہیں یہہ علامت چوتھے شمسی مہینے کے بعد پہلے یا دوسرے ہفتے یعنی اندسویں ہفتے کے بعد تھوڑے روز گذرے پر اکثر واقع ہوتی ہی اور یہہ حمل پھیرنے کی کامل دلیل ہی اگر چیکہ باو انٹریوڈمبن حرکت کرنے سے کبھی کبھی عورات فریب کباتی ہیں لیکن دانا طبیب اسکو پہچانیکا

چھٹویں علامت پیٹ بڑھنا ہی سو اسکو دایل کامل نہیں سمجھنا کیونکہ کبھی کبھی انٹریوں کی بیماری یا پیٹ کے جوف میں پانی جمع ہونے سے ایسا ہوتا ہی

جب رحم باردار ہی تب حمل کے دنوں پر بتدریج پیٹ کے جوف میں جڑھٹا جاتا ہی اور پیٹ کی دیوار ذرہ پتلی رہی تو بار دار رحم قیسرے مہینے کی آخری تاریخ کو پیٹرو کے اوپر کے پھیرے کے برابر ہاتھ کو لگتا ہی

After parturition, the depletion of its blood-vessels, and the contraction of its muscular fibres, rapidly diminish the bulk of the womb; and the activity of its absorbents restores it in a few weeks to nearly its original dimensions. During pregnancy, the womb occupies the anterior part of the abdomen, being pressed forward by the abdominal viscera, which are attached posteriorly by the mesentery to the spine, by which arrangement the uterine axis is made to approach that of the pelvis, and compression of the blood-vessels that run close to the spine is thus prevented.

EVIDENCES OF PREGNANCY.

Some women pass through the whole term of utero-gestation with but little or no disturbance of the constitution: but in addition to suppression of the menstrual secretion, there are generally other symptoms, which contribute to inform us of the existence of pregnancy.

Suppression of the menses is one of the first and most common proofs; but as this may result from disease, it cannot be universally relied on; and sometimes menstruation will continue for some months after impregnation.

Irritability of body and mind, in consequence of the intimate sympathy subsisting between the uterus and every other part of the system, is another presumptive evidence. This irritability is evidenced by disturbed sleep, febrile excitement, nausea, vomiting, dyspepsia, and peevishness.

حمل کی علامتوں کا بیان

بعد جبکہ کی رحم کی شراین اور رگوں سے لہو گرنے اور منجھلہ بون کے ریشے کھڑے جانے سے رحم کا قد جلد گھٹتا اور اس کے جاذبوں کی معرفت سے تھوڑے ہفتوں میں حالت اصلی پر آجاتا ہے۔ حمل کے وقت پر رحم انٹریونکی ڈھکیل کے سبب سے بیت میں سامنے وار رہتا ہے اور یہ انٹریان اپنے پیچھے وار سطح پر بیت کے پردے کے ایک جھول مسنتری نامی کی معرفت سے پیٹھ کی بانس کو بندھی ہوئی معلق رہتی ہیں جس انتظام سے رحم کا خط پیٹرو کے خط سے ایکساں ہو جاتا ہے اور پیٹھ کی بانس پر دوڑتی ہیں سو شراین وغیرہ دبائی نہیں جاتی ہیں

حمل کی علامتوں کے بیان میں

بعض عورتوں کو بغیر تکلیف کے حمل کے دن پورے ہوتے ہیں تسپر بھی حیض بند ہو نیکیے۔ سوائے اثر اور علامتیں ہیں جن سے حمل ٹھیرنے کا واقعہ ظاہر ہوتا ہے

پہلی علامت حیض کا بند ہونا ہے جو سب سے اول اور عام دلیل ہے لیکن یہ تو کبھی امراض کے سبب سے بھی واقع ہوتی ہے اس واسطے اس پر ہمیشہ اعتبار نہیں کرنا۔ اور کبھی کبھی حمل ٹھیرنے کے بعد بھی حیض کے ایام تھوڑے مہینوں تلگ آتے ہیں

دوسری علامت بدن اور دماغ کی بیقراری جو ہوتی ہے دوسری دلیل ہے اور یہ بیقراری رحم اور مزاج کی نہایت ہم طبعی کے سبب سے ہوتی ہے اور اس بیقراری کی علامتیں یہ ہیں کہ نیند اوجاٹ ہونی اور حرارت ہونی اور جی مٹلانا اور پی ہونا اور بد ہضمی ہونی اور ہیکلی ہونی

During the contraction of the ventricles the blood of the right is forced into the pulmonary artery, from which by far the greater part of it passes by the *ductus arteriosus* into the aorta, whilst a small portion of it is propelled through the lungs, to be returned to the heart by the pulmonary veins. The blood of the left is projected into the aorta, and meets with that of the right, which has passed through the pulmonary artery and ductus arteriosus. The aorta and its various ramifications convey it over the whole system, where, having performed its different functions, the greater part of it is returned to the heart by the vena cava; but a portion diverges from the general circulating system, and is conveyed in its deteriorated or venous state to the placenta, by the umbilical arteries, to have the requisite changes there worked upon it, and to be again returned by the umbilical vein, in the way described.

GRAVID UTERUS.

In consequence of impregnation, the uterus receives increments of new matter in all its component parts. Thus the calibre of the blood-vessels and lymphatics becomes increased, so that at the full term of gestation, the walls of the womb are not thinner than when the organ was unimpregnated, though at this time it is very greatly augmented in bulk.

Not only does this viscus undergo so material an alteration in its bulk, but it becomes changed from being pyriform to the shape of an egg, having its smallest extremity downwards.

(۴۳) جنین بچے کی تشریح اور خصوصیتوں کا بیان

دونوں پیٹ کی پکڑ ہوتی ہے سیدھے پیٹ کا لہو پھیپسے کی شریان کے اندر ڈھکیلا جاتا ہے اور اس شریان میں سے جاتا سو لہو کا بڑا حصہ ڈکٹس آرٹریوسس کی راہ سے اورٹا شریان میں جاتا ہے اور اسکا ایک چھوٹا حصہ پھیپسون میں سوران کر کر پھیپسے کی رگوں کی راہ سے پھر دلکو معاودت کرتا ہے۔ ڈائوین پیٹ کا لہو اورٹا شریان میں ڈھکیلا جاتا اور وہاں سیدھے پیٹ کے اس لہو سے ملتا جو پھیپسے کے شریان اور ڈکٹس آرٹریوسس کی راہ سے اسکو پہنچا ہے تب اورٹا اور اسکی شاخونکی وساطت سے لہو تمام بدن میں بہتا اور اپنی سب خدمت ادا کرکے اسکا بڑا حصہ کاوا رگ کی راہ سے پھر دلکو مراجعت کرتا مگر اسکا ایک چھوٹا حصہ جو سوران کرتے ہوئے کالا یعنی بدن کے پالنے کے واسطے تھوڑا سا نا مناسب ہو گیا ہے سو شراین سے پھر کر آنول ڈال کی شراین کی راہ سے آنول کو بہتا اور وہاں اپنی ضروری حالت پر تبدیل ہو کر آنول ڈال کی رگ کی راہ سے مذکور دورے کے موافق دلکو پہنچتا ہے

حاملہ رحم کے بیان میں

حمل تھیرنے کے سبب سے رحم کے تمام جرم میں تازے عناصر پیدا ہوتے ہیں جن سے رحم کا جسم بڑھتا اور شراین اور رگیں اور جاذبان پھلتے ہیں اور اگر چیکہ حمل کے پورے دنوں میں رحم پھلکر بہت بڑا ہوتا ہے تاہم اسکی دیواریں مذکور تازے عناصر کے پیدا ہونے کے سبب سے نا حاملہ رحم کے سربکی موٹی رہتی ہیں اس عضو کے قد میں اوپر لگے موافق فرق ہوتا ہے لیکن اسکے سواي اسکی شکل میں بھی فرق ہوتا ہے یعنی نا حاملہ حالت پر شعلے یعنی هرم سی شکل تھی سو تب انڈیکی سی شکل لیتا ہے اور اسکی چھوٹی انی نیچے وار رہتی ہے

FŒTAL CIRCULATION.

The umbilical vein takes up blood from the cells of the placenta, by the bibulous orifices of its minute ramifications, and conveys it through the umbilicus along the suspensory ligament to the under surface of the child's liver. On entering the substance of the liver, the umbilical vein empties itself into the left sinus of the *venæ portarum*, then divides into two branches, one terminating in the *vena porta*, the other (the *ductus venosus*) in the left *vena cava hepatica*, just as it is about to enter the *vena cava inferior*; so that the blood of the umbilical vein arrives at the heart under two conditions, one part has passed through the circulating system of the liver, the other has passed directly. Thus the blood of the umbilical vein arrives at the left auricle, and there mingles with the blood returned to the heart by the *vena cava*. (It is necessary to bear in mind that the contraction of the two auricles is synchronous, as is also that of the two ventricles; and that the contraction of the auricles alternates with that of the ventricles, and the same with their dilatation.)

During the dilatation of the auricles the blood which has passed through the system of the fœtus, and that which has circulated through the placenta, is impelled into the right auricle, fills it, rushes through the *foramen ovale* into the left auricle, and there meets with a portion of blood that has circulated through the lungs, and is returned by the pulmonary veins: in this way are both auricles filled, and they contract.

During the contraction of the auricles the blood of the right passes into the right ventricle, and the blood of the left into the left ventricle.

(۴۳) جنین بچے کی تشریح اور خصوصیتوں کے بیان میں

جنین بچے کے سوران کے بیان میں

جنین بچے کی ناف یعنی آئول نال کی رگ اپنی چھوٹی شاخوں کے مدد سے
 کی معرفت سے آئول کے خانوں سے لہو پہنچ کر ناف کے اندر اور آویزندہ پی یعنی
 پٹی کے شمار سے کلیجے کے نیچے وار سطح تک پہنچاتی ہے بعد اسکے کلیجے
 کے نفس کے اندر گھسکر ویڈے پرتیرم کی ڈانوں میں سینس میں خالی ہوتی اور تب
 دو شاخوں میں تقسیم ہوتی ہے ایک ویڈا پرتا سے ملتی دوسری نکش ویڈوسس
 نامی شاخ جگر کی ڈانوں کا رگ سے * اس جگہ پر ملتی جہاں کہ پہلے جگر کی
 کاوا رگ نے نیچے کی کاوا رگ سے ملتی ہے اس لئے آئول نال کی رگ کا لہو
 دو حالتوں میں دلکو پہنچتا ہے یعنی ایک حصہ لہو کا کلیجے کی سوران کر کر
 پہنچتا ہے اور دوسرا حصہ دلکو سیدھا جاتا ہے - اسطور سے آئول نال کی رگ
 کا لہو دل کے ڈانوں میں کان میں پہنچ کر وہاں اس لہو کے ساتھ ملتا جو کاوا رگ سے
 پہنچا گیا ہے (خوب یاد رکھا جائے کہ دل کے دونوں کان کی پکڑ ہمدم ہے اور
 ایسا ہی دل کے دونوں بیت کی سمتا بھی ہمدم ہے لیکن دونوں کان اور دونوں
 بیت کی پکڑ بایکدیگر درپی ہوتی اور انکا پھلاو بھی ویسا ہی ہوتا ہے)

ان دونوں کان کے پھلاو پر جنین بچے کے بدن میں سوران کر کے
 آیا سو لہو اور آئول میں سوران کیا سو لہو سیدھی کان میں پہنچ کر اسکو معمور
 کرتا اور بیضہ سا سوراخ کی راہ سے ڈانوں میں کان میں بھر اس لہو سے ملتا جو
 پہلے سونکی سوران کر کے اُسکی رگ کی معرفت سے دلکو واپس آیا ہے اس صورت میں
 دونوں کان بھر جا کر سمتا کرتے ہیں

ان دونوں کان کی پکڑ ہوتی ہے سیدھے کان کا لہو دل کے سیدھے
 بیت میں اور ڈانوں میں کان کا لہو دل کے ڈانوں میں بیت میں جاتا ہے

* جگر کی ڈانوں کا رگ Left Vena Cava Hepatica. . .

In the anterior mediastinum, there is the *thymus gland*, composed of two lobes : in the female, the *ovaria* are very much elongated ; and the *clitoris* often so much so as to be mistaken for a penis ; and in the male, the *testes* are lodged on the *psoæ* muscles until the seventh month, after which they descend into the scrotum. The *bones* (except those of the ear) are partly cartilaginous at birth, and for some time afterwards.

Besides these, there are several peculiarities in the fœtus appertaining to the circulation of blood, viz. the *two umbilical arteries* and the *umbilical vein*, before described ; the *canalis venosus*, a short branch between the umbilical vein and the left vena cava hepatica ; the *canalis arteriosus*, an artery arising from the pulmonary artery, and passing obliquely into the aorta ; and an opening in the septum of the auricles, called the *foramen ovale*.

(۴۲) جنین بچے کی تشریح اور خصوصیتوں کا بیان

چھاتی کے سامنے وار کوٹھری تھیمس نامی گلتی سے بھری رہتی اور اس گلتی کو دو پھانک ھین اگر عورت بچہ ھو تو اُسکے انڈیکی گلتیان بہ نسبت اسکی لنبی ھوتی ھین اور اُسکا دانہ بارھا ایسا لندا رہتا ھي کہ ھر کوي اسکو کبر سمجھیکا - مرد بچہ ھو تو اسکے خصیے ساتوین مہینے تک پسوي نامی عضلات یعنی مچھلیونڈر ھتے ھین لیکن ساتوین مہینے کے بعد اپنی فوطے یعنی تھیلی مہین اُترتے ھین - تولد کے وقت بلکہ تولد کے بعد تھوڑے وقت تک بچے کے کان کی ھڈیوں کے سوا ے باقی سب ھڈیوں کی بناوٹ نافص ھڈی اور چپنی ھڈی یعنی کُری سے ھي

سوائے انکے اور تھوڑی خصوصیتیں بچے کے لہو کے سوران کے باب میں ھیں سو یے ھین کہ مذکور آنول نال کے دو شراین اور ایک رگ دی اور بھي کانالس وینوسیس یعنی نہری رگ (جو ایک کوئی شاخ ھي سو آنول نال کی رگ اور ژانویں طرف کی جگر کی کاوارک * کے بیچ میں چلتی ھي) اور کانالس ارقریو سس یعنی نہری شریان جو ایک شریان ھي کہ پھیپسے کے شریان سے پھٹکر ترجیہی لگاو سے اور ژا نامی شریان کو پہنچتی ھي اور ایک سوراخ دل کے کانوں کی دیوار میں ھي جسکو بیضہ سا سوراخ † کہتے ھین سو جنین بچے کی خصوصیتیں ھین

* جگر کی کاوارک Vena Cava Hepatica. . .

† بیضہ سا سوراخ Foramen Ovale. . .

At the *fourth week* of utero-gestation, there exists an oviform mass, of about the size of a hazel-nut, consisting of the chorion, with a beautiful shaggy covering, principally composed of its vessels; of the amnion; liquor amnii; and fœtus, which appears only as an opaque spot, not exceeding in size a large ant.

By the *fifth week*, the fœtus resembles in shape and size the malleus of the internal ear, being about a quarter of an inch in length. About the *sixth week*, it resembles the section of a French bean in its form; the budding extremities may be traced, and its head and body are nearly equal in size.

At the *seventh or eighth week*, all the parts are distinctly formed, and the fœtus is from one to two inches in length, and about three drachms in weight.

During the *third month*, the length is about six inches.

By the *fifth month*, it is usually ten inches long.

At *seven months*, it is about fifteen inches in length.

And at the termination of the *ninth month*, or the full period of utero-gestation, the average length is twenty inches, and the average weight seven pounds.

PECULIARITIES OF THE FŒTUS.

The *kidneys*, *capsulæ renales*, and *liver*, are disproportionably large; the *lungs* are nearly black, collapsed, and of greater specific gravity than water, because they have not been distended by air. Until the seventh month, the pupil is occupied by a highly vascular membrane, termed *membrana pupillaris*;

(۴۱) جنین بچے کی تشریح اور خصوصیتوں کا بیان

حمل کے چوتھے ہفتے پر رحم میں ایک بیضہ نما لٹڈا فندق کے برابر رہتا ہے جس کی ترکیب یوں ہے کہ باہر وار جھلی اور ایک خوشنما کھر کھرا لٹافہ ہے جو اسی جھلی کے شرین سے بنتا ہے اور بھی اندر وار جھلی اور جھلی کا پانی اور بچہ بھی ہے جو ایک غیر شفاف نقطے کی شکل پر ایک چبوتی کے قد کے برابر نظر آتا ہے

حمل تھیرے بعد پانچویں ہفتے پر بچے کا قد اور شکل اندر وار کان کے ہڈوڑی نامی ہڈی کے قد اور شکل کے برابر ہے اور پاؤں انگلیاں بھی چھتویں ہفتے پر اسکی شکل فرانسیسی لوہے کے آدھے دانے کے سیریکی ہوتی ہیں اور اس عرصے پر اسکو پھٹتے سو اعضا نمود ہوتے ہیں اور سر اور بدن اسکا ایک قد پر رہتا ہے ساتویں اور اٹھویں ہفتوں پر بچے کے تمام اعضا صاف بنے جاتے ہیں

تب بچہ لذبائی میں دو انگلی اور وزن میں شمار تین درام کا ہے

حمل تھیرے بعد تیسرے مہینے کو بچہ شمار چھ انگلیاں رہتا ہے پانچویں مہینے کے اندر انٹر دس انگلیاں ہوتا ہے ساتویں مہینے کو پندرہ انگلیاں ہوتا ہے

حمل کے پورے دنان یعنی نوویں شمسائی مہینے کو بچے کی اوسط لذبائی بیس انگلی ہے اور اوسط وزن میں سات پونڈ ہے

جنین بچے کی خصوصیتوں کے بیان میں

جنین بچے کے گردے اور گردوں کے ڈھکنے اور کلیجہ اس کے بدن

کے قد کے بنسبت بے حد بڑے ہیں - پھیپسے کالے اور موچے ہوئے رہتے اور ہوا سے نہیں پھولے جاتے کے سبب سے وہ وزن میں پانی سے بھاری ہیں یعنی پانی میں رکھے تو نیچے جاتے ہیں ساتویں مہینے لگ پتلی کی جاے میں ایک خون آور پردہ رہتا ہے جسکو پتلی کا پردہ کہتے ہیں

The placenta is not to be seen as an appendage to the ovum till nearly the completion of the second month.

Functions analogous to *respiration* and *nutrition* are probably performed by the placenta. In this organ the blood acquires the stimulating and nutritious qualities essential to the existence and growth of the fœtus.

In the human female, the number of placenta usually correspond with the number of children.

The *funis umbilicalis*, or navel string, is the means of connexion between mother and child.

It is composed of two arteries, which originate from the internal iliacs of the child ; and of one vein, which returns the blood from the placenta to the fœtus. These vessels are united by a gelatinous substance, and enveloped in a sheath, formed by a duplicature of the chorion and amnion. The funis is usually about twenty inches in length, and the vessels run in a spiral direction. It has nerves from the grand sympathetic.

FŒTAL STRUCTURE AND PECULIARITIES.

So minute are the different parts of the fœtus, for several weeks after impregnation, that even when submitted to microscopic examination, it presents itself only as a gelatinous, semi-transparent, greyish mass.

(۴۰) جنین بچے کی تشریح اور خصوصیتوں کے بیان میں

حمل کا دوسرا مہینہ قریب پیرا ہونے کے آنول انڈے کے علاقہ دار اعضا میں نظر آتی ہے

اغلب ہی کہ آنول کی قدرتیں یہ ہیں کہ تنفس اور پرورش کے در عوض عمل کریں اور جنین بچے کا جان مندھالین اور بچے کو پختہ کرنے کے واسطے جو تحریک اور پالنےہار خاصیت کہ لہو کے باب میں ضرور ہی سو اس عضو میں پائی جاتی ہے

اکثر بنی آدم کی عورتوں میں فی بچے کو ایک آنول رھتی ہے
مان اور بچے کے بیچ میں آنول نال کی معرفت سے لگاؤ ہے

اسکی ساخت یہہ ہے کہ دو شراین ہیں جو بچے کے اندر وار الیک شراین سے پھٹتے ہیں اور ایک کالم لہو کی رگت ہی جس سے لہو آنول میں سے بچے کے جسم کو پہنچتا ہے - یہ شراین اور رگین ایک جلی یعنی منجمد مادہ کے اندر ملفوف ہیں اور انکے اطراف ایک غلاف رھتا ہے جو باہر وار اور اندر وار جھلی کے پلٹنے سے بناہی اس نال کی لنباہی اکثر بیس انگل کی ہے اور اسکی رگین پیچیدہ دوڑتی ہیں اور اسکے نسان بڑا سمپا ٹیڈک* پتھا یعنی نس سے پھٹتے ہیں

جنین بچے کی تشریح اور خصوصیتوں کے بیان میں

حمل ٹھیرے بعد تھوڑے ہفتوں تک بچے کے اعضا ایسے باریک رھتے ہیں کہ میکرسکوپ + سے بھی دیکھ تو جلی یعنی منجمد مادہ سا نیم شفاف اور خاکی رنگ کا انڈا یا جڑہ دسٹا ہے

* سمپا ٹیڈک عصب کا نام ہے

+ میکرسکوپ ایک طور کا آئینہ ہے جس سے دیکھ تو چھوٹی چیزیں کلان نظر آتی ہیں

In the fourth volume of the *Medico-chirurgical Transactions*, an analysis of it, by Dr. Bostock, is given. It has also been analysed by Vauquelin, Berzelius, and Scheele.

PLACENTA OR AFTER-BIRTH, AND FUNIS UMBILICALIS OR NAVEL STRING.

The *placenta*, or after-birth, constitutes the medium of communication between the mother and the child. It is a thick, soft, round, lobulated, spongy, vascular mass, adhering by vessels to the fundus, or anterior and superior part of the uterus, and connected to the foetus by the *funis umbilicalis*.

It consists of a maternal and foetal portion, which have no communication by continuity of canal, so that if it be injected by the uterine vessels the injection does not pass from them into the foetal part of the placenta, nor from the umbilical vessels into the maternal portion.

The maternal or cellular half of the placenta appears to be formed by the uterine vessels shooting into the decidua; and the foetal half, or that portion in which the two umbilical arteries ramify minutely over the maternal cells, is probably formed by the shaggy and external layer of the chorion.

حکیم باسٹک صاحب نامی اس پانی کی ترکیب بیان کی ہیں مگر دوسرے حکما یعنی واکلان نامی اور برزیلیس نامی اور شیل نامی فیلسوفان بھی اس کو بیان کیے ہیں

آنول اور آنول نال کے بیان میں

حمل کے وقت پر جب بچہ رحم میں رہتا ہی تب ماں اور بچے کے بیچ میں اس آنول کی معرفت سے لہو کی آمد و رفت ہوتی ہی اور آنول کہ موٹی اور نرم اور گول پھانکدار اور یسپنچ سا خون آور لندا ہی سو رحم کے پبندے اور اس کے سامنے اور اوپر وار کے جایوں میں شراین کی وساطت سے پیوست رہتی ہی اور اس کے نال کی معرفت سے بچے کو لگی رہتی ہی

آنول کو دو پرت ہیں ایک مانکا اور دوسرا بچے کا لیکن ظاہراً ایک پرت کے شراین دوسرے پرت کے شراین کو نہیں پہنچتی ہیں مثلاً رحم کے پرت کے شراین میں لال رنگ سے پچکاری مارے تو یہ لال رنگ بچے کے پرت میں نہیں پہنچتا اور ویسا ہی نال کے شراین کی معرفت سے بچے کے پرت کے شراین میں بھی لال رنگ سے پچکاری مارے تو یہ لال رنگ ماں کے پرت میں نہیں گھسٹا ہی

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ رحم کے شراین رحم کے موسمی پردے میں گھسکر پھیلنے سے آنول کا مادری یعنی خانہ دار پرت بنتا ہی اور بچے کا پرت یعنی وہ ٹکڑا جسمیں نال کے دو شراین ہاریک شاخوں سے مادری لہو کے خالے کے اوپر پھیلتے جاتے ہیں سو اغلب ہی کہ باہر وار موسمی پردہ کی بیرونی گہرے سطح سے پیدا ہوا ہی

Immediately after conception, the vessels of the interior and highly vascular surface of the uterus take on increased action, and secrete a thick, extremely tender, lacerable, and cribriform membrane which may be divided into two laminæ; the one in contact with the uterus, bearing the name of

Tunica decidua uteri;

and the other, from being reflected on the first, is called,

Tunica decidua reflexa.

The tunica decidua uteri remains as the proper membrane of the uterus until after parturition, when it is discharged with the lochiæ, a portion having come away with the chorion. The tunica decidua reflexa is extremely thin, and becomes much more so as the ovum increases in size: in the earlier months of utero-gestation, it may be easily separated from the tunica decidua reflexa, but after the fourth or fifth months, from constant pressure against it, it becomes as it were identified with it, and no longer distinguishable: hence, on dissection of the gravid uterus, during the latter periods of pregnancy, we can detect but three membranous coverings between the uterus and the foetus, viz. the tunica decidua uteri, the chorion, and the amnion.

The *liquor amnii*, which distends the involucria or membranes, seems principally intended to preserve the delicate foetus from the pressure of the uterus during gestation; and during parturition, to perform the office of a soft and inimitable wedge, by which the os uteri and other parts are prepared for the passage of the child.

حمل ٹھہرتے ہی رحم کے اندر وار کے خون اور سطح پر ہین سو رگون اور شراین کو جوش ہوتا اور ایک موٹا اور نازک چھلنی دار پردہ تفریق ہو جاتا ہی جسکو دو بُرت کہہ سکتے ہیں ایک بُرت جو رحم کی جوف کے سطح سے پیوست رہتا ہی سو اُسکو

رحم کا موسمی پردہ کہتے ہیں

دوسرا بُرت جو مذکور بُرت پر اُلٹ کر پڑا ہی سو اُسکو

رحم کا پلٹھا ہوا موسمی پردہ کہتے ہیں

رحم کا موسمی پردہ جچکی ہوئے ٹکٹ رحم کے خاص پردیکی طور پر رہتا ہی اور جچکی مین اسکا تھوڑا نکڑا باہر وار جھلی کے ساتھ گرتا اور باقی سب غلاظت کے ساتھ نکلتا۔ رحم کا پلٹھا ہوا موسمی پردہ نہایت پتلا اور نازک ہی لیکن انڈا جیسا جیسا پختہ ہوتا وہ بھی تیسرا تیسرا گھٹتا جاتا اور حمل کے اول مہینوں مین اس پردیکا بُرت رحم کے موسمی پردیکے بُرت سے جدا کرنا سلیس ہی لیکن چوتھے یا پانچویں مہینے کو اتنے روز گزرنے سے ایسا بایکدیگر چمٹ جاتے کہ کوی تمیز نہیں کر سکتا بلکہ دونو ایک ہی ہو جاتے ہیں اس سبب سے اگر حمل کے آخری مہینوں مین باردار رحم کی تشریح کرتے ہوتو بچے اور رحم کے بیچ مین فقط تین پردے باقی رہتے ہیں یعنی ایک رحم کا موسمی پردہ دوسری باہر وار کی جھلی اور تیسری اندر وار کی جھلی ہی

جھلی کا پانی جو جھلیوں کو بھرتا اور تناتا ہی سو اسکی بڑی قدرت

یہہ دستی ہی کہ حمل کے وقت نازک بچہ اسمین معلن رہے تا رحم کا دھکا نہ لگے اور تولد کے وقت یہہ جھلی ایک نرم زور آور پچر بنتی اور بچے کے گذر کے واسطے رحم کے منہ اور نالے کو کشادہ کرتی ہی

The male semen having been transmitted through the uterus, and by the tubæ Fallopianæ, to the ovaries, stimulates one or more of the vesiculæ Graafianæ, which *ab origine* appear to contain ova, and the rudimental matter of the fœtus. Some physiologists doubt this.

The fimbriated extremities of the tubes expand and embrace the ovaria, having become during the coitus ready to receive the ovum, which is about to escape from the ovarium. The impregnated ovum bursts through the peritoneal covering of the ovarium, and enters the grasping and open end of the tuba Fallopiana, of the fecundated side; along which it is conveyed into the uterus in about three weeks after conception, there gradually to undergo its complete development. Although this is the opinion generally entertained, Sir E. Home says he has seen the ovum in the womb at the end of eight days.

OVUM OR EGG.

The result of conception having been traced into the uterus, it contains the primordial parts of the child, although they can scarcely be detected, on account of their minuteness and transparency.

It will be found to have two membranous coverings, having a gelatinous substance interposed between them. They are, the

Chorion, and

Amnion;

the latter being the inner, and the former the outer covering of the fœtus. These, with the

a fluid secreted by the amnion, constitute the complete ovum.

انڈے کے بیان میں

اور مرد کی منی رحم میں سے اور فلوی نالوں کی راہ سے انڈوں کی گلتیوں کو پہنچتی ہے اُن میں ہیں سو ڈگراف پھنسی کے سر یکے دانے منی کے لگنے سے اشکالے جاتے ہیں اور جنک اندر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انڈے اور بچے کے عناصر ہیں مگر بعضے فیلسوفان اس بات پر شک رکھتے ہیں

مبا شرت سے فلوی نالوں کی جہالر کی سی اپی کھلتی اور انڈوں کی گلتیوں پر ڈھانپی جاتی اور اسبطور پر گلتی سے نکلتے ہیں سو انڈوں کو لینے تیار رہتی باردار انڈا اپنی گلتی کے غلاف کو پھاڑ کر حمل تھرے سو پکھوے یعنی بازو کی طرف کے نالے کے کشادہ منہ میں داخل ہوتا اور حمل تھیرا سو تین ہفتوں کے بعد فلوی نالے کی راہ سے رحم میں داخل ہوتا ہے تاکہ اس میں پختہ ہو وے خیر اکثر مصنفان اس مدت کے قایل ہیں لیکن سر یورڈ ہیم خان بہادر لکھا ہے کہ خود حمل تھیرے سو آٹھین روز پر انڈے کو رحم میں دیکھا ہے

انڈے کے بیان میں

غرض حمل تھیرنے کا نتیجہ یعنی انڈا رحم کے اندر پہنچتا جسم میں جنین بچے کے تمام اعضا کے عناصر رہنے ہیں اگرچہ انکی شفافی اور باریکی کے سبب سے انکو تمیز کرنا دشوار ہے

لیکن اسکے اطراف دو جھلیاں ہیں جنکے بیچ میں جلی یعنی منجمد رس سا ایک مادہ ہے

ان میں ایک کو باہروار جھلی جو جنین کے باہروار کا لفافہ ہے اور ایک کو اندروار جھلی کہتے ہیں جو جنین کے اندروار کا لفافہ ہے اور جھلی کا پانی

جو اندروار جھلی سے تفریق ہوتا ہے سو اُن سب چیزوں کو انڈا نام رکھتے ہیں

equal parts of the *liquor aluminis compositus* and distilled water, should be thrown into the vagina, three times a-day; the hip bath cold; or the application of cold water to the loins and pubes, by the bidet, or by a sponge or cloth, ought to be employed every morning; and, if convenient, sea-bathing may be tried. In addition to these means, sexual separation, with the avoidance of fluids as much as possible, and moderate regular exercise, must form part of the plan of treatment.

CONCEPTION.

Before entering on an examination of the contents of the gravid uterus, the obscure but interesting subject of *conception* must be alluded to: any deeper investigation of it would only serve to convince the inquirer, that scarcely any practical advantage could result from the pursuit. The works of Malpighi, Harvey, Spallanzani, Blumenbach, Denman, and Ryan, may be consulted with advantage on this function.

It appears to be essential to fecundation, that, on the part of the female, the ovaria contain some vesicles in a healthy condition, and all the passages to them unobstructed; on the part of the male, the testicles must be in a healthy state, so that semen may be secreted. In general, there is both in the male and female a determination of blood to the whole genital system, constituting the venereal oestrus, but this is not essential; and, as the immediate cause of impregnation, there must be sexual intercourse.

لیکچر الومنس کمپوزیٹس کے ہم مقدار بھیکے سے ٹپکایا ہوا پانی ملا کر رحم کے نالے میں پھکاری سے مارنا اور روز بروز فجر کے وقت پر تھنڈا سرینی حمام کرانا یا پشم اور چٹوں کو اسپنج یا کپڑے سے خذکی پہنچانا اگر دریا دردی ملکوں میں ہووین تو دریا کے پانی سے نہلانا اور مذکور معاملے کرتے سو وقت ضرور ہی کہ مرد سے پرہیز کریں اور حتی المقدور پیاس کو مارین اور روز بروز ساری یا پیدل چلنے کا مشق کریں

حمل ٹھیرنے کے بیان میں

حاملہ رحم کے مضمون کے بیان کرنیکے آگے اس مقام میں حمل ٹھیرنے کی فائدہ کیفیت کا شمع ذکر کرنا ضرور ہی اگر اسکا بیان طویل کریں تو بھی فقط یہ معلوم ہوگا کہ نہایت دریافت کرنے سے تولد کے معاملے میں استعمال کرنے کے واسطے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا ہی اور کسی طبیب کو اس عمل کی دریافت کرنے کی خواہش ہو تو فیلسوفانِ یمنے صافیگی صاحب اور ہاروی صاحب اور سپالزانی صاحب اور بلو صباغ صاحب اور ڈن من صاحب اور رابن صاحب نے تصنیف کی سو کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوگا

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عورت کے حتمین حمل ٹھیرنے کے لئے انڈے کی گلتیوں میں تھوڑے سے تندرست پھنسی سے دانے ہووین اور انکی تمام گذر گاہوں میں رستہ خلاصہ رہے اور چاہئے کہ مرد کے خصیے تندرست رہیں تا مٹی کی تفریق برابر ہووے اکثر حمل ٹھیرنے کے لئے مرد اور عورت کے اعضا متنازل میں بھی لہو بہتا اور جمع ہوتا ہی جسکو عیش کی رغبت کہتے ہیں - یہہ تو ضرور نہیں مگر حمل ٹھیرنے کے واسطے مباشرت شرط ہی

MENORRHAGIA OR PROFUSE FLOW OF MENSES.

By Menorrhagia is meant, an immoderate secretion of the menstrual discharge; either in the *quantity* which flows at the usual time, or in the *frequency* of its recurrence, or length of period.

Cause.

A plethoric and enfeebled condition of the system, with uterine congestion, and this generally connected with lax fibre and deficient tone in the extreme vessels of the uterus.

Treatment.

Every circumstance and pursuit, with all such articles of food as accelerate the frequency, and increase the force of the action of the heart and arteries, must be sedulously guarded against.

During the term of menstruation, absolute quietude of mind, and body in a recumbent posture, must be enjoined; and cold may be applied to the pubes and loins. Should there be much vascular action, the *potassæ nitras*, in doses of five grains every hour, is useful; but if the pulse is feeble, the mineral acids liberally administered will sustain the vital powers, and perhaps constrict the secreting vessels. The superacetate of lead, with acetic acid and opium, may be advantageously administered.

During the interval, a few ounces of blood may be advantageously removed from the uterine region; an injection, composed of

استحاضہ کی بیماری کے بیان میں

استحاضہ کی معنی یہہ ہی کہ حیض معمول کے وقت پر بے مقدار یا اسکی ایام بار بار آوین یا اسکی معمولی مدت سے زیادہ بہتے رہے

استحاضہ کی علت کے بیان میں

عورت کا بدن پر خون لیکن مزاج قاتوان حالت میں رہتا ہی اور رحم بھی بھوندار ہوتا ہی اور انکے ساتھ رحم کی شراین میں ذاتوانی رفتی ہی

استحاضہ کے علاج کے بیان میں

ہر ایک کام اور چال اور غذا سے بھی جو دل اور شراین کو زور پہنچاتے ہیں بہت پرہیز کرنا

حیض بہتے سو وقت عورت لیٹی ہوی رہنا اور اسکے بدن اور دل کو راحت ہونا اور بشم اور جڈوں کو خنکی پہنچانا اگر شراین کی طیش سے بدن میں بخار ہونو گھنٹا بگھنٹا پانچ دانے بھر شورا پانی میں دے تو فائدہ ہی مگر نبض کم زور چلتی ہو تو معدنی تیزاب دینا تب بدن کی توانائی سنبھالی جاییگی شاید تغریق کرتین سو شراین کو سمٹا و دوگی اور آسٹیت آف لیمڈ اور افیون دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہی

حیض کی تغریق ہونے کے وقفے میں رحم کے نزدیک کی جگہوں سے

تھوڑے اونس* لہو نکالنا فائدہ بخشیدگا اور ایک دن میں تین بار پھٹکڑی سے بناتے سو

سیال ادویہ کاماب	خشک ادویہ گارزن	* اونس فرنگستان کا ایک مقدار ہی
۶۰ بوند - ۱ درام	۲۰ دانے - ۱ اسکرپل	
۸ درام - ۱ اونس	۳ اسکرپل - ۱ درام	
۲۰ اونس - ۱ پینٹ	۸ درام - ۱ اونس	
۸ پینٹ - ۱ گالن	۱۲ اونس - ۱ پونڈ	

DYSMENORRHOEA, OR PAINFUL MENSTRUATION.

This diseased condition of the uterine function occurs principally to women who menstruate sparingly ; and they are usually barren. There is generally severe uterine pain, which is augmented by external pressure: the head and stomach sympathises with the uterus; and there is a sense of bearing down. The secretion is often mixed with coagula and filaments of a membrane, very similar to the *decidua uteri*.

Cause.

A subacute-inflammatory state of the inner surface of the uterus, inducing constriction of its secerning vessels.

Treatment.

During the secretion of the menses, local bleeding is decidedly useful ; the hip bath, with warm water, may be used twice a-day ; and, as often, an enema should be thrown into the rectum, composed of at least a pint of thin gruel or warm water, with a drachm of tincture of opium. Full doses of the extractum hyoscyami, with camphor and opium, combined with nauseating medicines, will sometimes afford considerable relief. Valerian, ammoniated tincture of guaiacum, and acetate of ammonia, have all proved useful.

During the interval, local bleeding should be employed once every week ; an aloetic laxative must be daily exhibited ; the warm hip bath should be had recourse to once a-day ; and regular exercise strongly enforced. A well conducted course of mercury, so as to keep the system sensibly under its influence for several weeks, has, in a few instances, been beneficial.

حیض کی تفریق دشواریا درد ناک ہونی کے بیان میں

رحم کی قدرت میں یہہ مریض حالت انثران عورتوں کو ہوتی کہ جنکا حیض قلت سے نکلتا ہی ایسی عورتیں اکثر بانچہ رھتی ہین اور بارہا رحم میں سخت درد رھتا اور دابے تو زیادہ ہوتا ہی - سر اور معدہ رحم سے ہم طبع ہی رکھتا ہی اور رحم سکتا جانا ہی سیکا درد اٹھتا اور رحم کی چھلی کے سیکے ریزے اور جھوٹ حیض میں ملے دے رھتے ہین

حیض کی تفریق دشواریا درد ناک ہونی کی علت کے بیان میں جانو کہ اس بدماری میں رحم کے اندر وار کا سطح لہو کے جوش کی حالت میں ہی جس کے سبب سے حیض کی تفریق کرتیں سو شرین کے منہ میں تنگی ہو ہی

حیض کی تفریق دشواریا درد ناک ہونیکا علاج

حیض بہتے سو وقت رحم کی نزدیک کی جاییں سے لہو نکالنا جس سے بے شک فائدہ بخشیدگا اور روز بروز ایک روز میں دو بار سر ہنی حمام کرانا اور اسید و افق اد سیر گنجی یا گرم پانی ایک ڈرام پیر افیونی عرق نے ساتھ ملا کر متعدد کی راہ سے پھکاری مارنا ہندین معہ کافور اور افیون کے دینے اور انکے ساتھ جی متلانے کی دوائیں دینے سے بھی کبھی کبھی فائدہ ہوگا اور بھی ولریاں اور امونیشڈ ٹنگٹور آف گویکم اور آسٹیت آف امونیا دینے سے بھی فائدہ ہوا ہی

حیض کے ایام کے وقفے میں ہر ہفتے کو ایکبار رحم کے نزدیک کی جاییں سے لہو نکالنا اور روز بروز مصبر یعنی ایلوے کا نرم جلاب دینا اور گرم سرینی حمام اور سواری یا بیدل چلنے کی ورزش کی ثمرت کرانا اور تین چار ہفتوں تک منہ پکا رھے سیکا پارا کھانے سے بھی بعضوں کو فائدہ ہوا ہی

Treatment.

The management of suppression of the menses must depend on whether the suppression be *occasional* or *established*.

Should it be *occasional*, (by which term is meant the sudden and casual suspension of the secretion, either before or during its flow,) the symptoms are usually acute, and require the abstraction of blood, locally and generally; saline purgatives; and the warm hip bath. Should there be much uterine pain, opium, henbane, poppy, stramonium, or any narcotic, with a diaphoretic, will afford relief; particularly if conjoined with the abstraction of blood from the vicinity of the uterus by leeches or cupping.

But, should the suppression have become *established*, it will be highly necessary to ascertain whether it is connected with any disease of the uterus. If it be not, the case demands the same treatment as is recommended in *emansio mensium*, (or the non-appearance of the menses) with the addition of stimulating injections, particularly of ammonia.

حیض کے بند ہونے کے علاج کے بیان میں

حیض دوطور سے بند ہوتا ہے ایک تو کبھی کبھی بند ہوتا ہے دوسرا تو بالکل بند ہے ہوجاتا ہے اس واسطے چاہئے کہ ان دونوں طور کی تشخیص خوب کر کے علاج کرنا

پہلا کبھی کبھی بند ہوتا ہے یعنی اتفاقاً لہو سے حیض کی تفریق ہونا خواہ حیض بہنے کے آگے یا بہنے پر یکایک بند ہوجاتی ہے اگر اس طرح دووے تو اکثر اس کی علامتیں بڑی شدت سے ظاہر ہوتی ہیں اور ان کے علاج کے لئے قصد کہولنا اور رحم کے نزدیک ہین سو جگہوں سے سنگت یا کتورہ یا جو تک لگا کر لہو نکالنا - اور نمک کے جلابان دینا اور گرم سرینبی حمام کرانا - اگر رحم میں سخت درد ہو تو انیوں یا ہندیوں یا خشخاش یا دھتورا یا دوسری کچھ مسکر دوا اور عرق آور یعنی پسینا نکال دین سو دوائیں دے تو فائدہ بخشے گا مخصوص ادویہ مذکور سے کوئی ایک دوا دیتے سو وقت اس کے ساتھ رحم کی نزدیک کی جائے سے کتورہ یا سنگ یا جو تک لگا کر لہو نکالے تو بہت فائدہ ہوتا

دوسرا حیض بالکل بند ہے ہو گیا ہو تو خوب دریافت کرنا ضرور ہے کہ یہہ حالت رحم کے مرض کے سبب سے نمود ہوئی ہے یا نہیں - اگر مرض سے ہو تو اس کا علاج کرنا مگر مرض سے نہ ہو تو حیض نہ نمود ہوتا ہے سو بیماری کے باب میں * لکھا گیا سو علاج کو عمل میں لانا ان کے سوائے رحم کو تھریک دینے کی دوائیوں سے اس کے ذلے میں پچکاری مارنا

* حیض نہ نمود ہوتا سو بیماری کے باب میں لکھا گیا سو علاج کے واسطے ۲۹ صفحہ دیکھو

The *second indication* is to be secured by the exhibition of aloeetic purgatives, and enemata twice a week ; by the use of the hip bath, with warm salt water, daily ; and warm woollen clothing, especially on the feet. Sometimes a course of Bath, or the Brighton chalybeate waters, has been beneficial, or a cautiously conducted ptyalism has succeeded, when ordinary measures have failed.

SUPPRESSIO MENSIIUM, OR SUPPRESSION OF THE MENSES.

The catamenial secretion, when once established, generally recurs with great regularity ; but sometimes it becomes suppressed by other causes than utero-gestation, lactation, or uterine disease.

This discharge may be either obstructed immediately before the expected flow of the menses, or after the secretion has commenced ; and, although the obstruction not unfrequently exists for some time without constitutional or local disturbance, more frequently general febrile excitement, followed by dyspepsia and debility, with vicarious hemorrhage from the nose, lungs, stomach, or from some open wound, attended with considerable local distress, are the consequences.

Causes.

The application of cold and humidity to any part of the surface of the body, or to the extremities ; powerful mental emotions ; and any thing enfeebling the constitutional or uterine powers, such as low living, impure air, frequent abortion, immoderate sexual intercourse, leucorrhœa, &c.

حکمت دوم کا غرض پورا کرنے کے واسطے ہفتے میں دوبار مصدر یعنی ایلوے کا جلاب کھلانا اور اسی سے پچکاری مارنا اور روز بروز گرم سرینی حمام کرانا اور گرم پشمینہ لباس پہنانا مخصوص پانویں پر۔ اور جیسا کہ انگلستان کے شہر باتھ اور شہر بریقن میں ہیں سو چشمے کہ جنکا پانی آہن آلودہ ہی ویسا پانی پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہی جبکہ ان سب علاجوں سے فائدہ نہوے تو منہ کو ذرہ پکا نا جس سے کبھی کبھی حیض جاری ہوگا

حیض کے بند ہونے کے بیان میں

اکثر حیض کی تغریق مقرر ہوی بعد عین ترتیب سے اسکی ذریعتیں مادہ ماہ آئینہ میں مگر کبھی کبھی حمل ٹھہرنے اور دودھ پلانے یا رحم کی بیماریوں کے سواے دوسرے سببوں سے بھی حیض بند ہو جاتا ہی

یہ واقعہ حیض کے معہ ہلی وقت کے آگے یا اُسکا پہنا شروع ہوے بعد ہوتا ہی کبھی کبھی اسکے بند ہونے سے مزاج کو یا رحم کی جگہوں کو ضرر نہیں پہنچتا ہی مگر اکثر عورتوں کو اس کے بند ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ تب آبی یا بدھضمی اور ناتوانی ہوتی اور کبھی حیض کے عوض ناک یا پھیپسے یا معدے یا کسو پہلے گھاؤسے لہو نکلتا اور بعضے اعضا کو ایذا پہنچتی ہی

حیض کے بند ہونے کی علتوں کے بیان میں

حیض کے بند ہونے کی علتیں یسے ہیں کہ سردی اور نمی بدن کے جلد پر یا نیچے کے دھڑیر لگے یا بڑا ولولہ خواہ خوشی سے ہو یا غم سے یا اور کسو سبب سے یعنی کہ گذران یا خراب ہوا کھانے یا بارہا وضع حمل ہونے یا کثرت مباشرت یا سپید پلو وغیرہ ہو جن سے مزاج یا رحم کا قوت کم ہوے

Calumba ; and other vegetable bitters, combined with ammonia or myrrh ; and the cold salt water bath, if there be sufficient *vis vitæ* to secure that re-action on which the beneficial result of cold bathing so much depends.* To these medicinal means may be added moderate daily exercise on foot, in pure air ; with plain nutritious diet, rather to invigorate than stimulate the system.

* Delicate persons, who are apparently unable to bear cold-bathing, may often be brought to derive advantage from its employment, if before going into the bath, they walk until the circulation becomes somewhat quickened, without producing perspiration ; and if, instead of remaining some time in the water, they make only one plunge, and immediately employ friction, and dress themselves.

کلمبا اور دوسرے کڑوے ساگ پات یا جڑی بوٹی اور امونیا اور مریعے بول کھلانا اور تھنڈھے کھارے پانی سے حمام کروانا - مگر یہہ علاج حمام کا اگر لڑکی کے بدن میں حرارت غریزی کی بازگشتی کا قوت ہو تو کرنا وگرنہ یہہ علاج نہیں کرنا کیونکہ اسی کی گرمی پھر آجانے سے فائدہ ہوگا - ایسے معالجے کے ساتھ روز بروز معتدل وقت پر اچھی آب و ہوا میں خواہ سواری ہو یا پا پیادہ ہو ورزش کی کثرت کرانا اور سادی خون آور غذا ایسی کھلانا کہ بدن کو جوش نہروے مگر قوت آوے

لائن	انگریزی	لائن	انگریزی
مستور افری کمپاسٹا	کمپونڈ مسکٹور	پلیلی فی ری کمپاسٹی	کمپونڈ پلس او ایرن
آو ایرن		مرکی بکنی	۲ ڈرام
ہندی کسیس اور دوا یونک ساتھ ملا یا ہوا		کاربونیت او سوڈا	۱ ڈرام
مرکی بکنی	۲ ڈرام	سلیفٹ او ایرن یعنی کسیس	۱ ڈرام
کاربونیت او پوٹاس یعنی	۱ ڈرام	راب	۱ ڈرام
صاف کی ہوئی چہار	۱ ڈرام	مر اور (کاربونیت او سوڈا کو) ایک ساتھ	
گلاب	۱۸ اونس	پیسکے (سلیفٹ او ایرن) یعنی کسیس اسمین	
سلفیت او ایرن یعنی	۵۰ گرین	ڈالکے پھر پیسے اور اسکے بعد راب ملا کر	
کسیس کی بکنی		ان سبھونکو ایک شیر گرم برتن میں خوب	
سپرٹ اونٹمیگٹ یعنی	۱ اونس	ملاوے تا کہ گواہی کے لائق ہووین	
دارو میں بھگایا ہوا جا پھل			
مصری	۲ ڈرام		
مر اور (سپرٹ اونٹمیگٹ) اور (کاربونیت			
آو پوٹاس) ان دوا یون کو ایک ساتھ کھل			
کرے اور کھل کر نہ کے وقت پہلے گلاب اور			
مصری اسمین ملاوے اور پیچھے سلفیت			
او ایرن کو اس میں ملاوے اور اس ملائی ہوئی			
چیز کو قوت کا بیج کے شبیے میں بند کر کے رکھ			

When the catamenia do not appear at the usual time, the girl sooner or later complains of general lassitude, with indisposition and inability to make either mental or bodily exertion without great fatigue. She often suffers from dyspnœa; disturbed sleep; impaired or depraved appetite; sense of fulness, and dull pain in the loins, with a dark and dirty yellowish green colour of the entire surface of the body. The temperature of the skin is diminished, and every symptom indicates deficient power and action.

Cause.

This is somewhat obscure. In some cases it has resulted from defective ovaria; but in almost every instance, there are unequivocal evidences of a torpid condition of the arterial and lymphatic systems, and particularly of that part of them which concerns the uterus.

Treatment.

The indications of cure are *two* :—

First. To give tone and energy to the general system; and,

Secondly. To stimulate the uterine organs.

The *first indication* is to be accomplished by preparations of iron, such as the *mistura* or *pilula ferri composita*; zinc;

جبکہ معمولی وقت پر حیض نمود نہ ہوے تو چھوکری امروز فردا ماندگی کی شکایت کرنا شروع کرتی اور دل و بدن سے کچھ ماحضت کرنیکی خوشی نہیں اور اسکی طاقت اتنی کم ہوتی کہ ذری ماحضت کمی تو بہت تھک جاتی اور بھی اُسکو دم چڑھتا اور نیند اوجاٹ ہوتی اور کھانے کی اشتہا کبھی کم ہوتی یا بگڑ جاتی ہی کمر درد انگیز اور بھاری ہوتی بدن کے پوست کا رنگ میلا زردی و سبزی آمیز ہوتا اور پوست کی گرمی بھی کم ہوتی ہی غرض ان تمام علامتوں سے بدن کی ناتوانی و کم قوتی ظاہر ہوتی ہی

حیض کے نہ نمود ہونیکی علت کا بیان

اسکی علت صاف معلوم نہیں لیکن بعضی عورتوں کو انڈونکی گلتیان ناتص ہونے سے ویسا ہوا ہی - جتنی لڑکیاں کہ جنکو حیض نمود نہ ہوا ہی انہیں انکی شراین اور جاذبون کی ہیئت ماحضوعی کی ناتوان حالت کی تحقیق دلیل پائی جاتی ہی اور ناتوانی خصوص ان شراین کی بھی ہی کہ جو رحم اور اسکے علاقہ دار اعضا کو لہو پہنچاتی ہیں

حیض کے نہ نمود ہونیکی علاج کے بیان میں

مذکور علامتوں پر انکی معالجے کے واسطے دو حکمت ہیں

حکمت اول تمام بدن کو ہمت و قوت اور توازن پہنچانا

حکمت دوم رحم اور اسکے اعضا کو ترغیب و تحریک دینا

حکمت اول کرانے کے واسطے آہنی دوا چنانچہ مسٹورا یا پلولا فری کمپوزٹا یا زنگ کے ادویہ

At this time, and with these symptoms, women should live sparingly, take a few doses of saline purgatives, and, if necessary, lose a little blood.

PREMATURE MENSTRUATION.

Some girls, of full relaxed habits, menstruate, in England a year or two before the usual time, at which this secretion should appear. On investigation, such females will usually be found to be the subjects of fulness of the whole system, and will often cease to be *unwell*, (as it is termed,) for months and even years, after losing a little blood, and taking a saline purgative every third or fourth morning for a few weeks, with plain diet and daily exercise on foot.

Some well authenticated instances are recorded of children who have menstruated ; but most of these cases, like those of old women, who are said to have had the catamenial secretion, are sanguineous discharges from a diseased uterus or vagina.

EMANSIO MENSIIUM, OR NON-APPEARANCE OF THE MENSES.

The non-appearance of the menses at the usual time, is sometimes called *amenorrhœa* ; *retentio mensium* ; and *chlorosis*, or *green sickness*, from the dirty yellowish green hue assumed by the countenance.

اگر ے علامتیں اس مشکل وقت میں نمود ہووین تو چاہے کہ عورات اپنے کما نے میں پرہیز کریں اور تہڑے جلاب نمک کے لیوین بلکہ ضرور ہو تو قصد بھی کھولین

حیض جلد نمود ہونیکے بیان میں

بعضی چھوکران کہ جنکا مزاج پر خون اور نرم ہی سو معمولی وقت کے ایک یا دو برس کے آگے حیض کی تفریق نمود ہوتی ہی پن دریافت سے معلوم ہوگا کہ ایسی چھو کریں کا تمام بدن پختہ اور پر خون ہی - اگر حیض کو دنع کرنا چاہیں تو تھوڑا لہو نکالنا اور تھوڑے ہفتوں تک تین تین روز آثر نمک کے جلاب دینا اور سادہ کھانا کھلانا اور روز بروز پیدل تھلانا - غرض ایسا کہ تو حیض بند ہوگا اور مہینوں بلکہ برسوں تلک سر میلانہوگا

بعض مصنفان بچوں کو حیض ہونیکے باب میں تھوڑے معتبر مقدمے بیان کئے ہیں لیکن اکثر ان مقدموں کو بیمار رحم یا اسکے نالے سے خون کی تفریق ہوتی ہی سمجھو اور اگرچہ کہ مصنفان بوڑھی عورتوں کے حیض کے باب میں بھی بیان کئے ہیں لیکن اسکو بھی بیمار رحم اور اسکے نالے سے خون کی تفریق جانو

حیض کے نہ نمود ہونے کے بیان میں

انگلستان میں اس ناموافق حال کو غیر حیض یا بند حیض یا سبز بیماری کر کے نام رکھے ہیں اور وہ نمود نہوے تو چھوکرے کا چہرہ ہرا اور صاف پنا ملا ہوا ہنجاتا ہی اس سبب سے اسکو سبز بیماری بھی کہتے ہیں

Most women are more or less indisposed by vascular fulness and excitement, not only previously to and during the first secretion, but on every subsequent recurrence of the discharge. It is usually preceded by lassitude; darting pains through the mammæ, with fulness of these glands; vertigo; uneasiness in the loins and thighs; and dyspepsia.

Its *source* is undoubtedly the internal surface of the uterus, as manifested in cases of inversion of the organs.

Its *cause* is unknown, although many have been conjectured.

It is a sign of the aptitude of the uterus for all the purposes of gestation. During pregnancy and lactation the menses cease to flow, except in some few cases, in which the secretion is poured out from the upper part of the vagina.

This secretion is the most unequivocal and best individual proof of *puberty*, at which period the mons veneris becomes covered with hair, the breasts begin to be developed, and all the genital organs to be evolved.

Independent of that *temporary* suspension of the menstrual secretion, which usually takes place during pregnancy and lactation, there is a time at which it *finally* disappears, and this is deemed in general, by females, a most important epoch in their lives. In Great Britain, this event occurs about the forty-fourth, or from that to the fiftieth year; it is popularly called the *dodging time*, (from the irregular intervals between the successive appearances of the discharge,) and the *turn of life*. The whole system is usually in a state of congestion; or determination of blood takes place to particular organs.

اکثر عورتوں کے بدن میں حیض کی پہلی نوبت بلکہ باقی دوسری نوبتوں کے شروع ہونے کے آگے یا اسکی تفریق ہونے پر بھی لہو بھر جاتا اور تھوڑا سا جوش ہوتا اور اعضا شکنی ہوتی اور چہاتیاں تنجا کر تڑک کرنا شروع کرتے ہیں اور سر پھرتا کمر اور ران میں درد اور بدنمہی ہوتی ہے

حیض کا جھڑکا بیشک رحم کے اندر در سطح پر ہی کیونکہ الرحمے رحم کی بیماری میں یہ بات صاف نظر آتی ہے

حیض کے ہونیکے علت کے بیان میں مصنفان بہت سے خیالات لکھے ہیں مگر فی الحقیقت کیا ہی سو معلوم نہیں ہے

حیض کے نظر آنے سے پہچاندو کہ رحم اپنی ہر ایک قدرت کے لائق ہوا ہے حمل ٹہرے بعد اور دودھ پلانے کے وقت پر حیض نہیں بہتا مگر تھوڑی عورتوں کو انکے رحم کے نالے کے اندر سے اسکی تفریق ہوتی ہے

کسی عورت کی دلہشت کی دلیل دریافت کریں تو حیض کی تفریق ہونا سب سے تحقیق و بہتر شاہدی ہے اور اسوقت تمام ٹھیکڑی پر پشم پھٹتی ہیں اور چہاتیاں ابکتیں اور پیدائش کے اعضا بھی پختے ہوتے ہیں

اوپر لکھا گیا ہے کہ حیض کی تفریق حمل ٹہرنے اور دودھ پلانے کے وقت بندھتی ہے سوائے سوائے عورتوں کو ایک وقت آتا ہے کہ بالکل موقوف ہو جاتی اسوقت اکثر عورتیں اپنی زبست کو مشکل جانتی ہیں اور آب و ہوا معتدل ہی سو ملکوں میں اس حیض کی موقوفی کا حادثہ چوتالیسویں برس کی عمر سے پہچاسویں برس کے اندر واقع ہوتا ہے اسوقت عورتوں کے بدن میں لہو پھرتا بلکہ بعضے اعضا کو بھی لہو کا جوش ہوتا ہے

When, from venereal or other excitement, these vesicles burst, they become converted into opaque bodies, which, from their dirty yellow colour, are termed *corpora lutea*.

PHYSIOLOGY OF THE UNIMPREGNATED UTERUS.

Before impregnation, the uterus has but one function to perform—that of *menstruation* ; which is a secretion of a reddish serous fluid from the cavity of the uterus, commencing in temperate climates at about the *fourteenth* year, and usually recurring every lunar month, or twenty-eight days, and hence called the *menses*, and sometimes *catamenia*.

It occurs with surprising regularity when once established, through *thirty* years, or until the woman attains the age of from *forty-four* to *fifty*. In hotter countries, the catamenial discharge commences as early as the *tenth* year ; whilst in colder regions, it often does not appear before the *twentieth* year, and instead of recurring monthly, there may be an interval of three months between each period.

The time of the first appearance of the secretion depends much upon the temperament, habits of living, &c., and on these circumstances, also, the *quantity* secreted is very dependent. -

The *average quantity* in Britain is about *four ounces*, which is generally about *four days* in flowing.

The menses do not contain fibrine* consequently the secretion does not coagulate.

* Fibrine, is a component part of the blood ; it is a substance which together with albumen forms the basis of muscle.

جبکہ حظ نفسانی یا دوسرے جوش سے یہ دماغ بھٹکتے ہیں تب غیر شفاف
میلے پیلے رنگ کے نکلتے بنتے ہیں اس واسطے انکو پیلے نکلتے کہتے ہیں

ناحاصلہ رحم کی ذاتی قدرت کے بیان میں

حمل ٹھہرنے کے آگے رحم کو فقط ایک خدمت ہی کہ حیض کو تفریق
کرے حیض وہ لال سبیل یہی ہے جس سے رحم کی جوف میں سے تفریق
ہوتا ہے اور آب و ہوا معتدل ہے سو ملکوں میں یہ تفریق چودھویں سال
سے شروع ہوتی ہے اور ہر تہری مہینے کو ایک بار ہونے سے اسکو ایام کہتے ہیں
مگر حیض کو لال پانی یا ناپاکی یا سر سیلا بھی کہتے ہیں

یہ حیض شروع ہوا جب سے اسکی نوبتیں عجب بندوبست سے قریب
برس یعنی عورت کی چوقالیس یا پچاس برس کی عمر ہوتی تلک آتی
ہیں اور گرم سیر ملکوں میں حیض کی تفریق دسویں برس سے شروع ہوتی
مگر تھوڑے ملکوں میں کبھی بیس سال کی عمر لگ حیض نمود نہ ہوتا
اگر نمود ہوتا تو بھی ماہ بہ ماہ برابر نہیں آتا بلکہ ہر نوبت کے بیچ میں ایک وقفہ
دو تین مہینوں کا ہوتا ہے

حیض کی تفریق کی اول نوبت کے نمود ہونے کا وقت اور اسکا مقدار
بھی مزاج اور گذران پر موقوف ہے

آب و ہوا معتدل ہیں سو ملکوں میں حیض کا اوسط مقدار چار
اونس ہے اور چار روز تک ریزا رہتا

حیض کی ترکیب میں فیبرن * نہیں ہے اس لئے یہ رس نہیں جمتا

* فیبرن عضلات کا عنصر ہے

The *ligamenta rotunda*, or round ligaments, are about the size of a goose-quill, and arise from the superior angles of the fundus uteri, and, proceeding obliquely downwards and outwards, pass out through the ring of the external oblique muscle, to be inserted about the mons veneris and other contiguous parts.

The *tubæ Fallopianæ* derive their name from Fallopius, who first clearly demonstrated them. They are two muscular tubes, of about three inches in length, proceeding from the superior angles of the uterus. They run across the pelvis, become larger and more serpentine in their course, and terminate as an expanded opening, with fringed edges, termed *fimbriæ*; these extremities float loosely in the pelvis, not being included in the ligamenta lata. The inner covering of these tubes is a plicated continuation of the highly vascular lining membrane of the uterus. The fallopian tubes are the media of communication between the uterus and ovaria.

The *ovaria* are two flattened oblong bodies, situated a little below the tubes, and about an inch and a half from the uterus. They consist of a close and compact texture, principally composed of a number of highly vascular vesicles, united by cellular structure. These vesicles, the office of which was first described by De Graaf, are consequently called *vesiculæ Graafianæ*. They are probably so many ova, charged with the rudimental matter of future children.

دوسرا گول پٹیان جو ایک قاز کے بر کے برابر موٹی ہین اور رحم کے پیندے کے اوپر کے کونوں سے نکل کر نیچے اور باہر وار ترچھی راہ لبتی ہوئی باہر وار ترچھی مچھلی کے حلقے کے اندر سے گذر کر تھیکری اور اسکے بازو کی دوسری جابیوں میں بندھی جاتی ہے

تیسرا فلوپی نالے اس واسطے نام رکھے ہیں کہ فلوپیس نامی شارح نے اول انکو دریافت کر کے بیان کئے ہیں کہ یہ دو ذون مچھلی دار نالے ہیں اور تین انگل لمبے ہیں جو رحم کے اوپر وار کونوں سے پھٹتے ہیں اور انکی راہ پیڑو کے دو ذون ہاروون کی طرف ہی اور ان نالوں کی موری انکے باہر وار انبوں تک بڑھتی اور سنپولانا ہوتی جی لیکن ان اذیوں کے آخر میں منہ، کشادہ ہی جس کے کنارے پر سے ایک جھالر لٹکتی ہے اس واسطے اسکو فلوپی نالے کا جھالر نام رکھے ہیں اور یہ دو ذون اذیان چوڑی پٹوں میں ملتے نہیں مگر پیڑو میں ڈھیلی مملتی رہتی ہیں ان نالوں کا استر رحم کے آستر کے ساتھ ملا ہوا ہے اور وہ بھی رحم کے آستر کے سریکہ چنت دار اور شرائین سے بھرا ہوا ہے یہ فلوپی نالے رحم اور اندون کی گلتیوں کے درمیان کی گذر گاہ ہیں

چوتھا اندون کی گلتیان چھوٹے اور چپکے ہوئے باندھ سے دو اعضا ہیں جو فلوپی نالوں کے نیچے اور رحم سے دیڑ انگل کے فاصلے پر رہتی ہیں اور انکی تشریح یعنی ساخت ایسی ہے کہ بہت خوندار پھنسیوں سے دانے خانہ دار مادے میں مرکب ہو کر ایک گھٹ منجمد بناوت ہوتی ہے اراہل میں ان دانوں کی تشریح اور قدرت فیلسوف ڈگراف نامی شارح سے بیان کی گئی ہے اس واسطے انکو ڈگرافی دانے کہتے ہیں اغلب کہ یہی دانے اندے ہیں جنکے پوست کے اندر ہولے رہتے جو آئندہ بچے ہونے کے واسطے ہیں

Its *veins* bear the same name as the arteries. The right spermatic veins terminate in the vena cava, and the left in the renal. The hypogastric empty themselves into the external hemorrhoidal and internal iliac veins.

Its *absorbents* are very numerous, though small. In the gravid uterus, their diameter becomes much augmented and they may be distinctly seen on the surface, and in the substance of the organ. They pass into the iliac glands.

The *muscular fibres* run in all directions, taking an orbicular, transverse, and reticulated course. At the cervix uteri, and its superior angles, these fibres may be most distinctly seen.

APPENDAGES OF THE UTERUS.

These are the broad and round ligaments; the fallopian tubes and the egg-glands or ovaries.

The peritoneum is reflected over the anterior and superior parts of the uterus. The lateral duplicatures of it form a broad expansion, and envelope the fallopian tubes, ovaria and vessels. These doublings are called the *ligamenta lata*, or broad ligaments.

رحم کی رگیں یعنی عروق بھی چار ہیں انکو بھی سپر مائٹک اور ہیپوگاسٹرک کہتے ہیں سیدھے سپر مائٹک رگیں کاوا * رگ مین اور ڈائونین سپر مائٹک رگیں گردن کی رگوں مین ملتی ہیں ہیپوگاسٹرک رگوں کا لہو باہر وار ہموراپڈل † اور اندر وار الیک ‡ رگوں مین بہتا ہے

رحم کے جاذبان اگرچہ بہت باریک ہیں لیکن بے شمار ہیں اور انکے نالوں کی مووی حاملہ رحم مین بہت بڑی ہوتی ہے اور وہ رحم کے سطح پر اور اسکے نفس کے بیچ مین صاف نظر آتے ہیں اور انکی سیل الیک گلتیوں کو پہنچتی ہے

رحم کی پیچھلی کے ریشے اسکے ذات مین تمام جائے پھیلے ہوئے ہیں مگر انثر اسکے اطراف اور آڑے اور جالے سریکے لگے ہیں اور یہ ریشے رحم کی گردن اور اوپر کے کونوں پر صاف نظر آتے ہیں

پیچھدان یعنی رحم کے علاقہ دار اعضا کے بیان مین

رحم کے علاقہ دار اعضا چار ہیں یعنی پہلا چوڑی پٹیان دوسرا گول

پٹیان تیسرا فلوپی نالے چوتھا انڈون کی گلتیان

پیت کا پردہ رحم کے سامنے اور اوپر کے جگہوں پر جھول پڑتا ہے اور اسکے بازو کا جھول چوڑا پھیلا ہوا ہے جسکی لپیٹ مین فلوپی نالے اور انڈون کی گلتیان اور شرایین اور رگیں وغیرہ داخل ہیں غرض اسی جھول کو چوڑی پٹیان نام رکھے ہیں

* کاوا رومی زبان مین بھوکل کی معنی رکھتا ہے اور انسان کے بدن مین دو رگ ہیں جنکو کاواک یعنی بھوکل رگ کہتے ہیں

† ہیموراپڈل یونانی زبان مین رودہ ششم کے اطراف دوڑتی ہیں سو رگوں کو بولتے ہیں ‡ الیک (یونانی زبان مین الیا) پھرے کو کہتے ہیں اسلئے پھرے مین درز تین - و عروق اور شرایین اور عصب کو الیک نام رکھے ہیں

Structure.—Nerves, arteries, veins, absorbents, and muscular fibres, all connected by dense cellular structure, enter into the composition of the uterus. Its nerves are derived from the mesocolic plexus, the sacral and great sciatic, which, by their connexion with the intercostal, establish sympathy with various parts of the body.

Its *arteries* are four : two *spermatic*, which are distributed to the fundus uteri and the appendages of the uterus; and two *hypogas'tric*, which supply the cervix and corpus. These vessels freely anastomose with each other.

رحم کي ترڪيب مين نسان اور شرابين اور رگين اور جاذبان اور مڇهلي کي ريشي منجھد خانهدار مادے سے مرکب هين اسکي نسان ميسو کالک پلکسس* يعنے جال اور سيگراڻ † اور بڙي سياڻگ ‡ پٿرے يعنے نسون کي ڏاليان هين اور يسه نسان انٿرکاسٽل نسون § کي ساٿه ملے هوهے رهنے سے بدن کي بهت جگهون سے هم طبعي حاصل کرتے هين

رحم کي شرابين چار هين انهن سے دوکو سپر ماڻگ || کهڏے هين جنکي شاخين رحم کي پيندے اور علائقدار اعضا پر پهيلي هوي هين اور باقي دوکو هپو گاسٽرک || کهڏے هين جو رحم کي بدن اور گردن پر پهيلي هوهے هين اور يسه شرابين بهت سي جگهون پر آپس مين مل جاتے هين

* ميسو کالک پلکسس يعنے جال ايک بناوت پٿرون يعنے نسون کي هي

† سيگراڻ نسون کا جال ان پٿرے يعنے شاخون سے بنا جاتا جو مکهن هڏي کي سوراخون مين سے نڪتے هين

‡ سياڻگ ايک بڙا نس يعنے عصب هي جو سيگراڻ نسون کي جال سے پهتا هي

§ انٿرکاسٽل رومي زبان مين بهسليون کي بيچميين کي جاي کو کهڏے هين اور

اس جاي مين دوڙڻ هين سو اعصاب کو انٿرکاسٽل نسان کهڏے هين

|| سپر ما يوناني زبان مين مني کو بولتے هين اسلے خصيون کو دوڙڻين سو عروق

اور شرابين کو سپر ما ٿڪا کهڏے هين

|| هپو گاسٽرک يوناني زبان مين زير معدہ کو بولتے هين

The unimpregnated uterus is in shape not unlike a flattened pear or guava; but, when impregnated, it assumes an oval form, and at the full period of gestation resembles an oblong gourd.

This organ is divided into *fundus*, *corpus*, *cervix*, and *os*.

The *fundus* is that portion which is above the insertion of the fallopian tubes.

The *corpus*, or body, is the narrow part which is between the fundus and neck of the womb.

The *cervix*, or neck, is the narrow portion below the body; and the *os*, mouth, or *os tincæ*, (from its supposed resemblance to the mouth of a tench,) or *os internum*, is the extremity of the neck or cervix, divided by a transverse fissure, the two edges of which are called *labia*

In *length*, the unimpregnated uterus is less than three inches: in *breadth*, less than two inches at the fundus, and one inch at the cervix: and in *thickness*, the parietes are about a third of an inch. These admeasurements are liable to considerable variations.

The *cavity* of the uterus is triangular, and is lined by a continuation of the smooth and highly vascular villous covering of the vagina. This lining is folded at the cervix uteri, where the duplicatures are beautifully arranged in an arborescent form and on this account termed *arbor vitæ* (tree of life), or *arbor Morgagni* (tree of Morgagni.) Between these duplicatures there are numerous follicular glands.

نا حاملہ رحم کی شکل چپٹی ناشپاتی یا جام کے سریکی ہی مگر حمل ٹھہرے بعد بیضہ سی ہو جاتی اور دن پورے ہوئے پر لنبے کدو کے سریکی بنتی ہی

رحم کی چارجائی ہین یعنی ایک پیندا دوسری بدن تیسری گردن

چوتھی منہہ

پہلی پیندا اس جایی کو کہتے ہین جو فالو پی نالوں کے اوپر ہی دوسری بدن اس حصے کو کہتے ہین جو پیندے اور گردن کے بیچمیں ہی تیسری گردن اس تگ تگڑے کا نام ہی جو بدن کے نیچے ہی چوتھی منہہ اس تگڑے کو کہتے ہین جو گردن کی آئی ہی اور اسمیں ایک آڑا شکاف ہی جسکے دونوں کناروں کو لب بولتے ہین اور اسی شکاف کو رحم کے نالے کا اندر وار منہہ کر کے مقرر کئے ہین

نا حاملہ رحم کچھ کم تین انگل لمبا ہی اور پیندا دو انگل اور گردن ایک انگل چوڑی ہی اور اسکی دیوار میں ایک انگل کی تہائی پر ہوئی ہین مگر معلوم کریں کہ ان پیمائشوں میں بہت فرق بھی ہوتا ہی

رحم کا جوف تین کونی ہی اور اسکا استراسکے نالے کے استر کے ساتھ ملا ہوا ہی اور وہ بھی نالے کے استر کے سریکا نرم اور بہت سے رگوں یعنی عروق اور شراین سے مرکب ہی اور رحم کی گردن کا استر لپٹا ہوا ہی جسکی جنت جھاڑ کی شکل سی پیچیدہ ہی اسواسطے اسکو جان کا جھاڑ یا سرگانی کا جھاڑ نام رکھتے ہین اور اس جنت میں بہت سے تھلے سے گلستان بھی ہین

Its entrance is bounded by a sphincter muscle, and by a congeries of blood vessels, arranged like network, and termed *plexus reteformis*.

At the orifice of the vagina are several rings or folds of the vagina, which, from their supposed resemblance to myrtle leaves, are called *carunculæ myrtiformes*. They are not, as is generally affirmed, the remains of the ruptured hymen, for they may be found when it remains entire.

Just at the entrance of the orificium vaginæ is the *hymen*, a thin membrane, by which it is partially closed. In many girls it is wanting, and when existent, often lies folded loosely in wrinkles, until just before puberty, when it becomes developed and expands. It differs very much in form in different women, but is generally crescent shaped, dwindling to nothing at its cornua, being attached at its circumference, but having an opening at its centre for the escape of the menstrual secretion.

Sometimes it is *cribrated*, at other times altogether *imperforated*.

UTERUS.

This organ, which is found between the female bladder and rectum, is destined for the reception of the fœtus, which it usually retains until, at rather more than *thirty-nine weeks* from conception, it has become a perfect child.

اس نالے کے منہ یعنی گذرگاہ کے اطراف ایک سمتاً و مچھلی اور بہت سی
 شرابیں بننے ہوئے لگے ہیں جسکو جال کی بناوٹ کر کے نام رکھے ہیں
 نالے کے منہ کی راہ میں تھوڑے حلقے یا چنت میں جنکی شکل ولایتی
 مہندی کے پتے کے سریکی ہی اس لئے انکو ولایتی مہندی کے سے کنگرے
 یعنی لندے کہتے ہیں بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بکر کے باقی رہے سو ٹکڑے
 ہیں لیکن یہ بات صرف غلط ہی کیونکہ بکر رھتی سو وقت پر بھی یہ کنگرے
 ہستے ہیں

اس نالے کے منہ پر ایک باریک پردہ ہی جسکو بکر کہتے ہیں اور
 جس کے سبب سے وہ نالا تھوڑا موحاجاتا ہی اور بھی بعض چھوڑیوں کو بکر بالکل
 نہیں رھتی ہی اور بعضوں کی بکر بلوغت کے نزدیک پہنچنے تک ڈھیلی اور
 چنت میں لپیٹی ہوئی رھتی جو بلوغت کو پہنچنے کے ذرہ آگے پہلکر اپنی
 شکل پر آجاتی ہی تمام عورتوں کی بکر ایک شکل پر نہیں رھتی ہی مگر اکثر
 میں بکر کی شکن ہلال کے سریکی ایک بدن اور دو انیان ہیں اور اسکا گھیرا رحم کے
 نالے کو لگا ہوا ہی اور اس کے بیچ میں ایک چھید ہی جس میں سے حیض ریزان
 ہوتا ہی

بکر کبھی جھلنی سا اور کبھی انچھیدا بھی ہوتا ہی

رحم یعنی بچہ دان کے بیان میں

عورت کے بدن میں رحم مقعد کی انتڑی * اور پھکنے کے بیچ میں ہی
 اور اسکو یہ قدرت ہی کہ حمل تھیرے بعد انڈا اُس میں اتر جاوے اور رحم انٹر اس
 انڈے کو حمل تھیرے سو وقت سے انچالیس ہفتے یعنی پورا برس ہوئے تک رھنا ہی

* مقعد کی انتڑی یعنی فارسی رودہ ششم انگریزی رتھم

Under other circumstances, such as the bladder being over the pubes, when the abdomen is pendulous, the handle must be as much depressed, immediately after the point has cleared the symphysis pubis.

Female catheters are usually too little curved. Previously to being used, the stilette should be withdrawn, and a moistened bladder tied on the extremity of its handle, into which the urine may flow after the introduction of the catheter. This plan prevents the bed being wetted, which is an almost unavoidable circumstance as the operation is commonly performed.

VAGINA.

The orifice of the vagina is found about the third of an inch below the meatus urinarius.

The vagina is the canal which conducts to the uterus, and terminates just above the mouth of that organ. The vaginal canal has two extremities, the outer one of which is called the external mouth (*os externum*) and the inner is attached to the neck of the womb.

It is composed of elastic substance, with a constrictor muscle at its entrance. It is covered posteriorly by a reflexion of the peritoneum, and is connected with the contiguous parts by condensed cellular (membrane) texture.

The vagina is plentifully supplied with arteries, veins, nerves, and absorbents.

Its course is somewhat curved, and it is united at an obtuse angle with the uterus. It is commonly about four inches in length, and two in diameter, during virginity, being narrower at its commencement and termination than in the middle. Its capacity becomes much increased in women who have borne children.

اگر بیت کے توند کے سبب سے پھکنا پشم ہڈی پر ڈھلا ہوا ہو تو پر نی کی
اپی پشم ہڈی کے جوڑ کو لگی بعد اسکے دستے کو نیچے اور پیچھے وار ایسا دبانا
کہ اسکی اپی پھکنے کے اندر پھسل جاوے

صیری رای مین اکثر پر نی بنا نے ہارے اُسکو برابر خم نہیں دیتے ہیں
چاہئے کہ پر نی لگانے کے آگے اسکی اندر کی سلائی نکالکر دستے کے منہ پر چھیلے
کا ایک پھکنا باندھنا تا کہ اس پر نی کو اندر لگائے بعد استنجا اسمین ہسے اور
بچھونا غلیظ نہوے

رحم کے نالے کی تشریح کے بیان مین

رحم کے نالے کا منہ استنجا کے نالے کے تالے ایک انگل کی تھا ہی بر ہی
رحم کا نالا اُسکو کہتے ہیں جو رحم کو پہنچتا ہی اور جسکے اندر وار کا د
رحم کے منہ کے ایک ذرہ اوپر تکت ہی یعنی رحم کا منہ اسکے اندر ذرہ گھسا
ہوا ہی معلوم کریں کہ رحم کے نالے کو دو سرے ہیں جنمیں باہر وار سرے کو
باہر وار منہ یا رحم کے نالے کا منہ نام رہے ہیں اور اُسکے اندر وار کا سر رحم
کی گردن کو لگا ہوا ہی

رحم کا نالا لچھلا یعنی تاو دار مادے سے مرکب ہی اور اسکے منہ کے اطراف
ایک سمتاً و منجھلی ہی اور اسکے پیچھے کے سطح پر بیت کا پردہ جھول کھا یا
ہی اور یہ نالا اطراف کے اعضا سے منجمد خانہ دار مادے کے ساتھ پیوست ہوا ہی
رحم کے نالے مین رگیں اور شرین اور فسان یعنی اعصاب اور جاذب نالے بشمار ہیں
اور اسکی راہ تھوڑی خمیدہ ہی اور رحم پر آدھے کو فے سے لگا ہوا ہی
اکثر باکرہ عورتوں مین یہ نالا چار انگل لنبا اور دو انگل چوڑا ہی اور اسکے سامنے
اور پیچھے کے سرے (یعنی جہان یہ نالا فرج سے اور رحم سے لگ جاتا ہی) سو اسکے
بیچ کی جابی سے تنگ ہیں مگر بچے جنی ہوئی عورتوں مین اسکا انداز
حالت بکر سے بہت بڑا ہی

That position is best, both for the patient and medical man, which combines delicacy with convenience, and consequently, without any exposure of her person, the woman may lie on her back, with her knees elevated and separated. The operator standing on her right side, with the catheter previously oiled in his right hand, is to carry his left hand over the right thigh, and with the index finger to separate the labia and nymphæ, and to discover the clitoris. The catheter, having a stop-cock at its end, and held in the right hand of the practitioner, is now to be carried under the patient's thigh to the orificium urethræ, which may generally be easily found, by allowing the extremity of the instrument to follow the index finger of the left hand downwards, about an inch below the clitoris till it arrives at a semi-circular prominence, about the third of an inch before reaching the upper edge of the orificium vaginæ. It then usually slips into the urethra; but sometimes into one of the large lacunæ found at its entrance.

Under the circumstances already alluded to, and in some cases of protracted labour, such is the elongation and distortion of the canal, that a flexible male catheter is requisite.

And here it may be noticed, that such is the alteration in the relative situation of parts in procidentia and inversio uteri, that although the catheter must be introduced, and carried forwards to the pubis, with the point directed in the usual course, yet when it has reached the symphysis, its handle must be so elevated towards the abdomen, that the extremity of the instrument should be directed towards the knees.

پرنی لگانے کے وقت طبیب بیمار عورت کو ایسی وضع پر رکھنا کہ آسانی سے کام ہووے اور عورت کی شرم بھی پوشیدہ رہے یعنی عورت کو کپڑا اوڑھائے جتنی سلانا اور گڑگے اوپر کرکر پیٹ مین لے رہے رکھنا تب طبیب بیمارہ کی سیدھی طرف رہنا اور تیل آلودہ پرنی سیدھے ہاتھ، مین لینا اور ڈانوبن ہاتھ کو عورت کی سیدھی ران کے اوپر سے فرج تک پہنچانا اور کلمے کی انگلی سے اندروار و باہروار کے لبوں کو کھولنا جب تک کہ انگلی دانے کو لگے تب طبیب پرنی کو ران کے تلے کے شمار سے نالے کے منہ تک پہنچانا مگر نالے کے منہ کو اسطور سے پایا چاہئے کہ پرنی کی اپنی ڈانوبن ہاتھ کے کلمے کی انگلی پر لگا کر دانے سے ایک انگل نیچے اترنے دینا جب تلک کہ وہ دانہ سا گرہ لگے جو رحم کے نالے کے اوپر ایک انگل کی تہائی پر رہی اکثر پرنی اسپر لگتی ہی نالے کے اندر پھسلتی ولین کبھی کبھی اسکے منہ کے کسو تھیلی سی گلشی کے اندر گھسنے سے بھی اٹکا ہوتا ہی

ایسی حالتوں اور کبھی تھوڑی طول جبکہ کیون مین استنجاے کا نالا ایسا بنکا ہو جاتا ہی کہ جسکا استنجا نکالنے کو مرد کی لچیلی یعنی نرم اور تاودار پرنی ضرور پڑتی ہی

نیچے یا باہر اترتا ہوا رحم یا الٹ گیا ہوا رحم کی بیماریوں سے تمام اطراف کے اعضا مین اتنا فرق ہوتا ہی کہ پرنی کو اندر رکھنا بہت مشکل پڑتا اگر ویسی بیماری ہو تو پرنی کو معمول کے موافق گھسا کر بشم ہڈی کے جوڑ تک پہنچانا تب اس پرنی کے دستے کو عورت کے پیٹ طرف ایسا لیجانا کہ پرنی کی اپنی پھر جا کر گڑ کے کی طرف رخ کرے تاکہ پھکنے مین پھسل جاوے

On separating the nymphæ, the *orificium urethræ*, or *meatus urinarius*, is seen, having an elevation surrounding its lower segment, and situated about an inch below the clitoris, and the third of an inch above the entrance into the vagina.

The female *urethra* does not exceed two inches in length, having a much larger calibre than the same canal in men. Its inner surface is a continuation of the mucous lining of the bladder, and is liberally supplied with lacunæ or follicular glands, which secrete mucus, to lubricate the parts, and defend them from the irritation that might otherwise be produced by the urine. One large lacuna is found on each side of the orifice. The course taken by the urethra is that of a straight line, along the upper part of the vagina, where it may be felt as a cord; but, on reaching the inner edge of the symphysis pubis, it becomes curved upwards.

DIRECTIONS FOR INTRODUCING THE CATHETER.

This operation, simple as it may appear, is one which is too frequently very awkwardly performed. This is in some degree attributable to the existing circumstances which demand the use of this instrument. From the connexion of the bladder and uterus, the former inevitably rises with the latter during the progress of utero-gestation, and often becomes thrown considerably forward; and the same thing occurs in women having distorted pelves, or pendulous bellies, independent of pregnancy; so that the urethra becomes elongated and preternaturally curved. It is also very much thrown out of its natural course in procidentia and inversio uteri.

فرج کے اندر کے لبوں کو کھولے تو استنجنے کا مسجری یعنی نالے کا منہ
نظر آتا ہے اور اسکی جائے دانے اور رحم کے نالے کے منہ کے بیچ میں ہی یعنی
دانے کے نیچے ایک انگل اور رحم کے نالے کے منہ کے اوپر ایک انگل کی تہائی پر
ہی اور اس کے منہ کا چمڑا دانہ سا گرو بنتا ہے ۔

عورت کے استنجنے کا نالا فقط دو انگل لنبا ہی مگر اسکی موری
مرد کے نالے کی موری سے بڑی ہے اور اس کے اندر وار کا سطح پھکنے کے آستر سے
ملا ہوا ہے اور اس نالے کے آستر پر بہت تھیلی سی گلثیاں ہیں جن میں سے
مزی نکل کر تمام موری کو لپی جاتی تا استنجنے کے بہنے سے کچھ خلل یا جلن
نہوے ۔ اور نالے کے منہ کے دونوں بازووں پر ایک بڑی تھیلی سی گلثی ہے
اور استنجنے کے نالے کی راہ رحم کے نالے کے اوپر پشم ہڈی کے جوڑ کے اندر وار کے
گزارے تلک سیدھی جاتی اور وہاں سے ذرہ اوپر خمتی ہے اور رحم کے نالے کے
اندر انگلی رکھ کر اسکو دیکھو تو ڈوری کے سریکی معلوم ہوتی ہے

پرنی یعنی قاناتیر لگانے کی تاکید و بیان میں

یہ کام اگرچہ سلیس نظر آتا ہے لیکن طبیبان بارہا ڈری طور سے کرتے ہیں اور
یہ انڈری پنا نیچے لکھی جاتیں سو مشکلات کے سبب سے اکثر ہوتا ہے ۔ پہلا
رحم اور پھکنے کی پیوستگی کے سبب سے ہوتا ہے جبکہ رحم حمل تھیرے بعد
اوپر بھلتا ہے تب پھکنا اس کے ساتھ پھینچا جاتا ہے اور سامنے بھی ڈھکیلا
جاتا ہے دوسرا حمل سے نہیں ہیں سو عورتیں جن کے پیٹرو بنگے یا پیٹ توندار
ہیں سو ان کے ویسے چڑھے اور ڈھکیلا ہوئے رہتے ہیں ایسی حالت پر استنجنے کا
نالا بہت لنبا و بے طور خمیدہ ہوتا ہے — تیسرا رحم نیچے اتر جاوے یا
الٹ جاوے تو بھی استنجنے کا نالا اپنی جائے سے مرکٹا ہے

below this are the *labia pudendi*, which are two large soft lips, formed by a duplicature of the common integuments, having interposed adipose substance. Their internal surface is smooth, and studded with numerous sebaceous follicles. The labia or lips commence at the symphysis pubis and are continued downwards and backwards to the *perineum*, which is the portion of the common integuments, about an inch and a half in length, intervening between the termination of the labia and the anus; the edge of the perineum, which unites the labia pudendi at their lower extremities bears the name of *frænum labiorum*, (bridle of the lips) or, in French *fourchette*. The anterior edge of the perineum is called the commissure, and on separating the labia, is seen a sulcus between their inferior extremities, called *fossa navicularis*. The first thing to be noticed between their superior extremities is the *clitoris*, which is a little organ of extreme sensibility, and somewhat analogous in its shape and structure to the penis. Although it has neither urethra, nor corpus spongiosum, it has a glans covered with a prepuce, and there are also corpora cavernosa, which take their origin from the rami of the ischia.

Continuous with the prepuce of the clitoris are the *nymphæ*, or inner and smaller labia, composed of folds of the common integuments, having interposed between them a spongy substance, principally composed of ramifications of the pudic artery.

The *nymphæ* gradually enlarge as they pass downwards, and when they have reached the upper part of the orificium vaginæ they disappear. Their inner surface is abundantly studded with sebaceous glands. The principal uses of the nymphæ appear to be, to admit of greater dilatation of the parts during parturition, and to direct the stream of urine.

Latin, Glans.	English, Gland : Nut.	Latin, Meatus urinarius.	English, Mouth of the urinary canal.
„ Urethra.	„ Urinary canal.		
„ Foetus.	„ Unborn child.	„ Orificium vaginæ.	„ „ „ „ vagina.
„ Sternum.	„ Breastbone.	„ Labia Pudendi.	„ „ „ „ Lips of the female organ.
„ Cranium.	„ Skull.	„ Frænum Labiorum.	„ „ „ „ Bridle of the lips.
„ Mons veneris.	„ Mount of love.	„ Sulcus.	„ „ „ „ A groove or furrow.

(۱۸) اعضاے تناسل

اسکے تلے فرج کے دو لب جو بڑے اور نرم ہیں سووے دوہرے چمڑے سے بنے ہوئے ہیں جسکے بیچ میں چربی بھری ہوئی ہے انکے اندر وار کے سطح پر چکنات اور چربی کی تھیلی سی گلٹیاں جڑی ہیں اور ان لبوں کا حد پشم ہڈی کے جوڑے نیچے اور پیچھے وار کے سیون تلگ ہے۔ سون کی جایی اس چمڑے کے ٹکڑے کا نام ہے جو اُن دو نون لبوں کی جڑ اور مفعد کے بیچ میں ہے اور فرج کے دو نون لب ملتے ہیں سو جائے نو لبوں کی لگام کہتے ہیں سیون کے سامنے وار کنارے کو گوت کہتے ہیں اور ان دونوں لبوں کو کھولے تو انکے نیچے کہ جوڑ میں ایک گڑھا نظر آتا ہے جسکو ناو سا گڑھا کر کے نام رہے ہیں اور اوپر کی جوڑ پر ایک آلت نظر آتی ہے جسکو ٹنا یعنی دانہ کہتے ہیں اور وہ کبر کی شکل اور تشریح پر ہی اور نہایت ذی حس ہے مگر دانے کی تشریح یہ ہے کہ اسکو استنہجے کا ڈالا اور بھی اسپنچ سا مادہ نہیں ہے مگر اسکو حشفہ اور غلاف اور دو خانہ دار مادے ہیں جنکی پیوستگی چوڑی ہڈی کی شاخوں پر ہے

فرج کے اندر وار کے دو لب دانے کے غلاف سے لگے ہوئے پکھوتوں کے سربگے ڈھلے رھتے ہیں اور وہ بھی دوہرے چمڑے سے بنے ہیں جس میں ایک اسپنچ سا مادہ ہے جو بودک یعنی پشم کے شریان کی شاخوں سے بنا ہے

اندر کے لب نیچے پھیلتے اترتے ہیں مگر رحم کے نالے کے منہ کو پہنچتے ہی غیب ہو جاتے ہیں اور اندر وار کے تمام سطح پر چربی کی گلٹیاں ہیں اور ان لبوں کی قدرت یہ ہے کہ جنک کی کے عمل میں اطراف کی جگہوں کو کھینچے دیوین اور استنہجے کو برابر راہ دیوین

The great diameter from the occiput to the extremity of the chin 5 inches.

The fœtal head never presents with either its long or great diameter so as to correspond with any of those of the pelvis, but by the gradual action of the uterus, it enters the pelvis in an oblique direction, thus never opposing its extreme width or length to the pelvic cavity. No difficulty from this cause can ever be experienced by the fœtal head, on its entrance in the pelvis, provided it be well formed, and the presentation and position of the cranium be favourable.

The *shape* of a fœtal head is ovoid, and the average size of the cranium of the males at birth exceeds that of the females by about a thirtieth ($\frac{1}{30}$) part.

Several important suggestions force themselves on our notice here; such as the alteration in figure of the fœtal cranium during parturition; the almost uniform presentation of the vertex, in consequence of the occiput being near the vertebral column of the fœtus, so that the uterine power exerted on the body of the child inevitably depresses the front of the head, by which the chin comes in contact with the sternum; and the equally constant and favorable position of the cranium, so that the longest diameter of the head corresponds with the longest diameter of the pelvis, and vice versa. These are so many evidences of original and benevolent contrivance.

STRUCTURE AND FUNCTIONS OF THE ORGANS OF GENERATION, AND THEIR APPENDAGES.

The *Mons Veneris* is the soft and prominent covering of the symphysis pubis, formed by the common integuments, which are elevated by fat, and at the age of puberty covered with hair;

چوتھی بڑی قطر جو تھڈی کی آبی سے گدی کی ہڈی تک ہی سو پانچ انچ دراز ہی

جچکی کے عمل میں بچے کے سر کی بڑی یا لنبی قطر پیڑو کی کسو قطر کے مطابق کبھی نہیں آتی لیکن رحم کے سمٹاؤ سے سر ترجھا سا پیڑو کے اندر بتدریج ایسا اترتا ہے کہ سر کی بڑی چوڑائی یا لنبائی پیڑو کے جوف کے مقابلے پر نہیں رہتی مگر سر کی شکل راست ہووے اور اسکا نمود اور اسکی جائے پیڑو میں برابر ہووے تو مذکور حالت پر پیڑو کے اندر آنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوگی

جذین بچے کا سر بیضے کی شکل پر ہی مگر مرد بچے کا سر عورت بچے کے سر سے ایک تیسواں $\left(\frac{1}{30}\right)$ حصہ بڑا ہی

حاصل کلام جچکی میں بچے کے سر کی شکل بدلتی ہی اور گدی پیتھہ کی بانس کے نزدیک ہونے سے رحم کا زور بچے کے بدن کو ایسا لگتا ہے کہ پیشانی دبتی اور تھڈی چھاتی کو لگتی جس سے سر کی چاندی سیدھی پیڑو کے بیچ میں سے نمود ہوتی ہے اور اکثر کھوپری ایسی برابر رہتی ہے کہ اسکی کوئی اور لنبی قطر پیڑو کی کوئی اور لنبی قطر کے مطابق آتی ہے۔ یہ سب کیفیٹین دیکھنے سے ایسے نادر خیالات دامین گذرتے ہیں کہ یہ سب خالق کی صنعت اور رحمت سے ہیں

اعضاے تناسل اور انکے علاقہ دار آلات کی تشریح اور قدرت کے بیان میں

تھیکری اس چڑھاؤ کو کہتے ہیں جو پشم ہڈی کے جوڑ کو ایک نرم اور اٹھا ہوا آسرا ہے اور وہ تھیکری بلوغت کے بعد بالوں سے چھپ جاتی ہے

The bones of the foetal head are generally defectively ossified at birth, and, at the front part of the cranium, a quadrangular space intervenes between the frontal and parietal bones, called the *anterior fontanelle*. At the back of the head there is a small triangular space, which is termed the *posterior fontanelle*.

An acquaintance with the course of the sutures, and with the situation and shape of the fontanelles, is of great importance, as it is highly expedient to ascertain, during parturition, not only the *presentation*, but the relative *position* of the presenting part to the circumference of the pelvis; and it is by such knowledge we are enabled to detect malposition of the head, which often admits of being so rectified as to secure a favourable correspondence between the diameters of the head and pelvis.

The *dimensions* of the foetal head cannot be correctly given, because during parturition it undergoes so much and such varied compression and alteration in bulk and shape.

Exclusive of the alteration of its shape by pressure, the following diameters may be noticed.

The long diameter, from the occiput to the root of the nose $4\frac{1}{2}$ inches.

The transverse diameter from one parietal protuberance to the other $3\frac{1}{2}$ inches.

The perpendicular diameter from the vertex to the foramen-magnum also $3\frac{1}{2}$ inches.

(۱۶) جنین بچے کے سر کا بیان

تولد کے وقت پر بچے کی تمام کھوپڑی ہڈی سے نہیں بنتی ہی مگر کہیں کہیں خالی رہتی ہی خصوصاً پیشانی اور دیوار ہڈیوں کے جوڑ پر ایک جگہ جو کوئی خالی رہتی ہی جسکو سامنے وار قالو کہتے ہیں اور سر کی چاندی پر ایک تین کوئی جگہ خالی رہتی ہی جسکو پیچھے وار قالو کہتے ہیں

سیونوں کے دوڑاؤ اور دونوں قالوں کی جگہ اور شکل کی بہتجاہات سے بہت فائدہ ہوتا ہی کیونکہ جبکی مین بچے کا کونسا عضو نمود ہوتا اور پیڑو کے جوف کے اندر بچہ کونسی جگہ مین ہی سو دریافت کرنا نہایت ضرور پڑتا ہی جو دریافت ان سیونوں اور قالوں کی معرفت سے کی جاتی ہی اور بچے کا سر پیڑو کے گھیرے یا جوف مین غیر طبعی طور پر آتا ہو تو بھی انکی معرفت سے معلوم کر سکتا ہی اور بچے کے سر کی قطر پیڑو کی قطر کے مطابق لا سکتا ہی

جنین بچے کے سر کی پیمائش برابر نہیں بولی جاتی کیونکہ جبکی کے وقت ہر ہڈیوں کے دہنے اور پھسلنے سے سر کی شکل اور مقدار مین بہت فرق ہوتا ہی سر کی شکل مین ہڈیوں کے دہنے سے کتنا فرق ہوتا سو لکھنا ضرور نہیں ہی مگر معلوم کریں کہ نادبے ہوئے سر کے چار قطار نیچے لکھے جاتے ہیں اول لذبی قطر جو ناک کی جڑ سے گدی کی ہڈی تک ہی سوسائے چار انگل ہی

دوسری آری قطر جو ایک بازو کی دیوار ہڈی کے گتھے سے دوسرے بازو کی دیوار ہڈی کے گتھے تک ہی سوسائے تین انگل ہی

تیسری کھڑی قطر جو تھڑی سے کھوپڑی کے بڑے سوراخ تک ہی سو سائے تین انگل ہی

DESCRIPTION AND DIMENSIONS OF THE FŒTAL HEAD.

The shape and admeasurements of the *fœtal head* must be viewed in connexion with the shape and admeasurements of the adult female pelvis.

The passage of the head through the pelvis secures the expulsion of the trunk and extremities, because the cranium is proportionably much larger than the other parts of the body of the fœtus.

At birth, the *os frontis* consists of *two* distinct bones; the *os occipitis* of *four*; and the *ossa temporalia* are also divided into *four* bones; so that these, with the two *ossa parietalia*, present us with *twelve* bones; and these are united by as many sutures, which admit of motion; so that, by pressure during parturition, the bones approximate and overlay one another, and materially lessen the size of the head.

It is highly necessary to be familiar with three of these sutures; the *sagittal*, which runs in a straight line from the nose to the occipital bone; the *coronal*, which connects the parietal and frontal bones, running from ear to ear; and the *lambdoidal* suture, which unites the occipital to the parietal bones.

جنین بچے کے سر کے بیان و پیمائش میں

جنین بچے کے سر کی شکل اور پیمائش بالغہ عورت کے پیڑو کی

شکل و پیمائش سے کیا نسبت رکھتی ہے سو بیان کرتا ہوں

معلوم کریں کہ پیڑو کے اندر سے بچے کا سر گذرے تو بیشک بدن اور دھڑ

کے سب اعضا بھی نکلینگے کیونکہ جنین بچے کی ہڈیوں کے دوسرے اعضا سے بڑی ہے

تولد کے وقت پر پیشانی کی ہڈی کے دو ٹکڑے گدی کی ہڈی

کے چار ٹکڑے اور کنپٹی کی ہڈی کے چار ٹکڑے رہتے ہیں اور انکو

دونوں دیوار ہڈیاں سمیت حساب کریں تو جنین بچے کے سر کے جملہ

بارہ ہڈیاں ہوتی ہیں ان سب ہڈیوں کے جوڑ ایک طور کی سلائی اور سیون

سے ہے * جس سے ہڈیاں باہم ہلتی ہیں اور تولد کے وقت پر بچے کا سر

دبایا جاوے تو وہ ہڈیاں بائکدیگر نزدیک لگت جاتیں یا ایک ایک پر چڑھتیں

جس سے سر کا بہن چھوٹا ہو جاتا ہے

جچکی کی سربراہی کے واسطے ان سیونوں میں سے فقط تین سیون کی

کیفیت خوب یاد رکھنا ضرور ہے یعنی اول تیر سا سیون جو ناک سے گدی کی

ہڈی تک سیدھا جاتا ہے - دوسرا تاج سا سیون جو کمان کے سر کا ایک کان سے

دوسرے کان تک آڑا جاتا ہے جس سے پیشانی کی ہڈی اور دیوار ہڈیوں کی

بندش ہوتی ہے تیسرا اٹھ سے لام الف سا سیون جس سے گدی کی ہڈی

اور دیوار ہڈیوں کی جوڑ لگتا ہے

* اس سلائی کو عربی اصطلاح میں مسنن نام رکھے ہیں

the orifice of the vagina, and falling upon the centre of the promontory of the sacrum, but varying with the movements of the os coccygis.

In all manual operations, the direction of the axis of the pelvis at its different parts must be strictly regarded.

Deformity and distortion of the pelvis, as they relate to parturition, will be practically considered under the head of *protracted labour*.

DISTINCTIONS BETWEEN THE ADULT MALE AND FEMALE PELVIS.

First, the long diameter of the brim in the *female* is from side to side, or rather from one sacro-iliac symphysis to the opposite acetabulum, but in the *male*, it is from before backwards; *secondly*, the ilia are more distant; *thirdly*, the tuberosities of the ischia are more remote from each other; *fourthly*, the acetabula are smaller, and much further separated; *fifthly*, the arch of the pubis is of greater span, and this is favourable to the emergence of the child's head at birth; *sixthly*, the sacrum is less curved; and, *seventhly*, the whole pelvis is less massive, but more capacious and shallower, in the female, than in the male.

All these points of difference are so many evidences of wise and beneficent design, and are admirably adapted to the functions and duties of the two sexes.

مکھن ھڏي کي کھونچ کي بيچ تڳ کھينجھين اور سـمـجھين کي گذر گاه کا خط
وھي ھي مگر چونچ سي ھڏي کي کھلني پر گذر گاه کا خط ٻي سرڪتا ھي

طبيب اپني ھاتھ يا دتھيارون سـيـ کـمـک کرتا ھي سو وقت پيڑو کي مذکور
تينيون خط کي تينيون راھ کو خوب ياد رکھا جا سـيـ

اب ذر ھوا سو بيان طبعي پيڑو کا ھي ليکن بنکي اور بن ڏول پيڑو
کا بيان جو جھڪي کي معاملي ميئن جاندا ضرور ھي سو طول جھڪيوني کي سا تھ
بيان کيا جا وينا

بالغہ عورت اور بالغ مرد کي پيڑو کي تفاوت کي بيان ميئن

فرق اول عورت کي پيڑو کي مڙھ کي لذبي قطرايک بازو سـي
دوسري بازو تڳ ھي في الحقيقت پوچھين تو کلي اور مکھن ھڏي کي جوڑ سـي
دوسري پھر کي ھڏي کي پيالے تڳ ھي مگر مرد کي پيڑو کي لذبي قطر
سامھن سـي پيچھي تڳ ھي دوسرا مرد سـي عورت کي پيڑو ميئن دونون کلي کي
ھڏيون کي درميان کا عرصہ کلن تر ھي تيسرا عورت کي چوٽر کي ھڏي کي دونون
مھرون کي بيچ کي جگہ کشادہ تر ھي چوٽھا عورت کي پھر کي ھڏي کي پيالے
جھوٽي ھين مگر ان کي بيچ ميئن عرصہ دراز ھي پانچوان عورت کي بـشـم کي
ھڏي کي کمان چوٽري ھي جس سـي تولد کي وقت بچي کا سر آسانيت سـي
نکلتا ھي چھٽوان عورت کي مکھن ھڏي ميئن خم کم ھي اور سـاـتـواـن
مرد سـي عورت کا پيڑو پتلا ھي مگر بہت وسيع اور انھل ھي

مفکور تفاوت ميئن کو خائي کي حکمت و عنايت کي دليل جانو کيونکہ ان دونون
جنسون کي خدمت اور محمل کي واسطے برا بر ھي سو قادر کي قدرت سـي ھي

Its *shortest diameter* is from one tuberosity of the ischium to the other, and is about *four inches*, the soft parts remaining; its *longest diameter* is from the apex of the os coccygis to the arch of the pubes, and measures *five inches*, including one inch which it acquires from the mobility of the coccygeal bone, permitting it to recede in most women, as the head of the child passes, during its extrusion. Unless these dimensions be borne in mind, malposition of the head cannot be rectified, nor can any correct opinion of the progress or duration of labour be given.

AXIS OF THE DIFFERENT PARTS OF THE PELVIS.

Without a correct knowledge of the axis of the *brim*, *cavity*, and *outlet* of the pelvis, neither manual nor instrumental assistance can be advantageously afforded. The axis of the vertebral column is perpendicular to the horizon. The axis of the *brim* of the pelvis is represented by a straight line drawn from the umbilicus to the apex of the os coccygis. The axis of the *cavity* by a female catheter of the usual curvature, having one extremity fixed about the centre of the superior aperture of the pelvis, and the other at the centre of the inferior aperture, in such a manner that the convexity of the curve of the instrument shall be backwards: and the axis of the *outlet* by an imaginary right line passing through the centre of

اور اُسکی سب سے چھوٹی قطر جو ٹر ہڈیوں کے مہروں کے بیچ میں ہی جس کی لمبائی زیست کے وقت چار انگل کی ہی اور اسکی سب سے لمبی قطر پشم کی ہڈی کی کمان اور چونچ سے ہڈی کی آئی کے درمیان ہی جسکی لمبائی اصل میں چار انگل کی ہی مگر اکثر عورتوں کو بچہ گذرگاہ سے نکلتا سو وقت پر چونچ سے ہڈی بسبب کدل یعنی گانتھی کے ایک انگل پیچھے کھلتی ہی اسلئے اسکی قطر کو مانپ میں پانچ انگل حساب کرتے ہیں - اگر طبیب ان سب پدما یشوں کو یاد نہیں رکھے اور بچے کا سر ناموافق جگہ میں آجائے تو کبھی درست نہیں کر سکیگا اور جھپکی کی منزل کی یا درازی کی تشخیص بھی نہیں کر سکیگا

پیٹرو کی بعضی جگہوں کے خط کے بیان میں

اگر طبیب پیٹرو کے منہ اور جوف اور گذرگاہ کے خطوں سے خوب واقف نہ ہو تو اس کے ہاتھ یا ہتھیا روں کی کمک سے کچھ فائدہ نہ ہو یگا معلوم ہووے کہ انسان کی پیتھ کی بانس کا خط آسمان کی قوس سے پیدا کھڑا ہی اور پیٹرو کے منہ کا خط دریافت کرنا چاہئے تو ناف سے چونچ سے ہڈی کی آئی تک لکیر کھینچیں تو وہ لکیر پیٹرو کے منہ کے خط کے پیچھے سے گذرتی ہی پیٹرو کے جوف کا خط پہچاننا چاہے تو عورت کی پری یعنی زنانی قانا تیر کو معمول موافق یعنی لکیر اسکی ایک آئی پیٹرو کے منہ کے پیچھے اور دوسری آئی گذرگاہ کے پیچھے ایسا رکھنا کہ اسکی پیٹھ مکھن ہڈی کی طرف پھری ہو رہے تب جائیں گے جوف کا خط اس پری پر ہی گذرگاہ کا خط معلوم کرنا چاہے تو قیاساً ایک لکیر رحم کے نالے کے باہر وار منہ کے پیچھے میں سے

four inches and a half; with the soft parts, three inches and five-eighths. Its *lateral* or *middle diameter*, described by a line drawn from one linea innominata to the other, between their most distant opposite points, is five inches and a quarter without the soft parts; or four inches if they remain as in the living subject, with which we have principally to do. The *longest diameter* is found by a line drawn from either sacro-iliac symphysis to the opposite acetabulum, which, with the soft parts attached to the pelvis, measures four inches and five-eighths.

THE CAVITY.

The CAVITY of the pelvis, is that part which is between the superior and inferior apertures, and contains the pelvic viscera.

All its diameters are nearly the same, being rather longer between the spinous processes of the ischia than from before backwards.

Obstetrically, it is important to be familiar with the *depth* of the cavity at different points.

Posteriorly, it is about *six inches* deep;

Laterally, *four inches*;

Anteriorly, *two inches*;

THE OUTLET.

The OUTLET of the pelvis, when viewed with the sacro-ischiatic ligaments attached to it, assumes a quadrangular shape.

ساڑے چار انگل لمبی ہی مگر زیست کے وقت تین انگل اور پانچ ادبا وانگل لمبی ہی اُسکے بازوؤں کی قطر کا مانپ ایک طرف کی پشم ہڈی اور گلے کی ہڈی کی قور سے دوسری طرف کی پشم اور گلے کی ہڈی کی قور تک ہی اور فقط خالی ہڈی پر مانپے تو سوا پانچ انگل اور زیست کے وقت چار انگل ہی - اسکی سب سے لمبی قطر کا ترجہا مانپ مکھن ہڈی اور گلے کی ہڈی کے جوڑے دوسرے بازو کے پیالے قما ہی مگر گوشت وغیرہ رہے سو وقت مانپے تو چار انگل پانچ ادباؤ کی لذبان ہڈی ہی

دوم پیڑو کے جوف کے بیان میں

پیڑو کے جوف کا حد اسکے اوپر کے منہ سے فیچے کی گذرگاہ تک ہی جس کے اندر پیڑو کے تمام اعضا رمتہ ہیں اور

اسکی قطار کیسا بھی مانپے تو قریب یکساں پیمائش کے ہی لیکن حقیقتاً جو تڑکی ہڈیوں کے دونوں کانٹوں کے درمیان کی قطر سب سے ذرہ لمبی ہی طبیب کو چاہئے کہ جبچہ کی سربراہی کے واسطے پیڑو کے جوف کی ہر طرف کی ڈونگا ہی یعنی تک کتنا ہے سو خوب یاد رکھے یعنی

پیڑو کے پیچھے وار چھے انگل کی ڈونگا ہی ہی

پیڑو کے بازو وار چار انگل کی ڈونگا ہی ہی

پیڑو کے سامنے وار دو انگل کی ڈونگا ہی ہی

گذرگاہ یعنی پیڑو کی نیچے وار کی راہ کے بیان میں

زیست کے وقت مکھن ہڈی اور جو تڑکی ہڈی کی پی یعنی پٹی کے سبب سے پیڑو کی گذرگاہ کی شکل جو کوئی ہی

The *os coccygis* and *sacrum* are united by an intervening fibro-cartilage, and the sacro-coccygeal ligament.

THE USES OF THE PELVIS.

The *uses* of the pelvis are, to support the vertebral column, and upper parts of the body; and to give lodgment to a portion of the small intestines, the urinary bladder, rectum, and internal organs of generation.

DIMENSIONS OF THE ADULT FEMALE PELVIS.

Three parts must be noticed, and their dimensions accurately ascertained.

The *Brim*, or mouth, or superior aperture;

The *Cavity*; and

The *Outlet*, or inferior aperture.

THE BRIM.

The *Brim* is bounded posteriorly by the promontory of the sacrum; and laterally and anteriorly by the linea innominata.

Its *shortest diameter* is from the symphysis pubis to the promontory of the sacrum, and, without the soft parts, measures

مکھن ہڈی اور چونچ سی ہڈی کا جوڑ ریشہ دار چپنی کی ہڈی سے ہی جسکو مکھن ہڈی اور چونچ سی ہڈی کی بند پٹی کہتے ہیں

پیڑو کی قدرت کے بیان میں

پیڑو کا کام یہ ہے کہ پیٹھہ کی بانس اور اوپر کے دھڑ کو سنبھالے اور بھی جھوٹے انتڑیوں کا ایک ٹکڑا اور پھکنا اور مقعد کی انتڑی اور اندروار کے مولدی اعضا اپنی جوف میں رکھے

بالغہ عورت کے پیڑو کی پیمائش کے بیان میں

پیڑو کی تین جگہوں کی پیمائش کو خوب تحقیق کیا جاوے

اول پیڑو کا منہہ یعنی اوپر کا گھیرا یا اوپر وار کی راہ

دوم پیڑو کا جوف

سیوم گذر گاہ یعنی نیچے وار کی راہ

اول پیڑو کا منہہ یعنی اوپر کے گھیرے کے بیان میں

پیڑو کے منہہ کے پیچھے وار کا حد مکھن ہڈی کی کھونچ تک ہی اور اس کے بازو اور سامنے کے کنارے کا حد پشم اور گلے کی ہڈی کی قور تک ہی

پیڑو کی سب سے جھوٹی قطر کا مانپ پشم ہڈی کے جوڑے مکھن ہڈی کی کھونچ تک ہی اور فقط خالی ہڈی کی قطر مانپ تو

OS COCCYGIS.

The Os Coccygis† is a little bone at the apex of the sacrum to which it is united by an intervening fibro-cartilage and by a capsular ligament with a synovial membrane. It consists of four irregularly shaped triangular pieces, which usually admit of considerable motion during parturition; which process is interfered with when bony union has taken place between them and the sacrum. The os coccygis affords support to the pelvic viscera.

JUNCTION OF THESE BONES.

The bones of the pelvis are united by various ligaments, and, there being no motion, the union is termed *synarthrosis*, or immoveable articulation.

The *sacrum* and *ilia* are joined by two plates of a white dense and elastic cartilage, and therefore the union is termed *symphysis*. Firm union is also given by numerous ligamentous bands usually termed the *internal and external sacro-iliac ligaments*.

The *sacrum* and *ischia* are united by the *internal and external sacro-ischiatic* ligaments, the former being attached to the spinous process of the ischium, and the latter to the tuberosity of that bone. The *ossa innominata* are firmly bound together at the symphysis pubis not only by a strong elastic fibro-cartilage interposed between the articulating surfaces, but also by powerful ligamentous fibres running in all directions.

† The *Os Coccygis* is thought to resemble the bill of a cuckoo, (کوبل) and therefore has derived its name from the Greek word meaning that bird.

کوبل کی چونچ سی ہڈی کے بیان میں

چونچ سی ہڈی جسکو روہی زبان میں گاکسکس کہتے ہیں سو مکھن ہڈی کی ان پر لگی ہی مگر انکا جوڑ ایک گانتھی سے ہی یعنی انکے بیچمین ایک کری یعنی ریشہ دار چپنی کی ہڈی ہی اور اس گانتھی کے اطراف ایک پھوکل بند پٹی ہی جس میں چکناٹ یعنی سنوویہ نامی روغن بھرا ہی یہ چونچ سی ہڈی تین یا چار نا ہموار تین کوبی ہڈیوں سے مرکب ہی اور تولد کے وقت ان ہڈیوں نے بیچ میں کشا دگی ہوتی مگر اس چونچ سی ہڈی اور مکھن ہڈی کے بیچمین تازی ہڈی بڑھ جاوے تو کشادہ ہونا موقوف ہوتا اور یہ چونچ سی ہڈی پیڑو کے اندر ہی سوا اعضا کے ٹیکے کے واسطے ہی

مذکور ہڈیوں کے جوڑ کے بیان میں

پیڑو کی سب ہڈیاں چند رباطات یعنی بند پٹیوں سے جڑی ہیں اور ان میں کچھ حرکت نہیں ہونے سے اسکو قائم جوڑ کہتے ہیں

مکھن ہڈی اور گلے کی ہڈی دو سفید موٹے اور لچیلی یعنی دھدار چپنی کی ہڈیوں سے بدوست کٹی گئی ہیں اور یہی بہت بند پٹیوں سے بدوستگی ہوتی ہی جنکو مکھن ہڈی اور گلے کی ہڈی کی اندروار اور باہروار کی بند پٹی کہتے ہیں

مکھن ہڈی اور چوڑ ہڈی کو بند پٹی سے بدوستگی ہی جسکو مکھن ہڈی اور چوڑ کی ہڈی کے اندروار اور باہر وار کی بند پٹی کہتے ہیں - لیکن اندروار کی بند پٹی کا لگاؤ چوڑ کی ہڈی کے گانتے سے اور بیچمین وار کی بند پٹی کا جڑاؤ چوڑ ہڈی کے مہرے سے ہی

دونوں مہرے کی ہڈیاں پشم کی ہڈی کی انہوں پر خوب مضبوط جڑی ہیں اس سبب سے کہ انکے بیچمین ریشہ دار چپنی کی ہڈی یعنی کری ہی اور اس کے اوپر بند پٹی کے سر کے چوٹ سے ریشہ بند گم ہیں

Viewing the *OSSA INNOMINATA*, *obstetrically*, there are several things deserving particular attention; such as, *the concave surfaces of the ilia*, which are so spread outwards as to permit the uterus freely to expand during gestation; *the inclined planes of the inferior parts of the ischia*, which slope obliquely towards the pubis, disposing the vertex in its descent during parturition, to move forwards towards the arch of the pubis; and the posterior surfaces of the ossa pubis which incline downwards and backwards, so as to favour the sliding of the head of the child into the pelvis.

OS SACRUM.

The *Os SACRUM** forms the posterior part of the pelvis and the basis of the vertebral column. It is concave before, convex behind, and is usually perforated by four pair of holes for the transmission of the sacral nerves. The upper and projecting part is called its *promontory*. At birth this bone is composed of five or six portions which having considerable resemblance to the vertebræ of the spine, have been styled false vertebræ, and which are united by intervening fibro-cartilages; but in the adult these become absorbed, and the false vertebræ are connected by bony union. Still, however, there remain vestiges of the oblique, transverse, and spinous processes.

* From the Latin word *Sacer*, it being deemed by the ancients a sacred bone, and was offered by them in sacrifices.

اگر جچکی کے کام میں دونوں پہرے کی ہڈیوں کو دیکھا جائے تو بعضی شکلیں ہیں جو لایق دریافت کے ہیں یعنی دونوں کلون کی ہڈیوں کے اندر وار کا سطح جوف دار اور اوپر وار باہر پھیلا ہوا ہے جو کہ حمل کے وقت رحم کو پھانے دیتا اور دونوں چوڑے ہڈیوں کے نیچے کے ٹکڑوں میں ہموار ڈھلاؤ ہے جو پشم کی ہڈی کے طرف ترجہا ڈالنا ہی جس کے سبب جچکی میں بچے کی تھڑی سامنے پشم ہڈی کی کمان تگ ڈالنی انہی ہی اور دونوں پشم کی ہڈیوں کے پیچھے کا سطح ایسا نیچے اور پیچھے ڈھلا ہوا ہے کہ بچے کا سر اس پر سے جلد پیڑو کے اندر بھسلتا ہے

مکھن ہڈی کے بیان میں

مکھن ہڈی جسکو رومی زبان میں سیکرم کہتے ہیں سو پیڑو کے پیچھے وار کا ٹکڑا اور پتھہ کی بانس کا پایہ ہے اور وہ سامنے وار تھب دار یعنی مقعر اور پیچھے تہ نما یعنی محدب ہے اور اکثر اس میں چار جوڑی سوراخ ہیں جن میں سے مکھن ہڈی کے نس یعنی پتھہ دوڑتے ہیں - اس کے سامنے اور اوپر وار اُگا ہوا ہے سو ٹکڑے کو کھونچ کہتے ہیں - پیچھے میں اس ہڈی کے پانچ ٹکڑے رہتے ہیں جنکی شکل پتھہ کی بانس کے منکوں کے سر کی ہی واسطے انکو جھوٹے منکے نام رکھے ہیں اور اس وقت یہ پانچوں منکے ریشہ دار چپنی کی ہڈیوں یعنی کری سے جڑے ہیں مگر بلوغت کے اندر یہ چپنی کی ہڈیاں جذب ہوجاتی ہیں اور ان کے درمیان ہر ایک منکے کے بیچ میں ہڈی بڑھتی ہے معلوم ہرے کہ تمام عمر ان منکوں کے اصلی ترجہے اور آڑے کانٹے باقی رہتے ہیں

THE ISCHIUM, OR HIP BONE.

The Ischium,* or hip bone, forms the inferior part of the os innominatum. The narrow and lowest part, on which we sit, is called its *tuberosity*, and is covered with a thick defensive cartilage. That portion of this bone which ascends obliquely forwards and inwards to join the ramus of the pubis, is called its *ramus*. The spinous process at the inferior part, gives origin to the internal sacro-ischiatic ligament. Just above this process is the great *ischiatric notch*.

THE PUBIS, OR SHARE BONE, OR PECTEN.

The Pubis,† or share bone, is the anterior and smallest part of the os innominatum, and is nominally divided into head or tubercle, body, and ramus. At the termination of the body, the surface is rough, and united to the opposite os pubis by a thick cartilage and ligamentous fibres, constituting the *symphysis pubis*. The arch formed by the rami of the ossa pubis, is called the arch of the pubis.

Between the pubis and ischium, is an oval opening called *foramen ovale*, or, *thyroideum*, viz. *oval or shield like opening*, which is nearly closed by the *obturator ligament*.

* This bone is called Ischium, from a Greek word meaning "to support," because it is this bone which supports our bodies when we are sitting.

† This bone is called pubis from the Latin word *pubes* (*بشم*) denoting the downy hair of incipient puberty.

چوٹر کی ہڈی کے بیان میں

چوٹر کی ہڈی جسکو یونانی زبان میں اسکیم کہتے ہیں سو پھرے کی ہڈی کے نیچے کا تکرڑا ہی اور کٹی اور سب سے نیچے ہی سو تنگ جائے کو مہرہ کہتے ہیں اور اسکے بچاؤ کے واسطے چپڈنی کی ہڈی یعنی کڑی مڑی ہوئی ہی اور مہرے سے ایک تکرڑا جسکو شاخ بولتے ہیں سو سامنے اور اندر وار ترجھا نکلتا ہی تا پشم کی ہڈی کی شاخ سے جڑے اور اسکے نیچے اور بدینچھے وار ایک گانٹا بدھا ہی جس سے مکھن ہڈی اور چوٹر کی ہڈی کی اندر وار کی پتی یعنی رباط جڑی اور اس گانٹے کے اوپر چوٹر کی ہڈی کی ڈیڑی کھنڈ ہی پشم کی ہڈی کا بیان

پشم کی ہڈی جسکو رومی زبان میں پوبس کہتے ہیں سو پھرے کی ہڈی کے تینوں ٹکڑوں میں سب سے چھوٹی اور سامنے وار ہی اور اسکے بیان کے واسطے تین حصے مقرر کئے ہیں یعنی ایک نو سر یا مہرہ دوسرے کو بدن اور تیسرے کو شاخ بولتے ہیں پشم کی ہڈی کی انی پر چپڈنی ہڈی یعنی کڑی مڑی ہوئی ہی سو اسکے اور دوسرے رباطات یعنی بند پٹیوں کی معرفت سے پشم کی دونوں ہڈیوں کی پیوستگی ہوئی ہی اور اسکو پشم کی ہڈی کا جوڑ نام رکھتے ہیں اور وہ دونوں ہڈیاں ملنے سے ایک کمان بنتی ہی جسکو پشم کی ہڈی کی کمان کہتے ہیں

پشم کی ہڈی اور چوٹر کی ہڈی کے بیچ میں ایک بیضہ نما چھید ہی جسکو یونانی زبان میں ٹھیرا یا یعنی ڈھال سا چھید بولتے ہیں مگر یہ زیست کے وقت ہر ایک پتی سے قریب مڑا جانے کے رہتا ہی

Ilium, or haunch bone,
Ischium, or hip bone, and
Pubis, or share bone:

and, although they do not continue separate in the adult, yet the previous division is nominally retained.

The ILIUM,* or haunch bone, forms the superior and largest portion of the os innominatum. The upper border of this bone is called the *crista* or crest, having an external and internal lip. It gives origin to the oblique and transverse muscles of the abdomen, or belly. The anterior border has two processes; the anterior superior spinous process, from which the sartorius and tensor vaginæ femoris muscles originate; and the anterior inferior spinous process, about an inch below the former, from which arises the rectus femoris. The outer part of the ilium bears the name of *dorsum*, and the inner of *venter*. From the former the glutei muscles originate; and from the latter, the internal iliac muscle. Near to that part of the bone which joins the sacrum, are the two posterior spinous processes.

The ridge of bone which forms the front and lateral portions of the brim, of the pelvis is termed *linea innominata*, or *linea ileo-pectinea*.

* This bone is so called because it is the boundary of the flanks "*ilia*."

کله کي هڏي جسکو رومي زبان مين المي ڪهنه هين
چوٽر کي دڏي جسکو رومي زبان مين اسڪيم ڪهنه هين
پشم کي جاے کي هڏي جسکو رومي زبان مين پويس ڪهنه هين
اوراگر جيڪو پے سب بعد بلوغت کے جدي نهين رهندين ليکن انکے بيان کے
واسطے بچپن مين جو تذکرے تھے انکے وهي نام رکهنه هين يعنہ

کله کي هڏي اسکو ڪهنه هين جو پيرے کي هڏي کے اوڀروار بڙا ٽڪڙا هي
اور اس هڏي کے اوڀروار کي قور کو کنگي نام دے هين اور کنگي کو دو قور هين
جذمين ايک کو اندروار کا اور دوسرے کو باهروار کا لب نام رکھے هين اور اسي
کنگي پر پيت کے آڙے اور قرحهه مڇهلياں جڙي هين اسکے سامهنه کے ڪڌارے پر
دو ڪهونٽيان هين ايک کو اوڀروار اور سامهنه وار کي ڪهونٽي ڪهنه هين جسپر
درزي کي مڇهلي اور زان کي ميدان کو تڏائي سو مڇهلي جڙي هين۔ دوسري
ڪهونٽي جو اس سے ايک انگل تله هي اسکو نيڪجهه اور سامهنه وار کي ڪهونٽي
ڪهنه هين جسپر رکنس يعنہ ران کي ڪهڙي مڇهلي جڙي هي۔ اور کله کي
هڏي کے باهروار کے طرف کو اسکي پيتيهه بولته هين اور اندروار کے طرف کو اسکا
پيت نام رکھے هين اسکي پيتيهه پر گلوٽني * يعنہ چوٽر مڇهلي اور اسکے
پيت پر اندروار ايک مڇهلي جڙي هي اور يه هڏي مڪهن هڏي
سے پيدوست هي سو جگهه پر اسکي دو ڪهونٽيان هين جنکو پياچيهه وار کي ڪهونٽيان
بولته هين

اس هڏي کي قور کو (جس سے پيٽرو کا گھيرا بنتا هي) پشم اور کله کي
هڏي کي قور ڪهنه هين

* گلوٽيهه مڇهلياں يوناني زبان مين ان مڇهليون کو بولته هين جن سے چوٽر بنتي هي
† اندروار ايک مڇهلياں رومي يعنہ لاتين زبان مين ان مڇهليون کا
نام هي جو کله کي هڏي کے پيت مين دو مڇهلياں هين

OUTLINES OF MIDWIFERY.

In an elementary work on the Principles and Practice of Midwifery, the obstetric ANATOMY OF THE PELVIS seems to claim primary attention; because, the laws and associations which govern the respective organs of the body cannot be accurately known without an acquaintance with their position and structure; and diseased action can never be understood without a previous knowledge of healthy function.

The PELVIS is that assemblage of bones which is united to the trunk, by the last lumbar vertebræ; and to the lower extremities, by the articulation of the thigh bones with the ossa innominata.

The *adult* pelvis consists of *four* bones, viz.

The *Two* Ossa Innominata, or nameless bones, or shapeless bones.

The Os Sacrum, or Rump bone.

The Os Coccygis, or bone like the cuckoos beak.

The OSSA INNOMINATA* form the sides and front of the pelvis. At birth, and for some time afterwards, each os innominatum consists of *three* distinct bones, named,

* These bones have the name of *Ossa Innominata*, or nameless bones, because they are thought not to resemble any known object.

قبالت کے علم کے بیان میں

اگر مصنف کوئی ایک کتاب علم قبالت کے قوانین اور استعمال کے باب میں تصدیق دیتا تو اول پیڑوں کے ان جگہوں کی تشریح کا بیان کرنا جو جھجکی کے معاملے سے علافہ رکھتی ہیں کیونکہ کوئی طبیب بدن کے اعضا کی قریب اور وضع نہیں جانے لگتا ان کی شراکت یا علافہ داری اور قانون کو نہیں پہچان سکتا اور صحت کے وقت ان اعضا کے عمل سے واقف نہ ہو تو بیماری کی حالت کے عمل کو نہیں معلوم کر سکتا۔

پیڑوں ان ہڈیوں کو کہتے ہیں جو پیٹھ کی بانس کے آخری منکے سے پیوست رہتی ہیں اور وہ پیڑوں سے پیڑوں کے دھڑے بھی جوڑا گیا ہے جس طرح کہ ان کی ہڈی کا سر پھرے کی ہڈی میں جما ہے

بعد بلوغت کے پیڑوں چار ہڈیوں سے مرکب ہے سو ان کے بیان میں یعنی دو پھرے کی ہڈیاں جنکو رومی زبان میں آسا اڈو منیتا کہتے ہیں جو بے ڈال ہیں اور اس کے بے نام ہڈی بھی بولتے ہیں

ایک مکھن ہڈی جسکو رومی زبان میں سیکرم کہتے ہیں ایک چونچ سی ہڈی جو کوبل کی چونچ کی سی ہے جسکو رومی زبان میں گا کسکس کہتے ہیں

معلوم ہوئے کہ دونوں پھرے کی ہڈیوں سے پیڑوں کے بازو اور سامہنا بنتا ہے مگر یہ پھرے کی ہڈی جو بلوغت کے وقت ہر ایک ہڈی دستی ہے سو بچپن میں تین جدی جدی ہڈیاں تھیں جن کے نام یہی ہیں کہ

* پیٹھ کی بانس یعنی ریڑھ Spine.....

+ منکا یعنی مہرہ Vertebra.....

and they visit hospitals under the care of physicians, &c. and see and are instructed in Clinical Medicine, and Clinical Surgery, and they receive, also, from learned men instructions in the various divisions of natural history. Each of the above branches of knowledge has its separate professor and before any student can send in his application to be examined for the degree of Doctor, he must have studied under these professors for four complete years. After this account of a Doctor's studies a little reflection will show that I did not thoughtlessly make the assertion that the people of Europe have, in their knowledge of medicine, advanced somewhat beyond the people of India.

The value of this translation to the physicians of India appears to me very greatly increased by its being in a diglet form and as the permission to print the original English with the translation was very kindly granted me by Dr. Conquest, I trust that its readers will gratefully acknowledge his highly liberal and generous gift.

The custom that still prevails in India of commencing a book with praises of our Creator, was also three hundred years ago, the custom of Europe; but in these days this practice has disappeared, and in this Hindustanee translation, I have followed the custom of the age, contenting myself with imploring the blessing of the Lord who is our Healer and true Physician.

EDWARD BALFOUR, Asst. Surgeon

MADRAS, }
January 1st 1851. }

*The Right Honorable the Governor's
Body Guard.*

اور حکماء کے ہاتھ تلے رہ کر بیمار خانوں میں فن جراحی اور علم طبابت کا عمل دیکھتے اور ذہن میں لاتے ہیں اور حکیموں سے خواص الاشیاء کے دس علم کی درس خوانی کرتے خیر ان سب علوم کے سکھانے کے لئے ایک ایک معلم مخصوص ہی اور جانیو کہ ہر ایک طالب العلم ڈاکٹر کے لقب کے واسطے امتحان کی درخواست دینے کے آگے ان تمام مدرسوں سے چار سال کے عرصے تلے درس لینا ضرور ہی پس اسپر غور کے تو معلوم ہوگا کہ فرنگستان کے لوگ بہ نسبت اہل ہند کی علم طبابت میں ذرہ بڑھ گئے ہیں کہا سو بے انصافی سے نہیں بولا ہوں

مترجم کی دانست میں اس کتاب کے درمیان مصنف کی اصل انگریزی معہ ترجمہ ہندی باہم مقابل رہنے سے اس کی قدر و منزلت زیادہ ہوی اور اطباء ہند کے حق میں جو شایقین اس فن کے ہیں مفید نظر آتی پس امیدوار ہی کہ ناظرین اس کتاب کے شکر گذاری ڈاکٹر کڈکویسٹ صاحب کی جو اصل انگریزی کے مصنف ہیں اپنے پر لازم سمجھینگے کیونکہ صاحب موصوف نے ان کے فوائد کے لئے اپنے خزانہ عذایت سے بڑی فیض بخشی کے ہیں جو مترجم کو اس ترجمے کے ساتھ اپنی کتاب کی اصل انگریزی چھاپہ کرنے کے واسطے اجازت دیے

تین سو برس کے آگے تمام فرنگستان میں دستور تھا کہ ہندوستانی کتابوں میں حمد و ثنا لکھتے ہیں سریکا اپنی کتابوں میں بھی صانع کا حمد لکھا کرتے تھے مگر فی الحال دستور ماضی کو الماضی لا ذکر سا چھوڑ دیا ہوں اس واسطے یہ کتاب جو انگریزی سے ہندوستانی میں ترجمہ ہوی ہی سو زمانہ حال کے دستور کے موافق لکھے گئی ہی لیکن رعایتاً ہند کے رسومات کے مطابق ہوالشانی ہوالحکیم پر اکتفا کیا ہوں

عید و رڈ بالغور استانت سرجن

جناب معالی القاب گورنر بہادر کے باڑی گارڈ کا

teacher Munshi Goolam Hoosain Sahib, Tiraz, titled Mawun Khan, then examined it to ascertain if the language would be intelligible to men ignorant of medicine, and they gave it as their opinion that it will be easily comprehended both by physicians and students.

It was mentioned above that during the last three hundred years, medical science has made great progress among the people of Europe, and if this be doubted the following statement may be considered a proof of what I there wrote. In Europe three hundred years ago, it was the custom for the students, to study medicine under a single teacher, in the same manner as the physicians of India of the present day acquire their knowledge of the healing art. But from the regular additions to our knowledge and the introduction of improvements, medicine in Europe, has now become a science of so very extensive a nature, that in all the schools a teacher is set apart for each branch of study; and throughout Europe, there will no professor be found capable of imparting instruction in two separate branches of the art as it is now taught there. In England, students of medicine pursue the following curriculum. After learning English; French; Greek, and Latin; and algebra; arithmetic, geometry and geography, and all the other knowledge which it is the custom to acquire when young,—they proceed to some college and there study Mechanical Philosophy; Anatomy; Surgery; Botany; Materia Medica; Practice of Medicine; and Physiology which explains the functions and uses of the organs of our bodies, and then Midwifery, and Medical Jurisprudence:

ہمنشی غلام حسین صاحب طراز المتخاطب بمعاون خان اس ترجمے کی عبارت کو ہر کوی شخص جو طبابت کے فن میں کچھ راہ نہیں رکھتا ہی سمجھ سکیگا یا نہیں سو معلوم کرنے کے خاطر اول سے آخر تک نظر ثانی کر کے اپنی دانست میں پھر اے کہ یہ کذاب اطبا اور طلباء کی تعلیم و تفہیم کے لائق ہی

جاننا چاہئے کہ اوپر مذکور ہوا ہی کہ دو تین سو برس کے عرصے میں فرنگستان کے لوگ علم طبابت میں بہت مہارت پیدا کئے ہیں سو اس بات کو اگر اعتبار نہیں کرتے ہو تو میں اس پر ایک دلیل گذراننا ہوں یعنی جیسا اس ملک کے طلباء اس عصر میں ایک استاد سے کمال حاصل کرتے ہیں ویسا ہی اگلے زمانے میں فرنگستان میں بھی دستور تھا لیکن یہ علم رفتہ رفتہ ترقی پکڑنے اور اصلاح پذیر ہونے سے ایسا دقیق ہو گیا کہ متعدد مکتبوں میں ہر ایک کمال کے سکھانے کے واسطے ایک ایک معلم متعین ہی اور فرنگستان میں کوی ایسا مدرس نہیں جو دو علم میں درس دے سکے۔ انگلستان میں طبابت کے فن کے طالبوں کا طریق یہ ہی کہ انگریزی اور فرانسیسی اور یونانی اور لاطین زبانوں سے واقف ہو کر علم الجبر اور علم حساب اور علم ہندسہ اور علم جغرافیا سوائے دوسرے کمالات کے جو خرد سالی میں سیکھتے ہیں حاصل کئے بعد کسو مدرسے کو جانے ہیں اور ہر ایک مدرسے میں علم منجذیق اور علم کیمیا اور علم تشریح اور علم جراحی اور علم نباتات اور علم مفردات و مرکبات اور علم طبابت کا عمل اور فریولجی (کہ جس میں اعضا کی قدرت اور قوت کا بیان ہوتا ہے) اور علم قبالت اور علم طبعی شرع تحصیل کرتے ہیں

this translated work, I hope that the midwives will leave off their unnatural treatment and follow the rules which are here laid down.

The third reason for translating it was the fact that in the Persian and Hindustanee medical works extant, we find the history of almost all diseases and the learned men of this country are not unskilled in their treatment of them: but midwifery and the management of lying-in-women has been wholly abandoned to nurses, and if a learned man detecting their mistakes, venture to point out a better course of treatment, the women soon enforce silence, as they claim this branch of medicine as their own peculiar province and deride the idea of any man being able to instruct them in it; but I now hope that the physicians of India will after the perusal of this work, be able to instruct the midwives in its rules and prevent them mismanaging or maltreating their patients.

Although this is the first practical work on medicine, which has been translated, yet, in the hope that many will appear in future, I may mention to their translators, the plan that I found easiest. With the English book in my hand I translated, into Hindustanee and my friend Munshi Ameer-ud-Deen Koreishee, wrote to my dictation, and in this way with two hours labour, we daily translated three pages of the original. When completed, I three times over compared the translation with the original work, and Munshi Meer Kadir Ali Kirmanee, and my old friend and

آیندہ امید ہی کہ یہاں کی دایاں اپنی بیجا حرکتوں سے باز آکر اس کتاب کے قانون پر عمل کرینگے

تیسرا وجہ یہ کہ فارسی اور ہندوستانی طبوں میں اکثر امراض کا بیان ہی اور یہاں کے حکما انکے معاملات میں خوب دستگاہ رکھتے ہیں لیکن فنِ قبالت اور ججایوں کی سربراہی کا کام فقط دایاں جنائی یعنی قابلہ پر موقوف رکھے ہیں۔ اگر کوئی حکیم انکی سربراہی میں کچھ خلل دیکھے اور کچھ اچھی تدبیر بتلاوے تو دایاں جواب دیتی ہیں کہ ججکی کی سربراہی دینا کام عورتوں کا ہی اور تم مردوں کو معلوم کیا ہی پس وہ بیچارہ دیدہ و دانستہ خاوش ہو جاتا ہی مگر اب امید قوی ہی کہ ہند کے ملکوں کے اطبا اس کتاب کو مطالعہ کئے بعد قانون ذاتِ جنائے کے آپ سیکھ کر دایوں کو سکھلائے میں کوشش بلیغ کرینگے اور انکو بیجا سربراہی نہیں کرنے دینگے

اگرچہ انگریزی طبوں میں یہ پہلی کتاب ہی جو علم طبابت کے عمل میں ترجمہ ہوئی تسپر بھی امید ہی کہ آئندہ بہت سی کتابیں ترجمہ ہونے کا سررشتہ پڑیگا اس واسطے دوسرے مترجموں کو معلوم ہوئے کہ اس کتاب کا ترجمہ اس طور سے ہوا جو صحیح آسان نظر آیا یعنی میں ڈاکٹر سیٹورڈ بالفور انگریزی کتاب کو ہاتھ میں لیکر ہندوستانی زبان میں ترجمہ کرتا جاتا تھا اور میرے دوست منشی امیر الدین قریشی اسکو لکھتے تھے اور اس صورت سے ہر روز دو گھنٹوں کے عرصے میں اصل کتاب کے تین صفحے کا ترجمہ ہوتا تھا اور تمام ہوئی پر میں مکرر سرکر اصل انگریزی اور ہندوستانی ترجمے کو مقابلہ کر کے تصحیح کیا ہوں آخر الامر مسودے کا مہیضہ کیا بعد منشی میر قادر علی کرمانی اور میرے قدیم دوست

French, or German, according as they were applied by the learned men of these countries, who first made the discovery. This will be some apology for the errors that will doubtless be detected, for it will be allowed that the translation of a work of this kind is not free from difficulties.

I had three objects in view in making this translation; the first being to provide a text book for the native medical students, two or three hundred of whom are annually educated by the English Government at their Colleges in Calcutta, Bombay and Madras, and who must find it very difficult to comprehend our English medical works from their containing many Greek and Latin words.

Another reason that induced me was my having often witnessed during my residence in the Dravida, Telinga, Canarese and Mahratta countries of the Dekhan, the inability of the midwives of these nations to conduct the cases they were in attendance on, and when called in to give them my assistance, I have usually found that the midwives had not trusted to the powers of nature and from their bad management had produced evils which it was difficult to remedy. I have often seen the life both of mother and child sacrificed to their want of knowledge, and indeed I refrain from relating other injuries which I have known to result from their unnecessary interference and bad management, because the people of Europe would scarce credit the details. But in now producing

اور فرا نسیسی اور الیما نی زبا نون کے لفظن کو جیسا کہ وہاں کے عالمان دریافت سے مقرر کئے ہیں ویسا ہی چارو ناچار لکھنا ضروری تھا۔ اگر ناظرین نظر انصاف سے ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ایسی کتاب کا ترجمہ خالی از دشواری نہیں اس واسطے امید ہی کہ اگر اسمین کہیں کچھ سہو بشری نظر آئے تو مہربانی سے معاف فرماوینگے

معلوم ہو چکو کہ اس کتاب کو ترجمہ کرنے کے تین وجہ ہیں ایک تو یہ کہ سرکار انگریز بھا در شہر کلکتہ اور بمبئی اور مدراس کے مدرسوں میں سالانہ دو تین سو طالب العلم کو فن طبابت میں تربیت کرتے ہیں یہی وہ کتاب انکی درس خوا نی میں کام آویگی کیونکہ انگریزی طبوں میں یونانی اور لاطین کے الفاظ باہم آمیز ہونے سے نو آموزوں کو عبارت فہمی اور معنی شناسی میں دقت پڑتی ہی

دوسرا وجہ یہ کہ میں دکھن کے اروی اور تلنگی اور کٹڑی اور مرہٹی ملکوں میں اکثر سیر و سفر کیا ہوں اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہاں کے باشندوں کی دای جنائی بارھا جیگی کی سربراہی میں عاجز آکر مجھے اپنی کمک کی خاطر بلائی ہیں تب کیا دیکھتا ہوں کہ دکھن کی دایان ولادت کے کام کو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کبھی نہیں سو نہتی ہیں اور اپنی بے تدبیری سے جیچہ اور ہچے پر ایسا کچھ عمل کرتی ہیں کہ اسکا علاج ممکن نہیں پس ایسی نا تجربہ کاری سے بعض اوقات وہ دونوں ناحق اپنا جان کھوتے ہیں ان دایوں کے بے سبب دخل دینے اور بیجا حرکت کرنے سے جو خرابیاں ہوتی ہیں سو اس خوف سے ظاہر نہیں کر سکتا ہوں کہ فرنگستان کے لوگ ویسی حالت کو بالکل باور نہیں کرینگے

THE LORD IS OUR HEALER: THE LORD IS OUR PHYSICIAN:

Translator's Preface.

Dr. Conquest's little work has been deemed worthy of translation and publication in France and Germany; besides which, and in addition to the six thousand copies of it published in England, it has been printed by the people of America; and being aware of its great value I have translated it (in the year 1848) from English into Hindustanee, in order to introduce a knowledge of it into India.

This is I think, the first practical work from Europe, that has been translated into Hindustanee, and many words will doubtless be found in it which are not in common use: the principal cause of this is that nearly all the Persian and Hindustanee medical works, now in use, have been so for the last two or three hundred years, a period which in Europe has witnessed a great progress in the medical art; the people of Europe having in that time, advanced far beyond the knowledge that these old books contain. By anatomy, for instance, they have discovered many muscles, veins, and arteries &c.; their chemistry has produced them many simple and compound substances and many drugs have been brought from other countries of which these old books contain no mention.

Many words therefore, not to be found in these old books, have required to be compounded for this translation; and when I could neither find old terms nor coin new ones, I have been obliged to use words from the Greek, Latin, English,

هو الشافي هو الحكيم

ديباچہ مترجم

یہ چھوٹی کتاب جو ڈاکٹر کنکوہیست صاحب کی تصنیف سے فنِ قبالت کے بیان میں ہی ایسی معقول نظر آئی کہ اہل فرانسیس اور اہل الیمان کی مقبول پڑی اور اپنی اپنی زبانوں میں ترجمہ اور چھاپہ کئے گئے ہیں بلکہ اہل امریکہ بھی اس لحاظ سے اپنے ملک میں اسکو چھپوائے ہیں چنانچہ انگلستان میں بھی چھ ہزار جلد چھاپہ کئے گئے ہیں اور میں بھی اس کتاب کے واید پر نظر کرتے ہوئے (جو خاص و عام کے کام کی دی اھندوستان میں رواج دینے کے واسطے سنہ ۱۸۴۸ عیسوی میں انگریزی سے ہندوستان میں زبان میں ترجمہ کیا اور نام اسکا اصولِ فنِ قبالت رکھا ہوں

میں سمجھتا ہوں کہ اہل فرنگ کے طبیبوں سے یہ پہلی کتاب ہی جو ہندوستانی میں ترجمہ کی گئی لیکن بہت سے الفاظ جو اسمیں داخل ہیں سو مروجی نہیں کیونکہ فارسی اور ہندوستانی۔ قدیم کتا بین اکثر دو یا تین سو برس سے مستعمل ہیں جس عرصے میں اہل فرنگ طبابت کے فن میں بہت کچھ ترقی کئے بلکہ ان کتب کی بہ نسبت استعداد میں بڑھ گئے ہیں کیونکہ علم تشریح سے عضلات یعنی مچھلیاں اور رگیں یعنی عروق اور شرائین وغیرہ اور علم کیمیا سے مغردات و مرکبات سوائے اسکے غیر ملکوں سے بہت سی ادویہ کی حقیقت دریافت کئے ہیں جنکا ذکر ان قدیم کتابوں میں نہیں ہی

بسبب اسکے اس کتاب کے ترجمہ کرنے میں بسا الفاظ جو ان کتب میں مروج نہیں تھے انکو ازسرنو ہندوستانی میں بنا نا پڑا جب کہ نئے الفاظ تلاش کرنا اور بنا نا مشکل ہوا تب یونانی اور رومی یعنی لاطین اور انگریزی

•

•

<i>Dietetic and medical treatment of the mother and child subsequently to delivery</i>	164
<i>After-pains and their usual management</i>	174
<i>Management of the breasts</i>	175
 Purgative medicines, and attention to the bladder of the mother	176
Importance of a horizontal posture	176
Lochial discharge.....	176
Medical management of the infant.....	178
General observations on puerperal diseases.....	179
Fatal syncope, or fainting.....	179
Inversion of the womb.....	180
Puerperal Inflammation.....	183
Ephemera, or Weed.....	197
Miliary Fever.....	197
Phlegmasia dolens puerperarum, or uterine phlebitis or inflammation of the veins of the womb.....	198
Puerperal Insanity.....	199
Laceration of the perineum.....	201
Effusion of blood within the labia or lips.....	201
Sloughing of the vagina and contiguous parts	202
Retention of urine.....	203
Inflammation of the breasts.....	204
Causes of suspended animation at birth, and the treatment of still-born children.....	206
Explanation of the plates	

- ہندوار، قید کے جچا اور بھیجی کی سربراہی اور انکو غذا اور ادویہ دینے کے
- ۱۶۴ بیان مین
- ۱۷۴ دوا خانی یعنی چھوٹے دردوں کی معمولی سربراہی کے بیان مین
- ۱۷۵ چھانڈیوں کی خبر داری کے بیان مین
- جلاب کے ادویہ دینے اور مان کے مٹانے یعنی پھکنے کی خبر داری کرنے کے
- ۱۷۶ بیان مین
- ۱۷۶ چٹے سلائے کے فائدوں کے بیان مین
- ۱۷۶ نفاس کے بیان مین
- ۱۷۸ بھیجی کی سربراہی اور اسکو دوا دینے کے بیان مین
- ۱۷۹ جچا یوں کو ہوتیں سو بدما ریوں کے بیان مین
- ۱۷۹ غش المرگ کے بیان مین
- ۱۸۰ رحم کے التھاء کی بیماری کے بیان مین
- ۱۸۳ تولدی جوش خون کی بیماری کے بیان مین
- ۱۹۷ ایک روز کی تب یعنی یومی حرارت کے بیان مین
- ۱۹۷ تولدی پھنسی دار تب کے بیان مین
- ۱۹۸ جچا یوں کی تولدی سوچ یعنی رحم کے لہو کا جوش یعنی جلن کے بیان مین
- ۱۹۹ تولدی دیوانگی کے بیان مین
- ۲۰۱ سیوں کے پھٹنے کے بیان مین
- ۲۰۱ فرج کے لبوں کے جسم مین لہو جمع ہونے کی بیماری کے بیان مین
- ۲۰۲ رحم کے نالے اور اسکے متصل ہیں سواجزا کے سڑنے کے بیان مین
- ۲۰۳ استنجم کے اٹکنے کے بیان مین
- ۲۰۴ چھانڈیوں مین لہو کا جوش ہونے کے بیان مین
- ۲۰۶ بھیجی بہ دم تولد ہونے کی علتوں اور اس واقعے کے علاج کے بیان مین
- تصویروں کے بیان مین

Of (what is termed) Spontaneous Evulsion of the Fœtus.	130
Presentation of the <i>fœtus</i> or <i>navel-string</i>.....	130
Third Order of preternatural labours, or those in which there is a <i>plurality of children</i>.....	132
Of the method of detecting a second child, before, during, and subsequent to the birth of the first....	132
Management of this order of labours.....	134
Superfetation, or one impregnation having occurred, a second takes place.....	136
Extra uterine pregnancies,—abdominal, tubal and ovarian, . . .	137
Monsters,—defective, redundant, malformed, or misplaced and hybrid.....	138
Hydatids, or vesicles.....	139
Moles, or fleshy masses.....	139
Fourth Order of preternatural labours, or such as are attended by <i>convulsions</i>.....	141
Character, causes, diagnosis, prognosis, and treatment of puerperal convulsions.....	141
Management of puerperal convulsions, which continue after delivery.....	143
Fifth Order of preternatural labours, or those with <i>uterine hemorrhage</i> or <i>flooding</i>... ..	147
Causes and management of <i>accidental</i> hemorrhage or flooding.	148
Causes and management of <i>unavoidable</i> hemorrhage or flooding	150
Cause of uterine hemorrhage occurring subsequently to delivery	152
Treatment.....	154
Of the use of opium to restrain hemorrhage....	159
Sixth Order of preternatural labours, or those attended with <i>laceration of the womb</i> or <i>vagina</i>.....	161
Their cause.....	162
— management.....	162

- بیان بچہ کے از خود التھنے کا جو حصہ مصنفان لکھ چکے ہیں ۱۳۰
- آئول نال کے زہرہ ہونے کے بیان میں ۱۳۰
- غیر طبعی جھپکیوں کی تیسری ترتیب کا بیان جسم میں آنولے جانولے یا تین ۱۳۲
- یا چوار بچہ ایک تواد میں ہونے میں ۱۳۲
- پہلے میں دو بچہ میں سو پہلے بچہ کے تولد ہونے کے آگے یا پہلے بچے کے تولد ۱۳۲
- ہوئے وقت یا پہلے بچہ کا تولد ہوئے بعد معلوم کرنے کی علامتوں کے بیان میں ۱۳۴
- ایک ترتیب کی جھپکیوں کی سربراہی کے بیان میں ۱۳۶
- ایک سال ٹھہرے بعد دوسرا سال ٹھہرنے کے بیان میں ۱۳۶
- رحم کے باہر یعنی پہلے یا فلوپ کے فالے یا اندے کی گلیوں میں سال ٹھہرنے کے ۱۳۷
- بیان میں ۱۳۷
- عصبیب بچوں کے بیان میں خواہ اذک اجزا کی سرشت میں کہی ہو یا زیادتی ۱۳۸
- ہوئی ہو یا بد تولد یا بہر طبعی ہو یا بچہ خنثی ہو ۱۳۸
- پہلوئے سے لفظوں کے بیان میں ۱۳۹
- گوشت سے لفظوں کے بیان میں ۱۳۹
- خیر بھی ترتیب جھپکیوں کی جن میں تشنچ کی بیماری کا صدمہ ہوتا ہے ۱۴۱
- توادی تشنچ کی بیماری کا بیان اور اسکی علت اور تشخیص اور تدبیر کی ۱۴۱
- فہمید اور علاج کے بیان میں ۱۴۱
- تولد تمام ہو کر تشنچ ہو تا سو بیماری کے بیان میں ۱۴۳
- غیر طبعی جھپکیوں کی پانچویں ترتیب کا بیان جس میں تولد کے وقت ۱۴۷
- لہو کا بہنا ہوتا ہے ۱۴۷
- انفاق لہو کا بہنا ہو تا سو اسکی علتوں اور علاج کے بیان میں ۱۴۸
- ضرورتاً لہو کا بہنا ہو تا سو اسکی علتوں اور سربراہی کے بیان میں ۱۵۰
- تولد تمام ہو کر لہو کا بہنا ہوتا ہے سو اسکی علتوں اور سربراہی کے بیان میں ۱۵۲
- اسی طرح کے لہو کی بھنے کے علاج کے بیان میں ۱۵۴
- لہو کا بہنا بند کر لے کو انہیں سے کیا فائدہ ہوتا ہے سو اس کے بیان میں ۱۵۹
- چوتھیں ترتیب کی غیر طبعی جھپکی کا بیان جس میں رحم یا اسکا نالا ۱۶۱
- ہوتا ہے ۱۶۱
- انکی علتوں کے بیان میں ۱۶۲
- انکی سربراہی اور علاج کے بیان میں ۱۶۲

Remarks on the Secale Cornutum or Ergot of Rye	84
Classification and description of obstetric instruments or Midwifery instruments	95
Short forceps	98
Directions for applying the short forceps, or the vectis or lever..	99
Particular cases requiring the use of the short forceps or lever .	101
<i>Vertex presentations</i>	101
<i>Face presentations</i>	104
<i>Presentations of the forehead</i>	106
----- <i>car</i>	108
Long forceps	107
Operation of cephalotomia, or opening of the head....	109
Craniotomy forceps and crotchet.....	109
Evidences of the death of the child in the womb.....	111
Cæsarian operation.....	114
Division of the symphysis pubis or the joining of the pubis..	116
Of the production of labour prematurely	116
Second Order of preternatural labours, or those in which any other part than the head presents; such as the <i>feet, breech, hand, funis, &c</i>	118
•Presentation of the <i>feet</i>	119
Presentation of the <i>breech</i>	121
•Operation of turning.....	123
Presentation of the <i>hand</i>	124
Difficulties attending the extraction of the body and head of the child, after the operation of turning.....	127
Mode of extracting the head when detached from the body, and left in the womb.....	128
Management of those cases in which the hand comes down by the side of the head.....	130

ایریکٹ آف رائے کے فایدون کے بیان میں ۸۴
اس زمانے کے طبیبان کونسی ہتھیاروں سے استعمال کرتے ہیں سو انکے بیان

میں ۹۵

کوئے چمٹوں کے بیان میں ۹۸

کوئے چمٹوں اور بلکن یعنی اٹھنگن کو استعمال کرنے کے قانون کے بیان میں ۹۹
بعضی غیر طبعی جھکائیوں کے بیان میں جنکو پوری کرنے کے واسطے تولدی

چمٹے یا اٹھنگن کو استعمال کیا جاوے ۱۰۱

تقری یعنی ورتکس نمود ہوتے سو جھکائیوں کے بیان میں ۱۰۱

بچے کا مکڑا نمود ہوتے سو جھکائیوں کے بیان میں ۱۰۴

بچے کی پیشانی نمود ہوتی سو جھکائیوں کے بیان میں ۱۰۶

بچے کا کان نمود ہوتا سو جھکائیوں کے بیان میں ۱۰۶

لنچ تولدی چمٹے کے بیان میں ۱۰۷

بچے کا سر بہڑنے کے بیان میں ۱۰۹

سر بہڑنے کے چمٹے اور نوکدار گل یعنی اکوڑے کے بیان میں ۱۰۹

رحم میں بچہ، موائے علامتوں کے بیان میں ۱۱۱

پیٹ اور رحم چیر کر بچہ نکالنے کے بیان میں ۱۱۴

پشم ہڈی کی جوڑ کو چیرنے کے بیان میں ۱۱۶

تولد کے ایام پورے ہونے کے آگے تولد کرانے کے بیان میں ۱۱۶

دوسری ترتیب غیر طبعی جھکائیوں کی جس میں سر نمود ناہو کر دوسرا

کچھ عضو یعنی پانوں چوڑا ہوا اور آنول نال وغیرہ نمود ہونے کے جھکائیوں

کے بیان میں ۱۱۸

پانوں نمود ہونے کے بیان میں ۱۱۹

چوڑا نمود ہونے کے بیان میں ۱۲۱

بچے کو الٹھانے کے بیان میں ۱۲۳

ہاتھ کے نمود ہونے کے بیان میں ۱۲۴

بچے کو الٹھانے بعد اسکے بدن اور سر نکالنے کو جو مشکلات ہوتی ہیں سو

انکے بیان میں ۱۲۷

سر بدن سے جدا ہو کر رحم میں رہ جاتا ہی سو اسکے نکالنے کے بیان میں ۱۲۸

بچے کا ہاتھ سر کے بازو کو لگا ہوا نہیں اترتا ہی سو جھکائی کے بیان میں ۱۲۹

Placenta or after-birth.....	39
Fundus umbilicalis , or navel-string or navel-cord.....	39
Fœtal structure and peculiarities.....	40
Fœtal circulation.....	43
Of the changes which the womb undergoes by impregnation..	44
Evidences of pregnancy... ..	45
Theory of quickening.....	46
Duration of utero-gestation, or pregnancy.....	48
Phænomena and diseases of utero-gestation.....	48
Retroversio uteri or tilting back of the bottom of the womb....	54
Abortion	57
PARTURITION or LABOUR	61
Classification of labours.....	61
Stages of labour.....	63
General observations on parturition.....	63
Examination (<i>per vaginam</i>).. ..	64
Symptoms <i>preceding</i> labour.....	66
Symptoms <i>accompanying</i> labour.....	66
Intestinal and uterine pains.....	67
Dilating and expulsive pains.....	67
NATURAL LABOUR	70
.. The changes which take place in the relative situation of parts during the process of parturition.....	71
Management of the placenta.....	74
————— when retained.....	75
————— when adherent.....	77
PRETERNATURAL LABOURS	79
First Order of preternatural labours, or those termed <i>pro-</i> <i>tracted</i> : they are arranged under two divisions; the <i>first</i> , embracing all such labours as are brought to a favourable ter- mination by the unaided powers of the womb; and the <i>second</i> , including all such as require instrumental aid.....	79

۳۹	آنول کے بیان میں
۳۹	آنول فال کے بیان میں
۴۰	جنین بچہ کی تشریح اور خصوصیتوں کے بیان میں
۴۳	جنین بچہ کے سوراں کے بیان میں
۴۴	حمل ٹھہرنے سے رحم میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں سوانکے بیان میں
۴۵	حمل کی علامتوں کے بیان میں
۴۶	بچہ پھرنے کے بیان میں
۴۸	حمل کے عرصے کے بیان میں
۴۸	حمل کی کمفیتوں اور اس حالت کی بیماریوں کے بیان میں
۴۹	رحم کا پیندا بچہ کے ڈھلنے کے بیان میں
۵۷	اعضاؤں کے بیان میں
۶۱	جسٹیکے کے عمل کے بیان میں
۶۱	جسٹیکوں کے تفصیل نامے کے بیان میں
۶۳	جسٹیکے کی منزلوں کے بیان میں
۶۳	جسٹیکے کے معاملے کی سربراہی کرنے کے قوانین کے بیان میں
۶۴	رحم کے نالے کی راہ سے جسٹیکے کی دریافت کرنے کے بیان میں
۶۶	جسٹیکے کا معاملہ شروع ہونے کے آگے ہوتی ہیں سو علامتوں کے بیان میں
۶۶	جسٹیکے کے معاملے کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں سو علامتوں کے بیان میں
۶۷	افتقاریوں اور رحم میں ہونے والے دردوں کے بیان میں
۶۷	کھولنے اور ڈھکے پھرنے یعنی نکالنے کے دردوں کے بیان میں
۷۰	قولہ طبعی یعنی نافی جسٹیکے کے بیان میں
۷۱	جسٹیکے کی ہر منزل میں بچہ کونسی کونسی جگہ پر رہتا ہے سو اس کے بیان میں
۷۴	آنول نکالنے کے قانون کے بیان میں
۷۵	آنول کے قہر یعنی اٹکا ہونے اور اس واقعے کی سربراہی کے بیان میں
۷۷	آنول اور رحم کی پیوستگی اور اس حالت کی سربراہی کے بیان میں
۷۹	غیر طبعی جسٹیکے کے بیان میں
		غیر طبعی جسٹیکوں کی پہلی ترتیب یعنی طول جسٹیکوں کا بیان اور جانیو کہ
		اس میں دو ذات ہیں اول تمام طبعی جسٹیکوں جو رحم اپنے ہی قدرت سے
		بغیر مدد کسی کے قولہ بواہر گزرتے اور دوم وہ طبعی جسٹیکوں جس میں
		غیر طبعی سے کمک کرنا ضروری ہے

Orificium urethræ, or meatus urinarius, or the mouth of the urinary canal.....	19
Urethra, or urinary canal.....	19
Lacunæ, or follicular glands	19
Directions for introducing the Catheter.....	19
Vagina, or the canal or passage leading to the womb....	21
Plexus reteformis.....	22
Carunculæ myrtiformes, or myrtle shaped folds or wrinkles...	22
Hymen, or virginity.....	22
Structure, &c. of the <i>unimpregnated uterus</i> , or <i>womb</i>	22
Appendages of the uterus or womb.....	25
Ligamenta lata or broad ligaments.....	25
Ligamenta rotunda or round ligaments.....	26
Tubæ Fallopiæ or fallopian tubes.....	26
Ovaria or ovaries or egg-glands or egg-bags.....	26
Vesiculæ Graafianæ or vesicles of de-Graaf.....	26
Corpora lutea or yellow bodies	27
Physiology of the unimpregnated womb.....	27
Menstruation.....	27
Premature menstruation.....	29
Emansio mensium or retention of the menses.....	29
Suppressio mensium or suppression of the menses.....	32
Dysmenorrhœa or painful menstruation.....	34
Menorrhagia or profuse menstruation.....	35
Theory of <i>conception</i>	36
Description of the <i>Ovum</i> or <i>Egg</i>	37
Chorion or outer membranous covering of the fœtus.....	37
Amnion or inner " " " "	37
Tunica decidua uteri or temporary coat of the womb.....	38
Tunica decidua reflexa or turned back temporary coat.....	38
Liquor amnii, or water of the amnion.....	38

- ۱۹ استنجم کے نالے کے منہ کے بیان میں
- ۱۹ استنجم کے نالے کے بیان میں
- ۱۹ تھیلی سی گلیٹوں کے بیان میں
- ۱۹ پرنی لگانے یعنی قانا تھر کرنے کی تاکیدوں کے بیان میں
- ۲۱ رحم کے نالے کے بیان میں
- ۲۲ جال سی بناوٹ
- ۲۲ ولایتی مہندی سی کنگرے یعنی جذت کے بیان میں
- ۲۲ ہکر کے بیان میں
- ۲۲ فاحاملہ رحم کی تشریح کے بیان میں
- ۲۵ رحم کے علاقہ دار اعضا کے بیان میں
- ۲۵ رحم کی چوڑی پٹیوں کے بیان میں
- ۲۶ رحم کی گول پٹیوں کے بیان میں
- ۲۶ غلوپ کے نالے کے بیان میں
- ۲۶ انڈے کی گلیٹوں یا تھیلیوں کے بیان میں
- ۲۶ گرافی پھنسی یعنی پھنسی سے دانے کے بیان میں
- ۲۷ پیلے نکتے کے بیان میں
- ۲۷ فاحاملہ رحم کی قدرت کے بیان میں
- ۲۷ حیض کے ایام کے بیان میں
- ۲۹ حیض جلد نمود ہونے کے بیان میں
- ۲۹ حیض کے نہ نمود ہونے کے بیان میں
- ۳۲ حیض کے بندھونے کے بیان میں
- ۳۴ حیض کی تفریق دشوار یا درد ناک ہونے کے بیان میں
- ۳۵ استعاضہ کی بیماری کے بیان میں
- ۳۶ حمل ٹھہرنے کے خیال کے بیان میں
- ۳۷ انڈے کے بیان میں
- ۳۷ باہر وار کی جھلی کے بیان میں
- ۳۷ اندر وار کی جھلی کے بیان میں
- ۳۸ رحم کے موسمی پردے کے بیان میں
- ۳۸ رحم کے پلٹے ہوئے موسمی پردے کے بیان میں
- ۳۸ اندر وار کی جھلی کے پانی کے بیان میں

ANALYSIS

OF

THE CONTENTS.

	<i>Page</i>
PREFACE.....	1
Structure of the Pelvis, it is composed of four bones	6
Description of the <i>ossea innominata</i> , or shapeless bones, or nameless bones	6
———— ilium, or haunch bone.....	7
———— ischium, or hip bone.....	8
———— pubis, or share bone	8
———— sacrum, or rump bone.....	9
———— coccyx, or cuckoo's beak shaped bone.	10
Ligaments of the pelvis	10
Uses of the pelvis.....	11
Dimensions of the adult female pelvis, at its <i>brim</i> , <i>cavity</i> , and <i>outlet</i>	11
Axis of the pelvis.....	13
Distinctions between the male and female pelvis	14
Description and dimensions of the <i>fœtal head</i>	15
Structure and functions of <i>the organs of generation and their appendages</i>	17
<i>Mons veneris</i> , or mount of love.....	17
<i>Labia pudendi</i> , or lips of the female organ of generation.....	18
<i>Frenum labiorum</i> , or fourchette, or bridle of the lips.....	18
<i>Fossa navicularis</i> , or boat shaped hollow.....	18
<i>Perineum</i>	18
<i>Clitoris</i>	18
<i>Nymphæ</i> , or internal lips.....	18

تفصیل مضمون

صفحہ

- ۱ دیدا چہ
- ۶ بعد بلوغت کے پیڑو چار ہڈیوں سے مرکب ہی ہو اسکے بیان میں ..
- ۶ پھرے کی ہڈی جسکو بے ڈول اور بے ذام بھی بولتے ہیں سو اسکے بیان میں
- ۷ کلے کی ہڈی کے بیان میں
- ۸ چوڑی ہڈی کے بیان میں
- ۸ پشم کی ہڈی کے بیان میں
- ۹ مکھن ہڈی کے بیان میں
- ۱۰ کوئل کی چونچ سی ہڈی کے بیان میں
- ۱۰ پیڑو کے پٹیوں یعنی رباطات کے بیان میں
- ۱۱ پیڑو کی قدرت کے بیان میں
- بالغہ عورت کے پیڑو کے منہہ یعنی پیڑو کے اوپر کا گھبرا اور جوف اور گذر گاہ کی
- ۱۱ پیمائش کے بیان میں
- ۱۳ پیڑو کے خط کے بیان میں
- ۱۴ بالغہ عورت اور مرد کے پیڑو کے فرق کے بیان میں
- ۱۵ عجمین ہچم کے سر کی پیمائش کے بیان میں
- ۱۷ اعضا ی تذازل اور انکے علاقہ دار اعضا کی تشریح اور عمل کے بیان میں ..
- ۱۷ ٹھیکری کے بیان میں
- ۱۸ فرج کے دواہ کے بیان میں
- ۱۸ لیون کی لگام کے بیان میں
- ۱۸ فلو سا گڑھے کے بیان میں
- ۱۸ سیون کے چمڑے کے بیان میں
- ۱۸ دانہ یعنی ثنی کے بیان میں
- ۱۸ فرج کے الدروار کے لب کے بیان میں

TO JOSEPH HUME, ESQUIRE, M. P.; F. R. S.

WHO,

DISTINGUISHED IN EARLY LIFE BY HIS ACQUAINTANCE

WITH THE LANGUAGES OF INDIA,

HAS EVER TAKEN A DEEP INTEREST IN THE WELFARE OF ITS PEOPLE;

THIS TRANSLATION INTO HINDOOSTANI,

OF A

USEFUL WORK,

Calculated to diffuse a portion of the Medical Knowledge

of Europe,

AMONGST

THE PEOPLE OF INDIA

Is respectfully dedicated

By

His affectionate Nephew,

THE TRANSLATOR.

بنام نامی قدر دان علم و هنر

جذاب یوسف هیوم بهمدادر

جلسه محفل مشاوری ملکه انگلستان و انیس شاهی رفیع المکان

که از بدو نظرت بمقتضای استعداد خود در علوم شرقیه بصفات همه دانی موصوف

و باوصاف لاتانی معروف است

و همواره پیشینه‌ها خاطر فیض مظاهر صلاح و نفع اهل هندوستان مصروف میدارد

این عطیه مختصر از طرف مترجم آن

که خواهرزاده نیشان است باراده تشهیر و ترویج یکی از فنون فرنگستان در میان مردم

هندوستان بطریق نذر معظم الیه

شرکت اختصاص یافت

CONQUEST'S
OUTLINES OF MIDWIFERY,

DEVELOPING ITS

PRINCIPLES AND PRACTICE;

TRANSLATED FROM THE ENGLISH INTO HINDOOSTANI,

BY

EDWARD BALFOUR, L. R. C. S. E.,

*Assistant Surgeon Madras Army, In medical charge of the
Right Honorable the Governor's Body Guard.*

M A D R A S.

1859

اصول ، فـ، قبالت

جو

ڏاکٽر جي ٿي گذريست صاحب کي تصديق هي سو

اسکو

اسسٽنٽ سرجن عيڏي ورڌ بالغور

جو مدراس کي فوج اور جناب معلمي القاب گورنر بهادر کي باڏي گارڊس متعلق هي سو

انگريزي سر هندوستانى زبان، مدير،

اس فن کي شايقين اور طالبين کي واسطے سنه ۱۸۴۹ عيسوي مهين

ترجمہ کیا

مدراس

۱۸۵۲

